LAW OF EVIDENCE

IN

BRITISH INDIA,

BEING A COMMENTARY IN HINDUSTANI

ON

THE INDIAN EVIDENCE ACT

(I OF 1872.)

AS AMENDED BY

THE INDIAN EVIDENCE ACT AMENDMENT ACT,

(XVIII OF 1872.)

TOGETHER WITH

THE INDIAN OATHS ACT (X OF 1873.)

BY

SYED MAHMOOD,

OF LINCOLN'S INN, ESQUIRE, BARRISTER AT LAW,

ADVOCATE OF THE HIGH COURT, ALLAHABAD.

شرح

قانون شہادت مجریہ ہند

یعنی

ایکٹ اول سنہ ۱۸۷۲ ع

حسب ترمیم ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

معہ

قانون حلف مجریہ ہند

یعنی

ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع

مؤلفہ

سید محمود
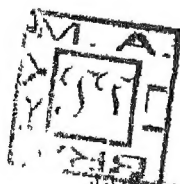
بیرسٹر ایٹ لا لنکنز ان و ایڈووکیٹ ہائی کورٹ الہ آباد

ALIGARH:

PRINTED AT THE INSTITUTE PRESS.

1876.

TO

JOHN PEARSON ESQUIRE, Q. C.

BENCHER OF LINCOLN'S INN,

THIS WORK IS,

WITH KIND PERMISSION,

INSCRIBED AS AN HUMBLE TOKEN

OF

SINCERE RESPECT AND GRATITUDE.

بجناب

جان پیرسن اسکویر — کیو۰ سی

بینچر آف لنکنز ان

اس کتاب کو

اُن کی عنایت آمیز اجازت سے

بطور ادای تعظیم و احسانمندی کی ایک نیازمندانہ نشانی کے

اُن کے نام سے معنون کیا

دیباچه

یهه کتاب اس غرض سے تالیف کي گئي هی که وہ حاجت رفع هو
جو که وکلاء ضلع کو قانون شهادت مجریه هند کے مسائل سمجهنے میں
پیش آتي هی قانون شهادت گو که هر حالت اور درجه مقدمه سے متعلق
هی اور هر عدالت میں کارآمد هی تاهم اُسکي ضرورت مقدمات ابتدائي
میں سب سے زیادہ هوتي هی — حکام هائي کورٹ اور نیز حکام پریوي
کونسل اکثر اس امر کے شاکي هوتے هیں که بڑے بڑے مقدمات کي
رتیب عدالت ضلع میں نهایت ابتر هوتي هی اور شهادت مناسب طور پر
اخل نهیں هوتي — کبهي تو بیکار شهادت غیر متعلق مسل میں داخل
و جاتي هی اور کبهي عمدہ شهادت داخل هونے سے رہ جاتي هی —
س مجهکو اُمید هی که میري اس ناچیز شرح سے اُن فرایض منصبي
ه پورا کرنے میں مدد ملے جو که ضلع کي عدالتوں میں وکلاء اور نیز
کام کو پیش آتي هیں *

علاوہ اس کے میں نے اس کتاب کو خاص کر اس نیت سے بهي
ا هی که اُن لوگوں کو جو قانون کو سیکهنا چاهتے هیں ایک مشکل
اهم حصه قانون کے سیکهنے میں آساني هو — اس غرض کو حاصل
نے کے لیئے میں نے اکثر مقاموں میں جهاں اختصار بآساني هوسکتا تها
ت کو گوارا کیا هی *

حتی‌الوسع جو مسئله قانوني بیان کیا گیا هی اُس کي تائید نظایر
کورٹ کلکته و مدراس و بمبئي و اله‌آباد و نیز پریوي کونسل سے
ا *

اس کتاب کے بآساني کام میں آنے کے لیئے مختلف قسم و قد کے
رف مستعمل کیئے گئے جنکي وجهه سے متن دفعه و تمثیلات و شرح
اشیه و حواله صاف الگ الگ دیکهائي دیئے هیں *

ایکٹ هذا کي ترمیم کهیں کهیں حسب ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع
کے عمل میں آئي هی میںنے جهاں جهاں ترمیم هوئي هی وهاں متن
ایکٹ میں حسب منشاء ترمیم عبارت تبدیل کردي هی اور بطور
علامت کے حیثیت ترمیم شده کو مابین بریکٹ چهاپا هی اور
هندسه لگاکر حاشیه پر حواله دیا هی که کس دفعه کے موافق
هوئي هی اور خود اُس ایکٹ کو بهي تتمه میں چهاپ دیا
اس سے اُمید هی که به نسبت اَوْر نسخوں ایکٹ هذا کے جو
میں چهپی هیں اس نسخه سے کچهه زیاده مدد ملے *

قانون حلف یعني ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع قانون شهادت
ملا هوا اور هم مضمون هی که میري شرح میں جا بجا اُس کي
حواله هی اور چونکه گواهوں کي شهادت لینے میں حلف لا
لهذا اس ایکٹ کو بهي بغرض رفع دقت میںنے تتمه میں چهاپ د
اس کتاب کے لکهنے میں میںنے اپني ذاتي راے کو بهت
دیا هی بلکه نظر اس بات پر رکهي هی که محقق مسائل قانو
میں لکهے جاویں اور اس غرض سے میں نے ... مشهوره
تصنیفات سے مدد لي هی *

بینتهم — تیلر — بیسٹ — راسکو — اسٹارکي — نارٹن
کننگهم *

مگر سب سے زیاده مدد مجهکو فیلڈ صاحب کي عمده کتاب
شهادت سے ملي هی جسکا شکریه یهاں ادا کیا جاتا هی *

الهآباد
۱۵ ستمبر سنه ۱۸۷۶ ع

راقم
سید ...

فہرست مضامین

صفحہ

قانون شہادت مجریہ ہند

ایکٹ نمبر ۱ بابت سنہ ۱۸۷۲ء

باب ۱ — متعلق ہونا واقعات کا

فصل ۱ — مراتب اِبتدائي

دفعہ	مضمون	صفحہ
	تعریف شہادت	۳۰
	شجرہ تقسیم شہادت	۳۱
	واقعہ کا اثبات	۳۲
	واقعہ کا استرداد	″
	واقعہ غیر مبینہ	۳۳
	فرق مابین ثبوت و شہادت	″
	— جواز قیاس	۳۵
	لزوم قیاس	″
	ثبوت قطعی	″
	۵ مندرجہ مسودہ	۳۶
	ت	۳۷
	ف قیاس	″
	م قیاس	″
	ت قطعی	″
	ف ثبوت قطعی	۳۸
	بہت مابین ثبوت قطعی و مانع تدویر	
	خالف	″

فصل ۲ — واقعات کا متعلق مقدمہ ہونا۔

دفعہ	مضمون	صفحہ
۵	— شہادت واقعات تنقیحی اور واقعات متعلقہ کی دی جا سکتی ہے	۳۹
	احکام ضابطہ دیوانی نسبت پیشی شہادت کے	۴۱
۶	— تعلق اُن واقعات کا جو جزو معاملہ ہوں	۴۲
	دفعہ ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ — ایک اُصول پر	
	مبنی ہیں	

دفعہ	مضمون			صفحہ
۷	— واقعات جو کہ نتیجہ یا وجہہ یا باعث واقعہ تنقیحی کے ہوں	...	...	۳۴
۸	— وجہہ تحریک یا طیاری یا عمل مابعد یا ماقبل واقعہ متعلقہ ہیں	...	...	۳۶
	عمل جسکا اثر اقبال کے برابر هی	...	...	۳۷
	ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع دفعہ ۱۷ کی تشریح		...	۳۸
	دفعہ ۱۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کی تمثیلات		...	؍
	سکوت کا اثر	...	...	۳۹
	اثر اداے سود یا جزو زر قرضہ نسبت قانون تمادي کے	...	...	؍
	دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع	...	...	؍
۹	— واقعات جو تمہید واقعات متعلقہ کے ہوں	...	...	۵
	أمور قابل لحاظ دربارہ تجویز تعلق واقعات تمہیدي	...	...	۵۶
۱۰	— أمور جو کہ کسی سازشي نے نسبت مقصد عام سازش کے کئے یا کہے هوں	...	...	۵۹
	أمور قابل لحاظ دفعہ هذا	...	...	۶۱
۱۱	— واقعات غیر متعلقہ متعلقہ کب هو جاتے هیں		...	۶۲
۱۲	— واقعات ممد تعین مقدار هرجہ	...	...	۶۵
۱۳	— جب حق یا رسم کی بحث هو تو کیا کیا واقعات متعلقہ هیں	...	...	؍
	رسم کیا هی	...	...	۶۷
	شرایط جو از رسم	...	...	
	رسم خلاف قانون	...	...	۶۹
	رسم خلاف قاعدہ علم شاستر	...	...	؍
	اقسام رسوم أهل هنود	...	...	؍
	مقدمہ ابراهیم بنام ابراهیم	...	...	۷۰

دفعه	مضمون	صفحه
	خاندان کرنال اسکنر	۷۰
	حق‌شفع اور اُسکے اقسام	۷۱
	رسم خلاف شرع محمدي قابل پابندي نہیں ...	۷۲
	تمثیلات مندرجه مسوده ایکٹ هذا	"
	فیصلجات مابین غیر اشخاص کے متعلق هیں	
	جبکه کسي حق یا رسم عام کي بحث هو	۷۳
	علی هذالقیاس راے اور بیانات اشخاص	"
	رواج تجارتي	۷۴
	احکام قوانین نسبت رسم و رواج	"
	حصول حقوق آسایش	۷۵
	دفعه ۲۷ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع	"
	لفظ بلا مزاحمت سے	۷۶
	لفظ بطور آسایش	"
	لفظ بطور استحقاق	۷۷
	لفظ بلا فصل	"
	لفظ راسته	"
	لفظ مجراے آب یا پاني کا فائده	۷۸
	لفظ شي آسایش بطور اثبات یا سلب	۷۹
	تشریح دفعه ۲۷ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع	۸۰
	لفظ قائم نه رهنا	"
	لفظ مزاحمت	"
	لفظ مطلع هونا	۸۱
	تمثیلات دفعه ۲۷ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع	"
	دفعه ۲۸ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع	۸۲
	تمثیل دفعه ۲۸ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع	"
	اقعات جن سے که حالت ذهني یا جسمي ظاهر	
	هوتي هی واقعات متعلقه هیں	"

دفعه	مضمون	صفحه

دفعہ	مضمون	صفحہ

صفحه

مضمون

دفعہ	مضمون	صفحہ

دفعہ	مضمون	صفحہ

چال چلن کن صورتوں میں واقعہ متعلقہ ہی ۲۶۳

دفعه | مضمون | صفحه

دفعه	مضمون		صفحه

دفعه	مضمون			صفحه
۸۳	ثبوت نقشه جات جو کسي خاص غرض کے لیئے طیار کیئے گئے هوں	...	...	۳۱۹
۸۴	قیاس نسبت مجموعه هاے قانون یا نظایر مقدمات منفصله	...	...	۳۲۰
۸۵	قیاس نسبت مختار نامے کے	...	...	۳۲۱
۸۶	قیاس نسبت نقول مصدقه مسل عدالت هاے ملک غیر	...	...	؍
۸۷	قیاس نسبت کتابوں اور نقشه جات کے	...	...	۳۲۲
۸۸	قیاس نسبت خبر تاربرقي	...	...	۳۲۳
	نسبت تصاویر عکسي	...	...	؍
۸۹	قیاس نسبت تکمیل اُن دستاویزات کے جو پیش نہیں هوئیں	...	...	۳۲۴
۹۰	دستاویزات جو تیس برس سے پہلے کي هوں	...	...	؍

فصل ۶ نامنظوري شهادت زباني کي بمقابله شهادت دستاویزي کے ... ۳۲۸

دفعه	مضمون			صفحه
۹۱	شهادت نسبت شرایط معاهد تحریري	...	...	؍
۹۲	خارج کرنا شهادت کا نسبت اقرار لساني کے	...	...	۳۳۵
۹۳	خارج کرنا شهادت کا جس سے توضیح دستاویز مبهم کي هوني هو	...	...	۳۳۵
	نسبت ابهام جلي	...	...	۳۳۷
	نسبت ابهام خفي	...	...	؍
۹۴	خارج کرنا ایسي شهادت کا جس سے مضمون دستاویز واقعات غیر سے متعلق هو جاوے	...	...	؍
	فرق مابین دفعه ۹۲ و ۹۳	...	...	۳۳۸

دفعه	مضمون		صفحه

باب ۳

شہادت کا پیش کرنا اور اُسکی تاثیر ۳۵۴

فصل ۷ بار ثبوت ۳۵۵

دفعه	مضمون		صفحه

فصل ۸ موانع تقریر مخالف

دفعہ	مضمون			صفحہ
۱۱۶ — مانع تقریر متعلق بمقابلہ کرایہ دار وغیرہ			...	۳۰۷
۱۱۷ — مانع تقریر متعلق بمقابلہ سکارنے والا و لیسنس دار		...	...	۳۱۰

فصل ۹ گواہ ۳۱۱

دفعہ	مضمون		صفحہ
	فصل ۱۰ اظہار گواہان	...	۳۳۱

مخففات

جو نظایر کے حوالوں میں مستعمل هوئے هیں

ویکلي ـــ سے مراد وہ نظایر هفتہوار هیں جو کہ باهتمام مسٹر سدرلینڈ کے کلکتہ هائي کورٹ کے اورنیز پریوي کونسل کے چھپتے هیں اور جسکو ویکلي رپورٹر کہتے هیں *

دیواني ـــ سے مراد وہ جزو ویکلي رپورٹر و بنگال لا رپورٹ هی جس میں دیواني کي نظیریں چھپتي هیں اور جسکي هر جلد میں علحدہ صفحے هیں *

مورزانڈین اپیل ـــ سے مراد وہ نظایر پریوي کونسل هیں جو مور صاحب کے اهتمام سے چھپا کرتي تھیں مگر سنہ ۱۸۷۲ ع میں بند هوگئیں *

انڈین اپیل ـــ سے وہ نظایر مراد هیں جوکہ مکفرسن صاحب کے اهتمام سے بجاے مورزانڈین اپیل کے اب نکلتے هیں *

سدرلینڈ پریوي کونسل اپیل ـــ سے وہ مجموعہ فیصلہ جات پریوي کونسل مراد هی جو سدرلینڈ صاحب نے جمع کرکے چھاپا هی *

بنگال — سے وہ نظایر مراد هین جو کہ بحکم گورنمنٹ هائی کورٹ کے نظایر سالانہ چھپا کرتی تھیں اور جس کی جگھہ اب انڈین لاریپورٹ جاری ہوئی ہی *

انڈین لاریپورٹ — سے مراد وہ نظایر هین جو کہ بحکم گورنمنٹ هند پریوی کونسل و هائی کورٹ هاے کلکتہ و مدراس و بمبئی و الہ‌آباد کی چھپتی هین *

فوجداری — سے مراد وہ جزو ویکلی رپورٹ و بنگال لاریپورٹ هی جس مین فوجداری کی نظیرین چھپتی هین اور جس کی هر جلد مین علحدہ صفحہ هین *

ابتدائی — سے مراد وہ جزو ویکلی رپورٹ اور بنگال لاریپورٹ هی جس مین هائی کورٹ بنگالہ کے ابتدائی فیصلجات چھپتے هین اور جسکی هر جلد مین علحدہ صفحہ هین *

فهرست نظائر

پ

ت

نام صفحه نام صفحه

نام صفحه نام صفحه

ک

گ

ل

م

نام صفحہ نام صفحہ

ن

و

ہ

مقدمہ

قانون کے لغوي معني مختلف هيں ليکن هر ايک معني ميں علم مراد يهہ هی کہ اُسکے ذريعہ سے بعض واقعات کے کسي حکومت اعلی کي وجہہ سے هميشہ ايک سے نتيجے پيدا هوں — قانون جس سے همکو غرض هی وہ قانون هی کہ جو هر گروہ انسان ميں بوجہہ اُن کے مدني الطبع هونے اور ملکر رهنے کے جاري هو — يهہ قانون مرکب هوتا هی اُن احکام سے جو کہ ايسے گروہ پر حکومت کرنے والوں نے جاري کيئے هوں *

قانون اور اُس کي ضرورت

حکومت کي بقا کے ليئے لازم هی کہ کچهہ قواعد جن کو قانون کہتے هيں موجود هوں اور اسي طور پر يهہ بهي لازم هی کہ جہاں قانون هو وهاں اُسکي بقا کے ليئے حکومت هو — غرض کہ ايک دوسرے کي بقا کے ليئے لازم و ملزوم هيں اور وجهہ اُس کي يهہ هی کہ في نفسہ قانون کے بنانے سے پہلے يهہ امر خيال کر ليا جاتا هی کہ اُس سے کسي کو انحراف نہوگا *

پس قانون کي بڑي قسميں دو هيں :—

ايک کو قانون اصلي کہتے هيں يعني وہ قانون جس کو اولاً اجماع عقل انساني نے اور بعد ازاں حاکموں کي رائے نے قرار ديا هی اور جس کے موافق حقوق اشخاص اور جائداد اور چارہ کار اور اُن قواعد کے انحراف کي مکافات قرار پاتي هی *

قانون کي تقسيم

دوسرے کو قانون اضافي کہتے هيں يعني وہ قانون جس کو حاکموں نے بغرض اس امر کے کہ قانون اصلي کي ٹهيک طور پر کار روائي هو قايم کيا هی اس قسم کے قانون کو ضابطہ بهي کہتے هيں *

هر انحراف قانون سے ایسي عملداریوں میں جہاں که امن اور انصاف جاري هو لازم هي که مفصله ذیل نتیجے پیدا هوں :—

مدارج تصفیه

(۱) اس امر کا بیان کیا جاوے که انحراف هوا یعني شکایت کسي شخص کے فعل کي کي جاوے *

(۲) اس امر کا بیان هو که انحراف کرنے والا قانوناً اپنے فعل کا ذمه دار هي *

(۳) تنقیح اور تجویز ایسي شکایت کي جسکا اولاً ذکر هوا *

(۴) عمل میں لانا اُس تجویز کے نتیجه کا *

ایسي عملداریوں میں جہاں که اُصول انصاف اور قواعد عدل لا معلوم هیں ان چاروں مدارج کا خیال نہیں رہتا اور اکثر بلکه همیشه یہه هوتا هي که بیچ کے دو درجوں پر عمل نہیں هوتا اور بعد شکایت کے یا تو مجرم کو فوراً سزا دیدي جاتي هي یا رهائي کر دي جاتي هي *

پهر اس امر پر غور کرنا چاهیئے که قانون کي ابتدا بالکل مبني هي خیال ملکیت پر یعني اُس تعلق کے خیال پر جو که مابین مضاف اور مضاف الیه کے هوتا

قانون کي بنا

هي جیسے زید کا گهر اور بکر کا گهوڑا — بڑے مقننوں کا یہه قول هي که في الحقیقت ابتدا حق کي رشتۂ اضافت پر مبني هي — لیکن واسطے برقرار رکهنے حق کے سب سے بڑا کام قانون کا یہه هي که اُن اثروں کو باز رکهے جو بوجهه غیر مساوي هونے جسمي قوتوں مختلف اشخاص ایک جماعت مدني الطبع کے پیدا هوں یعني کمزور مستحق کو زور آور غیر مستحق سے بچاوے هر شخص کو اپني ملکیت سے اس طور پر متمتع هونے دے که اُس کو پورا اختیار حاصل رهے که غیر کو اُس سے متمتع نہونے دے — بغیر حاصل کرنے ان مقاصد کے مالک کبهي اپني ملکیت سے پورے طور پر متمتع نہیں هو سکتا اور امن اعلی کسي گروہ انساني میں قایم نہیں رہ سکتا *

اب اس امر پر غور کرنا چاهیئے که حق ملکیت کے ساتهه امور مفصله ذیل کا بهي تعلق هوتا هی :—

لوازم حق

(۱) اشخاص جو که مالک هوں مثلاً زید *
(۲) اشیاء جو که مملوکه هوں مثلاً زمین — مکان — گهوڑا میز — روپیه *
(۳) وه واقعات جن کے وقوع کي وجهه سے حق شروع هوتا هی یا ختم هوتا هی مثلاً وفات مورث - بیع - رهن - اختتام میعاد رهن *
(۴) نوعیت بحیثیت کیفیت اور کمیت حق کي مثلاً حق راهني - حق مرتهني - حق ملکیت *
(۵) واقعي حاصل هونا نتیجه ملکیت کا مثلاً مقابضت مالک *

پهر هر ایک مفصله بالا قسموں کي تقسیم اور پهر اُس کي تقسیم در تقسیم بهي هو سکتي هی مثلاً قسم نمبر ۲ مذکوره بالا پر غور کرنے سے معلوم هوگا که شے مملوکه کي اس طرح پر تقسیم هو سکتي هی :—

(۱) منقوله یا غیر منقوله *
(۲) قابل مرگ یا غیر قابل مرگ *
(۳) قابل زوال یا غیر قابل زوال *
(۴) قابل تقسیم یا غیر قابل تقسیم *
(۵) قابل تمتع واحدانه یا مشترکانه *

اسي طرح اس سے بهي زیاده اَور مختلف طرحپر تقسیمیں هوسکتي هیں *

اس قدر تقریر سے یهه ثابت هوگا که ایک ادنی نزاع قانوني فیصل کرنے کے لیئے کس قدر واقعات پر لحاظ کرنا ضرور هوتا هی پس هر عدالت کا سب سے اول فرض یهه هی که تنقیح کرے وجود یا عدم وجود واقعات کي اور پهر بعد قرار دینے واقعات کے مواقق قواعد قانون اضافي کے قانون اصلي کو اُن واقعات سے متعلق کرے *

فرض عدالت

وہ جزو قانون اضافي کا جس کے قواعد کے موافق عدالتیں واقعات کي تنقیح کرتي هیں قانون شہادت هی — اور تمام اجزاء قانون اضافي میں سب سے بڑا اور مقدم جزو قانون شہادت هی اس لیئے کہ کوئي قانوني کارروائي بلا لحاظ اُس کے قواعد کے نہیں هوسکتي *

تعریف قانون شہادت اور اس کي ضرورت

ضرورت قایم کرنے قواعد قانون شہادت کي یہہ هی کہ تربیت یافتہ عملداریوں کا اول اصوؔل قانون یہہ هی کہ بے گناہ کا سزا پاجانا مجرم کے رہا هو جانے کي بہ نسبت زیادہ بدتر هی — اس وجہہ سے نہایت مشکل اور اهم کام عدالت کا یہہ هی کہ اس امر کي تنقیح کرے کہ في الحقیقت مدعي کو کوئي ایسا استحقاق حاصل هی یا نہیں جو مدعی علیہ کے حقوق پر غالب هو — تجربہ انساني سے یہہ بات ثابت هو گئي هی کہ وہ چیزیں جن کو عوام الناس شہادت تصور کرتے هیں في الحقیقت امور تنقیح طلب سے بالکل غیر متعلق اور لا حاصل هوتي هیں اُن سے نہ کوئي چیز متعلق امور متنازعہ فیہ ثابت هوتي هی نہ رد هوتي هی — اور اس سے بهي بدتر یہہ بات تجربہ انساني سے ثابت هوئي هی کہ اکثر اهل غرض اپني غرض کي پیروي میں راست بازي سے قطع نظر کر کے هر قسم کي پیروي واسطے حاصل کرنے اپنے مطلب کے کرتے هیں اور تجربہ انساني سے یہہ بهي معلوم هوا هی کہ ایسے دماغ جن کو کافي تربیت اور تعلیم نہیں هوئي هی رائے کو واقعہ سے علحدہ نہیں کرسکتے اور اکثر ایسے ذهنوں میں بلا لحاظ امر واقعہ کے اُن کا تصور اُن کي خواهش کو ایک واقعہ قرار دیتا هی — پس بے گناہ کو اُن ذمہ داریوں سے بچانے کے لیئے جو جهوٹي اور ناکافي شہادت سے اُس پر عاید هو سکتي هیں اور مستحق کو غیر مستحق کے مقابلہ پر چارہ اور علاج حاصل هونے کے لیئے عقول مجتمع انساني یعني مدبران لایق نے ایسے قواعد قائم کیئے هیں کہ جنسے بے گناہ ذمہ دار نہ قرار دیا جاوے اور غیر مستحق حق نہ پاوے — اسي قانون کو قانون شہادت کہتے هیں *

منجملہ ادنی فوائد قانون شہادت کے یہہ هی کہ غیر متعلق اور بے وقعت شہادت داخل نہیں هوسکتي اور اس وجہہ سے هر نزاع کا فیصلہ کرنا مختصر عرصہ میں اور بآساني هوتا هی *

قانون شہادت جو اب جاري هی

هندوستان میں قبل عملداري انگریزي کے هندوستان کے مسلمان بادشاهوں نے اگرچہ قانون فوجداري میں موافق اپنے خیالات کے تبدیلي کي اور غیر مسلمان رعایا کو بهي اُس قانون کا مطیع کیا لیکن اُن حقوق میں جو بر بناے مذهب پیدا هوتے هیں جیساکه بمقتضاے اصلي اصول انصاف اور قواعد عمدہ سلطنت کے کرنا چاهیئے تها اُنهوں نے ویسا هي کیا یعني هندوؤں کے قانون وراثت میں اور اُن قانونوں میں جو کہ قانون وراثت سے متعلق هیں مطلق دخل نهیں دیا اور هندوؤں کي وارثت همیشه موافق قواعد شاستر کے جاري رکهي — جبکه عملداري برطانیه هندوستان میں آئي تو اُسیطرح گورنمنت نے رعایا کے قانون وراثت اور اُسکے متعلقات میں کچهه دخل نهیں دیا جیسا که پرانے قوانین مجریه کو نسل هند سے اور دفعه ۲۴ ایکٹ ۶ سنه ۱۸۷۱ ع مجریه حال سے ثابت هوتا هی — البته اُن قانونوں میں جو که قطعاً دنیوي هیں اور في الواقع دنیوي معاملات سے متعلق هیں گورنمنت نے تبدیل اور تنسیخ کي هی — هاں قانون وراثت میں بهي کسیقدر ترمیم جو که مصلحت ملکي اور بعض رعایا کي تبدیل حالت کي وجه سے ضروري تهي عمل میں آئي هی اُسکا ذکر کرنا اِس قانون شهادت میں ضرور نهیں لیکن یهه بیان کرنا لازم هی که جو قانون شهادت هندوؤنمیں بموجب شاستر کے جاري تها یا وہ قانون شهادت جسکو علماء اور مجتهدین اسلام نے اپنے قیاس و اجتهاد سے جمع کیا تها اور جو مسلمانوں میں بطور ایک جزو شرع محمدي کے سمجها جاتا تها اب جاري نهیں هی اور اب عدالتهاے فوجداري و دیواني هرقسم کے معاملات کے فیصله کرنے میں خواہ وہ متعلق بوارثت هوں یا نکاح یا اور کسي قسم کے تنازع جائداد یا اور کسي حق کے قانون شهادت مجریه گورنمنت انگلشیه کي پابند هیں — گو بعض خاص ادنی امور میں مثل قیاس نسب بوجه صحبت دائمي وغیرہ کے عدالتیں خاص طریقه شهادت مسلمه رعایا پر بهي غور کرتي هیں اور لحاظ رکهتي هیں جیسا که آیندہ ذکر کیا جاویگا ٭

لیکن اصل میں بجاے کل قوانین شهادت کے جو هندوستان میں قبل یا بعد عملداري انگریزي کے جاری تهے ایکٹ اول سنه ۱۸۷۲ ع گورنمنت

سے جاري هوا هی اور اسليئے اُسکي شرح لکهنے سے حال کا قانون شهادت هندوستان ظاهر اور مبين هوگا *

کيفيت شهادت

سواے اُن امور کے جو علوم حسابيه و هندسيه يا ايسے علوم سے جو که اُسپر مبني هيں علاقه رکهتے هيں اور کسي امر ميں پورے يقين کا مرتبه حاصل نهيں هوسکتا ليکن روز مرة کے کار و بار ميں يقين کامل کے حاصل کرنے کا انتظار کبهي نهيں کيا جا سکتا اور عملدرآمد هماري روزانه زندگي کا صرف اعتبار اور ظن غالب پر هے — زندگي جوکه هر شخص کو دنيا کي چيزوں ميں سب سے زيادة عزيز هی اُسکي نسبت بهي احتياط کرنے ميں کامل يقين کے هم منتظر نهيں رهتے اور يهي وجه هی که هر شخص بلا تلاش يقين کامل نسبت تندرستي بخش هونے خوراک کے کهانا کهاتا هی پس ظن غالب روز مرة کي زندگي کے ليئے کافي شهادت تصور کي جاتي هی پورا درجه يقين کا دنيا ميں بهت کم چيزوں کي نسبت حاصل هو سکتا هی اور اکثر چيزيں صرف اعتبار پر ماني جاتي هيں *

کيفيت شهادت قانوني

اس امر پر غور کرنا چاهيئے که شهادت جو که واسطے مقاصد عدالته کے ماني جاتي هی نه اُس درجه کي هی جس کو درجه يقين کامل کهه سکتے هيں اور نه اُس درجه اعتبار کي هی جسپر روز مرة زندگي کا کاروبار چلتا هی بلکه اُن دونوں ميں ايک متوسط درجه رکهتي هی اور شايد اس سے بهتر نوعيت شهادت قانوني کي جو عدالتوں ميں کام ميں آتي هی بيان نهيں هوسکتي *

اصول جن پر که قانون شهادت مبني هی

نسبت شهادت کے دو اُصول اختيار کيئے جاسکتے هيں ايک جسکو اصول ادخال شهادت کهه سکتے هيں اور دوسرا جسکو اصول اخراج شهادت کهنا چاهيئے — اُصول ادخال شهادت سے مراد يهه هی که ايسے قواعد منضبط کيئے جاويں که جن سے هر چيز شهادت ميں داخل هوسکے سواے اُس شهادت کے جو که صريح ممنوع هی — اور اُصول اخراج شهادت سے يهه مراد هی که تمام شهادت نا قابل ادخال تصور کي

جاوے جب تک کہ وہ ایک خاص مرتبہ کي جسکو قابل ادخال سمجھا جاوے نہو *

اب اگر فرض کیا جاوے کہ قانون شہادت صرف اُصول ادخال پر مبني ہو تو لازم آتا ہی کہ ہر ادنیٰ امر متنازعہ فیہ میں جو کہ عدالت کے روبرو ہو ایسي

نقص اصول ادخال شہادت

کثیر اور غیر ضروري شہادت داخل ہو سکے کہ جس سے نہ صرف دماغ حاکم مجوز کو پریشاني ہو بلکہ بے انتہا وقت ادنیٰ امور کے طے کرنے میں صرف ہو اور مستغیثوں کو ایک دوسرے کے ہاتھہ سے اذیت پہونچے اور بدنیت لوگوں کو بے انتہا موقع فریب دینے کا عدالت کے فیصلہ کي تاخیر کرانے میں حاصل ہو مثلاً فرض کرو کہ زید پر اس جرم میں کہ اُسنے ایک مقام ممنوع پر ایک میلا برتن رکھا پانچروپیہ جرمانہ ہونے کي سزا مل سکتي ہی اور شاہد اُسکے فعل کا صرف بکر ہی جو بغرض تجارت بالفعل چین کو گیا ہی تو ایسي صورت میں کیا کوئي دانشمند مقنن اس بات کو خلایق کي آسایش کا سبب سمجھیگا کہ بکر کو واسطے دینے شہادت کے چین سے طلب کرائے جس کي وجھہ سے اُس کا اس قدر بڑا ہرج ایک ایسے ادنی معاملہ کي تنقیح کي وجہہ سے کیا جاوے ــ اسي طور پر ایک اور مثال دي جاسکتي ہی فرض کرو کہ کوئي شخص جس پر کہ ادنی قرضہ کي نالش ہوئي ہو اپنے جواب کے ثبوت میں ایسے گواہوں کا نام جو دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں لکھواوے تو عدالت کو کبھي پابندي اس امر کي لازم نہیں ہی کہ اُس کے اس قول کو کہ یہہ دور دراز کے گواہ معاملہ متنازعہ فیہ سے واقف ہیں منظور کرکے اُن گواہوں کو طلب کرے گو بیان مدعاعلیہ نسبت واقفیت اُن گواہان کے معاملہ سے کتنا ہي راستي پر مبني ہو ایسي صورت میں فیصلہ مقدمہ میں بانتظار گواہان مذکور تاخیر نہ کي جاویگي ــ اس قدر مضمون سے ظاہر ہوگا کہ اُصول ادخال شہادت سے کسقدر ہرج اور دقت پیدا ہوسکتي ہی *

أصول اخراج شہادت کا یہہ ہی کہ عدالتوں میں مقدار شہادت پر

ارادۂ اصول اخراج شہادت

کبھی لحاظ نہیں ہوتا بلکہ أس کی وقعت پر لحاظ ہوتا ہی مثلاً ایک واقعہ کے پانسو غیر معتبر گواہوں سے عدالت کی رائے پر اس قدر اثر نہیں ہوتا جیسا کہ ایک گواہ ذی وقعت کے اظہار سے — پس اصل أصول یہہ قرار پایا کہ ایسے قواعد قایم کرنے چاہئیں جن سے کیفیت شہادت پر لحاظ رہے نہ کمیت پر — پس قانون شہادت جو ہندوستان میں جاری ہی مبنی أصول اخراج شہادت پر ہی *

پس سیدھی طرح پر تعریف قانون شہادت کی یہہ ہو سکتی ہی

تعریف قانون شہادت کی

کہ وہ قواعد جن سے کیفیت شہادت معلوم ہو اور بے وقعت شہادت خارج رہے قانون شہادت ہی *

یہہ ایکٹ جس کی ہم شرح لکہہ رہے ہیں جزو اعظم قانون شہادت

اصول جن پر اۤ ایکٹ ھذا مبنی ہی

کا ہی جو بالفعل ہندوستان میں جاری ہی اور یہہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ایکٹ مفصلہ ذیل تین أصول پر مبنی ہی :—

اول — یہہ کہ شہادت صرف اُن واقعات کی نسبت گذرنی چاہیئے جن سے أمور تنقیح طلب پر کچھہ اثر ہو *

دوم — یہہ کہ صرف اعلی سے اعلی درجہ کی یعنی سب سے اچھی شہادت جو بہم پہونچ سکے داخل کرنی چاہیئے *

سوم — یہہ کہ سنے سنائے بیانات کوئی شہادت نہیں ہی *

واضح رہے کہ لفظ صرف جو اول و دوم اصول کے بیان میں مستعمل ہوا ہی اُس سے یہہ مطلب ہی کہ اَور قسم کی شہادت خارج سمجھی

جاویگي — اور لفظ سنے سنائے سے وہ شہادت مراد هی جس کو عوام‌الناس غلطي سے سماعي کہتے هیں لیکن سماعي شہادت اور سني سنائي شہادت میں بہت بڑا فرق هی *

فرق مابین سماعي شہادت اور سني سنائي شہادت کے

بیان هر واقعه کا جس کے وجود کا علم حواس سامعه سے معلوم هوتا هی شہادت سماعي هو سکتي هی — اور سني سنائي شہادت صرف اُس بیان کو کہتے هیں جو که کسي واقعه کے وجود کي نسبت دوسرے شخص سے ذکر سنکر کیا گیا هو مثلاً بیان زید که میںنے اپنے کان سے بکر کو غل مچاتے سنا سماعي شہادت هی اور حسب شرایط قانون قابل ادخال بھي هی لیکن بیان زید که مجھکو عمر کي زباني معلوم هوا که بکر غل مچاتا تھا سني سنائي شہادت هی اور قانوناً واسطے ثابت کرنے اس واقعه کے که بکر غل مچاتا تھا قابل ادخال نہیں هی *

طریقه ترتیب ایکت هذا

اُس ایکت کے تین باب کیئے گئے هیں اور گیاره فصلیں اور بعد تمہید کے مفصله ذیل طور پر مضامین شہادت کي ترتیب دي گئي هی *

باب اول — داخل بحث هونا واقعات کا *

فصل اول — مراتب ابتدائي *

فصل دوم — واقعات کا متعلق مقدمه هونا *

اقبال *

بیانات اُن اشخاص کے جو گواهي میں طلب نہیں هو سکتے *

بیانات جو خاص حالات میں کیئے جائیں *

بیان میں کس قدر ثابت کرنا چاهیئے *

بعد بیان اسقدر مدارج کے مجھکو مناسب معلوم ہوتا ھی کہ اس مقدمہ میں وہ چند اصول متعارفہ و مسلمہ عام بھي بیان کروں جنپر قانون شہادت مبني ھی اور في الحقیقت قانون شہادت جنکي شرح قرار پاسکتا ھی *

اصول متعارفہ مسلمہ عام قانون شہادت

اول — برتاؤ سب سے بہتر مبین اشیاء کا ھی *

اِس مقولہ کے یہہ معني ہیں کہ اگر یہہ بات ثابت ہوجاوے کہ اسي طرح پر عملدرآمد رہا ھی تو في نفسہ وہ برتاؤ اُس امر کے وجود کي شہادت ھی *

دوم — نسبت کسي پیشہ کے اُس پیشہ ور کي شہادت قابل اعتبار ھی *

اس مقولہ کے یہہ معني ہیں کہ جب کبھي مقدمات میں انفصال کسي امر کا مبني ھو کسي ایسے امر کي تنقیح پر جو عوام الناس کو معلوم نہیں ھی بلکہ خاص پیشہ سے متعلق ھی تو جو شخص اُس پیشہ کو کرتا ھو اُس کي شہادت اُس امر کي نسبت قابل اعتبار تصور کي جاویگي *

سوم — ھر قیاس قانوني مرتکب فعل نا جائز کے مضر خیال کیا جاویگا *

اِس مقولہ کا مطلب یہہ ھی کہ جب یہہ بات ثابت ہوجاوے کہ ایک شخص نے فعل نا جائز کیا ھی تو قانون شہادت کے موافق بعد ثبوت اس امر کے کہ اُس نے فعل نا جائز کیا جملہ قیاسات مضر اور خلاف اُس کے تصور کیئے جاوینگے مثلاً کوئي شخص خود اپني مرضي سے ایک شہادت کو عدالت میں پیش نہونے دے تو اُس شہادت کو عدالت مضر اُس کے تصور کریگي *

چہارم — تمام افعال درستي اور جائز طور سے کیئے گئے قیاس کیئے جائینگے *

اِس کا یہہ مطلب هی کہ تمام امور جو عدالت کے علم میں آویں اُن کي نسبت یہہ قیاس هوگا کہ اُن کاموں کے کرنے والوں کو اُن کے کرنے کا اختیار تها اور اُنهوں نے جوازاً وہ کام کیئے اور بار ثبوت اس امر کا کہ وہ جوازاً یا درستي سے نہیں کیئے گئے تهے ذمہ اُس شخص کے هی جو اُن کو نا جائز قرار دینا چاهتا هی — مثلاً اگر کوئي ڈگري کسي عدالت کي پیش کي جاوے تو عدالت تصور کریگي کہ وہ ڈگري عدالت مجاز نے صادر کي هی تاوقتیکہ یہہ ثابت نهو کہ عدالت مذکور کو ایسي ڈگري کا اختیار نہ تها یا کوئي بے ضابطگي ثابت هو *

پنجم — کوئي معاملہ مابین دو شخصوں کے شخص ثالث کے حق میں مضر نهوگا *

اِس مقولہ کا مطلب یہہ هی کہ فریقین معاملہ یا اُن کے قایم‌مقاموں کے سوا اُس معاملہ کا اثر غیر اشخاص پر نهوگا — اور لفظ معاملہ میں کل کار روائي هاے عدالت نسبت حاصل کرنے ڈگري وغیرہ کے داخل هی *

یہہ پانچ مقولے متذکرہ بالا وہ مقولے هیں جو کہ قانون شهادت کے اعلی اصولوں میں شمار کیئے جاسکتے هیں اور آیندہ ایکٹ هذا کي شرح سے معلوم هوگا کہ بہت سي دفعات سے یہہ مقولے متعلق هیں *

ایکٹ مفصلہ ذیل نے حضور ویسراے گورنر جنرل هند کي منظوري ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۷۲ ع کو حاصل کي *

ایکٹ نمبر ۱ بابت سنہ ۱۸۷۲ع

قانون شہادت مجریہ ہند

ہر گاہ قرین مصلحت ہی کہ قانون شہادت کا اجتماع اور اُس کي تعریف اور ترمیم عمل میں آوے لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہی *

تمہید

باب ۱

متعلق ہونا واقعات کا

فصل ۱ — مراتب ابتدائي

یہہ فصل اس ایکٹ سے وہ نسبت رکھتي ہی جیسے کہ تشریحات عامہ یا تشریح اصطلاحات کسي فن کي اُس فن سے — جو تعریفات اصطلاحات کي اس فصل میں بیان کي گئي ہیں وہ نہایت مقدم ہیں اور جو معني ان تعریفات میں اصطلاحات کے قرار دیئے گئے ہیں اُسي کے موافق آیندہ کل ایکٹ میں اُن کا استعمال ہوا ہی — ان تعریفات کو ہر اُس شخص کو جس کو اس ایکٹ سے کام پڑیگا خوب جاننا چاہیئے اور میں نے اس غرض سے کہ ان تعریفات کو جو کہ واضعان قانون نے قایم کي ہیں مبین اور واضح کروں اُس کي صاف اور مفصل شرح لکھي ہی اور اس امر کو ملحوظ رکھا ہی کہ طوالت نہو جاوے یا قانون شہادت کے باریک اور پیچیدہ اور دقیق مسائل میں بحث کرنے سے اُن لوگونکو جن کو کہ صرف اس ایکٹ کا سمجھنا منظور ہی پریشاني نہو — تاہم جہانتک ایکٹ ہذا کے متن کو بخوبي سمجھنے کے لیئے ضرورت ہی اُس قدر اصول و مسائل بیان کیئے ہیں *

نام ایکٹ

دفعہ ۱ جایز ھی کہ اس ایکٹ کو قانون شہادت مجریہ ھند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع کے نام سے موسوم کریں*

حدود نفاذ

یہہ قانون تمام برٹش انڈیا میں نافذ اور تمام کارروائي ھاے تجویزي سے جو کسي عدالت میں یا اُس کے روبرو ھوں جس میں عدالت ھاے کورٹ مارشل بھي داخل ھیں لیکن اُن اقرارات حلفي سے علاقہ نہیں رکھتا جو کسي عدالت یا عہدہ دار کے روبرو پیش ھوں اور نہ اُن کارروائیوں سے جو کسي ثالث کے روبرو ھوں*

یہہ قانون یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۲ع سے عمل درآمد ھوگا*

اقرار حلفي ایک قسم کا اظہار ھی کہ جس کو ایک دفعہ لکھہ کر مظہر حاکم مجاز کے سامنے جس کو حلف دینے کا اختیار ھو اُس بیان قلمبند شدہ کي صداقت کي نسبت حلف اُٹھاوے لیکن وہ اظہار جواب میں کسي سوال کے نہیں ھوتا بلکہ بطور ایک بیان کے ھوتا ھی اور لازم ھی کہ اُس میں صاف طور پر وہ واقعات اور حالات جو کہ مظہر کے علم میں ھوں بیان کئے جاویں اور یہہ بھي بتایا ھو کہ اُس کو اُس علم

کے کیا وسیلے هیں کون سي اطلاع اوروں سے پاکر اُس کو معلوم هوا اور کون سي بات خود اُس کو معلوم هی — لیکن چونکه اس قسم کے بیانات یعني اقرارات حلفي عدالت هاے دیواني میں عموماً جاري نهیں هیں لهذا اُن کي نسبت زیاده بحث کرنے کي ضرورت نهیں هی *

دفعه ۲ تاریخ مذکور کو اور اُس تاریخ سے قواعد مفصله ذیل منسوخ هو جاوینگے *

تنسیخ قوانین

(۱) تمام قواعد شهادت جو کسي آئین انگلستان یا ایکت یا قانون میں جس کا نفاذ برتش انڈیا کے کسي جزو میں هو مندرج نهیں هیں *

(۲) تمام وه قواعد اور آئین و قوانین جو بموجب دفعه ۲۵ قانون کونسل هند مصدره سنه ۱۸۶۱ع کے حکم قانون کا رکھتے هیں جسقدر که اُن کو تعلق کسي معامله متذکره قانون هذا سے هی *

(۳) احکام قوانین مندرجه ضمیمه منسلکه قانون هذا جسقدر که ضمیمه مذکور کے خانه سوم میں لکھے گئے هیں *

لیکن کوئي عبارت مندرجه قانون هذا مخل حکم کسي قانون مصدره پارلیمنٹ یا کسي ایکت یا قانون مجریه کسي جزو برٹش انڈیا کے نهوگي جو صراحتاً اِس ایکت کي رو سے منسوخ نهیں کیا گیا *

قبل نفاذ هونے اِس ایکت کے عدالت هاے برتش انڈیا کے لیئے في الحقیقت کوئي قانون شہادت جامع نه تها اور اکثر عدالت هاے ضلع میں جب کبهي کوئي بیرسٹر کسي مقدمه میں پیروي کرتا تها تو وه انگلنڈ کے قانون شہادت کو اپنی کار روائي میں کام میں لاتا تها اور اکثر حکام عدالت هاے مذکور اُس قانون پر توجهه بهي کرتے تهے اور بهت سي شہادت حسب قواعد قانون مذکور کے خارج کردیتے تهے *

في الحقیقت قواعد قانون شہادت انگریزي هندوستان کي حالت کے مناسب نه تهے اور زیاده تر خرابي یهه هوتي تهي که انگریزي قانون شہادت کي کتابیں هندوستان کے حکام کے روبرو پیش کي جاتي تهیں حالانکه اُن کتابوں کا سمجهنا زیاده تر اُس تجربه پر منحصر هے جو که بیرسٹر کو انگلستان کي عدالت میں کام کرنے سے حاصل هوتا هے پس هندوستان کے حکام کو اُس قانون ولایت کے مسائل کو هندوستان سے متعلق کرنے میں دقت واقع هوتي تهي تاهم انگریزي قانون کو متعلق سمجهتے تهے *

انگلستان کے قانون کے بموجب بهت سي ایسي شہادت خارج سمجهي جاتي تهي جسکے داخل هونے سے في الحقیقت کس قدر سچائي معلوم هوتي هندوستان اور انگلستان کے طریقه انصاف میں یهه فرق هے که تنقیح واقعات وهاں همیشه جوري (1) کے ذمه رهتي هے اور قانون

(۱) جوري نام هے اُن باره شخصوں کا جنکو واسطے سماعت کسي مقدمه دیواني یا فوجداري کے حسب قانون انگلستان منتخب کیا جاتا هے اور اُن کو پیشي مقدمه میں موجود رهنا پڑتا هے — اور ولایت کے قانون کے موافق اُن کے ذمه واقعات کي تنقیح هوتي هے جو واقعات که جوري کي راے میں ثابت قایم هوتے هیں اُن واقعات سے حاکم عدالت قانون متعلق کرکے اپنا فیصله صادر کرتا هے *

کي تنقیح حاکم کے ذمہ — هندوستان میں جج یعني حاکم عدالت کو نسبت واقعات اور قانون دونوں کے تنقیح کرني پڑتي هی *

یہہ ایکٹ اِس قدر سادگي اور صفائي سے تیار کیا گیا هی کہ اُن لوگوں کو جنکو اُس قسم کا تجربہ حاصل نہیں هی جو کہ بیرسٹر کو کام کے انجام کرنے سے ولایت کي عدالت میں حاصل هوتا هی کوئي مشکل نہ پیش آوے اور اِس دفعہ کے فقرہ اول میں بعض قواعد شہادت کو منسوخ قرار دینے سے اُس خرابي کو باز رکھا هے جو ولایت کے قانون شہادت کے متعلق کرنے سے پیدا هوتي تهي *

نسبت جزو ثاني فقرہ سوم دفعہ هذا کے اسقدر لکھنا ضرور هی کہ ان الفاظ کے ذریعہ سے بعض وہ قوانین منسوخ هونے سے بچ گئے هیں جو کہ انگلستان میں بغرض متعلق هونے برٹش انڈیا کے جاري کیئے گئے هیں *

یہہ واضح رهے که ایکٹ هذا میں کامل قواعد اُس قانون شہادت کے جو هندوستان میں جاري تهے مکمل طور پر درج نہیں هیں لیکن کل قانون شہادت دیگر آئین و ایکٹ هاے پارلیمنٹ اور قوانین مجریہ کونسل گورنر جنرل میں شامل هیں *

علاوہ ایکٹ اول اور ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع کے قوانین مفصلہ ذیل هندوستان میں نسبت شہادت کے اب بهي جاري هیں *

(۱) ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۵۳ع دفعہ ۲۶ *

(۲) ایضا ۳ سنہ ۱۸۶۹ع دفعہ ۵۲ *

(۳) ایکٹ آف پارلیمنٹ سنہ ۱۳ جلوس جارج سوم باب ۶۳ دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۴ و ۴۵

(۴) ایضا سنہ ۲۶ ایضا باب ۵۷ دفعہ ۲۸

(۵) ایضا سنہ ۳۲ ایضا باب ۸۵

(۶) ایضا سنہ ۳ و ۴ جلوس ملکہ وکٹوریہ باب ۱۰۵ دفعہ ۶۷

(۷) ایضا سنہ ۶ و ۷ ایضا باب ۹۸ دفعہ ۴

(۸) ایضا سنہ ۱۵ و ۱۶ ایضا باب ۸۶ دفعہ ۴۰

(۹) ایضا سنہ ۱۷ و ۱۸ ایضا باب ۱۰۴ دفعہ ۲۷۰

(۱۰) ایکٹ سنہ ۱۹ و ۲۰ جلوس ملکہ وکٹوریہ باب ۱۱۳ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶

(۱۱) ایضا سنہ ۲۰ و ۲۱ ایضا باب ۷۷ دفعہ ۳۲ باب ۷۹ دفعہ ۳۷ باب ۸۵ دفعہ ۴۹

(۱۲) ایضا سنہ ۲۲ ایضا باب ۲۰ دفعہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶

(۱۳) ایضا سنہ ۲۲ و ۲۳ ایضا باب ۶۳ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵

(۱۴) ایضا سنہ ۲۴ ایضا باب ۱۱ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴

(۱۵) ایضا سنہ ۳۰ و ۳۱ ایضا باب ۴۴ دفعات ۸۱ و ۱۰۳

لیکن یہہ قوانین عدالتوں میں عموماً اس قدر قلیل الاستعمال ہیں کہ اُن کی نسبت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ہی *

تعریفات

دفعہ ۳ ایکٹ ہذا میں الفاظ اور عبارات مصرحہ ذیل اُن معانی میں مستعمل ہونگی جو اُنکے واسطے بیان کیئی گئے ہیں بشرطیکہ فحوائے کلام سے کوئی اَور مراد نہ پائی جاوے *

جن اصطلاحات اور الفاظ کی کوئی خاص تعریف اس ایکٹ میں نہیں ہی اُن سے وہ معنی مراد ہونگے جو کہ تعریفات کے عام قانون ایکٹ اول سنہ ۱۸۶۸ع میں لکھے گئے ہیں اور اُس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ تعریفات مندرجہ ایکٹ مذکور تمام قوانین سے جو بعد ایکٹ مذکور کے نافذ ہوئے ہوں متعلق ہی *

عدالت

لفظ عدالت میں تمام جج اور مجسٹریت اور تمام اشخاص بجز ثالثوں کے داخل ہیں جو قانوناً مجاز لینی شہادت کے ہوں *

یہہ صاف نہیں معلوم ہوتا کہ عدالت کے لفظ میں وہ اشخاص بھی جو بذریعہ کسی کمیشن کے (جو کہ عدالت ما سواے عدالت ہاے برٹش انڈیا نے صادر کیا ہو) شہادت لیتے ہوں شامل ہیں یا نہیں لیکن ظاہرا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ایکٹ اُس شہادت سے متعلق نہو جو کہ بغرض فیصلہ یا تحقیقات کسی ایسے امر کے جو کسی عدالت ما سواے عدالت ہاے برٹش انڈیا کے روبرو پیش ہو بلکہ وہی قانون شہادت اُس سے متعلق ہوگا جس قانون کی مطابق اصل عدالت صادر کنندہ کمیشن ہی *

واقعہ

لفظ واقعہ کے معنی اور اُس کے مفہوم میں یہہ امور داخل ہیں *

(۱) ایسی ہر چیز یا چیزوں کی ایسی کیفیت یا چیزوں کا ایسا تعلق جو حواس سے محسوس ہونے کے قابل ہو *

(۲) ہر حالت ذہنی جس سے کسی شخص کے دل کو آگاہی ہو *

اقسام واقعات

محققوں نے واقعات کے تین طریقے ترتیب کے بیان کیئے ہیں :—

(۱) مثبتہ اور منفیہ *

(۲) ظاہري اور باطني يعني ذہني *

(۳) حادثات اور حالات اشياء *

اول ترتيب ميں يہہ بات بديہي هی کہ مثبتہ واقعات وہ واقعات هيں کہ جن سے کسي امر کا وجود ثابت هو اور منفيہ وہ هيں کہ جن سے عدم ثابت هو — في الحقيقت يہہ دونوں باتيں ايک هي هيں کيونکہ هر بيان کو مثبت طور پر اور منفي طور پر بيان کرسکتے هيں مثلاً يہہ کہنا کہ فلاں وقت زيد ايک مقام خاص ميں تها يہہ مثبت طور بيان کرنے کا هی اور يہہ کہنا کہ زيد اُسوقت اُس مقام سے باهر نہ تها منفي طور سے بيان کرنا هی *

نسبت دوسري ترتيب کے يہہ بيان کرنا ضروري هی کہ واقعہ ظاهري وہ هی کہ جو حواس خمسہ بيروني يعني آنکهہ ناک کان زبان اور جسم سے محسوس هو اور واقعہ باطني وہ هی کہ جو صرف ذهن ميں موجود هو مثلاً بندوق کي گولي سے ايک شخص کا هلاک هونا ايک واقعہ ظاهري هی اور ارادۂ قتل جو کہ قتل کے ذهن ميں هو ايک واقعہ باطني هی *

نسبت تيسري ترتيب کے يہہ بيان کرنا ضرور هی کہ هر واقعہ يا تو ايک حادثہ هوتا هی يا ايک حالت هوتي هی مثلاً درخت کا گرنا ايک حادثہ هی اور اُس کا وهاں پڑا هونا ايک حالت هی *

بعضے مقننوں کي رائے ميں فعل اور حادثہ ايک هي چيز هی ليکن ٹهيک رائے يہہ معلوم هوتي هی کہ فعل صرف اُس حادثہ کو کہتے هيں جو کہ بذريعہ انسان کے هوا هو مثلاً درخت کا از خود گر پڑنا ايک حادثہ هی اور زيد کا ايک درخت کو گرانا ايک فعل هی — کوئي واقعہ ايسا نہيں هوسکتا کہ جسپر تينوں ترتيبوں کا ايک هي ساتهہ اطلاق نہو اور گو اس ايکٹ ميں تعريف واقعہ صرف بلحاظ ترتيب نمبر (۲) کے کي گئي هی اور حالت اور حادثہ اور فعل ميں کچهہ تفريق نہيں کي گئي هی تاهم تمثيلات سے ظاهر هوگا کہ واضعان ايکٹ حادثہ اور حالت اور فعل تينوں کو لفظ واقعہ ميں شامل کرتے هيں مثلاً واقعات کي جو تمثيليں آينده بيان هو تي هيں اُن ميں :—

تمثیل (الف)　ایک مثبتہ ظاهري حالت هی *

تمثیل (ب)　ایک مثبتہ ظاهري حادثہ هی *

تمثیل (ج)　مثبتہ ظاهري فعل هی *

تمثیل (د)　مثبتہ باطني حالت و فعل و حادثہ هی *

تمثیل (ه)　مثبتہ باطني حالت هی *

یهہ امر قابل غور هی کہ یهہ سب مثالیں واضعان ایکٹ نے واقعات مثبتہ کي دي هیں اور منفیہ کي کوئي تمثیل نهیں دي اس وجهہ سے کہ جیسا هم اوپر بیان کر آئے هیں في الحقیقت مثبت اور منفي محض مجازي طریقے بیان کے هیں *

تمثیلات

(الف)　یهہ کہ چند اشیاء ایک خاص وضع پر کسي جگهہ میں ترتیب دي هوئي هیں ایک واقعہ هی *

(ب)　یهہ کہ کسي شخص نے کچهہ سنا یا دیکها امر واقعہ هی *

(ج)　یهہ کہ کسي شخص نے کچهہ الفاظ کہے ایک واقعہ هی *

(د)　یهہ کہ ایک شخص کچهہ راے رکهتا هی یا کچهہ ارادہ رکهتا هی یا اُس کا عمل نیک نیتي یا فریب کا هی یا کسي خاص لفظ کو کسي خاص معني میں مستعمل کرتا هی یا ایک خاص وقت پر اُس کا دل کسي خاص امر محسوس سے آگاہ تها ایک واقعہ هی *

(ه)　یهہ کہ ایک شخص کسي امر میں شهرت رکهتا هی ایک واقعہ هی *

لفظ تمثیلات ایکٹ هذا میں پہلی دفعه اس دفعه میں مستعمل هوا

فوائد تمثیلات

هی اور یهه بات بیان کرنی مفید معلوم هوتی هی که واضعان قانون نے ایک عمده طریقه مبین کرنے مطالب قانون کا اختیار کیا هی اور وه یهه هی که هر دفعه کے بعد چند تمثیلات اس غرض سے داخل کي هیں که اُن لوگوں کو جن کو قانون کے موافق کارروائي کرني پڑتي هی قانون کے سمجھنے میں آسانی هو — یهه طریقه تعزیرات هند اور قانون معاهده اور ایکٹ هذا اور اور ایکٹوں میں بھي اختیار کیا گیا هی — زبان قانوني سے جو که مرکب تعریفات اور پیچیده اور دقیق اصطلاحات سے هوتي هی مطلب اخذ کرنا ایک دشوار بات هی اور اس سے بھي زیاده قانون کے قاعدوں کو روز مره کي زندگي کے کاروبار سے ٹھیک طور پر متعلق اور چسپاں کرنا مشکل هی — اِن تمثیلات سے قانون کے مطالب اور اُن کا روز مره کي زندگي سے لگاؤ صاف طور پر معلوم هوتا هی — ایک بڑا فائده اِس قسم کي تمثیلات سے یهه هی که قانون کے پڑھنے والے کا ذهن هر دفعه کے سمجھنے میں وهي مراتب طی کرتا هی جو که واضعان قانون نے اپنے دل میں خیال کیئے تھے — اسقدر بیان کرنا اَور ضرور هی که جو وقعت خود متن قانون کي هی وهي وقعت تمثیلات کي هی یعني تمثیلات في الحقیقت وه نظائر هیں جن کو کونسل قانوني نے اپنے اختیار سے قانون کے نافذ کرنے کے وقت قایم کیا هی ان نظائر کي وقعت نظائر هائي کورٹ سے بھي زیاده مستحکم تصور کرني چاهیئے مگر اِن تمثیلات سے متن قانون پر اضافه کرنے کي غرض نهیں هی بلکه اگر تمثیلات ایکٹ میں سے معدوم بھي کردي جاویں تب بھي وسعت قانون میں مطلق فرق نهیں آنے کا بلکه قانون کي وسعت وهي رهیگي جو که معه تمثیلات کے اب هی — غرض اِن تمثیلات سے صرف بیان کرنا اور واضح کرنا قانون کا هی تاکه اُس کا مطلب آساني سے سمجھه میں آوے — تمثیلات کبھي مخالف متن قانون کے نهیں هوسکتیں اور قانون کے پڑھنے والے کو اس امر پر خوب خیال کرنا چاهیئے که تمثیلات متن قانون کي مطابع هیں*

واقعہ متعلقہ

ایک امر واقعہ کا دوسرے امر واقعہ سے متعلق ہونا اُسوقت کہا جاویگا جب کہ وہ امر واقعہ دوسرے امر واقعہ سے ایسے طور پر علاقہ رکھتا ہو جسکا ذکر احکام ایکٹ هذا میں درباب متعلق ہونے واقعات کے مرقوم هی *

جو تعریف واقعہ متعلقہ کی ایکٹ هذا میں کی هی وہ فی نفسہ کوئی تعریف نہیں هی کیونکہ اُسکا حوالہ و طریقہ تعلق واقعات پر جسکا ذکر اس ایکٹ میں هی کردیا گیا هی لیکن ایکٹوں میں جو کہ واسطے هدایت عوام‌الناس کے هیں یہہ طریقہ ان دقیق مسئلوں کے بیان کرنے کا نہایت آسان اور سب سے زیادہ کارآمد تصور کیا گیا هی (دیکھو مجموعہ تعزیرات هند کی دفعہ ۴۰) *

لفظ واقعہ متعلقہ کی تعریف

میرے نزدیک اگرچہ پورے طور پر واقعہ متعلقہ کی تعریف لکھنی نہایت مشکل هی لیکن شاید یہہ تعریف واقعہ متعلقہ کی کافی طور پر جامع هی یعنی :—

واقعات متعلقہ اُن واقعات کو کہتے هیں کہ جنکے ثبوت یا نفی سے امور تنقیح طلب [۲] کے ثبوت یا نفی پر کوئی اثر معتد بہ پیدا ہو *

یہہ بات مقدمہ میں بیان ہوچکی هی کہ یہہ ایکٹ اصول اخراج شہادتہا پر مبنی هی لهذا اُس بڑی دشواری کو جو کہ اس امر کے فیصل کرنے میں کہ کون سے واقعات متعلقہ هیں اور کون سے نہیں واضعان قانون نے مفصل طور پر هر حالت تعلق کو دفعات میں بیان کیا هی [۳] اور

۲ دیکھو حاشیہ تعریف واقعہ تنقیحی کا
۳ دیکھو ایکٹ هذا کی دفعہ ۵ سے ۵۵ تک

سواے اُن حالتوں کے جنکی اُن دفعات میں تشریح هی کسي حالت کو اس ایکٹ کے موافق واقعہ متعلقہ نہیں کہہ سکتے جیسا کہ دفعہ (۵) کے اخیر الفاظ سے معلوم ہوگا *

جو تعریف کہ مینے بیان کي هی اُس میں لفظ معتدبہ اس غرض سے لکھا هی کہ ایسي شہادت جو کہ گو ایک بعید طور پر امور تنقیح طلب سے متعلق هو تاهم اُسکو عدالت اس وجهہ سے داخل نہ کریگي کہ اُس کے داخل کرنے سے کافي نتیجہ حاصل نہیں هوتا — گو بعض واقعات في الحقیقت واقعات متعلقہ کہے جاسکتے هوں لیکن تاهم عدالت کو اختیار هی کہ اُنکي نسبت شہادت مفصلہ ذیل دو وجهوں سے داخل نکرے :—

(۱) جبکہ امور تنقیح طلب سے تعلق اسقدر بعید اور خیالي هو کہ جس سے کوئي معتدبہ نتیجہ نہیں نکل سکتا *

(۲) جبکہ سوال و جواب فریقین سے کسي امر کا ثابت کرنا غیر ضروري هو مثلاً اُن واقعات کي نسبت جنکو فریق ثاني تسلیم کرتا هی شہادت دیني ضرور نہیں هی گو اگر عدالت چاهے تو ثبوت طلب کرسکتي هی [۴] *

اس امر پر لحاظ رکھنا چاهیئے کہ قسم اول کے واقعات کو اس ایکٹ نے واقعات غیر متعلقہ میں قرار دیا هی *

لفظ واقعات تنقیحي سے مراد اور اُس کے معني میں داخل :—

واقعہ تنقیحي

هر واقعہ هی جس سے بنفسہ یا بہ تعلق اور واقعات کے وجود یا عدم یا نوعیت یا حد کسي ایسے حق یا ذمہداري یا ناقابلیت کي لازم آتي هو جسکے اثبات یا سلب کي کسي نالش یا کارروائي میں بحث کي جاے *

۴ دیکھو دفعہ ۵۸ ایکٹ هذا

لفظ شہادت کي تعریف آگے بیان ہوگي اور اُسپر شرح لکھي جاویگي لیکن یہاں یہہ بیان کرنا ضرور هی کہ مادہ شہادت کا کیا هی یعني وہ چیز کیا هی جسکے متعلق شہادت لیجاتي هی حقیقت میں شہادت کا مادہ واقعات هیں اور اسي وجهہ سے واضعان قانون نے واقعات کي تعریف شہادت کي تعریف سے پہلے بیان کي هی *

اب تعریف اور تقسیم ایکٹ سے قطع نظر کرکے میں وہ تقسیم بیان کرنا چاهتا هوں کہ جو في‌الحقیقت واقعات کي تقسیم درست معلوم هوتي هی اور جس سے مضمون ایکٹ کا صاف سمجهہ میں آویگا علی‌الخصوص تعریف امر تنقیحي کي *

تقسیم واقعات

تمام مقدمات میں واقعات دو قسم کے هوتے هیں :-

مقدمات میں دو قسم کے واقعات هوتے هیں

اول — واقعات مقصود بالذات یعني وہ واقعات جنکا ثابت کرنا اصل مقصود هی *

دوم — واقعات مقصود بالعرض یعني جنکا ثابت کرنا في نفسہ مقصود نہیں هی بلکہ صرف بغرض ثبوت واقعات مقصود بالذات کے انکي نسبت شہادت دي جاتي هی :-

واقعات مقصود بالذات

واقعات مقصود بالذات وہ واقعات هیں کہ جو هر مقدمہ میں ایسے هوتے هیں کہ هر فریق اپنے اپنے لیئے ثابت کرنا چاهتا هی تا کہ اُنکي بنا پر اُس کے حق میں فیصلہ هو اور اُنکي وقعت تجویز مقدمہ کے لیئے اسقدر مقدم هوتي هی کہ جب اُنکي نسبت کوئي تجویز اثبات یا تردید کي قایم هوجاوے تو فیصلہ اُس مقدمہ کا اُن واقعات کي تجویز سے لازمي اور ضروري طور پر خود بخود نکل آوے — مثلاً مورث کي وفات جس سے وارث کا حق نسبت ترکہ کے قایم هوجاتا هی *

واقعات مقصود بالعرض

واقعات مقصود بالعرض وہ واقعات هیں کہ جنکي تجویز اثبات یا تردید سے کوئي نتیجہ ایسا کہ جسکي بنا پر فیصلہ هوسکے نہیں نکل سکتا اور نہ اُنکے اثبات

یا تردید سے فیصلہ مقدمہ کا لازمی اور ضروری طور پر خود بخود نکلتا هی مثلا مورث کا بیمار هونا جس سے وارث کا حق قایم نہیں هوتا *

حقیقت میں امور تنقیح طلب واقعات مقصود بالذات کو کہتے هیں

امور تنقیح طلب

اور جو تعریف که اس شرح میں لکھی گئی هی اُسکے بخوبی جاننے سے معنی تعریف مندرجه ایکٹ هذا کے بخوبی سمجھه میں آوینگے اور یهه ظاهر هوگا که واقعات مقصود بالذات هر مقدمه میں بمقابله واقعات مقصود بالعرض کے تعداد میں کم هوتے هیں اور جو واقعات مقصود بالذات نہیں هیں وه کبھی تنقیح طلب نہیں هوسکتے سواے واقعات مقصود بالذات کے اور سب واقعات مقصود بالعرض هوتے هیں اور واقعات تنقیح طلب نہیں هوتے *

واقعات مقصود بالعرض نہایت کثرت سے هوتے هیں که جنکی حد قرار دینی نہایت مشکل هی اور جو قواعد ایکٹ هذا میں نسبت تعلق واقعات کے باب اول میں قرار دیئے گئے هیں وه زیاده تر متعلق واقعات مقصود بالعرض سے هیں کیونکه اُنہیں کی نسبت مشکل اکثر واقع هوتی هی *

تشریح — جب بموجب احکام قانون مجریه وقت متعلقه ضابطه دیوانی کے کوئی عدالت کسی تنقیح واقعاتی کو قلم بند کرے تو جس واقعه کا اثبات یا سلب اُس تنقیح کے جواب میں هوتا هو وه واقعه تنقیحی هی *

ضابطه فوجداری میں چونکه امور متنازعه فیه اسقدر پیچیده نہیں هوتے جسقدر که دیوانی کے معاملات میں هوتے هیں لہذا کوئی قاعده یا دفعه ضابطه فوجداری میں نسبت تحریر امور تنقیح طلب کے نہیں قرار دیا گیا اور اسی وجهه سے اس تشریح میں بھی صرف ضابطه دیوانی کا ذکر هی — لیکن فوجداری کے مقدمات میں بھی فرد قرار داد جرم سے کسیقدر وهی کام نکلتا هی ٥ *

---

٥ دیکھو دفعات ۲۳۹ سے ۲۴۲ تک ضابطه فوجداری ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع

ضابطه دیواني میں تین قسم کے امور تنقیح طلب قرار دیئے جاتے هیں :—

اقسام امور تنقیح طلب

اول — عارض دعوی یعني وہ امور جن کے تصفیه سے یهه نتیجه نکلتا هی که مقدمه جس حیثیت سے پش هوا هی اور جس عدالت میں پیش هوا هی اُس حیثیت سے اُس عدالت کي تجویز کے قابل هی یا نهیں *

دویم — امور واقعاتي جن کي تجویز سے یهه نتیجه پیدا هوتا هی که وہ واقعات جو فریقین نے پیش کیئے هیں وہ فی الحقیقت واقع هوئے هیں یا نهیں یا کسي حکم قانوني کي وجهه سے اُسکي تجویز روئداد پر هوسکتي هی یا نهیں *

سویم — امور قانوني یعني جو واقعات که فریقین نے تسلیم کیئے هیں یا حاکم کي تجویز میں وہ واقعات ثابت هوئے هیں اُن سے مسائل قانوني کو کیا تعلق هی *

قسم دوم — همیشه واقعات تنقیحي پر مشتمل هوتي هی اور قسم اول میں بهي کبهي واقعات تنقیحي هوتے هیں جبکه اس بات کي تجویز که مقدمه قابل تجویز اور سماعت عدالت کے هی یا نهیں کسي واقعه کي تجویز پر منحصر هو *

قانون کے الفاظ پر جوکه اس تشریح میں مستعمل هوئے هیں غور کرنے سے معلوم هوتا هی که اگر کسي عدالت نے غلطي سے بهي کسي واقعه مقصود بالعرض کو واقعه تنقیحي قرار دیا هو تب بهي اُس کو واقعات متعلقه سمجهنا لازم هی گو في الحقیقت وہ واقعه متعلقه هو یا نهو اُس کي نسبت بحث نهیں کي جا سکتي *

تمثیلات

زید عمرو کے قتل عمد کا ملزم ٹهرایا گیا *

اُس کي تجویز میں واقعات مفصلهٔ ذیل واقعات تنقیحي هو سکتے هیں :—

یهه که زید باعث هلاکت عمرو کا هوا *

یهه که زید کي نیت میں تها که عمرو کي هلاکت کا باعث هو *

یهه که زید کو عمرو سے سخت اور ناگهاني اشتعال پهونچا *

یهه که زید بروقت صدور اُس فعل کے جو عمرو کي هلاکت کا باعث هوا بوجهه فتور عقل اُس فعل کي نوعیت کے جانئے کي قابلیت نهیں رکهتا تها *

غور کرنے سے یهه معلوم هوتا هی که اول دو تنقیحیں جو مثال میں لکهي هیں وه متعلق جانب مدعي هیں اور دو اخیر کي متعلق جانب مدعاعلیه هیں *

اگرچه تشریح میں لفظ ضابطه دیواني کا درج هی مگر تمثیل میں مقدمه فوجداري کا بیان کیا گیا هی اس کا سبب یهه هی که مقدمه فوجداري میں بمجرد قرار داد جرم کے دونوں قسم کي تنقیحیں یعني وه جو مدعي کي جانب متعلق هیں اور وه جو مدعي علیه کي جانب متعلق هیں خواه نخواه واقعات تجویزي هوتے هیں اور مقدمات دیواني میں اُن کا قرار دینا مدعي اور مدعا علیه کے بیان پر منحصر هوتا هی اور اس سبب سے کوئي ایسي مثال جزئي خاص جو ناقابل تغیر هو اور قانون میں بطور قانون مستحکم کے شامل هونے کے لایق هو نهیں آسکتي تهي برخلاف تمثیل فوجداري کے که اُسمیں دونوں قسم کي تنقیحیں ناقابل تغیر بطور قانون کے داخل هوسکتي هیں علاوه اس کے فوجداري کي تمثیل سے مضمون دفعه کا بهي بلا لحاظ انتظار اَور کسي بیان و تشریح کے بآساني سمجهه میں آجاتا هی *

لفظ دستاویز سے مراد هر مضمون هی جو کسي شے پر بذریعه

دستاویز

حروف یا اعداد یا علامات یا اُن وسایل میں سے ایک سے زیادہ وسیلوں کے ذریعہ سے جن کا اُس مضمون کے قلمبندی کرنے کے لیئی مستعمل ہونا مقصود ہو یا جو مستعمل ہوں ظاہر کیا جائے یا منقوش کیا جائے *

تعزیرات ہند میں جو تعریف دستاویز کي کي گئي ہی وہ بھي اسي تعریف کے قریب قریب ہی مگر اُس تعریف سے اُن جرایم کي نسبت اشارہ پایا جاتا ہی جو دستاویزات سے متعلق ہیں اور اس تعریف سے اُن امور کي طرف اشارہ ہی جو شہادت سے علاقہ رکھتے ہیں اس تعریف میں تمام دستاویزات تحریري یا مطبوعہ یا کندہ جیسے کہ تانبي کے پترہ پر کھودي جاویں یا پتھر پر کندہ ہو کر بطور کتبہ یادگار کے لگائي جاویں شامل ہیں *

تمثیلات

ایک تحریر دستاویز ہی *

الفاظ جو سیسہ یا پتھر کے چھاپہ سے مطبوع ہوں یا بطور تصویر عکسي کے اُتارے گئے ہوں دستاویزات ہیں *

نقشہ زمین یا عمارت کا دستاویز ہی *

کندہ جو کسي فلزاتي پترہ یا پتھر پر ہو دستاویز ہی *

شبیہہ دستاویز ہی *

لفظ شہادت سے مراد اور اُس کے مفہوم میں داخل یہہ چیزیں ہیں :—

شہادت

(۱) تمام بیانات گواہوں کے جو عدالت کي اجازت یا حکم سے اُمور واقعاتي تحقیق طلب کے باب میں اُس کے روبرو کیئی جاویں *

ایسے بیانات شہادت زباني کہلاتے ہیں *

(۲) تمام دستاویزات جو عدالت کے معائنہ کے لیئی پیش کي جائیں *

ایسي دستاویزات شہادت دستاویزي کہلاتي ہیں *

اس تعریف سے اصلي تعریف شہادت کي نہیں معلوم ہوتي جو تعریف اس میں ہی وہ تعریف فيالحقیقت بالمثال ہی لیکن ایک بڑے مقنن نے شہادت کي تعریف یوں بیان کي ہی :—

شہادت ایسا ہر امر ہی کہ جس کا اثر اور میلان اور مقصود ایسا ہو کہ جب انسان کے ذہن میں سما جاوے تو اُس سے ایک رجحان طبیعت کو نسبت اثبات یا سلب وجود کسي واقعہ کے پیدا ہو *

تعریف شہادت

شہادت تین قسم کي ہوتي ہی :—

(۱) شہادت ماسي یعني کوئي شی في نفسہ مثلاً چھري جس سے قتل صادر ہوا یا مقام متنازعہ فیہ *

(۲) شہادت شخصي يعني بيان گواهان مثلاً بيان زيد *

(۳) شہادت دستاويزي يعني وہ جو حروف يا هندسوں يا نقوش سے ظاهر هو مثلاً رهن‌نامه — اقرارنامه — بيع‌نامه *

يهه بات قابل غور هى كه اس ايكت ميں اقسام مذكورہ ميں سے صرف دوسري اور تيسري قسم كا ذكر كيا هى اور قسم اول يعني شہادت مادي كا سوا ے فقرہ اخير دفعه ۶۰ كے اور كهيں صاف ذكر نهيں هى معلوم نهيں هوتا كه واضعان قانون نے كيوں اول قسم كي شہادت كا ذكر نهيں كيا شايد يهه وجهه هو كه كوئي شہادت مادي بلاشهادت شخصي يعني زباني كے متعلق تصور نهيں هوسكتي مگر بهتر هوتا كه منجمله اقسام شہادت كے شہادت مادي بهي قرار دي جاتي علي‌الخصوص ايسي صورت ميں جبكه ضابطه فوجداري كي دفعه ۱۹۸ و دفعه ۲۵۳ ميں شہادت مادي كے ملاحظه كا ذكر هى اور گو ضابطه ديواني ميں ملاحظه مقام متنازعه فيه كي نسبت كوئي قاعدہ لازمي نهيں هى تاهم بعض مقدمات ميں ملاحظه موقع كي ضرورت هوتي هى وہ بهي ايك شہادت مادي هى *

پس شہادت چهه قسم پر منقسم هوتي هى چنانچه هر ايك قسم كي تفصيل مفصله ذيل شجرہ سے بخوبي معلوم هوتي هى :—

شجرۂ تقسيم شہادت

ان اقسام شہادت میں سے شہادت مادي کا نام اس ایک ایکٹ میں نہیں پایا جاتا مگر دفعه ۶۰ کے اخیر فقرہ میں ضمني طور پر ذکر هی — شخصي شہادت اور زباني شہادت ایک چیز هی — لفظ شہادت باواسطه بھي جس کو سني سنائي شہادت کہنا چاهیئے اس ایکٹ میں مستعمل نہیں هوا هی مگر جو شہادت که حسب منشاء دفعه ۳۲ قابل ادخال قرار دي گئي هی وہ في التحقیقت شہادت باواسطه هی جیسا که اُس دفعه کي شرح پڑهنے سے معلوم هوگا *

زباني شہادت همیشه بلاواسطه لي جاتي هی (دیکھو دفعه ۶۰) سواے چند محدود حالتوں کے (دیکھو دفعه ۳۲) — دستاویزي شہادت بھي همیشه اصلي هوني چاهیئے (دیکھو دفعه ۶۴ و ۹۱) سواے خاص صورتوں کے (دیکھو دفعه ۶۵ و تشریح ۳ دفعه ۹۱) *

واقعه کا اثبات

واقعه کا اثبات اُس صورت میں کہا جاویگا جبکه امورات پیش شدہ پر غور کرنے کے بعد عدالت کو اُس کے موجود هونے کا باور هو یا یہه خیال کرے که اُس کا وجود اِس نہج پر امکان رکھتا هی که اُس خاص مقدمه کي صورت میں کسي شخص محتاط کو اُس کے موجود هونے کے قیاس پر عمل کرنا چاهیئے *

واقعه کا استرداد

واقعه کا استرداد اُس صورت میں کہا جائیگا جبکه عدالت امورات پیش شدہ پر غور کرنے کے بعد یہه باور کرے که اُس واقعه کا وجود

نهیں هی یا یهه خیال کرے که اسکا انعدام ایسا امکان رکهتا هی که اس خاص مقدمه کي صورت میں کسي شخص محتاط کو اُسکے نه موجود هونیکے قیاس پر عمل کرنا چاهیئے *

واقعه غیر مثبته اُسوقت کها جاویگا جبکه نه اُسکا اثبات هو نه استرداد *

واقعه غیر مثبته

لفظ شهادت اور لفظ ثبوت کو عوام‌الناس مخلوط کردیتے هیں اور دونوں کو ایک هي شی تصور کرتے هیں لیکن جو لوگ منطق سے واقف هیں اُنکو یهه بات بآساني معلوم هوگي که ان دونوں اصطلاحوں میں بڑا فرق هی شهادت علت هی اور ثبوت معلول یا دوسرے لفظوں میں شهادت سبب هی اور ثبوت مسبب یعني شهادت وسیله هی اور ثبوت اُسکا نتیجه هی ـ پس ایکٹ هذا میں جو فرق مابین اثبات واقعه و استرداد واقعه اور واقعه غیر مثبته کے بیان هوا هی بآساني معلوم هوگا ـ منطق کے جاننے والیکو یهه بات آساني سے سمجهه میں آویگي که درحقیقت اثبات واقعه اور استرداد واقعه ایک هي چیز هی کیونکه کسي واقعه کا مثبت ثابت کرنا اور منفي ثابت کرنا ایک هي طریقه پر هوتا هی مثلاً جب یهه ثابت کردیا جاوے که (الف) زید هی تو یهه بهي لازمي ثابت هوگیا که (الف) غیر زید نهیں هی ـ جو فرق که تینوں اصطلاحات متذکرهٔ بالا میں ایکٹ هذا نے قرار دیا هی وه یهه هی :ـــــ

فرق مابین ثبوت و شهادت

(۱) جب رجحان طبیعت اپني غایت کو نسبت وجود کسي واقعہ کے پہونچ جاوے تو واقعہ مثبتہ هی *

(۲) اور جب وہ رجحان اپني غایت کو نسبت عدم کسي واقعہ کے پہونچ جاوے تو واقعہ مستردہ هی *

(۳) اور جب وہ رجحان غایت تک نہ پہونچے تو وہ واقعہ غیر مثبتہ هی *

مثلاً یہہ امر تنقیح طلب هی کہ آیا زید مرگیا هی یا نہیں — پس اگر پورے طور پر یہہ ثابت هوجاوے کہ زید کو چند شخصوں نے دفن کیا تھا تو ایسي صورت میں موت زید واقعہ مثبتہ هی — اور اگر زید عدالت میں زندہ موجود هو تو ایسي صورت میں موت زید واقعہ مستردہ هی — اور اگر زید کي نسبت چند برس سے کسي نے کچھہ نہ سنا هو کہ کہاں هی تو ایسي صورت میں موت زید واقعہ غیر مثبتہ هی *

اس تمثیل میں جو کہ ابهي بیان هوئي هی اگر امر تنقیح طلب یہہ هوتا کہ زید زندہ هی یا نہیں اور موت کي نقیض کو واقعہ فرض کیا جاوے تو صورت اول میں یعني زید کے دفن هونے سے زندہ هونا زید کا واقعہ مستردہ هوگا اور دوسري صورت میں یعني زید کے عدالت میں موجود هونے سے اُسکا زندہ هونا واقعہ مثبتہ هوجاویگا اور تیسري صورت میں یعني اُس کي کچھہ خبر نہ سنے جانے سے زید کا زندہ هونا واقعہ غیر مثبتہ رهیگا — اس سے صاف ظاهر هوگا کہ ایک هي واقعات سے جس امر کا اثبات هوتا هی اُسي سے اُسکي نقیض کا استرداد هوتا هی اور ایک هي واقعات سے نقیضین غیر مثبتہ رهتي هیں *

اس سے یہہ ظاهر هوگا کہ اثبات اور استرداد نقیضین یعني باهم مخالف هیں اور واقعہ کا غیر مثبت هونا ایک حالت ان دونوں سے مختلف هی — اسقدر بحث سے یہہ امر ظاهر هی کہ یہہ ممکن هی کہ شہادت هو اور ثبوت نہو لیکن یہہ ممکن نہیں کہ ثبوت هو اور شہادت نہو مثلاً فرض کرو کہ ایک گلا کٹا هوا آدمي پایا جاوے ایک ایسي جگہہ پر کہ جدهر تهوڑے عرصہ پہلے ایک آدمي جاتا هوا دکهائي دیا تھا اُس آدمي کا اُس طرف جانا شہادت اُسکے قاتل هونے کي هی لیکن هرگز ثبوت اُس کے قاتل هونے کا نہیں هی *

جواز قیاس

دفعه ۴ جہاں ایکت هذا میں یهه مرقوم هی که عدالت ایک امر واقعه کو قیاس کرلے وهاں اسکو اختیار هی که اُس امر واقعه کو امر مثبتہ تصور کرے الا اُس حالت میں اور اُسوقت تک که اُس کا استرداد هو یا اُس کو جائز هی که اُس کا ثبوت طلب کرے *

لزوم قیاس

جہاں ایکت هذا میں یهه هدایت هی که عدالت کو امر واقعه پر قیاس کرلینا لازم هی تو اُسے لازم هی که اُس امر واقعه کو مثبتہ تصور کرے الا اُس حال میں اور اُسوقت تک که استرداد هو *

ثبوت قطعي

جہاں ایک امر واقعه از روے ایکت هذا کے دوسرے امر واقعه کا ثبوت قطعي قرار دیا گیا هی وهاں عدالت کو لازم هی که ایک امر واقعه کے ثبوت پر دوسرے کا اثبات تصور

کرلے اور عدالت اُسکے ابطال کے لیئے شہادت کے پیش کیئے جانے کي اجازت نہ دیگي*

منجملہ اُن کاموں کے جو عدالت کے فرض هیں صرف لینا اور تحریر کرنا شہادت کا هي نہیں هي بلکہ اُسکي نسبت اپني راے قایم کرنا اور اُس سے نتیجہ نکالنا بھي اُسکا کام هی حقیقت میں شہادت کا پیش کرنا یعني اثبات واقعہ فریق مقدمہ کا کام هی اور شہادت پیش شدہ سے نتیجہ نکالکر راے قایم کرنا عدالت کا کام هی *

واضعان ایکٹ هذا نے اس قانون کے مسودہ میں اس فصل میں ایک یہہ دفعہ قایم کي تھي *

دفعہ مندرجہ مسودہ

عدالت کو چاهیئے کہ معاملات واقعاتي میں امور مفصلہ ذیل کے استدلال سے اپني راے قایم کرے :—

(۱) اُس شہادت سے جو واقعات مبینہ کے وجود کي بابت پیش کي جاوے *

(۲) اُن واقعات سے جن کا اثبات یا استرداد واقعات غیر مثبتہ کي بابت هوا هو *

(۳) اُن گواهوں کي غیر حاضري سے یا اُس شہادت کي عدم موجودگي سے جس کا پیش کیا جانا ممکن تھا *

(۴) اهالي مقدمہ اور گواهوں کے اقبال اور بیان اور چال چلن اور وضع سے اور عموماً مقدمہ کے حالات سے *

اِس دفعہ سے یہہ غرض تھي کہ عدالت کو اس امر اهم میں یعني نتیجہ نکالنے اور راے قایم کرنے میں مدد ملے اور هدایت هو مگر جو کہ یہہ مقصد قواعد قیاسات کے قایم کرنے سے بطور قواعد کلیہ حاصل هوتا تھا اِس لیئے واضعان ایکٹ هذا نے مسودہ کي اِس دفعہ کو خارج کر کر قواعد نسبت قیاسات کے عمدہ طور سے اس ایکٹ میں قایم کیئے هیں *

قیاس کا مضمون قانون شہادت کے مشکل مضمونوں میں سے ہی اور اُس کي شرح آینده کي جاویگي لیکن اُسقدر یہاں بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ اِس ایکٹ میں سواے دفعہ ھذا کے کہیں تعریف قیاس کي نہیں لکھي اور گو لفظ قیاس مستعمل ہوا ہی لیکن ایکٹ کے الفاظ سے کوئي حاوي یا کافي تعریف اس لفظ کي نہیں معلوم ہوتي قیاس کي تعریف یہہ ہوسکتي ہی :-

قیاسات

قیاس ایک رجحان ذہن نسبت وجود کسي واقعہ مثبتہ یا منفیہ کے اُس قسم کا ہی کہ جس کي صحت پر عمل کرسکیں بشرطیکہ کہ کسي کافي شہادت سے اُس رجحان کے خلاف وجہہ معلوم نہو *

تعریف قیاس

قیاس دو قسم کے ہیں :-

اقسام قیاس

اول ــ قیاسات جو کہ ہر عدالت نسبت غالب یا غیر غالب ہونے واقعہ کے قایم کرتي ہی *

دویم ــ قیاسات جو کہ قانون نے نسبت واقعہ کے قائم کیئے ہیں *

اُس ایکٹ میں جہاں نسبت قیاسات اختیاري عدالت کے ذکر لکھا ہی وہ اول قسم کے قیاسات ہیں اور جہاں قیاس کرنا لازمي لکھا ہی وہ دوسري قسم کے قیاسات ہیں *

نسبت ثبوت قطعي کے صرف اس قدر شرح بیان کرني ضرور ہی کہ ثبوت قطعي في الحقیقت نہایت اعلی درجہ کا قوي قیاس ہی جو کہ في نفسہ کوئي ثبوت نہیں ہی لیکن قانون نے اُس کو ثبوت کا مرتبہ عطا کیا ہی پس تعریف ثبوت قطعي کي وہي ہی جو کہ قیاس کي تعریف اوپر بیان ہو چکي ہی صرف چند الفاظ ثبوت قطعي کي تعریف میں بدلے جاتے ہیں ــ ثبوت قطعي کي تعریف یوں ہوسکتي ہی :-

ثبوت قطعي

ثبوت قطعي ايسا ايک رجحان نسبت وجود کسي واقعہ مثبتہ يا منفيہ کے هي جسکي صحت پر عمل کرسکيں اور وہ رحجان اس قدر وقعت رکهتا هي کہ وہ بمنزلہ ثبوت کامل کے تصور کيا جاتا هي اور اُس کے خلاف شهادت لينے کو قانون نے صاف منع کيا هي — گو اصطلاح ميں اُس کو ثبوت قطعي کهتے هيں ليکن قطعِ نظر الفاظ قانون کے ثبوت قطعي کو قياس قطعي کهنا انسب هوتا اور يهہ امر قابل غور هي کہ در حقيقت قياس قطعي درجہ ثبوت کا رکهتا هي *

تعريف ثبوت قطعي

اس ايکٹ کي دفعات ۴۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ ميں اور دفعہ ۱۱ قانون حلف يعني ايکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع ميں ثبوت قطعي کا ذکر هي اور اُن کے پڑهنے سے مثاليں ثبوت قطعي کي معلوم هونگي *

ثبوت قطعي اور مانع تقرير مخالف (جس کا ذکر دفعہ ۱۱۵ ميں مندرج هي) کسي قدر ايک دوسرے کے مشابہ هيں اور اُن کا اثر نسبت مانع هونے ادخال شهادت کے يکساں هوتا هي باايں همہ ثبوت قطعي اور مانع تقرير مخالف ميں بڑا فرق هي جس کا يهاں ذکر کرنا ضروري نهيں هي آيندہ واضح طور پر بيان کيا جاويگا *

مشابهت مابين ثبوت قطعي و مانع تقرير مخالف

فصل ۲ — واقعات کا متعلق مقدمہ هونا *

مقدمہ شرح هذا ميں يهہ امر بيان هو چکا هي کہ شهادت واقعات سے متعلق هوتي هي اور شرح دفعہ ۳ ميں واقعہ کے معني اور اقسام پر بحث کي گئي هي — اس فصل ميں واضعان قانون نے وہ صورتيں بيان کي هيں کہ جن ميں واقعات متعلق مقدمہ تصور هوتے هيں — پس قبل اس کے کہ دفعات کي شرح لکهي جاوے يهہ بيان کرنا مناسب معلوم هوتا هي کہ جب کبهي واقعات کي نسبت کوئي بحث هوتي هي يا کوئي راے قايم کرني منظور هوتي هي تو اُس کي نسبت مفصلہ ذيل سوالات ذهن ميں گذرتے هيں :—

اول — کیا وقوع پذیر هوا اور اُس کي نسبت کیا کیا گیا (دیکھو دفعه ٦ سے دفعه ١٦ تک) *

دوم — اُس واقعه کي نسبت کیا کہا گیا (دیکھو دفعه ١٧ سے دفعه ۳۹ تک) *

سوم — عدالتوں نے اُس واقعه کي نسبت کیا تجویز کي (دیکھو دفعه ۴۰ سے دفعه ۴۳ تک) *

چہارم — اُس واقعه کي نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا هی (دیکھو دفعه ۴۵ سے دفعه ٥١ تک) *

پنجم — اُن لوگوں کا جو اُس واقعه سے تعلق رکھتے هیں کیا چال چلن هی (دیکھو دفعه ٥٢ سے دفعه ٥٥ تک) *

پس مفصله بالا پانچ بڑے امور نسبت واقعات کے خیال میں آتے هیں اور واضعان قانون نے دفعه ٥٥ تک جو که اس فصل کي اخیر دفعه هی ان امور کي نسبت بحث کي هی — جب تک که کوئي واقعه ان پانچ امور میں سے کسي نه کسي سے تعلق نه رکھتا هو تب تک وه واقعه متعلقه نہیں قرار پا سکتا گو یہه ممکن هی که ایک هي واقعه دو تین امور سے متعلق هو — ابتداء فصل هذا میں میںنے وه اصولي سوالات بیان کردیئے که جن سے تعلق واقعات پیدا هوتا هی اس کے بعد اس فصل کي دفعات کے مضامین بآساني سمجھه میں آوینگے *

دفعه ٥ هر مقدمه یا کارروائي میں جائز هی که شهادت وجود یا انعدام هر واقعه تنقیحي اور ایسے واقعات کي ادا کیجاوے جو ایکت هذا میں بعد ازیں واقعات متعلقه قرار دیئے گئے هیں نه کسي اور واقعات کي *

> شهادت واقعات تنقیحي اور واقعات متعلقه کي دي جاسکتي هی

واقعہ تنقیحی اور واقعہ متعلقہ کي تعریف دفعہ ۳ کي شرح میں بیان ہوچکي ہی [۶] *

تشریح — از روے دفعہ ہذا کے کسي شخص کو منصب اداے شہادت ایسے امر واقعہ کا حاصل نہوگا جسکے ثابت کرنے کا وہ ازروے کسي حکم قانون مجریہ وقت متعلقہ ضابطہ دیواني کے مستحق نہیں ہی *

ظاہر ہی کہ اس تشریح میں مراد اُن قواعد سے ہی جو کہ ضابطہ دیواني میں واسطے صاف ہوجانے امر متنازعہ فیہ اور آسایش عدالت اور عجلت انفصال مقدمات کے قایم کیئے گئے ہیں اور جنکي رو سے عدالتیں امور تنقیح طلب قرار دیتي ہیں *

تمثیلات

(الف) زید کي تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے کي گئي جسکو اُس نے ایک لاٹھي سے بہ نیت اُس کي ہلاکت کے مارا *

زید کي تجویز میں واقعات مفصلہ ذیل واقعات تنقیحي ہیں :—

زید کا عمرو کو لاٹھي سے مارنا *

زید کا عمرو کي ہلاکت کا باعث اُس ضرب سے ہونا *

زید کي نیت عمر کي ہلاکت کا باعث ہونے دینے *

---

۶ دیکھو صفحہ ۲۳ سے ۲۷ تک

(ب) زید ایک اهل مقدمه بر وقت اول پیشي مقدمه کے اپنے ساتھه ایک تمسک جسپر وه اِستدلال کرتا هی نه لایا اور پیش کرنے کے لیئے تیار نهیں رکهتا هی تو از روے اِس دفعه کے وه اُس تمسک کو کارروائي مقدمه کي کسي نوبت ما بعد میں پیش کرنے اور اُس کے مضمون کو ثابت کرنے کا اِستحقاق بجز مطابقت شرایط مذکورة مجموعه ضابطه دیواني کے اور طور پر نهیں رکهتا *

ان تمثیلوں میں سے تمثیل (الف) تو متن دفعه سے متعلق هی اور تمثیل (ب) اُس دفعه کي تشریح سے علاقه رکهتي هی *

احکام ضابطه دیواني نسبت پیشي شهادت کے

تمثیل (ب) جسمیں سماعت پیش هونے دستاویز کي بعد گذرنے وقت مناسب کے بجز صورت خاص کے هی قابل لحاظ کے هی — دیواني عدالتوں کے ضابطه میں دستاویزات پیش هونے کے اوقات معین کیئے گئے هیں *

پہلا وقت یهه هی که جب مدعي عرضي دعوی پیش کرے تو اُسکے ساتهه وه دستاویز جس کي رو سے اُس نے نالش کي هی یا اُس پر بطور تائید اپنے دعوي کے حواله دیا هی عرضي دعوی کے ساتهه عدالت میں پیش کرے *

اور اگر وه دستاویز مدعي کے قبضه میں نهو بلکه مدعاعلیه کے قبضه میں هو تو عرضي کے ساتهه اُسکي کیفیت پیش کرے تا که مدعاعلیه سے طلب کي جاوے *

دوسرا وقت وه هی که جب مقدمه اول مرتبه روبکار هوتا هی اور اُمور تنقیح طلب قرار پاتے هیں اُسوقت پر فریقین کو واجب هوتا هی که تمام وجهه ثبوت تحریري هر قسم کي جو پیشتر عدالت میں داخل نهو چکي هو اور جمله دستاویزات اور تحریرات حاضر لاویں اور عندالطلب حاکم عدالت پیش کریں *

اور اگر وہ دستاویز جسکا پیش کرنا بر وقت پیشي اول مقدمہ کے ضرور ہی اُس فریق کے قبضہ میں نہو جو اُسکا پیش ہونا چاھتا ہی تو اُسکو ضرور ہی کہ قبل اُس وقت کے اُسکي طلبي کے لیئے سمن جاري ہونے کي درخواست عدالت میں پیش کرے *

یہہ اخیر وقت ہی دستاویزات کے داخل ہونے اور پیش ہونے کا اگر اُس وقت تک کوئي دستاویز نہ داخل ہو اور نہ پیش ہو تو وہ پھر نہ لي جاویگي اِلا اُس حالت میں کہ وجہہ موجہ اِس بات کي حسب اِطمینان عدالت پیش کي جاوے کہ وہ بر وقت اول روبکار ہونے مقدمہ کے اُسکو پیش نہین کرسکتا تھا *

تعلق اُن واقعات کا جو جزو معاملہ ہوں

دفعہ ۶ واقعات جو اگرچہ داخل تنقیح نہوں مگر واقعات تنقیح طلب سے اِس قدر اِلحاق رکھتے ہوں کہ جزو ایک ہي معاملہ کے ہوگئے ہوں وہ بھي واقعات متعلقہ ہیں عام اِس سے کہ وہ ایکہي وقت اور مقام میں وقوع میں آئے ہوں یا اوقات اور مقامات مختلفہ میں *

واضح رہے کہ یہہ دفعہ اول دفعہ ہی جسمیں ایکٹ ھذا نے اُس رشتہ کو جسکي وجہہ سے واقعات متعلقہ تصور کیئے جاتے ہیں بیان کیا ہی اور دفعات جو اُسکے بعد ہیں دفعہ ۵۵ تک ہر دفعہ میں ایک قسم کے رشتہ کي جسکي وجہہ سے واقعات متعلقہ ہوجاتے ہیں تعریف بیان کي ہی سب لیکن جو تعلق کہ اِس دفعہ میں بیان کیا گیا ہی وہ سب سے سادہ طریقہ تعلق کا ہی یعني وہ تعلق جو کہ واقعات میں بوجھہ ہونے اِجزاء ایک معاملہ کے پیدا ہوجاتا ہی *

عموماً شهادت جو که نسبت افعال اشخاص خارج معامله کے هو داخل نهيں هو سکتي مثلاً يهه امر که کسي غير شخص نے کسي معامله کي نسبت کيا کها اکثر سني سنائي شهادت تصور هوکر شهادت ميں داخل نهوگا ليکن جب که وه بيان اصل معامله سے اِس طرح پر ملا هوا هو که في الحقيقت اُس کل معامله کا ايک جزو تصور کيا جاوے تب وه شهادت ميں داخل هوگا اِس لیئے که در حقيقت وه بيان صرف بغرض واضح کرنے اصل واقعه کے جس سے که مقصود هي داخل هوتا هي۔ اور بغير ايسے بيان کے صرف اصل واقعه اکيلا سمجهه ميں نه آتا *

دفعه ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ ايک اصول پر مبني هيں

دفعات ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ — ايک هي قسم کي هيں اور پانچوں ايک هي اُصول پر مبني هيں يعني اِس مسئله قانون شهادت پر که جو کچهه گرد و نواح کے حالات نسبت کسي واقعه مقصود بالذات کے ايسے هوں که جن کے کهلنے سے اصل حال واقعه مقصود بالذات کا واضح هوتا هو شهادت ميں داخل هو سکتے هيں — ديکهو دفعه ۱۹۰ مجموعه ضابطه فوجداري ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع جس ميں مجسٹريٹوں کو يهه هدايت هوئي هي که جب ايسے مقدمات کي تحقيقات کريں جو قابل تجويز عدالت سشن يا هائي کورٹ کے هيں تو علاوه واقعات منشاء اِلزام کے اُن حالات اور اُمور کي نسبت بهي شهادت ليں جو في الحقيقت منشاء اِلزام يا نالش نهيں هيں *

تمثيلات

(الف) زيد پر ضرب سے عمرو کے قتل عمد کرنے کا اِلزام لگايا گيا پس جو کچهه که زيد يا عمرو يا اُن شخصوں نے جو کهڑے هوئے تهے مارنے کے وقت کها يا کيا يا اس سے اِسقدر قليل عرصه کے پهلے يا پيچهے کها يا کيا که وه جزو اُس واقعه کا هوگيا هو وه واقعه متعلقه هي *

(ب) زید پر بمقابله ملکه معظمه کے اِس طرح پر جنگ کرنے کا اِلزام رکھا گیا که ایک جماعت مفسدان مسلح کا وہ شریک هوا اور اُسی مفسدہ میں کچھه مال تلف کیا گیا اور فوج پر حمله کیا گیا اور جیلخانے توڑڈالے گئے پس وقوع اِن واقعات کا واقعه متعلقه هی اِس واسطے که وہ جزو اُسی عام واردات کے هیں گو که زید اِن سب واقعات میں موجود نهو *

(ج) زید نے عمرو پر واسطے ایک عبارت تهتک آمیز مندرجه کسي خط کے جو جزو ایک مراسلت کا هی نالش رجوع کي پس وہ خطوط جو فیمابین فریقین درباب اُس مضمون کے جس سے تهتک پیدا هوا تحریر میں آئے هوں اور جزو اُس مراسلت کے هوں جس میں وہ عبارت مندرج هی واقعات متعلقه هیں گو که اُن خطوط میں وہ عبارت تهتک آمیز مندرج نهو *

(د) نزاع اِس امر کي هی که کوئي خاص مال جو عمرو سے طلب کیا گیا تها زید کے حواله کیا گیا اور وهي مال درمیان میں کئي اشخاص کو بعد یک دیگرے حواله کیا گیا پس هر حوالگي واقعه متعلقه هی *

دفعه ۷ جو واقعات که باعث یا وجه یا نتیجه قریب یا بعید واقعات متعلقه

واقعات جو که نتیجه یا وجهه یا باعث واقعه تنقیحي کے هوں

یا واقعات تنقیحي کے هوں یا داخل اُن حالات کے هوں جن میں که واقعات تنقیحي وقوع میں آے یا جنسے که موقع اُن واقعات تنقیحي کے وقوع یا معامله کا پیدا هوا هو وه بهي واقعات متعلقه هیں *

دیکهو شرح دفعه ۹ جو اس دفعه سے بهي متعلق هی — اور یهه ظاهر هی که سبب کے جاننے سے نتیجه یعني مسبب کا حال کهلتا هی اور نتیجه جاننے سے سبب کا پس رشته سبب و مسبب واقعات کو قانون نے واقعه متعلقه کردیا هی *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کي هی که عمرو نے بکر کا سرقه بالجبر کیا یا نهیں *

یهه واقعات که سرقه بالجبر سے ذرا پهلے عمرو ایک میله میں اپنے ساتهه روپیه لیکر گیا اور وه روپیه اور اشخاص کو دکهلایا یا اُنسے یهه کها که یهه روپیه میرے پاس هی واقعات متعلقه هیں *

(ب) بحث اس امر کي هی که زید نے عمرو کا قتل عمد کیا یا نهیں *

اُس مقام میں یا اُسکے قریب جهاں قتل وقوع میں آیا کشا کشي کے نشانات زمین پر دکهلائے گئے پس یهه واقعات متعلقه هیں *

(ج) بحث اس امر کي هی که زید نے عمرو کو زهر کهلایا یا نهیں *

عمرو کي حالت تندرستي زهر کهلانیکي علامات مبینه کے پہلے اور عمرو کي عادات جو زید کو معلوم تهیں اور جنسے موقع زهر کهلانیکا پیدا هوا واقعات متعلقه هیں *

دفعه ۸ هر واقعه جو وجه تحریک یا تیاري کسي واقعه تنقیحي یا واقعه متعلقه کا هو یا جس سے یهه بات ظاهر هوتي هو واقعه متعلقه هی *

وجهه تحریک یا طیاري یا عمل مابعد یا ماقبل واقعه متعلقه هیں

عمل کسي ایسے شخص کا یا ایسے شخص کے کسي مختار کا جو کسي نالش دیواني یا کار روئي میں فریق هو بلحاظ اُسي نالش یا کار روائي کے یا بلحاظ کسي امر تنقیحي یا امر متعلقه اُس نالش یا کار روائي کے اور عمل کسي ایسے شخص کا که کوئي جرم اُسکے مقابل کار روائي هونے کے بنا هو واقعه متعلقه هی بشرطیکه وه عمل کسي امر تنقیحي یا امر متعلقه مقدمه پر موثر هو یا اُس سے متاثر هو عام اس سے که وه امر اُسکے پهلے یا اُسکے بعد وقوع میں آئے *

ایکٹ ھذا میں لفظ اقبال میں جسکي تعریف دفعه ۱۷ میں مندرج هی وہ افعال جو که بیانات زباني یا دستاویزي نہوں شامل نہیں رکھے گئے اور اس دفعه کي تشریح اول میں یہه امر صاف کردیا گیا هی که لفظ عمل میں بیانات داخل نہیں هیں لیکن واضح رهے که عمل علاوہ بیانات کے کبھي ایک قسم کا اقبال هوتا هی *

گو ایکٹ ھذا کي اس دفعه میں اقبالوں کا ذکر نہیں هی تاهم یہه مناسب معلوم هوتا هی که مختصر طور پر اُن اثروں کا بیان کیا جاوے جو که حسب قانون شہادت عمل سے پیدا هوتے هیں *

دفعه ۱۷ میں جو اقبال کي تعریف لکھي هی اور جو اُس کا اثر بیان کیا گیا هی اُس قسم کا اثر بعض حالتوں میں عمل سے بلا کسي بیان کے پیدا هوتا هی مثلاً ملزم کا بھاگنا یا چھپنا بھیس بدلنا یا اُن هتھیاروں کا جن کو که وہ جرم کے کرنے میں کام میں لایا هی تلف کرنا یا کپڑوں کو خون چھڑانے کے لیئے دھوتا یا اس قسم کا کوئي اور فعل اُس عمل میں داخل هی جس سے که قیاس مجرم هونے ملزم کا پیدا هوتا هی اور اپني حیثیت کے موافق اقبال جرم هی اِسي طرح پر دیواني کے معاملوں میں بھي عمل سے اثر پیدا هوتا هی مثلاً بھي کھاته میں کسي خاص شخص کے لیکھے میں ایک رقم کا لکھا جانا اپني حیثیت کے موافق اقبال منجانب مالک بھي کھاته کے اِس امر کا هی که وہ رقم اُس شخص کے حساب سے متعلق هی جس کے لیکھے میں وہ لکھي گئي هی نه کسي دوسرے شخص کے — اسي طرح پر وصي کا ایک موصی له کو شے موصي به کا دیدینا بادي النظر میں اقبال اس امر کا هی که وصي کے قبضه میں کافي جائداد متوفي کي هی جس میں سے تمام موصی لهم کو اُن کے حصص موافق وصیت کے مل سکتے هیں — اسي طرح پر متوفي کي جائداد میں سے قرضه درجه دوم کا ادا کرنا اقبال بادي النظري اس امر کا هی که قرضه درجه اعلی کے ادا کرنے کو کافي مال متوفي چھوڑ کر مرا *

عمل جس کا اثر اقبال کے برابر هی

اسي طرح پر ایسي حالتوں میں جب که عمل در آمد روز مرہ مقتضي اس امر کا هو که کوئي فعل بطور اعتراض کے کیا جاوے تو ترک

ایسے فعل کا اور چپ اور ساکت رهنا بعضي حالتوں میں اثر اقبال کا رکھتا هی مثلاً جب که ایک سوداگر دوسرے کو فرد حساب بهیجتا هی اور وہ دوسرا سوداگر بغیر کسي اعتراض کے ایک معقول عرصه تک ساکت رهے تو في نفسه یهه سکوت بادي‌النظر میں اقبال درست هونے حساب کا تصور کیا جاویگا اور اسي طرح پر ما بین دو شخصوں کے ایک حساب میں سے چند رقوم پر اعتراض کرنے سے مابقي کي صحت کا اقبال هی *

قانون معاهدہ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ ع کي دفعه ۱۷ کي تشریح اور تمثیلات قابل غور هیں اور وہ یهه هیں :—

ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ دفعه ۱۷ کي تشریح

محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس بات کے هوں که کوئي شخص کسي معاهدہ پر راضي هو جاوے فریب نهیں هی الا اُس حال میں که حالات مقدمه ایسے هوں که اُن کے لحاظ سے سکوت کرنے والے کو بولنا لازم هو یا اُس کا سکوت براے خود بمنزله بولنے کے هو *

دفعه ۱۷ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع کي تمثیلات

(الف) زید نے بطور نیلام کے هندہ کے هاتهه ایک گهوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا هی که وہ صحیح سالم نهیں هی اور زید نے هندہ سے اُس گهوڑے کے صحیح و سالم نهونے کے باب میں کچهه نهیں کہا یهه زید کا فریب نهیں هی *

(ب) هندہ زید کي بیٹي هی اور ابهي بحد بلوغ پهنچي هی اِس صورت میں جو رشته کے مابین ان دونوں فریق کے هی اُس کے لحاظ سے زید پر لازم هی که اگر وہ گهوڑا صحیح و سالم نهو تو هندہ سے کهه دے *

(ج) هندہ نے زید سے کہا که اگر تم اِس گهوڑے کے صحیح سالم هونے سے انکار نه کرو تو میں اُس کو ایسا هي سمجهه لونگي زید نے کچهه نه کہا اِس صورت میں زید کا سکوت بمنزله بولنے کے هی *

(۵) زید و عمرو نے جو دونوں تاجر ہیں باہم ایک معاہدہ کیا اور زید کو خفیہ قیمت کے کم و بیش ہوجانے کی اطلاع ہی کہ جسکے سبب سے اُس معاہدہ کے انعقاد میں عمرو کی رضامندی میں خلل واقع ہوتا ہی پس زید پر لازم نہیں ہی کہ عمرو کو اُس سے مطلع کرے*

سکوت کا اثر

اگر کسی شخص کے سامنے کوئی ایسا امر بطور معاملہ بیان کیا جاوے جس کا اثر اُسکے مضر ہو تو اگر وہ سنکر ساکت رہے اور کوئی اعتراض نکرے تو اُسکا سکوت بمنزلہ اقبال کے ہی — اگر کوئی بیان بطور معاملہ مضر کسی شخص کے بذریعہ چٹھی کے اُس کو معلوم ہو تو قانوناً اُس شخص کا اُس چٹھی کا جواب معترض نہ لکھنا اُس کے مضر نہیں*

قاعدہ مذکورہ بالا نسبت سکوت کارروائی ہاے عدالت کے متعلق نہیں ہی اِس وجہہ سے کہ فی نفسہ نوعیت اُن کارروائیوں کی ایسی ہی کہ سوائے فریقین مقدمہ کے شخص غیر دخل در معقولات نہیں دے سکتا مثلاً اگر کوئی گواہ عدالت میں کسی شخص کے مضر اظہار دے تو اُس شخص کو منصب عدالت میں جواب سوال کرنے کا نہیں ہی جب تک کہ خود فریق مقدمہ نہو اور اِس وجہہ سے اُس کا سکوت عدالت میں موافق دفعہ مذکور کے اُس کے مضر نہوگا*

اثر ادائے سود یا جزو قرضہ نسبت قانون تمادی کے

ایک نئی قسم کا اقبال طریق عمل سے پیدا ہوتا ہی جسکی وجہہ سے ایام تمادی از سر نو تاریخ اقبال سے شمار ہوتے ہیں چنانچہ تفصیل اُسکی دفعہ ۲۱ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع میں مندرج ہی اور وہ یہہ ہی :—

دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

جب سود کسی قرضہ یا مال متروکہ کا قبل انقضاے میعاد معین کے اُس شخص نے جو مواخذہ دار ادائے قرضہ یا مال متروکہ کا ہو یا اُس کے مختار عام یا خاص نے جو اُس باب میں مجاز ہو ادا کردیا ہو*

یا جب جزو قرضہ کے زر اصل کا قبل انقضاے میعاد معینہ کے مدیون یا اُس کے مختار عام یا خاص نے جو اِس باب میں مجاز ہو ادا کیا ہو *

تو نئي میعاد سماعت کے مطابق نوعیت اصل مواخذہ کي اُس وقت سے شمار ہوگي جب کہ اداے مذکور عمل میں آیا ہو *

مگر شرط یہہ ھی کہ زر اصل میں سے ایک حصہ کے ادا ہونے کي صورت میں قرضہ معاہدہ تحریري کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور ادا کیا جانا بدستخط اس شخص کے جو کہ ادا کرے نوشتہ پر یا خود اسکي بھي‌چات میں یا داین کي بھي جات میں مرقوم ہو *

دفعہ مذکورہ بالا کي رو سے یہہ نہ سمجھنا چاھیئے کہ سوداگر کا بل بھي ایک معاہدہ ھی پس ایک سوداگر کے بل یعني فرد حساب کي مقدار کا ایک جزو دینا اور پشت پر بل کے مدیون کا تحریر کرنا تمادي ازسرنو قایم نہیں کرتا کیونکہ بل ایک معاہدہ نہیں ھی *

تشریح ۱ — لفظ عمل کا اِس دفعہ میں حاوي معني بیانات کا نہیں ھی اِلا اُس حال میں کہ وہ بیانات بجز بیانات کے کسي افعال کي معیت رکھتے ہوں یا اُنکي توضیح کرتے ہوں لیکن یہہ تشریح اُن بیانات سے علاقہ نہیں رکھتي جنکا متعلق واقعات ہونا اِس ایکت کي کسي اور دفعہ کي رو سے لازم آتا ہو *

نسبت بیانات کے دیکھو دفعہ ۳۲ — ایکت ھذا سے دفعہ ۳۹ — ایکت ھذا تک *

**تشریح ۲ — جب عمل کسي شخص کا متعلق واقعہ هو تو جو بیان کہ اُس سے یا اُسکے روبرو اور اُسکي سماعت میں کیا جاوے اور اُس عمل پر موثر هوتا هو وہ امر متعلقہ هی *

تمثیلات

(الف) زید کي تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے هوئي *

یہہ واقعات کہ زید نے بکر کو قتل کیا تھا اور عمرو جانتا تھا کہ زید نے بکر کو قتل کیا هی اور عمرو نے زید کو یہہ دھمکي دیکر کہ میں اُس راز کو فاش کردونگا زید سے بجبر روپیہ لینا چاھا تھا یہہ سب واقعات متعلقہ هیں *

(ب) زید نے عمرو پر بذریعہ تمسک کے روپیہ کے دلاپانیکي نالش کي عمرو نے تمسک کے لکھنے سے انکار کیا یہہ واقعہ کہ بروقت تحریر تمسک مبینہ کے عمرو کسي خاص غرض کے واسطے ضرورت روپیہ کي رکھتا تھا واقعہ متعلقہ هی *

(ج) زید کي تجویز بعلت اس امر کے کیگئي کہ اُسنے عمرو کو زهر کھلاکر هلاک کیا *

یہہ واقعہ کہ عمرو کي وفات سے پہلے زید اُسیطرح کا زھر جو کہ عمرو کو کھلایا گیا لایا تھا واقعہ متعلقہ ھی *

(د) بحث اس امر کي ھی کہ ایک خاص دستاویز زید کا وصیت نامہ ھی یا نہیں *

یہہ واقعات کہ وصیت نامہ مبینہ کي تاریخ سے تھوڑے عرصہ پہلے زید نے اُن امور کي تحقیقات کي تھي جن سے کہ وصیت نامہ مبینہ کي شرایط متعلق ھیں اور وصیت نامہ کي تحریر کے باب میں وکیلوں سے مشورہ لیا تھا اور اُسنے آؤر وصیت نامجات کا مسودہ تیار کرایا تھا جنکو اسنے پسند نہیں کیا واقعات متعلقہ ھیں *

(ہ) زید ایک جرم کا ملزم ٹھیرایا گیا *

جرم مبینہ سے پہلے یا اُسکے وقوع کے وقت یا اُسکے بعد زید نے ایسي شہادت بہم پہونچائي جو واقعات تنقیحي مقدمہ مذکور کو رنگت اسکے مفید مطلب دیسکے یا اسنے شہادت کو تلف کیا یا چھپایا یا جو اشخاص کہ گواہ ھوسکتے تھے اُنکي حاضري کا مانع ھوا یا ان کو غیر حاضر کرایا یا اُسنے اُس معاملہ میں اشخاص سے جھوٹي گواھي دلائي یہہ سب واقعات متعلقہ ھیں *

(و) بحث اِس امر کي ھی کہ زید نے عمرو کا سرقہ کیا یا نہیں عمرو کے سرقہ کے بعد بکر نے زید کے روبرو یہہ کہا کہ جس شخص نے عمرو کا سرقہ کیا اُسکي تلاش

کے لیئے اهلکاران پولیس آتے هیں اور اِس بات کے کهے جانے کے بعد فوراً زید بهاگ گیا یهہ سب واقعات متعلقہ هیں *

(ز) بحث اِس امر کي هی کہ زید کو عمرو کے دس هزار روپیہ دینے هیں یا نهیں *

زید نے بکر سے روپیہ قرض مانگا اور خالد نے بکر سے اُسوقت کہ زید موجود تها اور اِسبات کوسنتا تها یهہ کہا کہ میں تمکو یهہ صلاح دیتا هوں کہ زید کا اعتبار نہ کرنا اسواسطے کہ اُسے عمرو کے دس هزار روپیہ دینے هیں اُسوقت زید بغیر دینے کسي جواب کے چلا گیا یهہ سب واقعات متعلقہ هیں *

اس تمثیل میں سکوت زید درجہ اقبال کا رکهتا هی دیکهو شرح متن دفعہ هذا جس میں سکوت کا اثر لکها هی *

(ح) بحث اِس امر کي هی کہ زید نے ایک جرم کا ارتکاب کیا یا نهیں *

یهہ واقعہ کہ زید بعد وصول هونے ایک چٹهي کے جس میں اُسکو اِطلاع دي گئي تهي کہ مجرم کي تلاش هو رهي هی بهاگ گیا اور نیز مضمون اُس چٹهي کا یهہ دونوں امر واقعات متعلقہ هیں *

(ط) زید ایک جرم کا ملزم ٹهرایا گیا *

یهہ واقعات کہ بعد اِرتکاب جرم مبینہ کے زید بهاگ گیا یا اُسکے پاس وہ جائداد یا اُس جائداد کی

قیمت کا روپیہ تھا جو اُسنے اُس جرم سے حاصل کي یا اُسنے اُن اشیاء کے چھپانے کا ارادہ کیا جو اس جرم کے اِرتکاب میں مستعمل تھیں یا مستعمل ھو سکتي تھیں واقعات متعلقہ ھیں *

(ي) یہہ بحث ھی کہ ھندہ کا بجبر ازالۂ بکارت کیا گیا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ زنا بالجبر مبینہ کے بعد عنقریب ھندہ نے اُس جرم کي نالش کي اور وہ حالات جن میں کہ نالش کئ گئي اور وہ مضمون جو اس نالش میں لکھا گیا واقعات متعلقہ ھیں *

یہہ واقعہ کہ بغیر نالش کرنے کے ھندہ نے یہہ کہا کہ اُسکا ازالہ بکارت بجبر کیا گیا ھی حسب دفعہ ھذا ایسا عمل نہیں ھی جو کہ واقعہ متعلقہ سمجھا جاے گو کہ وہ صورت ھاے مفصل ذیل میں واقعہ متعلقہ ھوسکتا ھو یعني :—

بطور اقرار وقت نزع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱
یا بطور شہادت تائیدي کے حسب دفعہ ۱۵۷ *

(ک) بحث اس امر کي ھی کہ زید کا سرقہ ھوا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ سرقہ مبینہ کے بعد ھي اُس نے اُس جرم کي بابت نالش کي اور حالات نالش اور وہ

مضمون جو آس نالش میں لکھا گیا سب واقعات متعلقه هیں *

یهه واقعه که اُسنے اپنے سرقه کے هونیکا بیان بغیر رجوع کرنے کسي استغاثه کے کیا ایک ایسا عمل حسب دفعه هذا نهیں هی جو واقعه متعلقه هو گو که وه صورتهاے مفصله ذیل میں واقعه متعلقه هو سکتا هو یعني :-

بطور اقرار وقت نزع کے حسب دفعه ۳۲ ضمن ۱
یا بطور شهادت تائیدي کے حسب دفعه ۱۵۷ *

دفعه ۹ واقعات جو کسي واقعه تنقیحي یا واقعه متلقه کي وجهه ظاهر هونے یا بنا پڑنے کے لیئے ضروري هوں یا جن واقعات سے کسي ایسي دلیل کي تائید یا تردید هوتي هو جو که کسي واقعه تنقیحي یا واقعه متعلقه سے پیدا هو یا جن واقعات سے که کسي شي یا شخص کي شناخت هوتي هو اور وه شناخت متعلق مقدمه هی یا جن واقعات سے که کسي واقعه تنقیحي یا متعلقه کے وقت یا مقام کا تعین هوتا هو یا جن

واقعات جو تمهید واقعات متعلقه کے هوں

واقعات سے کہ ان فریق کا باہم تعلق معلوم ہوتا ہو جن کے درمیان میں ایسے امر واقعہ کا معاملہ ہوا وہ سب جہاں تک کہ اُس غرض کے لیئے اُن کی ضرورت ہو واقعات متعلقہ ہیں *

کاروبار انسان کے ایسے پیچیدہ معاملات کے متعلق اور مرکب ہیں جو کہ آپس میں باہم بنے ہوئے ہیں — ہر حالت کسی حالت سابقہ کی وجہہ سے پیدا ہوتی ہی یعنی حالت سابق علت ہوتی ہی اور حالت ثانی معلول اور نتیجہ ہوتی ہی اور پھر یہہ حالت سبب ہوتی ہی بہت سی اور حالتوں کی اور ہر حالت کے متعلق واقعات اور صفتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جو اُس سے علیحدہ نہیں ہو سکتیں اور جسکی وجہہ سے اُس حالت کی نوعیت پر اثر ہوتا ہی اور جنکا جاننا واسطے ٹھیک طور پر سمجھنے اُن حالتوں کے ضرور ہوتا ہی — واقعہ اصلی یعنی مقدم واقعہ کے ساتھہ اِن چیزوں کا بیان بھی بطور واقعات متعلقہ کے شہادت میں داخل ہوسکتا ہی — لیکن عدالت کا کام یہہ ہی کہ اِس امر کا تصفیہ کرے کہ تعلق اِن حالات اور واقعات کا واقعہ مقدم سے ایسا قریب ہی یا نہیں کہ جس سے نتیجہ معتدبہ حاصل ہوسکے اِن حالات سے گرد نواح واقعہ مقدم کی نسبت کوئی صریح قاعدہ قائم کرنا محال ہی اور یہہ عدالت کی راے پر چھوڑا گیا ہی کہ اِس امر کو طے کرے کہ کونسی حالت کی نسبت شہادت مناسب ہی اور کونسی کی نہیں *

ایسی راے قائم کرنے میں عدالت کو دو اُمور پر لحاظ رکھنا چاہیئے —

امور قابل لحاظ دربارہ تجویز تعلق واقعات تمہیدی

اول — یہہ کہ آیا یہہ حالات واقعہ مقدم کے ہم زمانہ ہیں یا نہیں *

دوم — یہہ کہ آیا وہ اِس قسم کے ہیں کہ جن سے واقعہ مقدم کی نوعیت کی تصریح ہوتی ہی یا نہیں *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کي هی که ایک خاص دستاویز وصیت‌نامه زید کا هی یا نهیں *

اِس صورت میں زید کي جایداد اور اُسکے خاندان کي وه حالت جو بتاریخ مبینه وصیت نامه کے هو واقعات متعلقه میں داخل هوسکتي هی *

(ب) زید نے عمرو پر بابت کسي عبارت تهتک آمیز کے جس سے زید پر معیوب چال چلن کا اتهام هوتا هی نالش رجوع کي عمرو بیان کرتا هی که وه مضمون جو تهتک آمیز بیان کیا گیا واقعي هی *

حالت اور تعلقات فریقین کے اُس زمانه میں جبکه عبارت تهتک آمیز مشتهر کي گئي واقعات متعلقه بطور مبادي واقعات تنقیح طلب کے متصور هوسکتے هیں *

جزئیات کسي تنازع کے جو فیمابین زید اور عمرو کے ایسے امر کي بابت تها جسکو عبارت تهتک آمیز سے کچهه واسطه نهیں هی واقعات متعلقه نهیں هیں اگرچه اُن دونوں کے درمیان تنازع کا هونا اُس حال میں که زید اور عمرو کے تعلق باهمي پر کچهه موثر هوا هو واقعه متعلقه هوسکتا هی *

(ج) زید پر ایک جرم کا الزام کیا گیا ارتکاب جرم کے بعد هي زید اپنے گهر سے فراري هوا تو یهه واقعه حسب دفعه ۸ کے واقعه متعلقه هی اِسواسطے که وه ایک

ایسا عمل هی جو واقعات تنقیحي کے قائم هونے کے بعد اور اُنکي تاثیر سے سرزد هوا *

یهه واقعه که جسوقت زید اپنے مکان سے گیا تو جس مقام کو گیا وهاں اُسکو ایک ضروري اور ناگهاني کام پیش آیا تها واقعه متعلقه هی اِسواسطے که اُس سے یک بیک مکان سے چلے جانے کي توضیح هوتي هی *

جس کام کے واسطے که وه گهر سے گیا اُسکے جزئیات واقعات متعلقه نهیں هیں مگر اُسیقدر که واسطے ثبوت اِس امر کے ضروري هوں که وه کام ناگهاني اور ضروري پیش آیا تها *

ولایت کے قانون شهادت کے سب سے بڑے مصنف نے یعني تیلر صاحب نے اپني کتاب میں لکها هی که جو بیانات اور چٹهیات گهر سے باهر هونے کے زمانه میں لکهي گئي هوں اور جس سے وجهه گهر سے باهر جانے کي معلوم هوتي هو بطور شهادت مقبول هوسکتي هیں اسواسطے که گهر سے باهر جانا اور وهاں سے غایب رهنا افعال مسلسل هیں *

(د) زید نے عمرو پر اِس امر کي نالش کي که بکر نے جو معاهده نوکري کا زید کے ساتهه کیا تها اُسکے نقض کي ترغیب بکر کو دي بکر نے زید کي نوکري چهوڑنے کے وقت زید سے یهه کها که میں تمهاري نوکري اِسواسطے چهوڑتا هوں که عمرو نے اس سے ایک اچهي نوکري دینے کو کها هی یهه بیان واقعه متعلقه هی اِسواسطے که اُس سے بکر کے اُس عمل کي توضیح هوتي هی جو که امر تنقیحي متعلقه مقدمه هی *

(ہ) زید پر الزام سرقہ کا ہو اور وہ عمرو کو مال مسروقہ دیتے ہوئے دیکھا گیا اور وهي مال زید کي زوجہ کو دیتے ہوے عمرو کو دیکھا اور عمرو نے جبکہ اُسے وہ مال حوالہ کیا تو یہہ کہا کہ زید نے کہا ہی کہ تم اِسکو چھپا رکھو عمرو کا یہہ بیان واقعہ متعلقہ ہی اِس واسطے کہ اُس سے توضیح اوس واقعہ کي ہوتي ہی جو کہ جزو ایسے معاملہ کا ہی *

(و) زید کي تجویز بعلت ایک بلوہ کے ہوئي اور ثابت ہوا کہ وہ سرغنہ ہوکر جاتا تھا شور و غل بلوہ کے لوگوں کا امر واقعہ ہی اِس واسطے کہ اوس سے توضیح نوعیت اوس فعل کي ہوتي ہی *

دفعہ ۱۰

امور جو کہ کسي سازش نے نسبت مقصد عام سازش کے کیئے یا کہے ہوں

جبکہ وجہہ معقول اِس امر کے باور کرنے کي ہو کہ دو یا چند اشخاص نے کسي جرم یا حرکت بیجا قابل نالش کے اِرتکاب کے لیئے باہم سازش کي ہی تو جو چیز کہ اُنمیں سے کسي ایک شخص نے نسبت اُنکے عام ارادہ کے بعد ازاں کہ وہ عام ارادہ اُنمیں سے کسي ایک کے ذہن میں گذرا ہو کہي یا کي یا لکھي ہو وہ نسبت

هر شخص شریک سازش کے واسطے ثابت کرنے وجود سازش کے اور نیز واسطے ثبوت اِس امر کے کہ هر ایسا شخص شریک اُس سازش کا تھا امر واقعہ هی *

ظاهرا معلوم هوتا هی کہ لفظ وجهہ معقول سے شہادت بادیالنظری مراد هی — یہہ ایک مسئلہ قانونی طیشدہ هی کہ جب چند شخص ملکر ایک مقصد ناجائز کے لیئے کوئی فعل کرتے هیں تو اُس گروہ کے ایک فرد اور ایک شخص کا فعل جو کہ بغرض پورا کرنے مقصد عام کے کیا جاوے وہ کل گروہ کا فعل سمجھا جاویگا اور تمام تحریرات اور بیانات جو کہ ایک سازش کنندہ کرے وہ اَور سازش کنندگان کے مخالف شہادت میں مستعمل هو سکتے هیں لیکن یہہ امر ضروری هی کہ تمام افعال اور بیانات وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے کیئے گئے هوں یعنی جب تک کہ یہہ امر ثابت نهو کہ وہ افعال وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے کیئے گئے هیں تب تک مضر دیگر اشخاص سازش کنندگان کے تصور نہ کیئے جاوینگے *

تمثیل

(الف) وجهہ معقول اِس امر کے باور کرنے کی هی کہ زید نے بمقابلہ ملکہ معظمہ کے لڑائی کرنے کے لیئے سازش کی *

یہہ واقعات کہ واسطے حصول غرض اِس سازش کے عمرو نے اسلحہ یوروپ میں حاصل کیئے اور اُسی مطلب سے بکر نے کلکتہ میں روپیہ جمع کیا اور خالد نے بمبئی میں لوگوں کو اُس سازش میں شریک هونے کا اغوا کیا

اور ولید نے آگرہ میں اُس غرض کی تائید میں تحریرات مشتہر کیں اور حامد نے دھلی سے محمود کے پاس کابل میں وہ روپیہ جو بکر نے کلکتہ میں جمع کیا تھا پہنچایا اور مضمون اُس خط کا جو کہ خالد نے اُس سازش کے بیان میں لکھا اِن سب واقعات میں سے ہر ایک واسطے ثابت کرنے وجود اُس سازش اور شرکت زید کے واقعہ متعلقہ هی گو کہ وہ اُن سب سے لا علم هو اور گو کہ وہ اشخاص جنھوں نے یہہ افعال کیئے اُس سے نا آشنا هوں اور افعال مذکور قبل ازاں کہ وہ اس سازش میں شریک هوا یا بعد ازانکہ وہ اُس سے نکل گیا وقوع میں آئے هوں *

فیلڈ صاحب نے نہایت خوبی کے ساتھہ اِس دفعہ کی شرح یوں کی هی کہ اُمور مفصلہ ذیل پر اِس دفعہ کے سمجھنے کے لیئے غور کرنا چاهیئے :—

اُمور قابل لحاظ دفعہ هذا

اول — یہہ دفعہ متعلق هی جرم سے اور نیز اُن افعال ناجائز سے جو کہ بناے مخاصمت نالش دیوانی قرار پا سکتے هیں — اور جب کبھی چند اشخاص سازش کر کے کوئی جرم یا فعل ناجائز کریں تو اُن سے یہہ دفعہ متعلق هوگی *

دوم — یہہ کہ قبل اِسکے کہ شہادت اِس دفعہ کے موافق لی جاوے وجہہ موجہہ وجود سازش کی ضرور هو *

سوم — بعد ثبوت سازش کے هر فعل و بیان هر فرد سازش کنندگان کا بمقابلہ اور مضر هر دیگر فرد سازش کنندگان کے تصور کیا جاویگا گو یہہ مختلف افراد سازش کنندگان ایک دوسرے کے فعل سے ناواقف هوں بلکہ ایک دوسرے کو جانتے بھی نھوں *

چہارم — وہ افعال اور بیانات شہادت میں داخل هو سکتے هیں گو قبل یا بعد اُس زمانہ کے کیئے گئے هوں جب کہ وہ شخص (جسکے

مخالف بطور شهادت استعمال کیئے جاتے هیں) اِس سازش میں شریک هوا هو *

پنجم — چتھي جسمیں که حال سازش کا درج هو اور گو وہ چتھي بغرض اُس سازش کي امداد کے یا کسي اور مقاصد متعلقه سازش کے نه لکھي گئي هو تاهم شهادت میں درج هوسکتي هی جیسا که ایک مقدمه میں هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که گزٹ آف انڈیا میں جو چتھیات سرکاري مشعر حالات باغیان سرحد مندرج تھیں وہ اُس ملزم کے مقابله میں جسپر جرم بغاوت اور امداد باغیان سرحد لگایا گیا تھا شهادت میں داخل هو سکتي هیں [۷] — اور اسي طرح پر بمقدمه ملکه معظمه بنام امیرخان وغیره جنکے ذمه وهي الزام بغاوت لگایا گیا تھا یهه امر تجویز هوا که وہ خطوط جنکے وجود کي نسبت پهلے شهادت گذرچکي تھي اور جو اُسکے بعد ملزم کے مکان میں سے وقت خانه تلاشي پائے گئے داخل شهادت هو سکتے هیں [۸] *

دفعه ۱۱ واقعات جو اَور نهج پر واقعه متعلقه نهیں هیں وہ صورتهاے مفصله ذیل میں واقعات متعلقه هیں *

واقعات غیرمتعلقه متعلقه کب هوجاتے هیں

(۱) — اگر وہ کسي واقعه تنقیحي یا واقعه متعلقه کے مغائر هوں *

(۲) — اگر اُنسے في نفسه یا بمعیت اَور واقعات کے کسي واقعه تنقیحي یا واقعه

۷ ملکه معظمه بنام امیرالدین — بنگال جلد ۷ صفحه ۶۳

۸ ملکه معظمه بنام امیرخان وغیرہ — بنگال جلد ۹ صفحه ۳۶

متعلقه کا وجود یا عدم بدرجه غایت قرین قیاس یا بعید از قیاس هوتا هو *

دفعات ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ — ایکٹ هذا ایک اصول پر مبني تهین لیکن اس دفعه سے ایک نیا اصول قانون شهادت شروع هوتا هی اور منجمله دفعات ایکٹ هذا کے یهه ایک مقدم دفعه هی جیسا که شرح سے معلوم هوگا *

ایکٹ هذا کي دفعه ۳ کي شرح میں جهاں که همنے واقعات کي تقسیم مثبته اور منفیه کي هی یهه امر بیان هو چکا هی [۹] که في الحقیقت هر واقعه مثبته اور منفیه طور پر بیان کیا جاسکتا هی اور اُس جگهه پر هم یهه مثال دے آئے هیں که یهه کهنا که فلاں وقت زید ایک مقام خاص میں تها دوسرے طور پر یوں کهنا هی که زید اُسوقت اُس مقام سے باهر نه تها مثلاً جب یهه امر ثابت کرنا منظور هو که زید وقت خاص پر فلاں مقام پر نه تها اور کوئي شهادت ایسي بهم نهیں پهنچ سکتي که جس سے یهه ثابت هو که اُسوقت زید وهاں نه تها تو اس غرض کو اس طرح پر حاصل کیا جاسکتا هی که یهه امر ثابت کریں که زید اُس خاص وقت میں دوسري جگهه میں موجود تها اور چونکه یهه امر محال هی که زید ایک هي وقت میں دو جگهه موجود هو تو خواه مخواه یهه نتیجه نکلتا هی که جب زید کا ایک جگهه هونا ثابت هو جاوے تو معاً زید کا باقي اور کل مقاموں میں موجود نهونا ثابت هوجاویگا غرض که جب واقعه مثبته کو منفیه طور پر ثابت کرنا منظور هو یا منفیه واقعات کو مثبته طور پر ثابت کرنا منظور هو تب حسب منشاء دفعه هذا ایسي شهادت جو که بظاهر (اور بحالت نهونے دفعه هذا کے) قابل ادخال نه سمجهي جاتي قابل ادخال سمجهي جاویگي *

اس امر پر لحاظ رکهنا چاهیئے که ضمن اول دفعه هذا وه حالت هی که جسمیں ایک واقعه کا وجود ثابت هونے سے دوسرے واقعه کا عدم خواه مخواه ثابت هوجاتا هی اور اِسکي مثال تمثیل (الف) کے جزو اول

[۹] دیکهو صفحه ۲۰

میں مندرج هی اور ضمن دوم ایسے اعلی درجه کي حالت نهیں هی بلکه ایسي حالت هی که ایک واقعه کے وجود ثابت هونے سے دوسرے واقعه کا عدم غالب طور پر معلوم هوتا هی اور اُسکي مثال جزء آخر تمثیل (الف) میں مندرج هی الغرض ضمن اول جب متعلق هوتي هی جب که دو واقعات کا وجود محال هی اور ضمن دوم جب که وجود دو واقعات کا مشکل هی فرق مابین محال اور مشکل کے ظاهر هی *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي هی که زید سے کلکته میں ایک خاص تاریخ میں ایک جرم سرزد هوا یا نهیں *

یهه واقعه که اُس روز زید لاهور میں تها واقعه متعلقه هی *

یهه واقعه که قریب زمانه سرزد هونے جرم کے زید مقام اِرتکاب جرم سے اِسقدر فاصله پر تها که وهاں سے اِرتکاب اُسکا گو که غیر ممکن نهو لیکن بدرجه غایت بعید از قیاس هی واقعه متعلقه هی *

(ب) بحث اِس امر کي هی که زید نے ایک خاص جرم کا اِرتکاب کیا یا نهیں *

حالات اِس مقدمه کے ایسے هیں که وه جرم زید یا عمر یا بکر یا خالد سے ضرور هوا هوگا پس هر واقعه جس سے یهه ثابت هو که اُس جرم کا اِرتکاب کسي اور سے نهیں هو سکتا تها یا یهه که اُسکا اِرتکاب عمر یا بکر یا خالد میں سے کسي سے نهیں هوا واقعه متعلقه هی *

تمثیل (ب) وه صورت هی جبکه چند واقعات کے ثابت هونے سے ایک تئے واقعه کا پورا اثبات هوجاوے ایسے طور پر جیسا که ضمن اول دفعه هذا میں مندرج هی *

دفعه ۱۲ جن نالشات میں که دعوی هرجه کا هو اُن میں هر واقعه جس سے عدالت تعداد زر هرجه کي جو دلایا جانا چاهیئے تجویز کرسکے واقعه متعلقه هی *

واقعات ممد تعین مقدار هرجه

گو مضمون دفعه هذا بآساني سمجهه میں آتا هی تاهم یهه بیان کرنا ضرور معلوم هوتا هی که تعریفات واقعات تنقیحي مندرجه دفعه ۳ — ایکٹ هذا کي مطابقت کرنے سے یهه امر معلوم هوگا که یهه دفعه زیاده تر متعلق اُمور تنقیحي سے هی کیونکه مقدار هرجه في‌الحقیقت حد ذمه‌داري هی جسکا ذکر تعریف واقعات تنقیحي میں هی [1] *

هر مقدمه میں جسمیں که دعوي واسطے دلاپانے هرجه کے هو لازم هی که منجمله اُمور تنقیح طلب کے یهه امر قرار پاوے که مقدار زر هرجه مدعا بها کیا هی کیونکه بغیر تنقیح مقدار مذکور کے ڈگري قرار نهیں پاسکتي اور جو واقعات که امر تنقیح‌طلب مذکور کے تجویز کرنے میں ضروري هوں وه سب حسب منشاء دفعه هذا متعلق قرار دیئے گئے هیں *

بعض حالتوں میں مثل مقدمات هتک‌عزت جو دیواني میں دائر کیئے جاویں مقدار زر هرجه کي تنقیح کرنے کے لیئے مدعي کے چال‌چلن کے دریافت کرنے کي ضرورت پڑتي هی تاکه اُسکي وقعت کے موافق هرجه دلایا جاوے اسکا ذکر دفعه ۵۵ — ایکٹ هذا میں مندرج هی *

دفعه ۱۳ جس حال میں که کسي حق یا کسي رسم کے وجود کي بحث هو واقعات مفصله ذیل واقعات متعلقه هیں —

جب حق یا رسم کي بحث هو تو کیا کیا واقعات متعلقه هیں

[1] دیکهو صفحه ۲۲ سے ۲۷ تک

(الف) ہر معاملہ جس سے حق یا رسم مذکور پیدا ہوئي ہو یا اُسکا دعوي کیا گیا ہو یا اُسمیں تبدیل ہوئي ہو یا جس سے اُس کي نسبت اقبال یا اصرار یا اِنکار کیا گیا ہو یا جو اُسکے وجود کا مغائر ہو *

(ب) وہ خاص حالات جنمیں کہ حق یا رسم مذکور کا دعوي کیا گیا ہو یا جنمیں وہ تسلیم کي گئي ہو یا مستعمل ہوئي ہو یا جنمیں کہ اُسکے استعمال کي نسبت نزاع یا اصرار ہوا ہو یا اُس سے تجاوز کیا گیا ہو *

تمثیل

بحث اس امر کي ہی کہ زید ایک جاے شکار ماهي کا حق رکھتا هی یا نہیں پس ایک وثیقہ جسکے ذریعہ سے وہ جگہہ زید کے آبا و اجداد کو دي گئي یا ایک رهن نامہ اُسي جگہہ کا جو زید کے باپ نے کیا اور من بعد اُسي جگہہ کو زید کے باپ کا کسي آور شخص کو بخلاف اُس رهن کے دینا اور وہ خاص حالات جنمیں

که زید کا باپ اُس حق کو عمل میں لاتا رها یا جنمیں که زید کے همسایوں نے اُس حق کے استعمال کا انسداد کیا یهه سب واقعات متعلقه هیں *

مقوله اول منجمله مقولات خمسه مندرجه کتاب هذا یهه هی که :— برتاؤ سب سے عمده مبین اشیاء کا هی *

رسم کیا هی

یهه دفعه اسي مقوله پر مبني هی — رسم ایک ایسا قانون هی که جسکو نه تو کسي ایکٹ نے جاري کیا هو اور نه کسي قانون خاص پر مبني هو بلکه صرف استعمال اور برتاؤ کي وجهه سے وقعت قانون کي رکهتا هو — قانون اور رسم میں یهه فرق هی که قانون ایک عملداري کي کل رعایا پر حاوي هوتا هی اور رسم صرف ایک خاص جگهه یا خاص قوم یا برادري سے متعلق اور اُنپر واجب‌التعمیل هوتي هی — جب کبهي ایک طرح کے عملدرآمد کو لوگ موجب آسایش سمجهتے هیں اور بار بار وقتاً فوقتاً متواتر اُسکو عمل میں لانے لگتے هیں تو بعد انقضاے میعاد دراز کے وه عملدرآمد رسم قرار دیدیا جاتا هی اور اُسکا زور بمنزله قانون کے هو جاتا هی بهرحال رسم و رواج بمنزله قانون اُس صورت میں هوتا هی جبکه مفصله ذیل شرائط اُسمیں پائي جاویں :—

شرائط جواز رسم

اول — رسم صریح و واضح هو یعني اُسکے عملدرآمد کرنے میں کوئي شک و شبهه باقي نهو مثلاً ایسي رسم که سب سے لایق بیٹے کو آؤر بیٹوں سے دوچند ترکه ملے کبهي رسم نهیں هو سکتي کیونکه یهه امر کبهي طے نهیں هو سکتا که سب سے لایق کون هی — لیکن ایسي رسم که سب سے بڑے بیٹے کو دوچند ترکه ملیگا جایز تصور هوگي کیونکه یهه امر تحقیق هو سکتا هی که کون سب سے بڑا بیٹا هی ۲ *

۲ بهگوان داس بنام بالگربند سنگهه — بنگال جلد اول صفحه ۹ تتمه ۱۵وین ثریث

دوم — رسم بلا وجهه موجهه اور غیرواجبی نهو مثلاً یهه رسم که جب تک افتاده زمین میں نمبردار اپنی مویشی نه چرا لیوے دیگر شرکاء پٹی‌دار اپنی مویشی نه چرا سکیں رسم نہیں هو سکتی کیونکه اگر نمبردار اپنی مویشی کبھی نه چراوے تو اوٗر پٹی‌داروں کے وه چراگاه کسی کام نہیں آسکتی *

سوم — رسم قدیم هونی چاهیئے یعنی بوجهه امتداد کے کسیکو ٹھیک معلوم نهو که کب سے شروع هوئی *

چنانچهه پریوی کونسل نے یهه تجویز کیا که جب که یهه ثابت هوگیا که آٹهه یا چوده نسل سے ایک زمینداری کل بطور راج کے بڑے بیٹے کو ملتی رهی هی تو اُس عملدرآمد کو ایسی رسم تصور کیا که جسکی وقعت عام شاستر کے قواعد سے بڑه جاوے اور اس وجهه سے بڑے بیٹے کو کل راج دلوایا [3] *

چهارم — رسم متواتر مانی گئی هو یعنی اُسپر همیشه عملدرآمد هوتا رها هو ورنه رسم نہیں هو سکتی [4] *

پنجم — رسم قدیم سے غیرمتنازعه فیه رهی هو یعنی عموماً سب اُسکو مانتے آئے هوں *

ششم — رسم لازمی هو یعنی یهه که همیشه اُسکے موافق عمل کرنا لازم هو نه خلاف اُسکے مثلاً ایسی رسم که کبھی بڑا بیٹا گدی پر بیٹھے اور کبھی چھوٹا بیٹا رسم نہیں هوسکتی *

هفتم — رسم ایسی هونی چاهیئے که اُس قوم یا برادری یا مقام کی کسی اور رسم سے نقیض نهو *

الغرض اکثر اوقات رسم ثبوت هوتی هی وجود کسی حق کی لیکن اُسکے ثبوت کے طور پر کام میں لانے کے لیئے شرائط بالا ضروری هیں اور جب یهه شرائط پوری پوری کسی رسم میں پائی جاتی هوں تو وه بمنزله

---

۳ راوت اوجن سنگهه و راوت مرجن سنگهه بنام راوت گهنشام سنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۵ صفحه ۱۶۹ و گنیش دت سنگهه بنام مهاراجه مہیشر سنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۶ صفحه ۱۸۷

۴ امرت ناتهه چودهری بنام گوری ناتهه چودهری = بنگال جلد ۶ صفحه ۲۳۲ و نکندرنرائن بنام رگوناتهه نرائن دیو سه ویکلی جلد سنه ۱۸۶۴ صفحه ۵۰

قانون کے هو جاتي هی چنانچه هائي کورٹ ممالک مغربي اور شمالي نے اپنے فیصله مورخه ۲۶ مارچ سنه ۱۸۶۸ع نمبري ۲۰۹ عام سنه ۶۷ میں یهه تجویز کیا که جب رسم و رواج شفع کسي خاص مقام میں ثابت هوجاوے تو اُسکي بنیاد پر ڈگري مل سکتي هی [۵] *

رسم اگر خلاف قانون عام کے هو تب بهي خاص برادري یا خاص مقام پر جهاں وه جاري هو اور اُس پر عملدرآمد هو واجب التعمیل هوگي چنانچه پریوي کونسل نے ایک مقدمه میں جسمیں که راج کي بحث تهي ۱۵ مارچ سنه ۱۸۶۹ع کو یهه تجویز کیا که جب رسم خاص کا وجود ثابت هو جاوے تو وه عام قاعدة قانون سے بڑهکر زور رکهتي هی [۶] لیکن اگر کوئي ایسي رسم جو صریح قانون نافذ کرده گورنمنت کے خلاف هو تو اُسکا عملدرآمد نه هوگا *

رسم خلاف قانون

حسب احکام شاستر کے رسم باوجود خلاف هونے عام مسائل شاستر کے قابل پابندي تصور کي گئي هی اس وجهه سے شاستر کے موافق رسم خود ایک شاخ قانون کي هی اور منو کا قول هی که رسم قدیم سب سے اعلی قانون هی — اور حکام پریوي کونسل نے اِسکے موافق یهه صاف تجویز کردیا هی که حسب احکام قانون اهل هنود ثبوت کامل رسم کا لکهے هوئے قانون کے الفاظ پر غالب هی [۷] *

رسم خلاف قاعدة عام شاستر

هندؤں میں دو قسم کي رسم هوتي هیں ایک کلاچار یعني رواج کسي خاندان کا دوسرے دشاچار یعني رواج کسي خاص مقام کا *

اقسام رسوم اهل هنود

واسطے ثابت کرنے اور وقعت قائم کرنے کلاچار کي اُن شرایط کے جنکا اوپر ذکر هو چکا هی پابندي لازم هی علی الخصوص شرایط سوم وچهارم مذکور الصدر کي [۸] *

۵　ٹیشورراے بنام بنڈایک راے

۶　ٹیپل کرشٹو دیت پرمانو بنام بیرچندر ٹهاکر بنگال جلد ۳ صفحه ۱۳ فیصلهاے پریوي کونسل وراثت ارجن سنگهه بنام گونشام سنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۵ صفحه ۱۶۹

۷　کلکٹر مدورا بنام مدورا ملنگا ستهو پتي مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحه ۴۳۶ و بنگال جلد ۱ صفحه ۱۲ نظایر پریوي کونسل و بهوارام سنگهه بنام بهیاگرسنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحه ۳۹۰

۸　اموت ناتهه چودهري بنام گوري ناتهه چودهري سے بنگال جلد ۶ صفحه ۲۳۲ و راجه نکندر نراین بنام رگهوناتهه نراین هوپ سے ویکلي جلد سنه ۱۸۶۳ع صفحه ۲۰

علاوہ غیر منقسم ہونے راج کے اور رواج بھی جو متعلق کسی خاص راج کے ہوں قابل پابندی قرار دیئے گئے ہیں مثلا راجہ کی اولاد جو کہ کم قوم زوجہ سے ہو اُسکا مرتبہ ہم قوم زوجہ کی اولاد سے کم تصور ہوتا ہی ۹ *

اور راجہ کے بھائی کا حق بمقابلہ راجہ کی کنیزک‌زاد اولاد کے اعلی متصور ہوتا ہی ۱ *

مقدمہ ابراھیم بنام ابراھیم

یہہ بڑا نامی مقدمہ پریوی کونسل نے ۱۳ جون سنہ ۱۸۶۳ع کو فیصل کیا جسمیں کہ حکام نے یہہ تجویز کی کہ جب کبھی کسی خاندان خاص میں کوئی ایسا طریقہ جانشینی اور وراثت کا پایا جاوے جو کہ اُس جگہہ کے عام طریقہ وراثت سے مختلف ہو تو ایسے خاص طریقہ وراثت کو رواج خاندان خاص قرار دینا چاہیئے اور جائداد اُس خاندان کی (خواہ موروثی ہو یا مکسوبی) اوسی قاعدہ وراثت کے موافق بٹیگی — اس مقدمہ میں فریقین قوم کے ہندو تھے مگر اُنکے اجداد نے مذہب عیسائی قبول کر لیا تھا اور ایک نئے طور پر وراثت کا سلسلہ قایم کیا تھا ۲ *

خاندان کرنل اسکنر

بحوالہ مقدمہ مذکور پریوی کونسل نے نسبت جایداد متروکہ کرنل اسکنر واقع دھلی و میرٹھہ یہہ تجویز کیا کہ جو خاندان ایک ایسی خاص قسم کا ہو کہ جسمیں آدھے مسلمان اور آدھے عیسائی ہیں اور جنمیں کہ سب غیر صحیح‌النسب ہیں اُس خاندان کی نسبت قانون قائم کرنے کے لیئے اُس خاندان کا خاص طریقہ زندگی پر لحاظ رکھنا چاہیئے اور یہاں تک قرار دیا کہ حسب منشاء وصیت‌نامہ کرنل اسکنر کے لفظ اولاد میں اولاد ولدالحرام داخل ہی ۳ *

۹ رانی بشٹرپریا پتھمادیا بنام بانس دیو دل بیوارتی پٹنایک — ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲۳۲ نظایر دیوانی

۱ نتانند مودیراج بنام سری‌کرن جگرناتھ دیورتا پٹنایک ویکلی جلد ۳ صفحہ ۱۱۶ نظایر دیوانی

۲ ابراھیم بنام ابراھیم — مورزانڈین اپیل صفحہ ۲۲۳ و سدرلینڈ پریوی کونسل ججمنٹ صفحہ ۵۰۱

۳ مسماۃ فٹنی بارلو بنام مسس آرڈ — بنگال جلد ۵ صفحہ ۱ نظایر پریوی کونسل

حق شفع اور اُسکے اقسام

حق شفع ایک حق هی جو که شرع محمدي کے موافق ابتداءً هندوستان میں مسلمانوں نے جاري کیا رفته رفته هندوؤں میں بهي وه رسم جاري هوگئي اور یہاں تک که دیہات کے واجب‌العرضوں میں بهي داخل هونے لگي — بوجهه انقضاے مدت دراز کے اب حق شفع نہایت عام طور پر جاري هوگیا هی اور اُسکي نزاعیں عدالتوں میں اکثر پیش هوتي هیں لهذا مختصر طور پر اُسکا یہاں ذکر کرنا بیجا نهوگا *

حق شفع هندوستان میں اب چار قسم کا هی *
۱ — حسب احکام شرع محمدي *
۲ — حسب احکام ایکٹ‌هاے کونسل قانوني هند (دیکهو دفعه ۱۳ ایکٹ ۲۳ سنه ۱۸۶۱)
۳ — حسب شرایط واجب‌العرض دیہه *
۴ — حسب رواج مقام گردنواح *

نسبت قسم اول و دویم کے همکو کچهه بیان کرنا ضرور نهیں کیونکه وه حق بر بناء قانون هی اور بغیر پوره کیئے اُن شرایط کے جو که قانون و شرع محمدي میں لازمي هیں کوئي شخص مستحق حق شفع نهیں هی [۴] اور هندو پر وه حق شفع شرعي جاري نهیں هوسکتا [۵] *

قسم سویم سے بهي همکو کچهه غرض نهیں هی کیونکه‌وه بر بناء معاهده واجب‌العرض هی اور اُسمیں شرایط شرعي پورا کرنے کي ضرورت نهیں هی [۶] اور اُس شخص پر جو فریق واجب‌العرض نهیں هی جاري نهیں هوسکتا [۷] *

قسم چهارم کا شفع منحصر هی رواج مقام پر اور بلا لحاظ مذهب و قوم سب پر جاري هوتا هی —چنانچه هائي‌کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که ملک بہار میں عموماً رسم شفع جاري هی اور ایک هندو دوسرے هندو

۴ ابریم‌الدین بنام معزالدین منفصله هائي‌کورٹ اضلاع شمال و مغرب مورخه ۳۱ اگست سنه ۱۸۶۶ع نمبري ۹۳۷ سنه ۶۶ و جهرو چاسپت بنام بهولاوان‌راے ویکلي جلد ۶ صفحه ۳ نظایر دیواني

۵ شیخ قدرت الله بنام موهني موهن شاها بنگال جلد ۴ صفحه ۱۳۴ نظایر اجلاس کامل و ویکلي جلد ۱۳ صفحه ۲۱ نظایراجلاس کامل

۶ چودهري برج لال بنام راجه گرسهاے منفصله هائي‌کورٹ شمال و مغرب مورخه ۲۹ جولائي سنه ۱۸۶۷ع نمبر ۱۶۷ سنه ۶۷ فیصله اجلاس کامل

۷ جیکشو سنگهه بنام ٹهاکر داس منفصله هائي‌کورٹ شمال و مغرب ۲ فروري سنه ۱۸۶۸ع نمبري ۱۷۱ سنه ۱۸۶۷ع

پر شفع کا دعوی حسب شرایط شرع محمدي کرسکتا هی [۸] مگر بغیر ثبوت رسم هندو پر شفع جاري نهیں هوسکتا [۹] اور نه عیسائیوں پر [۱] اور هائي کورٹ شمال و مغرب نے یهه تجویز کیا هی که کسي مقام پر ایک یا دو دفعه حق شفع کے قائم هونے اور جائز رکھےجانے سے کوئي ثبوت هونے رسم حق شفع نهیں هوتا [۲] رسم عام هوني چاهیئے واجب‌الغرض شهادت رواج شفع قرار پاسکتي هی *

رسم خلاف شرع محمدي قابل پابندي نهیں

لیکن حسب احکام شرع کوئي رسم جو صریح نص کے خلاف هو واجب‌التعمیل نهیں هی مثلاً کوئي ایسي رسم که بڑے بیٹے کو کل جائداد متروکه پدر ملجاوے یا یهه که دختر کو کچهه ترکه نه ملے (جوکه خلاف احکام شرع کے هی) قابل پابندي نهوگي [۳] *

تمثیل دفعه هذا سے یهه معلوم هوتا هی که یهه دفعه حقوق سے جو متعلق کسي خاص شخص سے هوں یا جو عموماً سب اشخاص سے متعلق هوں دونوں پر حاوي هی — معني لفظ حق کے جو اِس دفعه میں مستعمل کیا گیا هی نهایت وسیع معلوم هوتے هیں اور وہ معني تمام حقوق متعلق جائداد منقوله اور غیر منقوله پر حاوي هیں *

تمثیلات مندرجه مسودة ایکٹ هذا

اصل مسودہ ایکٹ هذا میں منجمله تمثیلات اس دفعه کے یهه تمثیلات دي گئي تهیں :—

(الف) بحث اِس امر کي هی که کوئي خاص قطعه اراضی کا زید کا هی یا نهیں انتقالات اراضي مذکور کے جو ایک شخص سے دوسرے شخص کے

---

۸ رامدار مشر بنام جودهک لال مشر بنگال جلد ۸ صفحه ۲۵۵

۹ سراج علي بنام رمقداس ؟ ويکلي جلد ۸ صفحه ۲۰۲ نظاير ديواني

۱ موهني‌لال بنام جے کرشچن ويکلي جلد ۹ صفحه ۲۵۰ نظاير ديواني

۲ بنارسي داس بنام پهولچند منفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه تاريخ ۵ دسمبر سنه ۱۸۶۶ ع نمبري ۱۳۱۲ صفحه ۶۹

۳ محمد خان بنام قادرداد خان منفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه ۵ اکتوبر سنه ۱۸۶۹ ع فیصله اجلاس کامل

ہاتھہ اور بالاخر زید کے ہاتھہ ہوئے واقعات متعلقہ ہیں *

(ب) بحث اس امر کي ھی کہ ایک خاص گھوڑا زید کے وصي عمرو کا ھی یا بکر کا جسکے پاس وہ ھی *

یہہ امر کہ وہ گھوڑا زید نے بکر کو اپنے حین حیات دیا تھا واقعہ متعلقہ ھی *

واضح رھے کہ ضمن (ب) دفعہ ھذا کي وجہہ سے ایسے معاملات کي نسبت بھي جو کہ مابین ایسے شخصوں کے ہوں جو کہ اُس مقدمہ میں جسمیں کہ رسم کي بحث ھی کوئي فریق نہوں شہادت دي جاسکتي ھی[۴] چنانچہ وہ فیصلجات جنمیں اشخاص غیر فریق ہوں لیکن جنمیں بحث وجود یا عدم رسم متنازعہ فیہ کي ہو شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں - چنانچہ ایک مقدمہ شفع میں عدالت ھائي کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ سابق کي کارروائیاں عدالت کي (جو کہ مقدمات سابق میں جنکے حالات مقدمہ حال کے ھمشکل اور مشابہ تھے اور جنمیں وجود حق شفع کا قرار پایا تھا) بہ ثبوت شفع داخل ہو سکتے ہیں گو وہ کارروائیاں مابین فریق حال کے نہ تھیں[۵] - عدالت مذکور نے اپنے فیصلہ میں یہہ امر بیان کیا کہ گو عموماً کارروائیاں مابین اشخاص غیر کے مقدمہ میں بطور شہادت کے داخل نہیں ہو سکتیں لیکن چونکہ اِس حالت میں رواج متعلق اشخاص عام کي بحث ھی تو داخل ہو سکتي ہیں اِسوجہہ سے کہ کارروائي ہر فیصلہ ثبوت اِس امر کا ھی کہ فلاں حالت میں یہہ رواج جائز رکھا گیا *

فیصلجات مابین غیر اشخاص کے متعلق ہیں جبکہ کسي حق یا رسم عام کي بحث ہو

دفعہ ۴۸ — ایکت ھذا کے دیکھنے سے یہہ اور ظاہر ہوگا کہ رائے اُن اشخاص کي جو کہ غالباً کسي رسم کے وجود سے واقف ہوں شہادت میں لي جا سکتي ھی اور دفعہ ۳۲ ضمن ۴ سے یہہ بات ظاہر ہوتي ھی کہ بیان اُن اشخاص کے کہ جو بطور گواہ طلب نہ کیئے جاویں نسبت

علی ھذالقیاس رائے اور بیانات اشخاص

---

۴ دیکھو دفعہ ۴۲ — ایکت ھذا

۵ مادھب چندر ناتھہ پرواس بنام تو میں بیرہ ویکلي جلد ۷ صفحہ ۲۱۰

ایسي رسم کے داخل ہو سکتے ہیں — ضمن ۷ دفعه مذکور سے واضح ہوگا که رسم کي نسبت جو بیانات کسي دستاویز یا وصیت‌نامه یا کسي اور کاغذ میں مندرج ہوں داخل شہادت ہو سکتے ہیں — نسبت رواج خاندان خاص کے بھي شہادت لیجا سکتي ہی [۶] اور نسبت رواج

رواج تجارتي

تجارتي کے پریوي کونسل نے یہه تجویز کیا که ثبوت رسم و رواج تجارتي کے لیئے ضرورت ایسي قدامت اور شرایط کي جو که اور قسم کي رسموں کے لیئے ضروري ہیں چنداں نہیں ہی کیونکه جب تک رواج پورے طور پر قائم نہوچکا ہو بلکه قایم ہونے کي حالت میں ہو اور جب تک که وہ رواج اِس قدر مشہور اور معروف نہو جاوے که ہر معاہدہ کو اُسکے مطیع سمجھیں تب تک شہادت ہر ایسي حالت کي لیجاویگي که جب اُس رواج پر عمل ہوا ہو [۷] (مقابله کرو شرط پنجم دفعه ۹۲ ایکٹ ہذا) *

احکام قوانین نسبت رسم و رواج

اِسقدر اور بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی که دفعه ۵ و دفعه ۷ — ایکٹ ۴ سنه ۱۸۷۲ع متعلقه عدالت‌ہاے پنجاب میں یہه صاف درج ہی که رسم و رواج متخاصمین مقدمه پر (اگر وہ رسم و رواج اصول انصاف کے خلاف نہو یا جسکو قانون حکومت نے منسوخ نکر دیا ہو) عمل کرنا چاہیئے اور اسیطرح پر دفعه یکم قانون معاہدہ یعني ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع میں اُن رسومات کي پابندي جائز کي گئي ہی که جو ایکٹ کے منشاء کے صریح خلاف نہوں دفعه ۱۱۰ ایکٹ مذکور میں بھي رواج پر لحاظ رکھنا جائز رکھا ہی *

فیلڈ صاحب نے اپني کتاب لاجواب شرح ایکٹ ہذا میں نہایت خوبي کے ساتھه یہه بیان کیا ہی که دفعه ۲ بنگال ریگیولیشن نمبر ۱۱ سنه ۱۸۲۵ع میں یہه حکم درج ہی که جب کبھي کوئي صاف اور صریح

---

۶ دیکھو دفعه ۴۹ — ایکٹ ہذا

۷ — در لیڈنگ پریوي کونسل جم مڈ[illegible] صفحه ۳۵۷

رواج نسبت اراضي دريا بُرد اور دريا برار کے مدت مديد سے جسکي اِبتداء
ياد سے باهر هو بغرض اِنفصال اور تجويز حقوق مالکان اراضيات ملحقه
کے جسکو ايک دريا ايک دوسرے سے عليحده کرتا هو جاري هو تو ايسا
رواج تمام اُن نزاعوں کے تصفيه کرنے ميں جو که نسبت اراضي دريا بُرد
و دريا برآر کے مابين اُن فريق کے هو جنکي که جائداد اُس رواج کي
مطيع هو متعلق اور حاوي هوگا اور فيصله ايسے مقدمات کا حسب رواج
مذکور قرار پاويگا — ضمن ٥ دفعه ۴ قانون مذکور ميں يهه حکم هی که
وه نزاعيں جو که نسبت ايسي اراضي کے هوں جو که دريا برار سے حاصل
هوں اور جنکا قانون مذکور ميں کوئي صريح ذکر نهيں عدالتيں اُس
اعلی شهادت کي جو که اُنکو بهم پهونچ سکے پابند هونگي نسبت رواج
مقام خاص کے اگر کوئي ايسا رواج تنازعه خاص سے متعلق هو اور اگر
نهو تو عدالتيں موافق اُصول عدل و اِنصاف کے عمل کريں *

حصول حقوق آسایش

نسبت اُن حقوق کے جو که صرف بوجهه مدت تک عمل ميں آنے
کے قائم هو جاتے هيں اور وقعت ايک حق جائز
حاصل کرده کي رکهنے لگتے هيں — يهه بيان کرنا
ضرور هی که حقوق آسايش مثل حق راه اور حق مجرائے آب اور حق
روشني اور حق هوا وغيره مابه‌النزاع رهتے تهے اور عدالتوں کو سخت
دشواري پيش آتي تهي که ايسي حالتوں ميں جبکه ثبوت حاصل کرنے
حق متنازعه فيه کا کسي مالک ذي اختيار سے موجود نهو تو کيا کريں —
اب دفعه ۲۷ — ايکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع سے يهه صاف هو گيا هی که
کتنے زمانه کے بعد محض اِستعمال ايک حق کا حق ملکيت قائم کرديتا
هی اور وه دفعه يهه هی :—

دفعه ۲۷ — ايکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع

جبکه اِستحصال اور اِستفاده روشني يا هوا کا کسي مکان ميں يا
کسي مکان کے ليئے بلا مزاحمت بطور آسايش
اور بطور اِستحقاق کے بلا فصل بيس برس تک
هوتا رها هو —
اور جس حال ميں که کسي راسته يا مجرائے آب سے يا کسي پاني
کے فائده سے يا اور کسي شي آسايش سے (علم اِس سے که وه بطور اِثبات

سلب کے ہو) بلا مزاحمت اور علانیہ کوئی شخص جو اُسکے اِستحقاق کا دعوي‌دار ہو بطور آسایش اور حق کے بلا فصل بیس برس تک متمتع ہوتا رہا ہو ـــ

تو حق اُس اِستحصال اور اِستفادہ روشني یا ہوا یا راستہ یا مجراے آب یا پاني کے فائدہ یا اور شی آسایش کا قطعي اور غیر زائل ہوگا *

میعاد بست سالہ مذکورہ بالا میں سے ہر ایک ایسي میعاد متصور ہوگي جو اُس نالش کے رجوع ہونے سے پہلے جس میں کہ دعوي متعلقہ میعاد مذکور کي بابت نزاع ہو دو برس کے اندر تک قائم رہنے کي صورت میں مؤثر ہوتي ہی *

شرح دفعہ ۲۷ ـــ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع جسکي اوپر نقل ہوئي اِس مقام پر لکھي جاتي ہی *

یہہ مراد ہی کہ وہ اِستفادہ مابہ‌النزاع نہوا ہو کیونکہ اگر اُسکي

لفظ بلا مزاحمت سے

نسبت جھگڑے ہوتے رہے ہوں تو اِستحصال و اِستفادہ بلا مزاحمت نہیں تصور ہو سکتا *

کوئي تعریف ایکٹ تمادي میں لفظ شی آسایش کي نہیں بیان

لفظ بطور آسایش

کي لیکن یہہ راے صحیح معلوم ہوتي ہی کہ لفظ آسایش میں مویشي دوسرے کي زمین پر

چرانا یا دوسرے کي زمین سے چکني متي کہودنا داخل نہیں ہی اور لا، في نفسہ اُسپر سے راستہ چلنا داخل ہی جب تک کہ ایسا حق بوجہہ ایک دوسري اراضي کے قبضہ کے نہو ـــ شرط قائم ہوتے حق آسایش کي یہہ ہی کہ دو اراضي مختلف اور علیحدہ ہوں ایک پر لواحق ملکیت قائم ہوں اور دوسري پر صرف حق آسایش جسپر لواحق ملکیت قائم ہوتے ہیں اُس اراضي کو اراضي متبوع کہتے ہیں اور اُسکو جسپر کہ حق آسایش ہو اراضي تابع کہتے ہیں اِسوجہہ سے کہ دوسري قسم کي زمین اول قسم کي زمین کي تابع ہی کیونکہ بوجہہ حاصل ہونے حق ملکیت اراضي متبوع کے اراضي تابع پر حق آسایش قائم ہو جاتا ہی اور یہہ امر ضرور ہی کہ اراضي متبوع اور اراضي تابع مختلف اشخاص کي ملکیتیں ہوں کیونکہ اگر دونوں اراضي ایکہي شخص کي ملکیت

ہوں تو کوئي حق آسایش قائم نہیں ہو سکتا اِسوجہہ سے کہ حق ملکیت میں حق آسایش شامل ہی — چنانچہ اگر مالک ایک مکان کا کرایہدار قریب کي اراضي کا ہو تو بیس برس تک اُسکا اپنے مکان میں اُس اراضي پر سے جسکا وہ کرایہدار ہی روشني حاصل کرنا کوئي حق نہیں بخشیگا اِس وجہہ سے کہ یہہ شرط ضروري ہی کہ روشني بطور حق آسایش کے حاصل ہوئي ہو اور حق آسایش صرف اُس صورت میں حاصل ہوتا ہی جبکہ دوسري اراضي کي نسبت جس سے کہ روشني حاصل ہوئي ہی کوئي حق حاصل کنندہ روشني کو حاصل نہیں ہوتا *

لفظ بطور اِستحقاق

اسکے معني یہہ ہیں کہ ایسا اِستفادہ کسي کي اِجازت سے نہو بلکہ بلا اِجازت و رضامندي کسي شخص کے اِستفادہ حاصل ہوا ہو — اگر کوئي اِستفادہ باجازت حاصل ہوا ہو تو وہ بطور اِستحقاق نہیں کہلایا جا سکتا *

لفظ بلا فصل

اِسکے معني یہہ ہیں کہ اگر اُس قسم کا فصل نہ ثابت ہو جسکا ذکر تشریح دفعہ ہذا میں مندرج ہی تو حق حاصل ہو جاوے گا یہہ امر ملحوظ رہے کہ بار ثبوت وقوع ایسي فصل کا ذمہ اُس شخص کے ہی جو کہ حق آسایش کے وجود سے اِنکار کرتا ہی اوسي طرح پر جس طرح پر کہ بار ثبوت اِس امر کا کہ قبضہ مخالفانہ نہیں ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو قبضہ مخالفانہ سے اِنکار کرتا ہی اور قابض کو بیدخل کرنا چاہتا ہی *

لفظ راستہ

دوسرے کي زمین پر راستہ چلنے کے اِستحقاق کے یہہ معني ہیں کہ وہ ایک لکیر کے طور پر راہ ہو اور کوئي ایسا حق کہ مویشي چرنے جانے کے وقت زمین پر پہیل کر اور تتر بتر ہوکر چلیں نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر کوئي ایسا حق ہوتا تو اصل مالک زمین تابع اُسپر کاشت کرنے سے باز رہتا اور کوئي حق آسایش ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس سے اصل مالک اراضي تابع کو اُسکي جائداد سے منفعت نہ حاصل ہو سکے اور جس سے اُسکي زمین بیکار ہو جاوے —

مالک اراضي متبوع کو حق آسایش صرف اِسقدر حاصل هو سکتا هی که جس قدر سے اراضي تابع بالکل بیکار نهو جاوے [۸] *

هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا که ظاهر طور پر غیر کي زمین که سڑک یا بٹیا یا پگڈنڈي کے مدت دراز تک بلا فصل اِستعمال کرنا اور بلا کسي اِجازت ضمني یا صریحي کے ایک قیاس اِس امر کا پیدا کرتا هی که وہ اِستعمال زمین کا بطور اِستحقاق کے تها [۹] *

اور ایک اور مقدمه میں عدالت مذکور نے یهه تجویز کیا که اُس صورت میں جبکه اِستعمال وقتاًفوقتاً مالک زمین نے جس پر سے که سڑک گئي هو روک دیا هو اور اپني زمین پر قبضه کلي کرلیا هو تو وہ اِستعمال اراضي بغرض راہ باجازت مالک تصور هوگا نه بطور اِستحقاق کے [۱] *

اور ایک اَور مقدمه میں یهه اصول قرار پایا که اگر زید جو قریب رشته دار بکر کا هی ایک مکان میں رهتا هو جو که بکر کے مکان سے متصل هی اور بوجهه رشتهداري کے بکر زید کو اپني اراضي پر سے آنے جانے دیوے اور زید بیس برس سے زائد اُس راسته کو اِستعمال کرتا رها هو اور بعد ازآں اپنے مکان کو ایک شخص مسمي عمرو کے نام بیع کردے تو ایسي صورت میں زید کو کوئي حق راہ بطور اِستحقاق کے نهیں حاصل هوا تها اور نه عمرو مشتري کو کوئي ایسا اِستحقاق راہ زید دے سکتا هی *

مدراس هائي کورت نے ایک مقدمه میں یهه تجویز کیا که حق

انفا مجراے آب یا پاني کا فائدہ

اسایش نسبت ایسے پاني کے جو که بني هوئي نهر سے بهتا هو بمقابله گورنمنٹ کے ایسي هي وقعت رکهتا هی جیسي که بمقابله کسي شخص عام کے جو که مالک زمین کا هو [۲] *

---

۸ جگرناتهہ راے بنام جی درگاداس ویکلي جلد ۱۵ صفحه ۲۹۵
شمیرعلي بنام درگاهم ویکلي جلد اول صفحه ۲۳۰ و جلد ۶ صفحه ۲۱۲
گولک چند چودهري بنام تارمني چکروتي ویکلي جلد ۴ صفحه ۴۹
گنگاگوبند چاترجي بنام گوروچرن گرن ویکلي جلد ۸ صفحه ۲۶۹

۹ محمدعلي بنام جگل رامچندر ویکلي جلد ۱۴ صفحه ۱۲۴

۱ ملاٹین لوار بنام روکهي ویکلي جلد ۱۳ صفحه ۲۲۹

۲ دیکهو مقدمه بهني ساهو بنام کالي پرشاد ویکلي جلد ۱۳ صفحه ۲۱۲

اور ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ اصول قایم کیا ہی کہ جو پانی زید کی زمین پر گرتا تھا اور ایک گڈھے میں جمع ہوتا تھا بکر کی زمین پر بطور سیلاب کے اُمنڈ آتا تھا زید نے اس اراضی پر ایک منڈیر بنائی جس کی وجہہ سے بکر کی زمین پر پانی جانا بند ہوگیا تو یہہ قرار پایا کہ مدت تک بکر کا اُس سیلاب سے جو کہ زید کی اراضی پر سے اُس کی زمین پر آتا تھا استفادہ اُٹھانے سے کوئی حق اُس کو حاصل نہیں ہوتا اور یہہ کہ بکر زید کی منڈیر کے تڑوانے کی نالش نہیں کرسکتا ۳ لیکن ایک اَور مقدمہ میں یہہ تجویز ہوا کہ زید کو بوجہہ امتداد زمانہ کے ایسا حق حاصل ہو سکتا ہی کہ ایسے تالاب سے جو کہ بکر کی اراضی میں واقع ہو پانی لیکر اپنے کھیتوں کی کاشت کرے اور نالش بمقابلہ بکر کے اگر وہ زید کو پانی لینے سے منع کرے دایر ہوسکتی ہی ۴ *

شے آسایش بطور اثبات اُس کو کہتے ہیں کہ جس سے ایسا حق پیدا ہوتا ہی کہ جس کے نفاذ سے دوسرے کو کسی قسم کا ضرر ہو مثلاً ایک حق ہمسایہ کی زمین پر پرنالہ ڈالنے کا یا اُس پر سے آنے جانے کا اور جس حق کی نسبت نالش دایر ہو سکتی ہی — شے آسایش بطور سلب وہ ہیں کہ جن سے منفیہ طور پر حق قایم ہوتا ہو یا جن سے بالواسطہ ضرر پہونچتا ہو اور جن کے واسطے مالک زمین تابع کے حقوق ملکیت کو نسبت اراضی تابع کے کسی قدر حد قایم ہو مثلاً یہہ کہ وہ اپنی زمین پر ایسی عمارت نہ بنا سکے جس کی وجہہ سے مالک اراضی متبوع کی روشنی بند ہو جاوے — یہہ ظاہر ہی کہ کوئی بناء مخاصمت نسبت دوسری قسم کی آسایش کے یعنی جو بطور سلب کے ہیں نہیں قایم ہوسکتی جب تک کہ کوئی فعل صادر نہو — اس دفعہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ استفادہ جس کی وجہہ سے حق نسبت آسایش

لفظ شے آسایش بطور اثبات یا سلب

---

۳ دیکھو مقدمہ بینی ساھو بنام کالی پرشاد ویکلی جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۳

۴ دیکھو مقدمہ مہرب لعل تیواری بنام تلسی داس چوبے راج ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۱۱ و رام تہل لعل بنام شیوناتھہ سنگھہ منفصلہ ہائی کورٹ الہ آباد ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۶۹ ع

کے حاصل هوا هی کم سے کم بیس برس کے عرصہ تک حاصل هوتا رها هو اور دو سال کے اندر نالش دایر کرنے سے پہلے تک وہ استفادہ قایم رها هو اور تمثیل (ب) کے دیکھنے سے ظاهر هوگا کہ اگر مابین دو سال قبل دایر هونے نالش استفادہ حاصل نرها هو تو دعوی نا کامیاب هوگا — ضمیمہ دوم ایکٹ هذا کے دیکھنے سے سمجھہ میں نہیں آتا کہ اُس کے منشاء کو اس دفعہ کے منشاء سے کیونکر متفق کریں کیونکہ نمبر ۱۴۶ کی عبارت یہہ هی کہ نالش واسطے استقرار کسي آسایش کے مابین دوازدہ سال هوني چاهیئے اور میعاد حد سماعت محسوب هوگي اُس تاریخ سے جب کہ اُس آسایش سے مدعي یا اُن اشخاص کا متمتع هونا موقوف هوا جن کي طرف سے وہ نالش کرے *

تشریح دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

از روے معني قرار دادہ دفعہ هذا کے کوئي امر داخل مزاحمت نہیں هی الا اُس حال میں کہ دعویدار کے سوا کسي اَور شخص کے فعل سے مزاحمت هونے کے باعث قبضہ یا استحصال تمتع کا نہ رها هو یا اُس مزاحمت سے اور اُس شخص سے جس نے کہ مزاحمت کي یا جس کي اجازت سے مزاحمت کي گئي مطلع هونے کے بعد ایک سال تک اتباع یا سلوک اختیار کیا گیا هو *

لفظ قایم نہ رهنا

گو بار بار ایسي مزاحمت سے اور ایسے قبضہ یا استفادہ کے قایم نہ رهنے سے (جو مزاحمت یا قایم نہ رهنا ایک سال سے کم هو) نسبت ایام استحصال استفادہ جو بیس برس تک هونا چاهیئے حسب شرایط تشریح هذا کي خلل نہیں ڈالتا اِلا ایسي مزاحمت ثبوت اِس امر کا هو سکتي هی کہ حق آسایش کا بلا مزاحمت اِستفادہ نہیں اُٹھایا گیا *

لفظ مزاحمت

مزاحمت کے لیئے شرط هی کہ بوجہہ فعل شخص غیر کے هوئي هو اگر کوئي شخص اپني مرضي سے اِستفادہ حق آسایش بند کردے تو وہ مزاحمت نہیں متصور هو سکتي *

لفظ مطلع هونا

یهه امر لازمي هی که مزاحمت کي خبر دعویدار حق آسایش کو پهونچي هو کیونکه حقوق آسایش اُس قسم کے نهیں هیں که جنکي هر وقت اور هر لمحه ضرورت پڑتي هو اور جب تک که شخص مستحق کو خبر نه ملے في الحقیقت کسي بناء مخاصمت کا وجود اُس کو معلوم نهیں هو سکتا *

تمثیلات دفعه ۲۷ - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع

(الف) زید نے بوجهه مزاحمت اِستحقاق راه کے سنه ۱۸۷۱ع میں نالش کي مدعاعلیه نے مزاحمت سے اقبال کر کے راه کے اِستحقاق سے اِنکار کیا مدعي نے یهه ثابت کیا که وه اِستحقاق بلا مزاحمت اور علانیه اُس کو حاصل تها اور اُس نے اپنے اِستحقاق کا دعوي اِس بناء پر کیا که بطور آسایش اور حق کے بلا فصل یکم جنوري سنه ۱۸۵۰ع سے یکم جنوري سنه ۱۸۷۰ع تک متمتع هوتا رها هی اِس صورت میں مدعي مستحق ڈگري کا هی *

(ب) اِسیطرح کے مقدمه میں که وه بهي سنه ۱۸۷۱ع میں دائر هوا مدعي نے صرف اِس قدر ثابت کیا که وه بطور مذکوره بالا سنه ۱۸۴۸ع سے سنه ۱۸۶۸ع تک اُس حق سے متمتع هوتا رها هی اِس صورت میں نالش خارج کي جاویگي اِس واسطے که قائم رهنا اُس حق کے تمتع کا بوجهه واقعي اِستفاده کے رجوع نالش سے پهلے دو برس کے اندر تک ثابت نهیں کیا گیا هی *

مگر دیکهو ضمیمهٔ دوم - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع نمبر ۱۳۶ جو که اِس سے نقیض هی *

(ج) اِسیطرح کي نالش میں مدعی نے ثابت کیا که وه حق بلا مزاحمت اور علانیه بیس برس تک اُس کو حاصل رها مدعاعلیه نے ثابت کیا که مدعي نے اُس بیس برس کے اندر ایک مرتبه اِجازت اُس حق کے اِستفاده کي چاهي تهي اِس صورت میں نالش خارج کي جاویگي *

کیونکه مدعي کا استفاده اِس تمثیل میں بطور اِجازت هی نه بطور اِستحقاق کے *

لیکن بغرض سمجهنے دفعه ۲۷ کے دفعه ۲۸ - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع کا پڑهنا ضرور هی اور وه یهه هی :-

مگر شرط يهه هي كه جب كوئي زمين يا ڈلي جسكے اُوپر يا جس سے تمتع يا حصول كسي آسايش كا (بجز استعمال اور استفادہ روشني اور هوا كے) هوتا رهے از روے يا بوسيلہ كسي حقيت كے ايک شخص كي حيات تک يا تاريخ عطا سے تين سال سے زيادہ ميعاد تک اُسكے قبضه ميں هو تو اُس آسايش كے حصول كي مدت در اثناء قائم رهنے اُس حقيت يا ميعاد كے بيس برس كي ميعاد مذكورہ بالا كے شمار ميں اُس صورت ميں محسوب نهوگي جبكہ دعوي كي نسبت اُس حقيت يا ميعاد كے منقضي هونے كے بعد تين برس كے اندر اُس شخص نے باوجود اُس اراضي يا ڈلي پر بروقت اُسكے منقضي هونے كے استحقاق ركهتا تها اعتراض نه كيا هو *

دفعه ۲۸ – ايكٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع

زيد نے بغرض استقرار اِس امر كے نالش كي كه وہ عمرو كي اراضي پر راستہ كا استحقاق ركهتا هي اور زيد نے يهه ثابت كيا كہ وہ پچيس برس تک اُس حق سے متمتع هوتا رها هي ليكن عمرو نے يهه ثابت كيا كه اُس عرصہ پچيس برس ميں دس برس تک هندہ ايک بيوہ متوفي قوم هنود كي اراضي كي حقيت حين حيات ركهتي تهي اور هندہ كي وفات پر عمرو اراضي مذكور كا مستحق هوا اور هندہ كي وفات كے بعد دو برس كے اندر زيد كے استحقاق كي نسبت اُسنے اعتراض كيا تو اُس صورت ميں نالش خارج كيجاويگي اِسواسطے كه زيد نے بلحاظ احكام دفعه هذا كے صرف پندرہ برس تک تمتع اِس استحقاق كا ثابت كيا *

تمثيل دفعه ۲۸ – ايكٹ سنه ۱۸۷۱ ع

دفعه ۱۴ واقعات جنسے ذهن كي

كسي حالت كا هونا مثلاً ارادہ يا علم يا نيک نيتي يا غفلت يا بے احتياطي يا ناراضمندي يا رضامندي كا هونا نسبت كسي خاص شخص كے ظاهر

واقعات جنسے كه حالت ذهني يا جسماني ظاهر هوتي هي واقعات متعلقہ هيں

ہوتا ہو یا موجودگی کسی حالت جسم یا
جسم کی قوت حسی کی ظاہر ہوتی ہو
واقعات متعلقہ ہیں جس حال میں کہ ذہن
یا جسم یا جسم کی قوت حسی کی اُس
حالت کا موجود ہونا واقعہ تنقیحی یا واقعہ
متعلقہ ہو *

مقابلہ کرو ضمن ۲ دفعہ ۲۱ ایکٹ ہذا کو اس دفعہ سے — اُس ضمن میں ذکر اُن اقبالوں کا جو متعلق حالت ذہنی یا جسمی میں مندرج ہی *

تشریح — جس واقعہ متعلقہ سے وجود ذہن کی حالت متعلقہ مقدمہ کا ثابت ہوتا ہو اُسکے واسطے یہہ ضرور ہی کہ وہ اُس حالت کے وجود کو نہ بالعموم ثابت کرے بلکہ بلحاظ خاص امر نزاعی کے *

گو ایسی نزاعوں میں جنمیں کہ بحث حالت ذہن کسی شخص کی ہو طریق عمل غیر شخصوں کا نسبت اُس شخص کے بذاتہ شہادت سماعی متصور ہی اور قابل ادخال نہیں تاہم خود شخص مذکور کا عمل درآمد (بعد اس کے کہ وہ اثر جو اُس طریق عمل اشخاص غیر سے شخص مذکور پر پیدا ہوا ہو واقع ہوتا ہو) شہادت قابل ادخال ہی اور طریق عمل اشخاص غیر کا جبکہ خود اُس شخص کے طریق عمل سے متعلق ہو قابل ادخال شہادت ہی — گوڈیو صاحب نے اپنی کتاب قانون شہادت میں ایک ذمی مقدمہ منفصلہ عدالت انگلستان کا حوالہ دیا ہی اور اُس میں ایک بڑے لائق جج کی رائے پر استدلال کیا ہی جس میں کہ صاف طور

پر یہہ امر تجویز ہوا ہی کہ کونسی شہادت نسبت عمل درآمد اشخاص غیر کی بابت حالت ذہنی کسی شخص خاص کے داخل ہوسکتی ہی — اُس مقدمہ میں یہہ امر تنقیح طلب تھا کہ آیا ایک موصی بوقت لکھنے ایک وصیتنامہ کے صحیح العقل تھا یا نہیں اِس امر کی بحث تھی کہ آیا وہ خطوط جو اشخاص غیر نے اُس اثناء میں اُس شخص کو لکھے تھے اِس امر کی شہادت میں پیش ہوسکتے ہیں یا نہیں کہ وہ شخص اُس زمانہ میں صحیح العقل تھا — اُس مقدمہ کے فیصلہ میں لائق جج نے یہہ بیان کیا کہ :—

" اِس مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ ہے کہ آیا موصی بروقت لکھنے وصیت نامہ کے ایک شخص صحیح العقل اور سالم الحواس تھا کہ اُس کی وصیت جایز رکھی جاوے یا نہیں واسطے تنقیح کرنے اِس امر کے میری راے یہہ ہی کہ ہر چیز جو کہ اُس اثناء میں جبکہ وصیت نامہ تحریر ہوا موصی نے کہی ہو لکہی ہو یا کی ہو سب سے اعلیٰ درجہ کی شہادت اُس کی حالت ذہنی کی کیفیت ثابت کرنے کے لیئے ہی — اور اُسکی بہ نسبت دوسرے درجہ کی شہادت ہر وہ چیز ہی جو کہ اور لوگوں نے جو اُس تک رسائی رکھتے تھے اُس اثناء میں اُس سے کہی ہو اُس کو لکھی ہو یا اُسکے ساتھہ کی ہو کیونکہ طریق عمل اور شخصوں کا اُس خود شخص کے طریق عمل سے نہایت اتصال رکھتا ہی لیکن اِس دوسری قسم کی شہادت کے ادخال کے لیئے یہہ شرط لازمی ہی کہ جو کچھہ اوروں نے اُس شخص سے کہا ہو یا اُس کو لکھا ہو یا اُس کے ساتھہ کیا ہو اُس شخص کے علم تک پہونچ گیا ہو — کیونکہ ایسے امور جو کہ اوروں نے کیئے ہوں لیکن اُس شخص کے کان تک (جسکی کہ فہم اور حالت ذہن کی نسبت بحث ہی) نہ پہونچے ہوں اور وہ امور جو کہ اوروں نے اُس کو لکھے ہوں لیکن اُس تک نہ پہونچے ہوں یا وہ امور جو کہ اوروں نے اُس کے ساتھہ کیئے ہوں لیکن اُن امور کے کیئے جانے کا اُس کو علم نہ ہوا ہو اُن امور کی نسبت میری یہہ راے ہی کہ ایسا کہنا یا لکھنا یا کرنا صرف بطور کہنے والے یا لکھنے والے یا کرنے والے کی راے کے تصور ہوسکتا ہی اور چونکہ ایسی راے اُس وقت جبکہ ظہور پذیر ہوئی حلفاً ظاہر نہیں کی گئی تھی اور نہ اُس پر طرفثانی کو جرح کرنے کا موقع

ملا تھا اِس لیئے شہادت میں قابل ادخال نہیں تصور کي جاسکتي — میں اِس لیئے اجازت نہیں دے سکتا کہ شہادت بابت ایسے طریق عمل اشخاص غیر کے جو طریق عمل اُس موصي کے علم تک نہ پہونچا ہو داخل کیجاوے" *

یہہ امر قابل بیان ھی کہ بیانات ایک شخص کے جسکي حالت ذہني کي بحث ہو گو بطور ذکر اُس نے خود بیان کیا ہو قابل ادخال ہیں کیونکہ ایسے بیانات اُس کي حالت ذہني کے قدرتي نتایج ہیں مثلاً کوئي بیمار شخص اپني طبیعت کا حال کسي سے بیان کرے تو وہ بیان شہادت میں داخل ہو سکتا ھی *

تمثیلات

(الف) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُسنے مال مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا اور یہہ ثابت ہوا کہ اُسکے پاس ایک خاص شي مسروقہ ھی *

پس یہہ واقعہ کہ اُسیوقت اُسکے پاس اور کئي اشیاء مسروقہ بھي تھیں واقعہ متعلقہ ھی اِسواسطے کہ اُس سے یہہ ثابت ہوتا ھی کہ وہ ہر شي اور تمام اشیاء کو جو اُسکے پاس تھیں مسروقہ جانتا تھا *

(ب) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُسنے فریباً دوسرے شخص کو ایک سکہ منقلب حوالہ کیا جسے اوس وقت کہ وہ سکہ اوسکے پاس آیا منقلب جانتا تھا *

یہہ واقعہ کہ بروقت اُسکي حوالگي کے اوسکے پاس اور کئي سکے منقلب تھے واقعہ متعلقہ ھی *

تمثیل (الف) اور تمثیل (ب) میں جو نسبت ادخال شہادت کے لکھا گیا ھی اِسقدر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ھی کہ ثبوت کامل اُس امر کا ہونا چاھیئے کہ جو چیزیں قبضہ میں پائي گئیں وہ مسروقہ

هیں اور یہہ کہ سکہ جو قبضہ میں پایا گیا وہ سکہ منقلب ہی اور بلا ثبوت شی کے مسروقہ ہونے یا سکہ کے منقلب ہونے کے وجود اُن اشیاء یا سکہ کا قابل ادخال شہادت واسطے تنقیح حالت ذهني قابض کے نہیں ہی کیونکہ ممکن ہی کہ وہ اشیاء نیک نیتي سے خریدي گئي ہوں اور في نفسہ اُنکے قبضہ سے کوئي شہادت متعلقہ نہیں نکلتي *

تمثیل (ب) دفعہ هذا سے تمثیل (ج) دفعہ ۹۵ — ایکٹ هذا کا مقابلہ کرو *

(ج) زید نے عمرو پر اس نقصان کي نالش کي جو اوسکو عمرو کے کتے سے ہوا تھا جسے عمرو کٹکھنا جانتا تھا *

یہہ واقعات کہ اُس کتے نے پہلے حامد محمود مسعود کو بھي کاٹا تھا اور اُنہوں نے عمرو سے اِسبات کي شکایت کي تھي واقعات متعلقہ ہیں *

(د) بحث اِس امر کي هی کہ زید ایک ہنڈي کا سکارنے والا یہہ بات جانتا تھا یا نہیں کہ نام اُس شخص کا جسکو روپیہ ملنا چاہیئے جھوٹا ہی *

یہہ واقعہ کہ زید نے اور ہنڈیاں اُسیطرح کي لکھي ہوئي قبل ازآنکہ اور ہنڈیاں در صورت اصابت اُس شخص کے جسکو روپیہ ملنے والا ہو زید کے پاس بھیجي جاسکتیں سکار دي تھیں واقعہ متعلقہ ہی اِسواسطے کہ اُس سے یہہ بات ظاہر ہوتي ہی کہ جسکو روپیہ ملنے والا ہی اُسکے شخص فرضی ہونے سے زید آگاہ تھا *

(ہ) زید پر یہہ اِلزام رکھا گیا کہ اسنے عمر کي بدنامي کرنے کے ارادہ سے ایک مضمون اِفترا آمیز چھاپ کر عمر کا اِزالہ حیثیت عرفي کیا *

یہہ واقعہ کہ زید نے پہلے بھی اشتہارات نسبت عمرو کے جنسے اُسکی بدخواہی بحق عمرو پائی جاتی تہی مشتہر کیئے تھے واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے زید کی یہہ نیت پائی جاتی ھی کہ اُس خاص اشتہار متنازعہ فیہ کے چھاپنے سے عمر کی بدنامی ھو ٭

یہہ واقعات کہ اُس سے پہلے کوئی نزاع مابین زید اور عمرو کے نہ تہی اور زید نے اعادہ اُس امر متنازعہ فیہ کا کیا جو کہ اُسنے سنا تہا واقعات متعلقہ ھیں کیونکہ اُسسے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ زید کی نیت میں عمرو کو بدنام کرنا نہ تہا ٭

(و) زید پر عمرو نے اِس بات کی نالش کی کہ اُسنے عمرو سے فریباً بیان کیا تہا کہ بکر ایک شخص مالدار ھی اور اِسی بات سے عمرو کے دل میں بکر کا اعتبار پیدا ھوا جو کہ ایک شخص دیوالیہ تہا اور عمرو کو اُس سے نقصان ھوا ٭

یہہ واقعہ کہ جس وقت زید نے بکر کا مالدار ھونا بیان کیا تہا بکر کو اُسکے ھمسائے اور وہ اشخاص جو اُس سے داد ستد رکھتے تھے مالدار سمجھتے تھے واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ زید نے وہ بیان نیک نیتی سے کیا تہا ٭

(ز) زید پر عمرو نے اُس کام کی مزدوری کی نالش کی جو اُسنے زید کے گہر میں بکر ایک ٹھیکہ دار کے کہنے سے کیا تہا ٭

زید کا عذر یہہ ھی کہ عمر کا ٹھیکہ بکر سے تھا *

یہہ واقعہ کہ زید نے بکر کو اُس کام کا روپیہ ادا
کردیا واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے یہہ ثابت ہوتا
ھی کہ زید نے بہ نیک نیتي اُس کام کا اهتمام بکر کو
سپرد کیا تھا پس بکر کو وہ منصب حاصل تھا کہ وہ
خود اپني طرف سے عمرو کي ساتھہ معاملہ کرے اور وہ
بطور کارندہ زید کے نہ تھا *

(ح) زید پر الزام بد نیتي سے تصرف بیجا مال
کا جو اُسنے پایا تھا کیا گیا اور اُس مقدمہ میں بحث
یہہ ھوئي کہ بر وقت تصرف کے اُسنے نیک نیتي سے
یہہ بات باور کي یا نہیں کہ اصل مالک اِس مال کا
نہیں مل سکتا ھی *

یہہ امر واقعہ کہ اشتہار اُس مال کے گم ھو جانے
کا اُس مقام پر کیا گیا تھا جہاں کہ زید تھا واقعہ متعلقہ
ھی کیونکہ اُس سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ زید نے نیک
نیتي سے یہہ باور نہیں کیا کہ مال کا اصل مالک نہیں
مل سکتا ھی *

یہہ امر واقعہ کہ زید کو معلوم تھا یا اِس امر کے
باور کرنے کي وجہہ تھي کہ بکر نے اُس مال کے گم ھوجانے
کا حال سنکر فریباً اشتہار کیا تھا اور یہہ چاھا تھا کہ
جھوٹا دعوي اُسپر قائم کرے واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس
سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ اُس اشتہار کے حال سے زید کا

واقف هونا باعث اُسكي نيك نيتي كے ابطال كا نهيں هى *

(ط)　زيد پر يهه نالش هوئي كه اُسنے عمرو پر هلاك كرنے كے اراده سے گولي چلائي — پس زيد كا اراده ثابت كرنے كے ليئے جائز هى كه يهه واقعه ثابت كيا جائے كه زيد نے پيشتر عمرو پر گولي چلائي تهي *

(ي)　زيد پر يهه نالش كي گئي كه اُسنے عمرو كو دهمكي كے خطوط لكهى تهى جائز هى كه جو دهمكي كے خطوط زيد نے عمرو كو پيشتر لكهى تهى وه ثابت كيئے جائيں تا كه اُنسے خطوط كا منشاء ظاهر هو *

(ك)　بحث اِس امر كي هى كه زيد اپني زوجه هنده پر تشدد كرنے كا قصوروار هى يا نهيں *

اُس تشدد مبينه سے ذرا پهلے يا پيچهے ان دونوں كے باهم جو كلام خصومت آميز هوئے وه واقعات متعلقه هيں *

(ل)　بحث اِس امر كي هے كه زيد كي وفات زهر سے هوئي يا نهيں *

جو بيانات كه زيد نے اپني بيماري ميں نسبت بيماري كي علامات كے كيئے واقعات متعلقه هيں *

(م)　بحث اِس امر كي هى كه جس وقت زيد كي زندگي كا بيمه كيا گيا اُسكي تندرستي كا كيا حال تها *

جو بيانات كه زيد نے اپني تندرستي كي نسبت اُس زمانه ميں يا اُسكے قريب كيئے واقعات متعلقه هيں *

(ن) زید نے عمرو پر یہہ نالش کي کہ اُسنے کرایہ کي ایسي گاڑي اُسکے واسطے نہیں دي جو عقلاً سواري کے لائق تھي اور اِس سبب سے زید کو ضرر جسماني پہونچا *

یہہ واقعہ کہ عمرو سے آؤر اوقات پر اُسي گاڑي کے ناقص ہونے کا ذکر کیا گیا تہا واقعہ متعلقہ ہی *

یہہ امر واقعہ کہ عمرو عادتاً کرایہ پر گاڑیوں کے دینے میں احتیاط نہیں کیا کرتا تھا واقعہ غیر متعلقہ ہی *

(س) زید کي تجویز اِس علت میں ہوئي کہ اُسنے عمرو پر عمداً گولي چلا کر اُسکا قتل عمد کیا *

یہہ واقعہ کہ زید نے اور اوقات پر عمرو پر گولي چلائي تھي واقعہ متعلقہ ہی کیونکہ اُس سے زید کا ارادہ عمرو پر گولي چلانے کا پایا جاتا ہی *

یہہ واقعہ کہ زید لوگوں پر اُنکے قتل عمد کے ارادہ سے گولي چلایا کرتا تھا واقعہ غیر متعلقہ ہی *

(ع) زید کي تجویز بعلت ایک جرم کے ہوئي *

یہہ واقعہ کہ اُسنے کچھہ کہا تھا جس سے اُس خاص جرم کے اِرتکاب کا ارادہ ظاہر ہوتا تھا واقعہ متعلقہ ہی *

یہہ واقعہ کہ اُسنے کچھہ کہا تھا جس سے اُس قسم کے جرائم کے اِرتکاب کا عموماً اُسکا میلان خاطر پایا جاتا ہی واقعہ غیر متعلقہ ہی *

واقعات جنسے کہ ارادي یا اتفاقي هونا افعال کا معلوم هو

دفعه ١٥ ‌ جب نسبت کسي فعل کے بحث اِس امر کي هو کہ وہ فعل اتفاقي تها یا ارادي تو یهہ واقعہ کہ وہ فعل جزو اُسي طرح کے چند افعال کا تها جن میں سے هر ایک سے فاعل اُس فعل کا تعلق رکهتا تها واقعہ متعلقہ هی *

دفعه هذا اُسي اصول پر مبني هی کہ جسپر دفعه ١٣ — ایکت هذا هی — اور دفعه هذا میں جو متواتر افعال کي نسبت شهادت متعلق قرار دي گئي هی وہ اِس وجهہ سے هی کہ عقل انساني یهہ امر قبول نهیں کرتي کہ متواتر افعال ایک هي قسم کے اتفاقیہ هوں اور تجربہ انساني سے یهہ امر بعید هی کہ ایسے افعال جنسے کہ اُس فعل کے کرنےوالے کا کچهہ فائدہ نکلے محض اتفاقي هوں اور اتفاق سے متواتر صادر هوئے هوں مثلاً اگر کسي بهي کهاتہ میں پانچ چهہ جگهہ غلطي هو اور هر غلطي ایسي هو کہ جس سے بهي کهاتہ والے کا فایدہ هو تو ایسا تواتر مضرنیت مالک بهي کهاتہ کے هی لیکن اگر اُن غلطیوں میں سے چند مفید هوں اور چند مضر هوں تو گو وقعت بهي کهاتہ میں کچهہ فرق هو لیکن في نفسہ تواتر غلطیوں سے نیت مالک بهي کهاتہ پر چنداں الزام نهیں آتا *

تمثیلات

(الف) زید پر الزام اس بات کا رکها گیا کہ اُس نے اپنا گهر اس واسطے جلا دیا کہ جس روپیہ پر اُس نے بیمہ اُس گهر کا کیا تها وہ اُس کو مل جائے *

یہہ واقعات کہ زید متواتر چند مکانات میں رہا اور ہر ایک کا اُن میں سے بیمہ کیا گیا تھا اور اُن میں سے ہر ایک میں آگ بھي لگي اور ہر مرتبہ آگ لگنے کے بعد زید نے بیمہ کے کارخانہ ہاے جداگانہ سے روپیہ وصول کیا واقعات متعلقہ ہیں کیونکہ اُن سے یہہ بات ظاہر ہوتي ہی کہ سب مرتبہ آگ کا لگنا اتفاقي نہ تھا *

(ب) زید عمرو کے قرضداروں سے روپیہ وصول کرنے پر مامور تھا اور زید کي یہہ خدمت تھي کہ جو روپیہ وصول کرے وہ ایک بہي میں داخل کرلیا کرے زید نے کچھہ روپیہ داخل کیا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس نے ایک مرتبہ جتنا کہ در حقیقت وصول کیا تھا اُس سے کم لکھا ہی *

اِس مقدمہ میں بحث اِس امر کي ہی کہ یہہ داخلہ دروغ اتفاقي تھا یا ارادي *

یہہ امر واقعہ کہ دوسرے داخلے جو زید نے اُس کتاب میں کیئے دروغ ہیں اور ہر داخلہ میں فائدہ زید کا ہی واقعہ متعلقہ ہی *

(ج) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُس نے عمرو کو فریباً ایک منقلب روپیہ دیا *

اِس میں بحث اِس بات کي ہی کہ اُس روپیہ کا دینا ایک امر اتفاقي ہی یا نہیں *

یہہ واقعات کہ عمرو کو حوالہ کرنے سے تھوڑے عرصہ پہلے یا پیچھے زید نے منقلب روپیہ بکر اور خالد اور ولید

کو بھی دیئے تھے واقعات متعلقہ ھیں اس واسطے کہ اُن سے یہہ بات ظاھر ھوتی ھی کہ عمرو کو منقلب روپیہ کا دینا اتفاقی نہ تھا *

اُس تمثیل کا مقابلہ کرو تمثیل (ب) دفعہ ۱۴ ایکٹ ھذا سے *

دفعہ ۱۶ جب یہہ بحث ھو کہ ایک خاص فعل کیا گیا تھا یا نہیں تو وجود کسی سلسلہ کار و بار کا جسکے مطابق وہ فعل خواھی نخواھی کیا جاتا واقعہ متعلقہ ھی *

وجود سلسلہ کار و بار کب واقعہ متعلقہ ھی

فی الحقیقت یہہ دفعہ مبنی ھی ایک قیاس پر یعنی یہہ کہ جب یہہ امر ثابت ھو جاوے کہ ھمیشہ حسب دستورالعمل کوئی کام اس طرح پر ھوتا ھی تو اُس سے بادی النظر میں یہہ نتیجہ نکلتا ھی کہ کسی خاص حالت متنازعہ میں بھی ویسا ھی ھوا ھوگا — مثلاً دفعہ ۱۱۴ — ایکٹ ھذا میں عدالتوں کو صاف اجازت ھی کہ نسبت سلسلہ کار و بار کے قیاس قائم کرلیں اور تمثیلات دفعہ ھذا سے معلوم ھوتا ھی کہ کس قسم کی حالتوں میں ایسا قیاس قائم ھو سکتا ھی — مثلاً اگر سلسلہ کار و بار یہہ ثابت ھو کہ کسی شخص کا نوکر اُس شخص کے خطوط ڈاک خانہ سے لایا کرتا تھا تو اگر یہہ ثابت ھو جاوے کہ اُس نوکر کو وہ چٹھی حوالہ کی گئی تو بادی النظر میں یہہ قیاس ھو سکتا ھی کہ اُس نوکر نے اُس خط کو اپنے آقا کو دیدیا ھوگا اور اِسیطرح پر اگر سلسلہ کار و بار یہہ ثابت ھو کہ نوکر خطوط ڈاک خانہ میں لیجاکر ڈالتا ھی تو اگر یہہ ثابت ھو جاوے کہ کوئی خاص خط نوکر کو دیا گیا تھا تو بادی النظر میں ثبوت اُس خط کے ڈاک میں پڑنے کا ھوگا — لیکن اس امر کا تنقیح کرنا کہ سلسلہ کار و بار کے کیا معنی ھیں اور آیا کوئی نتیجہ معتدبہ بغرض شہادت ایسے سلسلہ کار و بار سے حاصل ھوتا یا نہیں بالکل حاکم عدالت کی رائے پر منحصر ھی *

چنانچہ ایک ایسے مقدمہ میں جس میں یہہ امر تنقیح طلب تھا
کہ ایک خاص کرایہ‌دار سے مالک مکان کو ماہواری کرایہ واجب‌الادا ہوتا
تھا یا ششماہی تو شہادت اِس امر کی کہ اُس خاص مالک مکان کا ہمیشہ
یہہ دستور تھا کہ اپنے اور کرایہ‌داروں سے ماہواری کرایہ لیتا تھا قابل ادخال
نہیں تصور کی گئی گو ایسی شہادت اِس دلیل پر پیش کرنی چاہیئے
تھی کہ ایک مالک مکان جس طرح پر اوروں سے کرایہ لیتا ہی اوسیطرح
پر اِس خاص شخص سے بھی لیتا ہوگا *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کی ہی کہ ایک خاص
خط روانہ کیا گیا تھا یا نہیں *

یہہ واقعات کہ دستور معمولی کار و بار کا یہہ تھا کہ
تمام خطوط جو ایک خاص جگہہ میں رکھے جائیں وہ
ڈاک‌خانہ میں پہونچا دیئے جاویں اور وہ خط بھی اُس
جگہہ رکھہ دیا گیا تھا واقعات متعلقہ ہیں *

(ب) بحث اس امر کی ہی کہ ایک خاص
خط زید کے پاس پہونچا یا نہیں *

یہہ واقعات کہ وہ خط حسب معمول ڈاک میں
ڈالا گیا اور ڈاک‌گھر سے واپس نہیں آیا واقعات متعلقہ
ہیں *

اقبال

دفعہ ۱۷ اقبال وہ بیان زبانی
یا دستاویزی ہی جس سے
کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ

تعریف اقبال

متعلقه پر کسي طرح کا استدلال کیا جائے اور وہ بیان کسي شخص نے اُن حالات میں کیا هو جنکا ذکر ذیل میں کیا جاتا هی *

جو تعریف دفعه هذا میں لفظ اقبال کي بیان هوئي هی وہ تعریف جب تک که کل دفعات دفعه هذا سے اکتیسویں دفعه تک نه پڑهي جاویں نا کافي هی لیکن پوري اور حاوي تعریف اقبال کي بیان کرنا مشکل معلوم هوتا هی — میرے نزدیک تعریف اقبال کي یوں هو سکتي هی :—

دوسري تعریف اقبال کي

اقبال وہ بیان واقعه تنقیحي یا واقعه متعلقه کا هی که جسکے ذریعه سے اُس شخص کے مقابله میں جس نے وہ بیان کیا هو ایک حجت الزامي نسبت اوس واقعه کے قائم هو سکے *

شرح دفعه ۸ — ایکٹ هذا میں یهه امر بیان هو چکا هی که بعض صورتوں میں طریق عمل وقعت اقبال کي رکهتا هی لیکن ایکٹ هذا میں اقبال کي اصطلاح میں طریق عمل داخل نهیں رکها اور اقبال صرف دو قسم کا قرار دیا هی ایک دستاویزي جیسے بهي کهاته کسي شخص کا (کیونکه تعریف دستاویز مندرجه دفعه ۳ میں بهي کهاته دستاویز هی) دوسرے زباني جیسے بیان جو که کسي شخص نے کیا *

لیکن شہادت نسبت ایسے طرز عمل کے حسب منشاء دفعه ۸ داخل هوسکتي هی اور عدالت اُس سے نتیجه نکال کر راے قایم کرسکتي هی *

اقبال شہادت باواسطه هی اُس کي تمثیل

فيالحقیقت اقبال کوئي شہادت بلا واسطه سچے هونے اُس امر کے جس کا که اقبال هی نهیں هی بلکه اقبال کو سني سنائي شہادت کي ایک قسم تصور کرنا چاهیئے — مثلاً زید نے بکر کے روبرو اقبال کیا که موضع اسلام پور میں نے پانچ هزار روپیه کو هنده سے خریدا هی — عمرو نے زید مشتري اور هنده بایعه پر شفع کي نالش کي اور زید نے جواب دعوی میں بیان کیا که موضع مذکور کي قیمت نو هزار روپیه دي

گئي هی اب عمرو مدعي نے بغرض ثبوت اس امر کے که واقعي قیمت پانچ هزار روپیه زید نے هنده کو دیئے تھے بکر کو بطور گواه کے طلب کیا — موافق قاعده عام قانون شهادت کے بیان بکر کا که زید سے اُس نے پانچ هزار روپیه قیمت هونا سنا هی سني سنائي شهادت هی اور قابل ادخال نهوتي اس وجهه سے که اول تو یهه ضرور نهیں که زید نے بکر کے سامنے اقبال کیا تو سچ کها هو — دوسرے یهه که اقبال زید جو که بکر کے سامنے کیا گیا بلا حلف تها — تیسرے یهه که اُس بیان پر کوئي جرح کا موقع نهیں ملا تها — لیکن منشاء قانون میں بکر کي شهادت کو قابل ادخال قرار دیا هی اس اصول پر که کوئي شخص کبھي اپنے مضر بات نهیں کهتا اور اس وجهه سے جو اور شهادت کي صداقت کے دریافت کرنے کے لیئے قواعد مقرر کیئے گئے هیں اس سے متعلق نهیں کیئے گئے اور اس کي وجهه یهه هی که جب که ایک شخص خود ایک امر کو جو که اُس کے مضر هی تسلیم کرتا هی تو اوروں کو کیا غرض که اُسکي صداقت پر شک کریں — اکثر ایسا هوتا هی که اقبال کرنے کے وقت شخص اقبال کننده کو یهه یقین نهیں هوتا که وه اپنے مضر بات بیان کرتا هی بلکه اُس کے خلاف یقین هوتا هی لیکن تاهم وه شهادت قابل ادخال تصور کي گئي هی اور زید مشتري کا اقبال مذکور بمقابله اُسکے قابل ادخال شهادت هی — واضح رهے که اثر ایسے اقبال کا مضر اقبال کننده کے هونا ضرور هی ورنه اُس کي نسبت شهادت داخل نهوگي سوائے اُن صورتوں کے جن کي تصریح دفعه ۲۱ ایکٹ هذا کي ضمن ۱ و ۲ و ۳ میں کي گئي هی — جب که کوئي اقبال ثابت کرنا منظور هو تو اُس کل اقبال کي شهادت لیني چاهیئے گو ایک جزو اُس کا مضر هو اور ایک مفید کیونکه جب تک که پورا بیان نه سنا جاے اُس جزو کے جو که اُس کے مضر هی پورے معني سمجهه میں نهیں آسکتے گو یهه ضرور نهیں که تمام بیان پر پورا یا برابر اعتبار هو *

اقسام اقبال

اقبال دو قسم کے هیں ایک وه که مقدمات دیواني سے تعلق رکھتے هیں اور دوسرے وه جو که مقدمات فوجداري سے علاقه رکھتے هیں یعني بیانات ملزم جو اُس کے بمقابله میں بغرض شهادت جرم پیش کیئے جاتے هیں — دیواني کے اقبال

فوجداری کے اقبال میں بہت فرق هی اور اقبال فوجداری کی وقعت اقبال دیوانی سے بہت زیادہ هی یہاں تک کہ قانوناً صرف بیان ملزم پر عدالت فوجداری جرم کو ثابت تصور کرکے سزا دیدیتی هی چنانچہ دفعہ ۳۲۴ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع میں یہہ لکھا هی کہ :—

اگر شخص ملزم ایسی عدالت کے روبرو کسی جرم کے ارتکاب کا اقبال کرے جو اُس جرم کے تجویز کرنے کی مجاز هو تو وہ عدالت اُسی کے اقبال کی بناہ پر اُس کو مجرم قرار دے سکتی هی *

دفعہ ۳۲۴ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع

اور حسب منشاء ضابطہ دیوانی کے جب عدالت اُس صورت میں جبکہ مدعاعلیہ اقبال کرتا هی ڈگری صادر کرتی هی تو وہ اس اصول پر نہیں هی کہ دعوی

اقبال دیوانی

ثابت هی بلکہ اس اصول پر هی کہ جب مدعاعلیہ خود ایک ذمہداری اپنے ذمہ قبول کرتا هی تو فی نفسہ وہ اقبال کافی وجہہ قایم هوجانے اُس ذمہ داری کی هی اور ظاهرا معلوم هوتا هی کہ منشاء دفعہ ۵۸ — ایکٹ هذا جس میں واقعات مسلمہ کا ذکر هی متعلق کارروائی هاے دیوانی کے هی — لیکن اقبال فوجداری سے اگر ثبوت جرم تصور نہوتا تو سزا اس وجہہ سے نہ مل سکتی کہ کسی رعایا کے ناحق قید هو جانے سے عملداری کا نقصان هی اور دیوانی کی ڈگری هو جانے سے صرف مدعاعلیہ کا نقصان هوتا هی نہ راج کا — اور یہہ قاعدہ اس وجہہ سے قایم کیا گیا هی کہ یہہ غالب قیاس هوتا هی کہ کوئی بے جرم شخص اپنی زندگی یا آزادی یا حرمت کو ایک ایسے بیان سے جو کہ جھوٹا هو خطرہ میں نہیں ڈالتا اور قانون نے اس بات کی خاص احتیاط کی هی کہ اقبال فوجداری بوجہہ کسی دھمکی یا اقرار یا کسی اور دباؤ ناجایز کے نہ کیا گیا هو ۵ اور آیندہ ایکٹ هذا میں بھی ایسے اقبالات فوجداری جن کا هونا کافی احتیاط سے کیا جانا نہ معلوم هو غیر متعلق قرار دیئے گئے هیں ۶ *

۵ دیکھو دفعہ ۱۲۰ سے ۱۲۲ تک و دفعہ ۱۸۴ و ۱۹۳ و دفعہ ۳۴۲ سے دفعہ ۳۴۶ تک ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع

۶ دیکھو دفعہ ۲۴ سے دفعہ ۳۰ — ایکٹ هذا تک

لیکن یہہ امر ملحوظ رهنا چاهیئے که اقبال فوجداري کے معني صرف یہہ هیں که ملزم خود اپني زبان سے بیان کرے که اُسنے جرم کیا اور ایسے اقبالات جو

> اقبال فوجداري

که متعلق اُن افعال ملزم کے هیں جنمیں که نیت جرم داخل نهیں هی وہ گو مقدمات فوجداري میں کیئے گئے هوں اقبال فوجداري نهیں هیں — مثلا ایک مقدمه میں جسمیں که ملزم پر جرم تصرف بیجا مجرمانه کا الزام لگایا گیا تها تو ملزم کے کارنده مجاز کا اقبال نسبت وصولیابي روپیه کے صرف اِس امر کي شهادت تصور کیا گیا که روپیه اُسکے کارنده نے وصول پایا — اور اِس امر کي شهادت میں که روپیه ملزم کے هاتهه میں پهنچا اگر وہ اقبال پیش کیاجاتا تو منظور نهوتا — جج نے اِسکي نسبت یہہ تجویز کیا که "سب سے اول امر اِس مقدمه میں یہہ هی که مدعاعلیه کے کارنده مجاز کے هاتهه میں روپیه پهنچا اِسکے ثبوت میں اقبال دیواني بهي داخل هوسکتا هی، کیونکه امر واقعه کا اثبات مقدمه فوجداري کا هو یا دیواني کا ایک هي طرح پر هوتا هی — گو مدعاعلیه کے کارنده مجاز کا روپیه وصول پانا مدعاعلیه کو بمقدمه دیواني ذمهدار کرتا هی لیکن مقدمه فوجداري میں کارنده کا روپیه پانا مدعاعلیه پر کچهه اثر نهیں رکهه سکتا" *

اِس دفعه کي شرح ختم کرنے سے پهلے یہہ بات مناسب معلوم هوتي هی که اُن اقبالوں کا بهي ذکر کیا جاوے جنکے ذریعه سے تمادي کے اثر سے دعوي محفوظ رهتا

> اقبال حافظ تمادي

هی — قانون نسبت ان اقرارات کے مندرج هے دفعه ۲۰ قانون تمادي ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع میں اور وہ دفعه یہہ هی :—

کسي اقرار یا وعده کے سبب سے جو کسي قرضه یا مال متروکه کي بابت کیا گیا هو مقدمه ایکٹ هذا کي تاثیر سے باهر نه سمجها جاویگا اِلا اُس حال میں که وہ اقرار یا وعده اُس فریق کي کسي ایسي تحریر میں مندرج هو جسپر قبل منقضي هونے میعاد معین کے اُس فریق نے

> دفعه ۲۰ (الف) ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع

جسپر اُسکي بابت نالش کيجاوے يا اُسکے مختار مجاز عام يا خاص نے دستخط کيئے هوں *

شرح

اُن لوگوں کي نسبت جو تحرير نهيں کرسکتے کوئي صاف منشاء قانون کا معلوم نهيں هوتا ليکن ظاهرا ايک تحرير پر نشاني ناخوانده شخص کے هاتهه کي کافي تصور هوگي — ليکن مهر لگانا کافي تحرير نهيں سمجها جاويگا جيسا که ايک مقدمه ميں هائي کورٹ کلکته نے يهه تجويز کيا که دستخط کرنا اقبال تحريري پر ايک بات هى اور مهر لگانا شي ديگر [7] اور في نفسه مهر لگانے سے يهه بات ثابت نهيں هوتي که مدعاعليه کي غرض اپنے دستخط کرنے کي تهي — اور يهه امر تمثيلات دفعه هذا ميں صاف کرديا گيا هے که مهر کرنا وقعت دستخط کي نهيں رکهتا — اور حسب منشاء قانون کے دستخط هونے شخص مديون کے لازمي هيں چنانچه ايک خط جس ميں که مديون اقبال ذمه‌داري کرتا هى اور جس خط پر که دستخط نهيں هيں اُس سے نئي ميعاد تمادي شروع نهوگي [8] *

تتمه دفعه ۲۰ — ايکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع (ب)

جس حال ميں که ايسي تحرير موجود هو ايک نئي ميعاد سماعت مطابق نوعيت اصل مواخذه کے اُسوقت سے شمار کيجا ويگي جبکه اقرار يا وعده پر دستخط کيئے گئے هوں *

تتمه دفعه ۲۰ — ايکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع (ج)

جس حال ميں که تحرير متضمن اقرار يا وعده کے بلا تاريخ هو تو دستخط کے وقت کي بابت شهادت زباني ليجا سکتي هے ليکن جس حال ميں که اُس تحرير کا تلف يا گم هوجانا بيان کيا جاوے تو اُسکے مضمون کي بابت شهادت زباني منظور نهوگي *

شرح

يهه جزو اِس دفعه‌کا خاص کر قانون شهادت سے متعلق هے اور دفعه ۹۱ و ۹۲ ميں جو مشعر ممانعت ادخال شهادت لساني نسبت امور مندرجه دستاويز کے هيں جو لفظ شرايط مستعمل هوا

---

۷ رمضان علي بنام اچهومن پرشاد ويکلي جلد ۸ صفحه ۵۱۳

۸ بابو رام نراين بنام هرديداس هائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي ۱۷۸۶ سنه ۹۷ ع منفصله ۱۰ فروري سنه ۱۸۶۸ ع

هی اُسمیں ظاهرا تاریخ دستاویز داخل نهیں هے اور اگر تاریخ دستاویز کو منجمله شرایط کے تصور بهي کیا جاوے تب بهي بموجب دفعه ۹۲ ـ ایکٹ هذا کے شهادت زباني نسبت تاریخ تحریر دستاویز کے داخل هو سکتي هی ــ ماسواے اِسکے جبکه ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع جوکه قبل قانون شهادت ایکٹ اول سنه ۱۸۷۲ع کے نافذ هوا اور صراحتاً اُسکے ذریعه سے منسوخ نهیں هوا تو حسب منشاء دفعه ۲ فقره اخیر ایکٹ هذا کے بدستور نافذ اور ایکٹ شهادت پر غیر متاثر هی *

تشریحات دفعه ۲۰ ـ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع

(۱) واسطے اغراض دفعه هذا کے اقرار یا وعده کافي هی گو اُسمیں تصریح خاص تعداد قرضه یا مال متروکه کي نهو یا یهه لکها هو که وقت ادا یا حوالگي کا هنوز نهیں آیا هی یا اُسکے ساتهه انکار ادا یا حوالگي کا هو یا دعوی کسي رقم کے مجرا هونے کا کیا گیا هو یا بجز مدیون یا موصي له کے کسي اور شخص کے نام لکها هو ــ لیکن وه وعده یا اقرار صراحتاً متضمن تعهد ادا یا حوالگي قرضه یا مال متروکه کا بلا کسي شرط کے متضمن اقبال ذمهداري کے هونے کا هو *

شرح

اِس امر کا قرار دینا که اقبال بلاشرط متضمن تعهد اقبال ذمهداري کیا هی ایک مشکل امر هی اور مندرجه حاشیه نظیروں کے دیکهنے سے اُسکا حال بخوبي واضح هوتا هی [9] *

تتمه دفعه ۲۰ ــ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ (ب)

(۲) اِس دفعه کي کسي عبارت سے یهه لازم نهوگا که منجمله چند شرکاء یا اوصیاء کے کسي پر مطالبه معتض اِسوجهه هوسکے که اُن میں سے دوسرے نے کسي تحریري اقرار یا وعده پر دستخط کیئے هیں *

---

[9] کشبن بنام منگلین مجوزه هائي کورٹ الدآباد منقوله ۵ نومبر سنه ۱۸۷۰ع ــ و واي منک بنام شیرمن بنگال جلد ۵ صفحه ۲۱۹ ــ و راجوس بنام مقبرل بنگال جلد ۶ صفحه ۵۵ ــ و مانس بنام پیٹي مجوزه هائي کورٹ الدآباد منقوله ۲۵ مئي سنه ۱۸۷۲ع *

چنانچه ایک مقدمه میں هائي کورت ممالک مغربي و شمالي نے یهي امر تجویز کیا هی [۱] لیکن اگر منجمله چند شرکاء یا اوصیاء کے ایک کو اورونکي طرف سے دستخط کرنے کا اختیار هو تب یهه تشریح متعلق نهوگي اور تمادي دوباره از سر نو شروع هوگي *

شرح

نسبت ایسے اقبال تحریري کے جو موثر تمادي هوتا هی مفصله ذیل امور گویا که لب لباب قانون هیں :—

لب لباب قانون نسبت اقبال تحریري حافظ تمادي

اول یهه که تحریر ضرور هوني چاهیئے *

دوم — تحریري اور دستخط شده اقبال ایسا هو که جس سے ذمهداري بلا شرط حاصل هوتي هو *

سوم — جس صورت میں اقرار ذمهداري منحصر کسي شرط پر هو تو وه اقرار کافي اور حافظ میعاد نهیں [۲] *

چهارم — اقبال ذمهداري گو کسي شخص غیر سے کیا هو تب بهي کافي اور حافظ میعاد هی [۳] اور بعض مقدمات میں یهه بهي تجویز هوا هی که شخص غیر سے اقبال کرنا واسطے باز رکهنے اثر تمادي کے کافي نهیں هی لیکن وه نظایر حسب منشاء دفعه ۴ — ایکت ۱۴ سنه ۱۸۵۹ع کے قائم هوئي تهیں اور اب متعلق نهیں هیں کیونکه تشریح اول دفعه ۲۰ — ایکت ۹ سنه ۱۸۷۱ع میں یهه صریح لکها هی که شخص غیر سے اقبال کرنا کافي هی *

دو مقدموں میں هائي کورت الهآباد و کلکته سے یهه تجویز هوا هی که حسب منشاء دفعه ۱ ضمن ۱۵ ایکت ۱۴ سنه ۱۸۵۹ع کے اقبال تحریري جو که مرتهن نے نسبت حق راهن کے یا نسبت اُسکے استحقاق انفکاک کے جو که اُس مرتهن نے اپنے ایک خط میں بنام شخص غیر

۱ دیکهو مقدمه خوشحالچند بنام پامر
۲ پنک بنام منگلا ومای رمیا مدراس جلد ۳ صفحه ۲۰۸
۳ نظامالدین بنام محمدعلي مدراس جلد ۴ صفحه ۳۸۵ — و مقدمه مدهو سودهن چودهري بنام برج ناتهه چندر بنگال جلد ۶ صفحه ۲۹۹

لکھا تھا اس امر کے لیئے کافی ہی کہ تاریخ تحریر اقبال مذکور سے تمادی شمار کي جاوے [۴] *

پنجم — مقدار ذمہ‌داري کا تعین هونا ضروري نہیں هی [۵] *

ششم — اقبال تحریري میں ضرور نہیں کہ بیان هو کہ کس سے اقبال کیا یا یہہ کہ کب کیا اور یہہ امور شہادت شخصي یعني زباني سے ثابت هو سکتے هیں *

هفتم — کوئي خاص مقام دستاویز پر ضرور نہیں کہ وهیں دستخط هوں دستاویز کي کسي جگہہ پر دستخط هوں کافي هیں [۶] *

هشتم — اقبال تحریري قبل انقضاء میعاد معینہ متعلقہ ذمہ‌داري کے کیا گیا هو ورنہ حافظ میعاد نہوگا *

امور متذکرہ بالا نتایج هیں منشاء دفعہ ۲۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے جسکي وجہہ سے قانون تمادي میں بہت ترمیم هوئي هی اور جو نظایر کہ امور مصرحہ بالا کے خلاف هوئے هیں وہ قبل اجراء ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے هوئے اب وہ متعلق اور قابل استدلال نہیں هیں *

تمثیلات دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

زید ایک تمسک کے لکھدینے والے نے خود ایک چٹھي باقرار اداے قرضہ اپنے داین عمرو کے نام لکھي اور زید نے اپني مہر اُسپر کي لیکن اُس چٹھي پر دستخط نہیں کیئے *

اُس نے ایک جزو قرضہ کا ادا کردیا اور باقي کے ادا کرنے کا اقرار زباني کیا *

اُسنے ایک اشتہار اس مضمون کا کیا کہ اوسکے داین اپنا دعوی واسطے جانچ کرنیکے پیش کریں *

ان مقدمات میں سے کسي میں بھي قرضہ ایکٹ هذا کي تاثیر سے باهر نہیں هی *

۴ ایسري سنگھہ بنام بشیشر سنگھہ منفصلہ هائي کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۸۶۸ع نمبري ۳۷۹ خاص سنہ ۱۸۶۸ع — و درگوپال سنگھہ بنام کاشي‌رام پانڈے ویکلي جلد ۳ صفحہ ۳

۵ هریس بنام یوروپ مندرجہ بنگال جلد ۹ صفحہ ۴۳ — و بہاري لعل سہاے بنام اومیشچندر دازمدار ویکلي جلد ۹ صفحہ ۱۲۰

۶ خواجہ محمود جان اللہ بنام دنکھا ایر مدراس جلد ۲ صفحہ ۷۹

يهه تمثيلات حسب منشاء دفعه ۲۰ كے لكهي گئي هيں ليكن اگر زيد مديون نے ايك جزو ايك قرضه كا جو كه معاهده تحريري پر مبني هو ادا كركے دستاويز پر يا اپنے بهي كهاته ميں يا داين كے بهي كهاته ميں نشان كرديا هي تو حسب منشاء دفعه ۲۱ — ايكٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع كے قرضه اثر تمادي سے بري هو جاويگا *

دفعه ۲۱—ايكٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع أن اقبالات سے متعلق هي جنسے كه تمادي از سر نو شمار هوتي هي ليكن چونكه وه زيادهتر متعلق اقبال بذريعه طريق عمل كے هي اسوجهه سے أسكا ذكر شرح دفعه ۸ كے ايكٹ هذا ميں مناسب سمجهه كر كيا گيا هي [۷] *

دفعه ۱۸ بيانات جو كسي كارروائي كے فريق نے يا فريق مذكور كے ايسے مختار نے كيئے هوں جنكو عدالت بحسب حالات مقدمه يهه تصور كرتي هو كه صراحتاً يا بحسب مفهوم وه مختار أسكي طرف سے أن بيانات كے كرنے كا مجاز هي اقبال ميں داخل هيں *

اقبال فريق مقدمه يا أسكے مختار مجاز كا

اس دفعه ميں واضعان قانون نے چار صورتيں ايك ايسي حالت كي بيان كي هيں كه جنكي وجهه سے بيان ايك شخص كا بمقابله اسكے حجت الزامي تصور هو سكتا هي اور فقره اول ميں سب سے اول صورت ادخال اقبال كي بيان كي هي *

يهه ظاهر هي كه جب ايك فريق مقدمه كوئي امر بيان كرے تو أسكے مقابله ميں وه بيان بطور شهادت استعمال هو سكتا هي اور بحالت مختار مجاز هونے كے ايسے مختار كا بيان بهي أس مختار كے اصل مالك كے مقابله پر بطور شهادت مستعمل هو سكتا هي — يهه امر ضروري هي كه أس مختار كو اختيار ايسے بيان كرنيكا اصل مالك سے پورا حاصل هو ورنه وه

[۷] ديكهو شرح دفعه ۸ سنه ايكٹ هذا صفحه ۳۷ سے ۵۰ تك

بیان نسبت اُس معاملہ کے قابل ادخال نہیں — مثلاً ہر مقدمہ میں
مختار یا وکیل مجاز کا بیان بمقابلہ اُسکے موکل کے مستعمل ہو سکتا ہی
بشرطیکہ وہ بیان مابین حد اختیار اُس وکیل یا مختار کے ہو — اسی
طرح پر اگر کوئی مالک مکان بذریعہ مختارنامہ خاص کے کسی شخص کو
واسطے بیع کے اپنا مختار مقرر کرے اور وہ مختار اُس مکان کی بیع کرنے کے
وقت نسبت اوس معاملہ کے کوئی بیان کرے تو وہ بمقابلہ بایع مکان کے
مستعمل ہو سکتا ہی — فیلڈ صاحب نے بحوالہ کتاب استوری صاحب کے
ایک مثال لکھی ہی کہ ایک مسافر نے ریل کی کمپنی پر واسطے ہرجہ اپنے
اسباب تلف شدہ کے دعوی کیا تھا اور جب اُس مسافر نے ریل سے اوترتے وقت
ملازم ریلوی سے جسکا کام اسباب کی خبرداری کرنے کا تھا نسبت اپنے اسباب
کے حال دریافت کیا کہ کیونکر تلف ہوا تو جو بیانات اُس ملازم ریلوی نے
اُس وقت اُس مسافر سے کیئے بمقابلہ ریلوی کمپنی کے اقبال تصور کیئے
جاکر قابل ادخال قرار پائے *

یہہ ایک اصول قانون شراکت کا ہی کہ چند اشخاص ملکر ایک عام
مقصد کی غرض سے ایک تجارتی شراکت قایم کریں تو بیان ہر فرد شریک
کا نسبت اُس مقصد عام کے اقبال بمقابلہ اوروں کے تصور ہوگا کیونکہ
ایسی صورت میں گویا ہر شریک دوسرے کا مختار مجاز ہی *

لیکن تشریح ۲ دفعہ ۲۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع قانون تمادی سے
اقرارات ایک شریک کی نسبت دوسرے شریک کے موثر نہ ہونگے ۸ *

اقبال فریق مقدمہ بحیثیت قایمقامی

بیانات اُن فریق کے جو بقایمقامی کسی شخص کے مدعی یا مدعاعلیہ ہوں اقبال نہیں ہیں اِلا اُس حال میں کہ وہ بیانات اُس وقت کیئے جاویں جبکہ فریق مقبل حیثیت قایمقامی کی رکھتا ہو *

۸ دیکھو شرح دفعہ ۲۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع تتمہ دفعہ ۱۷ ایکٹ ھذا

اس فقرہ میں دوسري صورت بیان کي گئي هی یعني یهه که جبکه اقبالات ایسے اشخاص کے هوں جو که بذات خود فریق نهوں بلکه بحیثیت قایمقامي فریق هوں — فیلڈ صاحب نے اپني کتاب میں مفصله ذیل مثالیں قایمقامي کي بیان کي هیں :—

اول — ایسا نئے شخص دیوالیے کا *

دوم — مهتمم یا منتظم جائداد متوفی کا *

سوم — مهتمم یا منتظم جائداد نابالغ کا بذریعه سارٹیفکٹ ایکٹ ۴۰ سنه ۱۸۵۸ع *

بیانات جو اشخاص مفصله ذیل نے کیئے هوں :—

اقبال اشخاص حقدار

(۱) اُن اشخاص نے جو کسي کارروائي کے امر متنازعه میں حق کسي ملکیت یا زر نقد کا رکھتے هوں اور بمنصب رکھنے اُس حق کے اُن بیانات کو کریں *

(۲) اُن اشخاص نے جنسے فریق مقدمه نے اپني حقیت شی متنازعه مقدمه مذکور حاصل کي هو *

اقبال اشخاص جنسے که حق حاصل هوا

یهه بیانات اقبال میں داخل هیں مگر اِس شرط پر که وہ اُس زمانه میں کیئے گئے

هوں جبکه اُن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیت رکھتے تھے *

واضعان قانون نے اس فقرہ دفعہ هذا میں دو صورتیں بیان کي هیں *

اول ـــ یہہ کہ اُن لوگوں کا بیان جنکو کہ شی متنازعہ فیہ میں حق حاصل هو بمقابلہ دیگر حقداران اقبال هوتا هی ـــ مثلاً بیان ایک شریک کوٹھي تجارتي کا بمقابلہ دوسرے شریک کے اقبال کے طور پر مستعمل هو سکتا هی اور اسیطرح پر بیان ایک مدیون تمسک کا بمقابلہ دوسرے مدیون کے بطور اقبال شہادت متصور هو سکتا هی بشرطیکہ تمسک اجمالي هو ـــ اور علی‌هذالقیاس اگر چند اشخاص کو ایک هي وصیت‌نامہ کے ذریعہ سے کچھہ جایداد پھونچي هو تو ایک شخص کا بیان نسبت وصیت مذکور بمقابلہ دیگر اشخاص کے (جنکو اُس وصیت کے ذریعہ سے جایداد پھونچي هو) بطور اقبال شہادت میں مستعمل هو سکتا هی *

دوم ـــ اُن لوگوں کا بیان جنسے کہ حق حاصل هوا هی بمقابلہ اُنکے جنکو کہ حق حاصل هوا هی اقبال خیال کیا جاتا هی ـــ مثلاً بیان مورث بمقابلہ وارثونکے شہادت میں داخل هو سکتا هی اور اس هي طرحپر بایع کا بیان (جو کہ ما قبل بیع کیا گیا هو) بمقابلہ مشتري مستعمل هو سکتا هی *

غرضکہ ایک فقرہ کي صورت دوسرے کے برعکس هی اور لفظ (جنکو) اور لفظ (جنسے) قابل مزید غور هیں ـــ لیکن سب سے ضروري امر قابل غور یہہ هی جو کہ ان الفاظ قانون سے ظاهر هوتا هی یعني " مگر اُس شرط پر کہ وہ (اقبالات) اُس زمانہ میں کیئے گئے هوں جبکہ اُن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیت رکھتے تھے "*

اور جو بیانات کہ اُس زمانہ میں کیئے گئے ہوں اور اُن حالتوں میں ہوئے ہوں جبکہ وہ اشخاص حقیت نہ رکھتے ہوں اسوجہہ سے غیر متعلق قرار دیئے گئے ہیں کہ یہہ نہایت خلاف انصاف ہوتا کہ ایک شخص جو کہ اپنی حقیت کسی جایداد میں علیحدہ کرچکا تاہم اُسکو ایسے اختیارات باقی رہیں کہ جسکے ذریعہ سے وہ اُن لوگوں کو جو کہ اُس سے اپنا حق حاصل کرتے ہیں کسی اقبال سے ضرر پہنچاوے مثلاً اقبال ایک شخص کا جسکے حق میں ہنڈوی لکہی گئی ہو اور جو اقبال کہ بعد بیچنے اُس ہنڈوی کے اُسنے کیا ہو بمقابلہ مشتری ہنڈوی کے قابل ادخال نہیں ــــ اور اِسی طرح پر اقبال ایک دیوالیہ کا نسبت کسی قرضہ کے (جو اقبال کہ اگر قبل دیوالہ نکلنے کے کیاجاتا قابل ادخال ہوتا) وہی اقبال اگر بعد دیوالہ نکلنے کے کیا جاوے جبکہ دیوالیہ پر قرضہ کی ذمہداری باقی نہیں رہتی قابل ادخال نہیں *

بیانات بزمانہ عدم حقداری غیر موثر ہیں

یہی اصول عموماً متعلق ہی واہب اور موہوبلہ بایع اور مشتری سے بھی مثلاً مثال مقدمہ شفع جسکا ذکر فقرہ آخر صفحہ ۹۵ و ۹۶ میں ہوا ہی اور جسمیں ہندہ بایعہ اور زید مشتری اور عمر شفیع تھے اگر اقبال نسبت زر ثمن کے جو کہ زید مشتری نے بکر کے روبرو کیا وہ اقبال ہندہ بائعہ نے کیا ہوتا تو اُسکا اقبال اس وجہہ سے قابل ادخال شہادت نسبت مقدار اصلی زر ثمن کے نہ سمجہا جاتا کہ وقت اقبال کے وہ جائداد متنازعہ فیہ بیع کرچکے تھے اور اُسکا حق اُس جائداد میں باقی نہ رہا تہا *

ضمن اول فقرہ دفعہ ھذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے ہی جو فریق مقدمہ تو نہیں ہیں لیکن جنکا نفع نقصان شی یا امر متنازعہ فیہ میں متعلق ہو اور وہ اِس وجہہ سے قابل ادخال تصور کیئے گئے ہیں کہ گو وہ فریق مقدمہ تو نہیں ہیں لیکن تاہم مقدمہ میں اُنکا تعلق ہی مثلاً اقبالات موصی لہ کے اُس حد تک اقبال تصور ہوکر بمقابلہ وصی کے شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں کہ جس حد تک موصی لہ اور وصی کے حقوق واحد ہیں *

وجہہ ادخال بیانات اشخاص حقدار

غرض که بیانات تمام اُن اشخاص کے جنکے حقوق واحد هوں بطور اقبالات شهادت میں داخل هو سکتے هیں مثلاً اقبال ایک شریک کوٹهي مهاجني یا تجارتي کا جونسبت اُن معاملات کوٹهي مشترکه کے هو جو معاملات که قبل انفساخ شراکت کیئے هوں قابل ادخال هیں گو وه بیانات ما بعد فسخ شرکت کے کیئے گئے هوں کیونکه اُن معاملات دوکان مشترکه سے جو قبل انفساخ شرکت کے هوئے هیں جو ذمهداریاں پیدا هوتي هیں وه سب شرکاء پر هوتي هیں گو شراکت فسخ هو گئي هو *

لیکن یهه امر اهم که ایک شریک کے اقبال کا اثر دوسرے شریک شخص پر کسقدر رکها جاوے بالکل رائے حاکم عدالت پر چهوڑا گیا هی کیونکه بعض حالتوں میں ایسا هوتا هی که ایک شریک بغرض ضرر پهونچانے دوسرے شریک کے اپنا نقصان گوارا کرکے ایسے بیانات اور اقبالات کیا کرتے هیں که جو اِس دفعه کے موافق موثر شهادت هیں *

ضمن دوم فقره هذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے هی جو که فریق مقدمه تو نهیں لیکن وه هیں جنسے که فریق مقدمه کو حق حاصل هوا هی مگر شرط ضروري یهه هی که فریق مقدمه نے اُن اقبالوں کے بعد حقیت حاصل کي هو اور نیز مابین اُن اشخاص کے جنکے وه قایم‌مقام هوں اور خود فریق مقدمه کے ایک تعلق هو مثلاً جیسا تعلق که مابین اشخاص مفصله ذیل کے هوتا هی *

> مابین شخص اقبال کننده اور اس شخص کے جسکے مقابله پر اقبال مستعمل کیا جاتا هی تعلق ضرور هی

اول — بذریعه معاهده :—

واهب	اور	موهوب له
پٹه دهنده	اور	پٹهدار
بایع	اور	مشتري
راهن	اور	مرتهن

دوم — بذریعه وراثت :—

مورث .	اور	وارث

سوم — بذریعہ وصیت :—

موصی اور موصی لہ

چہارم — بذریعہ تقرر :—

موصی اور وصی

متوفی بلا وصیت اور اُسکی جائداد کا منتظم

پنجم — بذریعہ احکام قانون :—

مالک سابق جسکی جائداد گورنمنت نے ضبط کی اور مالک مابعد جسکو وہ جائداد عطا ہوئی

اور اقبالات پہلے اُن اشخاص کے جنسے کہ تعلق بعدیت ہی بمقابلہ اِن پچھلے اشخاص کے جنکو کہ ایسا تعلق ہی اِس وجہہ سے قابل ادخال تصور کیئے گئے ہیں کہ اُنکی حقیت فی الحقیقت وہی حقیت ہی جو کہ پہلے اشخاص کی تہی لیکن اُنکے اقبالات اُس حد تک مؤثر ہونگے جہاں تک کہ حقیت دونوں کی واحد ہو مثلا :—

وصی اگر کسی قرضہ یافتنی موصی کا دعوی کرے تو مدعاعلیہ ایسے اقبال کو جو کہ موصی نے نسبت وصولیابی اُس قرضہ کے جسکا کہ دعوی ہی کیا ہو بمقابلہ اُسکے وصی کے شہادت میں داخل کر سکتا ہی اور اِسی طرح پر اقبال مورث کا بمقابلہ وارث کی نسبت حقیقت اُسکی جائداد کے قابل ادخال ہی *

ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ہی کہ مشتری نیلام جائداد بعلت بقایاء مالگذاری سرکار کو کوئی تعلق اصل مالک سے نہیں ہوتا اور وہ مالک سابق سے اپنی حقیت حاصل نہیں کرتا اور اِس وجہہ سے وہ پابند مالک سابق کے افعال کا نہیں ہی [9] اور اِسیطرح پر بوجہہ خاص اثر احکام قانون کے جو جائداد بعلت بقایاء مالگذاری نیلام ہوتی ہی وہ جملہ مطالبات اور ذمہداریوں سے پاک صاف ہوکر مشتری کو ملتی ہی چنانچہ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع میں جو متعلق مالگذاری ہی نسبت نیلام جائداد بعلت بقایاء مالگذاری کے دفعہ ۱۶۷ میں صاف لکہدیا گیا ہی اور وہ یہہ ہی :—

---

۹ منشی بذالرحیم بنام پوران‌دھندت ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۲۲ — و گرلک منی‌داسی بنام ہوریچندر‌گھوس ویکلی جلد ۸ صفحہ ۶۲

نيلام أس اراضي کا جو حسب دفعه ملحقه بالا (يعني بعلت بقاياء مالگذاري) کيا جاوے تمام ذمهداريوں سے مبرا هوگا *

دفعه ۱٦۷ - ايکٹ ۱۹ سنه ۱۸۷۳ع

اور تمام عطيات اور معاهدات جو کسي اور شخص نے بجز مشتري کے أسي اراضي کي بابت پيشتر کيئے هوں مشتري نيلام کے مقابله ميں فسخ هونگے *

دفعه هذا کي ضمن اول کي کوئي عبارت صورت هاے مفصله ذيل سے متعلق نهوگي *

(الف) اضلاع يا جزو اضلاع بندوبستي استمراري ميں أن مستاجريوں سے جو به نيک نيتي اور لگان واجبي پر رقبه مصرحه کے ليئے مالک سابق نے أس ميعاد کے واسطے جو بيس سال سے زياده نهو بذريعه پٿهجات تحريري حسب ضابطه رجسٽري شده کے ديئے هوں *

(ب) تمام اضلاع ميں أن اراضيات سے جو بذريعه پٿهجات بلافريب کے لگان واجبي پر ميعاد معين يا دوام کے ليئے مکانات سکونت يا کارخانوں کے تعمير کي غرض سے يا کان يا باغات يا تالاب يا نهر يا معبد يا مقابر کے واسطے کسيکے قبضه ميں هوں اور وه اراضيات اغراض مصرحه پٿه ميں مستعمل رهي هوں *

ضمن دوم دفعه هذا غالباً أن اقرارات سے بهي متعلق هى که جنکي وجهه سے حسب احکام شرع محمدي أس شخص کو جسکي نسبت اقرار کيا گيا هى استحقاق وراثت حاصل هو جاتا هى — اور ايسے اقبالات اسوجهه سے متعلق هيں که عموماً يهه اقبالات أن اشخاص کے هوتے هيں جنسے که هر نزاع وراثت ميں فريقين مقدمه حقيت حاصل کرتے هيں *

اقرار شرعي

تعريف شرعي اقرار کي يهه هى :—

تعريف اقرار شرعي

دينا ايک اطلاع کا به نسبت کسي حق کے بحق کسي دوسرے شخص کے بمقابله اپنے *

مثلاً یہہ کہنا کہ فلاں شخص کا میرے ذمہ اِسقدر روپیہ ھی ایک اقرار شرعي ھی *

اور شرط ضروري یہہ ھی کہ مقر ذي عقل اور بالغ ہو — اور اثر اقرار کا یہہ ہوتا ھی کہ وہ اقرار في نفسہ امر مقربہ کے وجود کا ثبوت ہوتا ھی اور جبکہ اقرار ثابت ہو جاوے تو ایسے ثبوت کي جو عام اُمور کے ثابت کرنے کے لیئے ضرور ھی کچھہ حاجت باقي نہیں رھتي اور اقرار سے نسبت امر مقربہ کے پورا حق تا حد اقرار بحق مقر لہ قائم ہو جاتا ھی — پس في الحقیقت اقرار شرعي میرے نزدیک ایک اعلیٰ قسم کا اقبال قانون شہادت ھی اور وہ گو سني سنائي شہادت ھی تاھم قابل ادخال ھی جیسا کہ شرح دفعہ ۱۷ — ایکٹ ھذا میں بیان کیا گیا ھی [۱] *

اقرار بالنسب حسب احکام شرع محمدي

لیکن احکام شرع محمدي نے ایسے اقرارات کو جو کہ نسبت نسب کے کیئے جاویں ایک خاص وقعت دي ھی اشخاص ذکور شرعاً چار شخصوں کي نسبت ایسا اقبال نسب کر سکتے ھیں اور ایسے اقبال کے ذریعہ سے وہ لوگ جنکي نسبت اقبال کیا جاوے حقوق وراثت بغیر احتیاج ثبوت شہادت بالواسطہ [۲] کے حاصل کر سکتے ھیں اور وہ یہہ ھیں :-

۱ — باپ
۲ — ماں
۳ — اولاد
۴ — زوجہ

سواء اِن چار شخصوں جنکا اُوپر ذکر ہوا اور کسي کي نسبت اقبال مرد کا مؤثر ثبوت نسب نہوگا *

اشخاص اناث مفصلہ ذیل اشخاص کي نسبت اقبال نسب کرسکتے ھیں *

۱ — باپ
۲ — ماں
۳ — شوھر

---

۱ دیکھو صفحہ ۹۵ و ۹۶
۲ نسبت نوعیت شہادت با واسطہ و بلاواسطہ دیکھو دفعہ ۶۰ و دفعہ ۳۲

لیکن اولاد کي نسبت اُنکا اقبال نسب قائم نہیں کرتا اور وجہہ یہہ ھی کہ اُس سے ترکہ شوھري پر حق اُس اولاد کا قائم ھو جاتا ھی البتہ برضامندي شوھر خود زن منکوحہ ایسا اقبال نسبت اولاد کے کر سکتي ھی کہ جس سے نسب قائم ھو *

واضح رھے کہ اقرار بالنسب شرعي مطیع اُسی شرط کے ھی جس شرط کے مطیع اقبال معینہ قانون شہادت ھی یعني احکام دفعہ ۲۱ - ایکت ھذا اوس سے بھي متعلق ھیں *

مفصلہ ذیل تین شرطیں ھیں کہ جنکي بغیر کسي مرد کا اقبال بالنسب مؤثر نہیں ھو سکتا :—

شرایط جواز اقرار بالنسب

۱ — عمریں شخصوں کي ایسي ھوں کہ اقبال کنندہ اور مقبل لہ باھم باپ بیٹے ھوسکیں [۳] *

۲ — اولاد مجہول النسب ھو اِسوجہہ سے کہ اگر اُسکا کسي اور باپ سے ھونا ثابت ھو تو اقبال مؤثر نسب نہیں ھو سکتا *

۳ — مقبل لہ منکر نہو ایسے اقبال بالنسب سے بلکہ قبول کرتا ھو گو ایسا قبول کرنا قبل یا بعد وفات اقبال کنندہ کے ھو *

اقبال جو کوئي مرد نسبت کسي عورت کے اپني زوجہ ھونے کا کرے وہ بشرایط ذیل مؤثر ھوگا :—

۱ — عورت کو اُس اقبال سے اِنکار نہو *

۲ — وہ کسي اور کي زوجہ نہو *

۳ — وہ ایام عدت میں نہو *

۴ — مقر کے نکاح میں اُسکي بہن یا کوئي ایسي عورت جسکے ھوتے اُس مرد کا نکاح اُس عورت سے جسکي نسبت اقبال ھی حرام ہو موجود نہو اور نیز اُس مرد کے نکاح میں اور چار زندہ جوروئیں موجود نہوں *

---

۳ مسماۃ زینب بنام بیبي نصیب النساء ویکلي جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۷ و بنگال جلد ۴ صفحہ ۵۵ — و بیبي واحد النساء بنام سید وصی حسین ویکلي جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳ صیغہ دیواني

حسب شرایط مفصله بالا اقبال تمام اُن اشخاص کا جنکا ذکر اُوپر هوا هی مؤثر وراثت هوگا گو وه اقرار بحالت صحت کیا گیا هو یا بحالت مرض اِسوجهه سے که سواے مقر یا اُسکے قائم‌مقام کے اور کسیکے مقابله پر وه اقبال مؤثر نهیں هوتا *

سواے اُن اشخاص کے جنکا ذکر هو چکا هی اور کسی کی نسبت اقبال سے شرعاً نسب یا رشته قائم نهیں هوتا مثلاً چچا یا ماموں یا اور کسی کی نسبت ایسے اقبال جائز نهیں *

مگر جبکه پوري شرایط کے موافق اقبال قائم هو جاتا هی تو اُسکا اثر یهه هوتا هی که وه اقبال بمنزله ثبوت قطعي کے تصور هوتا هی اور اُس سے مقر له کا نسب قائم هو جاتا هی [۴] بلکه مقرله کي ماں بهي زوجه منکوحه اُس مقر کي خيال کي جاتي هی گو اُس سے مقر کا نکاح هونا ثابت هو یا نهو [۵] علی‌هذا جبکه ایک شخص کسیکو اپنا بیٹا کهه چکا هو تو وه اور وارثوں کے ساتهه وراثت پاویگا گو وه اور وارث اُسکے نسب سے منکر هوں [۶] یهاں تک که وه شخص اقبال کننده کے باپ کي بهي وراثت پاویگا گو وه دادا اپنے پوتے کي نسب سے منکر هو *

لیکن اگر سواے اُن اشخاص کے جنکي تصریح هم اُوپر کر آئے هیں کوئي شخص اقبال کرے تو وه اقبال صرف اقبال کننده هي پر واجب هوگا نه اوروںپر مثلاً اگر کوئي بهائي کي نسبت اقبال کرے یعني کسیکو اپنا بهائي هونا کهے تو بعد وفات اقبال کننده بمقابله ورثاء اقبال کننده کے وراثت نه پاویگا [۷] لیکن اگر اقبال کننده کوئي وارث نچهوڑے توشخص مقرله اُسکي وراثت کا مستحق هوگا کیونکه اقبال میں دو چیزیں شامل هیں *

---

۴ بي بي نجیب‌النساء بنام بي بي ضمیراً ویکلي جلد ۱۱ صفحه ۴۲۶

۵ رخ بیگم بنام شاهزاده والا گهر ویکلي جلد ۳ صفحه ۱۸۷

۶ محمدة بي بي بنام سید شاه حسین‌علي ویکلي جلد ۵ صفحه ۱۳۲ — و راني روشن جهان بنام راجه سید عنایت حسین ویکلي جلد ۵ صفحه ۴ — و نجم‌الدین احمد بنام بي بي ظهوراً ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۳۵

۷ صاحبزادي بیگم بنام مرزا همت بهادر بنگال جلد ۲ صفحه ۱۰۳ دیواني ویکلي جلد ۱۲ صفحه ۵۱۴ — و ویکلي جلد ۱۳ صفحه ۱۲۵

اول نسب اور دوسرے وہ حق اقبال کنندہ کي جائداد پر جو بعد اُسکي وفات کے مقرله کو حاصل هوتا هی اور گو نسب ایسے اقرار سے جو بهائي کي نسبت کیا جاوے قایم نهیں هوتا تاهم بحالت عدم موجودگي ورثاه متوفی کے ایسے اقرار سے حق مقرله کو جایداد متوفی پر حاصل هو جاتا هی کیونکه اُس اقرار کا اثر صرف جایداد متوفی پر نفذ هوتا هی اور چونکه متوفی نے خود اقبال کیا تها تو وہ اقبال جایز تصور هوگا اور وجهه اِسکي یهه هی که هر شخص کو اپني کل جایداد جسکو چاهی دیدینے کا اختیار هی که جبکه اُسکے قرض خواہ اور وارث کوئي نهوں — اگر کوئي شخص جسکا باپ مرگیا هو ایک دوسرے شخص کي نسبت بهائي هونیکا اقرار کرے تو گو پدر متوفي سے مقرله کا نسب قایم نه هوگا لیکن مقرله اقبال کنندہ کے ساتهہ ترکه پدر متوفی میں مستحق هوگا *

دفعه ۱۹ بیانات ایسے اشخاص کے جنکا منصب یا ذمهداري بمقابله کسي فریق مقدمه کے

اقبالات ایسے اشخاص کے جنکا منصب بمقابله فریق مقدمه کے ثابت کرنا چاهیئے

ثابت کرني ضرور هو اقبال میں داخل هیں مگر بایں شرط که وہ بیانات نسبت اُس منصب یا ذمهداري کے اُن اشخاص کي طرف سے یا اُنکے نام مقدمه کے دائر هونے کي صورت میں واقعات متعلقه سمجهے جاتے اور ایسے زمانے میں اُنهوں نے وہ بیان کیئے هوں که وہ منصب اُنکو حاصل هو یا وہ ذمه داري اُنپر عاید هوتي هو *

تمثیل

زید نے عمرو کی طرف سے لگان کا تحصیل کرنا اپنے ذمہ لیا *

عمرو نے زید پر یہہ نالش کی کہ جو لگان عمرو کو بکر سے یافتنی تھا وہ زید نے تحصیل نہیں کیا *

زید نے بیان کیا کہ عمرو کو بکر سے کچھہ لگان پانا نہ تھا یہہ بیان بکر کا کہ مجھے عمرو کو لگان دینا ھی ایک اقبال ھی اور واقعہ متعلقہ ھی جبکہ زید یہہ بیان کرتا ھی کہ بکر سے عمرو کو لگان یافتنی نہیں ھی *

اِس دفعہ میں ایک نئی صورت بیان کی گئی جس میں کہ اقبال اُن اشخاص کے جو کہ فریق مقدمہ نہیں ھیں شہادت میں داخل ھوسکتے ھیں۔ مثلا جیسا کہ اِس دفعہ کی تمثیل میں لکھا ھی کہ ایک مقدمہ میں جوکہ مابین زید اور عمرو کے ھی بیان بکر کا متعلق تصور ھوگا اور اُسکی وجہہ یہہ ھی کہ فی‌الحقیقت نالش جو کہ عمرو زید پر کرتا ھی وہ نالش فی‌الحقیقت بالواسطہ بکر پر ھی کیونکہ عمرو زید کو جوکہ مدعاعلیہ مقدمہ ھی وہ اختیارات دےچکا تھا جوکہ عمرو کو خود حاصل تھے اورزید عمرو کے کرایہ دار بکر سے دعوی کر کے کرایہ لے سکتا تھا تو زید گویا بوجھہ اپنے معاھدہ کے عمرو سے وھی نسبت رکھتا ھی جوکہ عمرو بکر سے رکھتا تھا اور اُسکی وجہہ یہہ ھی کہ درحقیقت بیان بکر (جو کہ اب عمروبمقابلہ زید کے مستعمل کرنا چاھتا ھی) ایک ایسا اقبال قانونی ھی کہ جو ایک ایسے مقدمہ میں (جس میں زید مدعی بنکر دعویدار وصول کرایہ بکر سے ھو) مفید زید ھوتا — اور یہہ ظاھر ھی کہ یہہ اقبال اِس وجہہ سے متعلق ٹھہرایا گیا ھی کہ ایسے مقدمہ میں جیسا کہ تمثیل میں بیان کیا گیا ھی ضرور منجملہ اُمور تنقیح طلب کے یہہ امر تنقیح طلب قرار پاتا :—

"آیا کوئی لگان بکر سے عمرو کو یافتنی ھی یا نہیں"

پس بیان بکر ضرور ایک اثر معتد بہ نسبت وجود یا عدم واقعہ مندرجہ امر تنقیح طلب کے پیدا کرتا ۸ *

علاوہ صورت مذکرہ تمثیل ھذا کے اقبال ایسے اشخاص کا جو کہ فریق مقدمہ نہیں ھیں اُس صورت میں قابل ادخال منجانب مدعاعلیہ متصور ھوتا ھی کہ جب وہ غیر شخص مدعاعلیہ کے ساتھہ ذمہ‌داري متدعویہ کا شریک ھو اور مدعاعلیہ کي طرف سے اِس امر کا عذر پیش ھو کہ وہ اُس مطالبہ کي ذمہ‌داري جسکا کہ مدعي دعویدار ھی علاوہ متجھہ مدعاعلیہ کے شخص غیر پر بھي ھی اور اُسکو اُسنے مدعاعلیہ نہیں گردانا " فیلڈ صاحب نے اپني کتاب میں ایسي صورت کي ایک نہایت عمدہ تمثیل بیان کي ھی :—

زید اور عمرو اجمالي ذمہ‌دار اداے زر یافتني بکر کے ھیں بکر نے صرف زید پر نالش کي — زید نے یہہ عذر کیا کہ وہ تنہا ذمہ‌دار قرار نہیں پاسکتا بلکہ عمرو کو بھي مدعاعلیہ گردانتا چاھیئے — پس ایسے مقدمہ میں عمرو کا کوئي اقبال نسبت اُسکي ذمہ‌داري مشترک کے متعلق مقدمہ ھی اور مابین زید اور بکر کے قابل ادخال ھی *

اِس تمثیل کي وجہہ ایسي ھی جیسي کہ ھم نسبت تمثیل دفعہ ۲ کے لکھہ آئے ھیں یعني اگر زید عمر پر دعوي کرتا تو اقبال قابل ادخال شہادت تصور ھوتا اور في‌الحقیقت بیان عمرو جو کہ زید داخل کرنا چاھتا ھی ایک ایسا بیان ھی جوکہ ایک ایسي نالش میں جو بکر عمرو پر کرے بحق بکر ھی *

دفعہ ۲۰ بیانات اُن اشخاص کے جنپر کسي شخص فریق مقدمہ نے صراحتاً درباب شی متنازعہ کے دریافت حال کے لیئے انحصار کیا ھو اقبال میں داخل ھیں *

اقبالات اُن اشخاص کے جنپر صراحتاً فریق مقدمہ نے انحصار کیا ھو

۸ دیکھو تعریف واقعہ تنقیحي دفعہ ۳ صفحہ ۲۳ و ۲۵ و ۲٦

تمثیل

بحث اس امر کي هي که جس گھوڑے کو زید نے عمرو کے هاتھه بیچا وه صحیح و سالم هي یا نهیں *

زید نے عمرو سے کہا که تم جاؤ اور بکر سے پوچھو که وه اُسکا سب حال جانتا هي بکر کا بیان اقبال میں داخل هي *

مضمون اِس دفعه کا صاف هي اور تمثیل سے اور بھي واضح هوگیا هي بیانات شخص منحصر علیه کے قابل ادخال هیں خواه وه منحصر علیه في الواقع مضمون منحصره سے کوئي خاص واقفیت رکھتا هو یا نرکھتا هو مثلاً ایک مقدمه میں جس میں که دعوي واسطے دلا پانے قیمت اشیاء مبیعه کے کیا گیا تھا مدعاعلیه نے تنقیح اِس امر کي که شي مبیعه اُس تک پهنچي یا نهیں ایک گاڑیبان کے بیان پر منحصر کي یهه کهکر که اگر گاڑیبان یهه کهدے که وه شي مجهه مدعاعلیه تک پهنچي تو میں اُسکي قیمت مدعي کو ادا کرونگا بیان گاڑیبان کا بمقابله شخص حصر کننده کے قابل ادخال تصور هوگا بلکه اُس بیان کے نتیجوں کا وه پابند هوگا *

اِسیطرح پر اگر ایک فریق مقدمه کسي شخص منجمله گواهان یا فریق مقدمه کے کسي بیان حلفي پر حصر کرے تو بیان حلفي شخص منحصر علیه کا بمقابله حصر کننده کے ثبوت قطعي متصور هوگا ۹

اثر بیان حلفي شخص منحصر علیه

قانون حلف ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع کي دفعه ۹ و ۱۰ و ۱۱ میں نسبت اِس قسم کے حصروں کے مندرج هي اور وه دفعات یهه هیں :-

اگر کوئي فریق کسي کارروائي عدالت کا یهه بیان کرے که اگر اُس طور کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر دفعه ۸ میں کیا گیا فریق ثاني یا کوئي گواه کارروائي مذکور میں کرے تو مجهه پر پابندي اُسکي لازم

دفعه ۹ - ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع

۹ ڈاپوٹي راجه گنگیش چندر بنام سروپ چندر لیکھا منفصله صدر دیواني عدالت کلکته مورخه ۲۹ اگست سنه ۱۸۴۳ ع — و مسماة چھوٹي بنام درگا هیرو منفصله صدر دیواني عدالت شمال و مغرب مورخه ۳۰ اگست سنه ۱۸۶۴ ع

آئیگی تو اِس صورت میں عدالت کو اختیار ہی کہ اگر مناسب جانے اُس فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائیے کہ تم ایسا حلف یا اقرار صالح کروگے یا نہیں — مگر شرط یہہ ہی کہ کوئی فریق یا گواہ عدالت میں اصالتاً محض اِس لیئے جبراً حاضر نکرایا جویگا کہ وہ ایسے سوال کا جواب دے *

اگر وہ فریق یا گواہ اُس طور کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو عدالت کو اختیار ہی کہ اُس سے وہ حلف یا اقرار صالح کرائے یا جس حال میں کہ وہ حلف یا اقرار صالح اِس قسم کا ہو کہ زیادہ سہولت کے ساتھہ عدالت سے باہر لیا جاسکتا ہو تو عدالت کو اختیار ہی کہ کمیشن کسی شخص کے نام اُس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لیئے جاری کرے تاکہ وہ شخص ایسا کرائے اور اُس شخص کو اجازت دے کہ جس سے حلف یا اقرار صالح کرایا جاویگا اُسکی شہادت لیکر عدالت میں بھیجدے *

دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع

جو شہادت کہ اِس نہج پر ادا کیجاوے بمقابلہ اُس شخص کے جسنے کہ حسب متذکرۂ بالا اسکو واجب التعمیل ہونا اپنے اوپر تسلیم کیا اُس معاملہ میں جو کہ بیان کیا گیا ہو وہ قطعی ہوگی *

دفعہ ۱۱ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع

لیکن ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ الہ آباد نے یہہ تجویز کیا ہی کہ اگر قبول لیئے جانے ایسے بیان حلفی شخص منحصر علیہ کے اگر اِنحصار کنندہ اپنے حصر سے منکر ہو جاوے تو جو بیان بعد اِنکار کیا گیا ہو وہ ثبوت قطعی نہیں قرار پا سکتا ۱ *

دفعہ ۲۱ اقبال واقعہ متعلقہ ہی اور جو شخص اقبال کرے اُسکے یا اُسکے قائمقام حقیت کے مقابلہ میں اُسکو ثابت کرنا جائز ہی مگر وہ شخص جس کا کہ

اقبال بخلاف اقبال کنندہ کے قابل ادخال ہی اور بعض صورتوں میں اُسکی طرف سے بھی

---

۱ سید حسین علی بنام اکبر علی نمبر ۲۹۹ خاص سنہ ۱۸۷۳ ع منفصلہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۷۳ ع

وہ اقبال ہو خود یا اُس کی طرف سے
کوئی اَور یا اُس کا قایمقام حقیت ثابت
نہ کریگا الا صورت ہاے مفصلہ ذیل میں *

(۱) جس شخص نے کہ اقبال کیا
ہو وہ خود یا اُس کی طرف سے کوئی اَور
اُس صورت میں اس اقبال کو ثابت کرسکتا
ہی جب کہ وہ اقبال اس نوع کا ہو کہ
اگر وہ شخص مقبل فوت ہو جاوے تو
وہ اقبال مابین اشخاص ثالث کے حسب
دفعہ ۳۲ واقعہ متعلقہ ہو *

(۲) جس شخص نے اقبال کیا ہو
وہ خود یا اس کی طرف سے کوئی اَور
اس صورت میں اُس اقبال کو ثابت کرسکتا
ہی جب کہ وہ اقبال ایک بیان کسی
حالت عقلی یا جسمانی متعلقہ مقدمہ یا
واقعہ تنقیحی کے موجود ہونے کا ہو اور
ایسے وقت یا ایسے وقت کے قریب کیا گیا
ہو جب کہ وہ حالت عقل یا جسم کی
موجود ہو اور اُس کے ساتھہ ایسا عمل

بھی ہوا ہو جس سے کہ اس کا دروغ خارج
از قیاس ہوتا ہو *

(۳) جو شخص اقبال کرے وہ
خود یا اُس کی طرف سے کوئی اَور اس
اقبال کو اس شرط پر ثابت کرسکتا ہی کہ
بجز اقبال ہونے کے اور طور پر وہ واقعہ
متعلقہ ہو *

دفعہ ۱۷ میں واضعان ایکٹ ہذا نے تعریف اقبال کی بیان کی ہی اور دفعہ ۱۸ میں چار صورتیں اقبال کی بیان کی ہیں اور دفعات ۱۹ و ۲۰ میں ایک ایک صورت اقبال کی بیان کی ہی لیکن تینوں دفعات مذکور میں کہیں صریح ذکر ادخال اقبال کا شہادت میں نہیں ہی۔ دفعہ ہذا میں صریح طور پر واضعان قانون نے حکم نسبت ادخال اقبال شہادت میں بیان کیا ہی جیسا کہ ہم شرح دفعہ ۱۷ — ایکٹ ہذا میں مفصل طور پر لکھہ آئے ہیں کہ اقبال صرف بمقابلہ اقبال کنندہ کے داخل ہوسکتا ہی نہ اُسکے حق میں ویسا ہی الفاظ دفعہ ہذا سے بھی مطلب ظاہر ہوتا ہی اور وہی مطلب تمثیلات دفعہ ہذا سے خصوصاً تمثیل (الف) سے واضح ہوتا ہی اور وہ تمثیل گویا کہ بغرض واضح کرنے اِن الفاظ دفعہ ہذا کے درج کیگئی ہی "جو شخص اقبال کرے اُسکے یا اُسکے قائمقام حقیت کے مقابلہ میں" اور لفظ مقابلہ کے معنی مخالف مدعا تصور کرنا چاہئیں *

جب کبھی کوئی اقبال داخل شہادت ہوتو لازم ہی کہ کل الفاظ اُس اقبال کے شہادت میں داخل کیئے جاویں گو یہہ ضرور نہیں ہی کہ کل اجزاء اقبال پر پورا یا برابر اعتبار ہو[۲] *

---

۲ راجہ نیلمنی سنگھہ راو بنام رامانگرا رائے ویکلی جلد ۷ صفحہ ۲۹ — صیغہ دیوانی — و ملکہ معظمہ بنام جوکوخان ویکلی جلد ۵ صفحہ ۷۰ — صیغہ فوجداری — و ایشان چندر سنگھہ بنام ہرن سردار ویکلی جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۵ —

ایک مقدمہ میں جس میں کہ بیان تحریری مدعاعلیہ بطریق اقبال شہادت میں منجانب مدعی داخل ہوا تھا تو کل بیان تحریری شہادت تصور ہوا اور ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ عدالت کو منصب ہی جسقدر چاہے اُسقدر اعتبار مختلف اجزاء اقبال پر کرے [۳] عدالت مذکور نے یہہ بھی تجویز کیا ہی کہ اگر کوئی شخص کوئی بیان بشرایط خاص کرے تو اُن شرایط خاص کے متعلق کیئے بغیر وہ اقبال شہادت میں داخل نہیں ہوسکتا [۴] اس مضمون سے دفعہ ۳۹ کو متعلق تصور کرنا چاہیئے *

ایکٹ ہذا میں جو تعریف دفعہ ۱۷ میں اقبال کی دی ہی وہ اُن بیانات پر حاوی دی جو کہ اثناء کارروائی مقدمہ میں فریقین مقدمہ اپنی عدالت کی کارروائی میں بیان کریں چنانچہ بیانات تحریری جو مقدمات میں داخل ہوتے ہیں حسب ایکٹ ہذا اقبال ہیں لیکن واضح رہے کہ اگر کسی مقدمہ میں ایک فریق مقدمہ کوئی امر بیان کرے اور فریق ثانی اُس امر کے اِنکار کرنے سے ساکت رہے تو ایسا سکوت بمنزلہ اقبال کے تصور نہوگا [۵] *

جن صورتونمیں کہ اقبال وقعت مانع تقریر مخالف کی نہیں رکھتا تو اُسکا اثر صرف اسقدر ہوتا ہی کہ فریق اقبال کنندہ پر بار ثبوت تکذیب مضمون اپنے اقبال کا پڑتا ہی [۶] *

جن صورتونمیں کہ کوئی اقبال عورت پردہ نشین کا جو کسی کارروائی عدالت میں داخل ہو اور اُس اقبال کو بمقابلہ مسماۃ کے کسی دوسرے مقدمہ کی شہادت میں پیش کرنا منظور ہو تو ثبوت اس امر کا ہونا

---

۳ رادہاچرن چودھری بنام چندرمنی سکھدار ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۹۰ — صیغہ دیوانی و سلطان علی بنام چاندبی بی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۳۰ — صیغہ دیوانی

۴ دولت بہاری سون بنام واٹسن کمپنی بیصلہ اجلاس کامل ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۹۰ صیغہ دیوانی

۵ انندموئی چودھراین بنام شب چندررائے ویکلی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹ — فیصلہجات پریوی کونسل

۶ دیکھو مقدمہ فاربس صاحب بنام میر محمدتقی منفصلہ پریوی کونسل بنگال جلد ۵ صفحہ ۵۲۹ — و مقدمہ بہجن لال بنام رام لال منفصلہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۷۵ع نمبری ۳۳ خاص سنہ ۱۸۷۵ع

چاهیئے کہ وہ اقبال واقع میں مسماۃ پردہ نشین نے کیا تھا یا اُسکي طرف سے کسي شخص مجاز نے في نفسہ ایسے اقبال کا وجود ایک بیان تحریري میں جو کہ مسماۃ کي طرف سے کسي مقدمہ میں داخل ہوا ہو ثبوت کافي اس امر کا نہیں ہی کہ اُس مسماۃ نے واقع میں اقبال کیا تھا ۷ اقبال جو کسي نابالغ نے ایام نابالغي میں (نسبت پانے اُس مال کے جو کہ اُسکو ایام نابالغي میں دیا گیا ہو) کیا ہو وہ ایسے مقدمہ میں جو کہ اُس شخص کے مقابلہ میں بعد بلوغ دائر ہو شہادت میں داخل ہو سکتا ہی گو ایسے ادخال اقبال سے کوئي ذمہ‌داري ایسي عاید نہیں ہو سکتي جو کہ نابالغ پر قانوناً عائد نہو سکتي — نسبت افعال نابالغ متعلق معاہدہ دیکھو دفعہ ۱۱ — قانون معاہدہ یعني ایکت ۹ سنہ ۱۸۷۲ع *

اس دفعہ میں تین صورتیں جو کہ اُس قاعدہ عام سے جسکا بیان متن دفعہ ہذا میں ہی مستثنی ہیں بیان کیئي گئي ہیں اور اُنکو تمثیلات سے بخوبي واضح کیا گیا ہی — اُصول مندرجہ ضمن اول سے زیادہ تر واضح ہوگا جبکہ دفعہ ۳۲ — ایکت ہذا کي شرح لکھي جاویگي لیکن واضح رہے کہ تمثیلات (ب) و (ج) دفعہ ہذا اِس ضمن سے متعلق ہیں — اُصول جسپر کہ ضمن دوم دفعہ ہذا مبني ہی دفعہ ۱۳ — ایکت ہذا کي شرح پڑھنے سے بخوبي سمجھہ میں آویگا علی‌الخصوص تمثیلات (ل) (م) دفعہ مذکور کے پڑھنے سے — اُس دفعہ میں صرف اِس امر کا بیان ہی کہ ایسے واقعات متعلق ہوتے ہیں اور دفعہ ہذا کي ضمن ہذا سے یہہ بات ظاہر کي گئي ہی کہ اُن واقعات کا ثبوت بحق اُس شخص کے جسکے کہ وہ اقبال تھے بطور اقبال کے شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں تمثیلات دفعہ ہذا میں کوئي تمثیل متعلق اِس ضمن کے بیان نہیں کي گئي *

ضمن ۳ دفعہ ہذا سے تمثیلات (د) (و) (ہ) دفعہ ہذا متعلق ہیں اور ظاہر ہوگا کہ وہ واقعات جو کہ حسب منشاء دفعہ ۶ و دفعہ ۱۳ و دفعہ ۱۱ — ایکت ہذا متعلق قرار دیئے گئے ہیں وہ اگر صورت کے اقبال رکھنے ہوں تو وہ بحق اقبال کنندہ شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں *

---

۷ دیکھو مقدمہ عمدۃالنساء بیبي بنام الغضانظ ریکلي جلد ۸ صفحہ ۳۶۸ هیئۃ دیوانی

تمثیلات

(الف) امر متنازعه مابین زید و عمرو کے یہه هی که فلاں وثیقه جعلي هی یا نهیں زید بیان کرتا هی که اصلي هی اور عمرو اُسکو جعلي بتاتا هی *

جائز هی که زید یهه ثابت کرے که عمرو نے اُس وثیقه کا اصلي هونا بیان کیا تھا اور عمرو اِس بات کا ثبوت دے که زید نے اُسکا جعلي هونا ظاهر کیا تھا لیکن زید کو اپنے اُس بیان کے ثابت کرنے کا منصب نهیں هی جو اُسنے اُس وثیقه کے اصلي هونے کا کیا هو اور نه عمرو کو اپنے اُس بیان کے ثابت کرنے کا منصب هی جو اُسنے اُسکے جعلي هونے کي نسبت کیا هو *

(ب) زید ایک جهاز کے کپتان کي تجویز بعلت اِس بات کے هوئي که اُسنے جهاز کو تباهي میں ڈالا *

شهادت اِس امر کي پیش کي گئي که وہ جهاز راسته سے باهر پایا گیا *

زید نے ایک کتاب جو اپنے کام کے اِنصرام کي مرتب رکھتا تھا پیش کي اور اُس میں وہ مشاهدے لکھے هیں جنکو اُسنے بیان کیا که میں نے روز روز کیئے اور اُنسے یهه ظاهر هوتا هی که جهاز اپني راه مناسب سے باهر نهیں گیا — زید کو جائز هی که اُن بیانات کو ثابت کرے کیونکه اگر وہ فوت هو جاتا تو مابین اشخاص ثالث کے وہ حسب

دفعہ ۳۲ ضمن (۲) کے ثبوت میں داخل ہونے کے قابل ہوتے *

(ج) زید پر یہہ اِلزام کیا گیا کہ اُسنے ایک جرم کا اِرتکاب کلکتہ میں کیا *

اُسنے ایک چتھي اپنی لکھي ہوئي پیش کي اور اُس میں اُسي تاریخ کو روانگي کا مقام لاہور لکھا ہوا ہی اور وہي تاریخ لاہور کے ڈاکخانہ کي مہر میں بھي ثبت ہی *

تحریر تاریخ چتھي کي ثبوت میں داخل ہونے کے قابل ہی اِس واسطے کہ اگر زید فوت ہوگیا ہوتا تو وہ بموجب دفعہ ۳۲ ضمن (۲) کے ثبوت میں داخل ہونے کے قابل تھي *

(د) زید پر اِلزام شی مسروقہ کو مسروقہ جانکر لینے کا کیا گیا *

اُسنے یہہ ثبوت پیش کرنا چاہا کہ میں نے اُس شی کو اُسکي قیمت سے کم بیچنے پر اِنکار کیا *

زید اِن بیانات کو ثابت کرسکتا ہی اگرچہ وہ داخل اقبال ہیں اِسواسطے کہ اُنسے توجیہہ اُس عمل کي ہوتي ہی جو واقعات تنقیحي سے متاثر ہوا *

(ہ) زید پر یہہ اِلزام کیا گیا کہ وہ فریبا اپنے پاس ایسا سکہ منقلب رکھتا ہی جسکے منقلب ہونے کا اُسکو علم تھا *

وہ یہہ ثبوت پیش کرتا ہی کہ میں نے ایک شخص ماہر سے اُسکے پرکھنے کو کہا تھا اِس لیئے کہ مجھکو

اُسکے منقلب يا غير منقلب هونے ميں شک تها اور اس شخص نے اُسکو پرکها اور مجهه سے کها که سکه کهرا هے *

جائز هے که زيد اِن واقعات کو اُس وجهه سے جو مثال مرقومه بالا ميں لکهي گئي ثابت کرے *

دفعه ۲۲ زباني اقبال نسبت مضامين کسي دستاويز کے واقعه متعلقه نهيں هے اِلا

زباني اقبال نسبت مضامين دستاويز کے کب متعلق هے

اُس حال ميں اور اُس وقت تک که جو فريق اُسکو ثابت کيا چاهے يهه ثبوت کو پهونچاوے که وه مستحق اداے شهادت منقولي کا بابت مضمون اُس دستاويز کے اُن قواعد کے بموجب هے جو ايکٹ هذا ميں بعد ازيں مندرج هيں يا اُس حال ميں که دستاويز پيش شده کي اصليت معرض بحث ميں هو *

دفعہ ١٧ — ايکٹ هذا کي شرح ميں هم لکهه آئے هيں که اقبال في الحقيقت ايک شهادت باواسطه يعني سني سنائي شهادت کي قسم هے اور دفعه ٦٠ — ايکٹ هذا ميں شهادت بلاواسطه کا ذکر هے اور شهادت باواسطه جسکو هم سني سنائي شهادت کهتے هيں اِس وجهه سے ذکر نهيں کي گئي که اِس ايکٹ ميں صرف اُس شهادت کا ذکر هے جو که قابل ادخال تصور کي گئي هے اور اُس شهادت کا جو که قابل ادخال نهيں

هی کچهه ذکر نهیں کیا گیا اِسوجهہ سے (جیسا کہ هم نے مقدمہ میں بیان کیا) کہ یهہ ایکٹ مبني هی اُصول اخراج شهادت پر پس هو شهادت جسکا اِس ایکٹ میں ذکر نهیں هی قابل ادخال نهیں هی — قانون نے اُن وجوہ کے سبب سے جنکا ذکر دفعہ ۱۷ کي شرح میں کیا گیا هی اقبال کو وقعت شهادت بلاواسطہ مندرجہ دفعہ ۶۰ کے سي هی — لیکن شهادت بلاواسطہ جسکا ذکر دفعہ ۶۰ میں هی منجملہ اقسام شهادت درجہ دوم جسکا ذکر دفعہ ۶۳ ضمن ۵ میں هی قرار دي گئي هی پس ظاهر هی کہ اقبال نسبت مضمون کسي دستاویز کے شهادت درجہ دوم تصور کیا جاتا هی اور اِس وجهہ سے حسب منشاء دفعہ ۶۴ و دفعہ ۹۱ — ایکٹ هذا قابل ادخال نهیں هی — اور دفعہ هذا میں بهي ممانعت داخل کرنے اقبالوں کي نسبت مضامین دستاویز کے مندرج هی — ۸ دفعہ ۶۵ ایکٹ هذا میں وہ صورتیں بیان کي گئي هیں کہ جنمیں شهادت درجہ دوم نسبت مضمون مندرجہ دستاویز کے داخل هو سکتي هیں اور اِس دفعہ میں اِن الفاظ سے کہ " قواعد جو ایکٹ هذا میں بعد ازیں مندرج هیں " دفعہ ۶۵ مراد هی *

دفعہ ۲۳ دیواني مقدمات میں

> اقبالات ممنوع الشهادت بہ مقدمات دیواني

کوئي ایسا اقبال واقعہ متعلقہ نهیں هی جو صریحاً اس شرط پر کیا گیا هو کہ اُسکي شهادت پیش نکیجاویگي یا ایسے حالات میں کیا گیا هو جنسے عدالت یهہ استدلال کرسکے کہ فریقین نے باهم یهہ ٹهرالیا تها کہ اُسکي شهادت نهوني چاهیئے *

---

۸ بهجن لعل بنام راملعل اپیلخاص نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۷۵ع منفصلہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۷۵ع هائي کورٹ شمال و مغرب

اس دفعه کے ان الفاظ کي جگهه " جنسے عدالت استدلال کرسکے که فريقين نے باهم يهه ٹهراليا تها که اُسکي شهادت نهوني چاهيئے " اِس ايکٹ کے مسوده ميں يهه الفاظ مستعمل هوئے تهے که " عدالت يهه مستنبط کرسکے که اهالي مقدمه کي يهه نيت تهي که اُس اقبال کي شهادت نه گذرني چاهيئے " غرضکه لفظ (نيت اهالي مقدمه) کو اِس دفعه سے نکالديا هی بدينوجهه که واضعان قانون کا پهلے يهه اراده تها که قانون کا منشاء يهه رکهيں که في نفسه وجود نيت اهالي مقدمه نسبت نه داخل کرنے اقبال کے شهادت ميں غير متعلق کرديئے اقبال کي کافي وجهه هوگي ليکن بعد ازان کونسل قانوني نے يهه امر قرار ديا که في نفسه نيت وجهه کافي غير متعلق کرنے اقبال کے نهوگي بلکه ايک عهد صريح يا ضمني مابين اهالي مقدمه کے ايسا هونا ضرور هی *

وجهه غير متعلق هونے ايسے اقبالات کي جو بموجب شهادت ميں نه داخل کرنے کيئے گئے هوں

وجهه غير متعلق کرنے ايسے اقبالات کي جو بعد ايک عهد صريح يا ضمني نه پيش کرنے اقبال کے شهادت ميں کيئے گئے هوں يهه هی که منجمله اصول مسلمه قانون کے ايک يهه اصول بهي هی :—

" خلايق کا فائده اِس امر ميں هی که نالشانالشي کم هو "

اور اِس وجهه سے وه اقبالات جو که اهالي مقدمه نے آپس ميں صلح کرنے کے اراده سے ايک دوسرے سے گفتگو کے اثناء ميں کيئے هوں شهادت ميں داخل نهيں هوسکتے ورنه آپس ميں صلح کي گفتگو کرنے ميں سخت دشواري هوتي اور کوئي تجويز نسبت صلح کے پيش نهو سکتي *

ضرور هی که فريقين نے آپس ميں عهد اقبال کے شهادت ميں نه داخل کرنے کا کرليا هو

واضح رهے که ايسے اقبالات غير متعلق کرنے کے ليئے يهه امر لازمي هی که اهالي مقدمه نے آپس ميں ٹهراليا هو که شهادت ميں پيش نه کرينگے — کنچهه ضرور نهيں هی که صريح طور پر ٹهراليا هو بلکه اگر ضمني عهد بهي ثابت هو تب بهي اقبال کو غير متعلق کرنے کے ليئے کافي هی — ليکن اگر نه صريح طور پر نه ضمني طور پر کوئي ايسا عهد نه پيش کرنے شهادت کا نه ٹهرا هو تب وه اقبال

شہادت میں داخل ہوسکتا ہی — لیکن چونکہ بغرض صلح ایسے اقبالات فریقین اهالي مقدمہ آپس میں کیا کرتے ہیں تو عدالت کي رائے میں اُن اقبالات کي وقعت بہت نہوگي *

تشریح — دفعه هذا کي کسي عبارت سے یہہ نہ سمجھنا چاهیئے کہ کوئي بیرسٹر یا شخص مجاز سوال و جواب یا اٹرني یا وکیل کسي ایسے امر کي شہادت دینے سے مستثنی هی جسکي اداے شہادت کے لیئے وہ حسب دفعہ ۱۳۱ کے مجبور کیا جاسکتا هی *

حسب منشاء دفعہ ۱۲۶ — ایکت هذا کے جسکا کہ اِس تشریح میں ذکر هی جو اقبالات کہ موکل نے اپنے وکیل سے کیئے هوں وہ قابل ادخال شہادت نہیں هیں سواے مستثنیات (۱) و (۲) دفعہ مذکور کے جوکہ متعلق هیں ایسي تحقیقات سے جو نسبت وقوع جرم کے هو *

دفعہ ۲۴ اقبال شخص ملزم کا

اقبال جو بباعث ترغیب دھمکي یا وعدہ کے کیاگیاهو غیر متعلق هی

مقدمہ فوجداري میں اُس صورت میں واقعہ متعلقہ نہیں هی جبکہ وہ اقبال عدالت کے نزدیک ایسا معلوم هوتا هو کہ وہ کسي شخص ذي منصب کي ایسي ترغیب یا دھمکي یا وعدہ کے باعث کیا گیا جو شخص ملزم کے الزام سے علاقہ رکھتا هو اور عدالت کي راے میں

اس امر کے واسطے کافي هو که شخص ملزم کو عقلاً اس خيال کے پيدا هونے کي وجهه پائي جائے که اگر وه ايسا اقبال کريگا تو اُس مقدمه ميں جو اُسپر هي سرِدست کچهه فائده حاصل هوگا يا کسي نهج کي خرابي سے بچ جاويگا *

دفعه ۱۷ — ايکٹ هذا ميں جو تعريف اقبال کي واضعان قانون نے کي هي وه اقبالات فوجداري اور ديواني دونوں پر حاوي هي اور کل قواعد جو که دفعه مذکور سے دفعه ۲۲ تک مندرج هيں وه کارروائي هاے ديواني اور مقدمات فوجداري دونوں سے سواے مستثني حالتوں کے متعلق هيں — ليکن دفعه هذا دفعه اول هي که جس ميں اُن اقبالات فوجداري کا ذکر هي جو بمقابله ملزم کے مقدمات فوجداري ميں مستعمل هوسکتے هيں *

وجهه وقعت اقبال فوجداري

هم اس امر کو پهلے بيان کرچکے هيں که وقعت اقبالات فوجداري کي اس وجهه سے اقبالات ديواني سے زياده هي که کوئي شخص اپني حرمت آزادي اور جان کو ايک جهوٹے بيان سے خطره ميں نهيں ڈالتا ليکن احاطه امکان سے يهه امر باهر نهيں هي که اقبال جرم اُسي قدر جهوتا هو جس قدر که انکار جرم اکثر هوتا هي — ليکن فطرت انساني کا مقتضا يهه هي که جرم سے اس وجهه سے انکار کرے که شايد کافي ثبوت جرم کا نهو اور وه سزا سے بچ جاوے اور اُس کا چال چلن بدنامي سے محفوظ رهے اور اُس کے خاندان کي بے حرمتي نهو اور بعض صورتوں ميں انکار سے يهه بهي مناسب هوتا هي که شريک جرم کو سزا نهو پس يهه امر ظاهر که اقبال جرم کي وقعت جو که قانون نے اس قدر رکهي هي که
اُسکا سبب منشاء دفعه ۳۲۳ ضابطه فوجداري ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ ع

اُسي كي بنا پر ملزم كو سزا مل سكتي هى اس وجهه سے هى كه فطرت انساني كے خلاف هى كه جهوت جرم كا كوئي شخص اقبال كرے ليكن بعض ايسي حالتين هوتي هيں كه جب ملزم جهوت جرم كا اقبال كرتا هى — اور گو ايسي حالتيں شاذ و نادر هوتي هيں ليكن بعض دفعه واقع هوتي هيں — نارتن صاحب نے ايك مقدمه اپني كتاب ميں مندرج كيا هى جس كے حالات يهه هيں :—

مثاليں جهوٹے اقبال جرم كي

مدعي نے مدعاعليهما پر فوجداري ميں اسبات كا دعوي كيا كه اُنهوں نے بذريعه جادو كے مدعي كي جورو كے ساتهه جسكو دس مهينے كا حمل تها زنابالجبر كيا اور اُسكے پيٹ ميں سے بچه كو نكالكر ايك كهال لپٹي هوئي تهليا اُسميں گهسيڑ دي جسكي وجهه سے وه مرگئي مدعاعليهما نے اقبال مجرم كيا ليكن عدالت نے باوجود ايسے اقبال كے اس بناء پر اُنكو رها كيا كه تد تهليا كا اسقدر بڑا هى كه عورت كي زندگي ميں اُسكا داخل هونا محال هى پس صريح جرم نهيں صادر هو سكتا *

ايك اور مثال لكهي هى كه جس ميں مدعاعليه كو بجرم قتل اپنے باپ كے ششن‌جج نے اُسكے خود اقبال جرم پر حكم سزا ديديا تها ليكن عدالت‌العاليه نے اُسكو اس بناء پر رها كيا كه في‌نفسه ثبوت اس امر كا نهيں هى كه پدر مدعاعليه زنده هى يا مرگيا اور اس اقبال كو مدعاعليه كے جنون يا بد حواسي پر حمل كيا *

وجوهات جهوٹے اقبال جرم كرنے كي

علاوه اس قسم كي شاذ و نادر صورتوں كے اَوْر ايسي وجوهات هوتي هيں كه جنكي وجهه سے ملزم جهوتا اقبال جرم كرتا هى مثلاً وجوهات مفصله ذيل :—

۱ — جبكه اقبال جرم كرنے سے ملزم ايك ايسي تكليف سے چهوٹ جانے كي توقع ركهتا هو كه جسكي وه برداشت نهيں كرسكتا اور جو اُسپر واسطے حاصل كرنے اقبال كے كهينچاتي هى *

۲ بعض صورتوں ميں جبكه ملزم في‌الحقيقت كوئي [illegible] كرچكا هو ليكن مقدمه حال ميں اُس سے چهوٹے جرم كا [illegible]

اُسپر لگایا گیا ہو تو اس غرض سے کہ اگر اس چھوٹے الزام کو قبول کرنے سے بڑے جرم کي تحقیقات نہوگي اقبال جرم کرتا ہی *

۳ بعض دفعہ آدمي اپني زندگي سے عاري ہو جاتا ہی اور تنگ آکر مرنے کو زندگي کي نسبت پسند کرتا ہی *

۴ بعض دفعہ شیخي اور غرور کي وجہہ سے ملزم ایک ایسے چھوٹے جرم کا اقبال کرتا ہی کہ جس سے اُس کے خیال میں اُس کو اَوروں کي آنکھہ میں فخر ہوگا *

۵ جبکہ دوسرے کا فائدہ منظور خاطر ہو *

۶ جبکہ کینہ کي وجہہ سے دوسروں کو ضرر پہونچانا منظور نظر ہو *

دو مقدمے جن کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں وہ اور بھي عجیب اس وجہہ سے ہیں کہ اُن میں في الحقیقت جرم ہي صادر نہیں ہوا تہا اور تب بھي ملزموں نے اقبال کیا تہا *

بغیر ثبوت وقوع جرم اقبال جرم کچھہ اثر نہیں رکھتا

اُن مقدمات سے یہہ ظاہر ہوگا کہ في الحقیقت ثبوت وقوع جرم کا لازمي ہی قبل اس کے کہ اقبال موثر ملزم ہو اس وجہہ سے کہ مقدمات فوجداري میں دو امر ہمیشہ قابل تنقیح ہوتے ہیں —

اول — آیا جرم مبینہ سرزد ہوا یا نہیں *

دوم — یہہ کہ ملزم نے اُس جرم کو کیا یا نہیں *

پس اقبال جرم جواب ہی دوسرے امر تنقیح طلب کا یعني یہہ کہ ملزم اقبال جرم کر کے جرم کے وقوع کو اپني ذات سے متعلق کرتا ہی — مگر اقبال جرم سے جواب اول امر تنقیح طلب کا نہیں ملتا اور جبکہ في نفسہ وقوع جرم کا کوئي ثبوت نہیں ہی تو اقبال کچھہ مؤثر نہوگا اور نہ ملزم حسب دفعہ ۳۲۴ ضابطہ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع سزایاب ہوگا *

اقبال جرم بسبب غلط فہمي واقعات

بعض دفعہ گو ملزم کو جھوٹ بولنا منظور نہیں ہوتا لیکن وہ اقبال جرم ایسي صورت میں کرتا ہی کہ جب اُسکو واقعات کي نسبت غلط یقین ہوتا ہی مثلاً ایک مقدمہ میں جس میں کہ ایک لڑکي کے باپ پر اُس لڑکي کے قتل کا جرم لگایا گیا تہا ملزم نے اقبال کیا اِس یقین سے

که اُسکے مارنے کي وجہہ سے اُسکي بیٹي مرگئي لیکن ڈاکٹر نے جسم کي تشریح سے یہہ ثابت کیا کہ لڑکي مارنے کي وجہہ سے نہیں مري بلکه بوجہہ زہر کے جو اُسنے خود قبل پٹنے کے کہا لیا تھا مرگئي اور في الحقیقت ملزم نے صرف به نیت تادیب لڑکي کو کچہہ مارا تھا *

اقبال جرم بوجہہ غلط فہمي قانون

اِسي طرح پر بعض صورتوں میں جبکه فرد قرارداد جرم میں ملزم پر ایک جرم قائم کیا جاتا هی اور مدعاعلیه اُس جرم کا تو نہیں بلکه ادنی جرم کا مرتکب هوتا هی تو بنظر اقبال بلا سمجہنے اِس امر کے که نوعیت جرم کیا هی اقبال جرم کرتا هی ایسي صورتوں میں ملزم کو سزا اُس جرم کي نہیں مل سکتي جو که فرد قرارداد جرم میں مندرج هی مثلاً کسي ملزم پر (جو که في الحقیقت هنگامه کا مرتکب اور حسب دفعه ۲۵۹ تعزیرات هند کے مجرم هی اور جسکي سزا حسب دفعه ۱۶۰ کے ایک مہینه کي قید هی فرد قرارداد جرم میں بلوه کا اِلزام لگایا جارے (جسکي سزا حسب دفعه ۱۴۷ تعزیرات هند دو برس کي قید هو سکتي هی اور ملزم کو یہه اُصول قانون معلوم نہیں که حسب دفعه ۱۴۱ تعزیرات هند بلوه کے لیئے کم سے کم پانچ شخصوں کا هم اراده هوکر دنگه کرنا شرط هی اور اُس شخص کے ساتہه صرف دوشخصوں نے ملکر دنگه کیا هی اِس وجہہ سے اُسکا جرم هنگامه هی نه بلوه وه اقبال جرم کرے تو حاکم عدالت سزا حسب دفعه ۱۶۰ کے دیگا اور نه حسب دفعه ۱۴۷ کے *

وجوهات جنکے سبب سے اقبال جرم ناقابل ادخال شہادت هوجاتا هی

ماسوائے اِن غلطیوں کے تین وجوهات مصرحه متن دفعه هذا سے بہي اقبال جرم ناقابل ادخال تصور هوگا الفاظ قانون کے جو ایکٹ هذا میں مستعمل کیئے گئے هیں یہه هیں — ۱ — ترغیب — ۲ — دهمکي — ۳ — وعدہ *

قانون نے نسبت ترغیب دهمکي اور وعده کے کوئي خاص قاعده مقرر نہیں کیا بلکه حاکم کي رائے پر بالکل چهوڑ دیا هی که اِس امر کي تجویز کرے که کونسي ترغیب کافي هی اور حاکم کو اِس امر کي تجویز کرنے میں ملزم کي عمر عقل تجربه شعور اور چال پر لحاظ کرنا چاهیئے کیونکه ممکن هی که ایک بیوقوف شخص کے لیئے جو ترغیب کافي هو وه

هوشیار ادمي کے لیئے نهو اور علی هذالقیاس — ملزم سے صرف اِسقدر کهنا که اگر تو سچ کهدیگا تو تیرے لیئے بهلا هوگا کافي ترغیب هی که جسکي وجهه سے اقبال ناقابل ادخال شهادت هو جاتا هی *

اور یهه کهنا که اگر اقبال نکریگا تو تیرے لیئے برا هوگا پوري دهمکي تصور هوگي — اور یهه کهنا که اگر مجهه سے تو سچ کهدے تو میں تجهکو بچاونگا کافي وعده هی *

واضح رهے که اِس دفعه میں في نفسه تین اُمور مفصله بالا کي وجهه سے اقبال ناقابل ادخال نهو جاویگا جب تک که وه تینوں اُمور شرایط مفصله ذیل کے موافق نهوں :—

شرایط جنکے بغیر اقبال بوجهه وجوهات مصرحه بالا ناقابل ادخال شهادت نهوگا

۱ — وه ترغیب یا دهمکي یا وعده متعلق جرم ملزم بها کے هو یعني اُس جرم کي نسبت جو ملزم پر لگایا گیا *

۲ — وه ترغیب یا دهمکي یا وعده ایک ایسے شخص نے کیا هو جو ذي منصب هو *

۳ — فائده یا نقصان جسکي که ترغیب یا دهمکي یا وعده کیا گیا هو دنیاوي قسم کا هو یعني ایسي ترغیب که سچ بولنے سے ثواب هوگا اور جهوتهه بولنے سے عذاب یا جرم کے اقبال کرنے سے خدا عاقبت میں معاف کریگا ایسي ترغیب یا وعده یا دهمکي نهیں هی که جنکي وجهه سے کوئي اقبال ناقابل ادخال هو جاوے *

نسبت شرط اول مفصله بالا کے یهه امر واضح رهے که اگر کوئي ترغیب یا دهمکي یا وعده ایسي چیز سے کیا گیا هو جو متعلق بجرم نهیں تو اُسکي وجهه سے

تصریح شرایط مذکور

اقبال ناقابل ادخال نه تصور کیا جاویگا مثلاً مدعاعلیه سے یهه کهنا که هم متهائي کهلاوینگے یا ارام سے رکهینگے کوئي ترغیب باعث ناجوازي اقبال کي نهیں هی *

نسبت دوسري شرط کے یهه واضح رهے که کچهه ضرور نهیں هی که ترغیب دهنده یا وعده کننده کوئي عهده‌دار سرکاري هو کیونکه اتا اور اُستاد

ملزم کا یا اور کوئي ایسا شخص جسکو کہ ملزم پر کوئي رتبہ افضلیت حاصل هو کافي وجهہ ناقابل ادخال هونے اقبال کي هی *

تیسري شرط کي نسبت بیان هوچکا هی *

پس جب تک کہ شرایط مفصلہ بالا کسي اقبال سے متعلق نهوں جب تک وہ اقبال قابل ادخال شهادت هی اور اِس دفعہ کي شرح طوالت کے ساتهہ اِس وجهہ سے کي گئي هی کہ قانون شهادت کے اُصول میں سے ایک جزو اعلی اُصول اقبال جرم کا هی اور اُن حکام کو جنکو کہ روزمرہ کارروائي مقدمات فوجداري کي کرني پڑتي هی اُمور مصرحہ شرح هذا پر جو کہ بڑے لائق مصنفوں کي رائے پر مبني هی لحاظ رکهنا چاهیئے — بهتر هوتا کہ واضعان قانون اس دفعہ کے ساتهہ کچهہ تمثیلات بهي لکهدیتے اور دفعہ هذا اُس اُصول پر مبني هی کہ قانوناً نسبت ادخال اقبال جرم کے ازحد احتیاط لازم کیگئي هی — پس اقبال جرم اگر بوجهہ کسي وجهہ ناجائز کے هوا هو تو ناقابل ادخال شهادت بمقدمہ فوجداري هی *

وجوهات ناجائز کنندہ ادخال اقبال جرم دو قسم کے هوتے هیں :—

اقسام وجوهات ناجائز کنندہ ادخال اقبال جرم

اول — بحیثیت نوعیت ترغیب یا دهمکي یا وعدہ *

دوم — بحیثیت اشخاص جنکي وجهہ سے اقبال کیا جاوے *

دفعہ هذا متعلق هی وجهہ اول سے اور مبني هی نوعیت ترغیب پر جس سے کہ اقبال ناقابل ادخال شهادت هو جاتا هی اور دفعہ ۲۵ و ۲۶ متعلق هیں وجهہ دوم سے اور مبني هیں حیثیت اشخاص پر جنکي وجهہ سے اقبال کیا جاوے لیکن یهہ دونوں وجهیں کافي هیں اور انسے وہ اصل اُصول قانون شهادت جسکي بنا پر اقبال فوجداري کو وقعت دي گئی هی غارت هو جاتا هی اور اقبال جرم کي وقعت معدوم هو جانے سے وہ ناقابل ادخال قرار پاتا هی *

پس هر حاکم فوجداري کو جسکے روبرو اقبال جرم بطور شهادت پیش کیا جاوے لازم هی کہ اُس اقبال جرم پر اعتبار کرنے سے پہلے پورے طور پر اس امر کا اطمینان کرلے کہ کوئي ایسے وسایل ملزم سے اقبال جرم

کرانے کے نہیں استعمال کیئے گئے ہیں کہ جنکی اسقدر صراحت کے ساتھہ قانون نے ممانعت کی ہی *

اقبال روبرو اهلکار پولیس

دفعه ۲۵ جو اقبال کہ کسي اهلکار پولیس کے روبرو کیا جاوے وہ بمقابلہ مدعاعلیہ کسي جرم کے ثابت نہ کیا جاویگا *

اقبال روبروے اهلکار پولیس بحالت حراست

دفعه ۲۶ جو اقبال کہ کسي شخص نے کسي اهلکار پولیس کي حراست کے وقت میں کیا ہو وہ بمقابلہ اُس شخص کے ثابت نکیا جائیگا اِلا اُس حال میں کہ اُسنے خود مجسٹریت کے روبرو کیا ہو *

جن اُصولوں پر یہہ دونوں دفعہ مبني ہیں اُنکي پوري طور پر شرح دفعہ ۲۴ میں ہم کر آئے ہیں اور اُسکے پڑھنے سے ظاهر ہوگا کہ اقبال جو کہ افسر پولیس کے سامنے کیئے جاویں یا ایام حوالات میں کیئے جاویں کیوں قابل ادخال نہیں ہیں لیکن حقیقت یہہ ہی کہ ہر ملزم کا جسکو پولیس چالان کرتا ہی سزایاب ہونا وجہہ نیکنامي پولیس کي ہوتي ہی اور تجربہ سے ثابت ہی کہ ہر قسم کے وسائل واسطے حصول نیکنامي وہ اشخاص جنکا فائدہ مترتب ہی عمل میں لاتے ہیں پس قانون نے جڑ سے کل اُن اقبالات ملزم کو جنپر کہ شبہہ تحریک پولیس کا ہو سکتا تھا غیرمتعلق قرار دیدیا ہی — اور وہ مطلق شہادت میں داخل نہیں کیئے جاسکتے *

دفعہ ۲۷

جسقدر بیان ملزم سے واقعہ کا حال کہلتا هو اسقدر بیان بہرصورت قابل ادخال شہادت هی

مگر شرط یہہ هي کہ جب کسي امر واقعہ کے نسبت اِظهار اس بات کا دیا جاوے کہ جو حال اهلکار پولیس کي حراست میں کسي جرم کے مدعا علیہ سے معلوم هوا اُس سے وہ واقعہ ظاهر هوا هی تو جسقدر وہ حال صراحتاً اس واقعہ سے علاقہ رکهتا هو جو کہ اس سے ظاهر هوا عام اس سے کہ وہ اقبال کي حد پر پہونچتا هو یا نہیں جائز هی کہ وہ ثابت کیا جاوے*

یہہ دفعہ اُن حالتوں سے متعلق هی کہ جن میں گو بیان کسي طرح کیا گیا هو تاهم اُس قدر جزو اُس بیان ملزم کا جس کے ذریعہ سے کہ کسي امر متعلقہ مقدمہ کي نسبت اطلاع حاصل هوتي هو قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا هی *

واضعان قانون نے کوئي تمثیل اس دفعہ کے متعلق نہیں بیان کي

مثالیں ادخال بیان ملزم

لیکن نارٹن صاحب نے بحوالہ مقدمہ ملکہ بنام لوچر یہہ بیان کیا هی کہ مدعا علیہ سے بوسائل ناجایز یہہ دریافت کرلیا گیا تہا کہ مال مسروقہ کہاں هی اور وہ مال مسروقہ وهاں ملا تو بیان ملزم جس سے کہ وہ حال دریافت هوا قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا — بمقدمہ ملکہ بنام جیکنسن یہہ قرار پایا کہ اگر ملزم کے بیان سے وہ مال نہ ملے تو وہ بیان قابل ادخال نہیں هی مگر کچهہ کہ مدعا علیہ اپنے هاتهہ سے مال مسروقہ دیتے وقت

بیان کرے وہ قابل ادخال شہادت ہوگا کیونکہ وہ ایک قسم کا طرز عمل هی گو وہ بیان حیثیت ایک اقبال کي رکھتا هو *

دفعه ۲۸ اگر ایسا اقبال جسکا ذکر دفعه ۲۴ میں هوا اُس وقت کیا جاوے جب که عدالت کي راے میں اُس ترغیب یا دهمکي یا وعدہ کا اثر شخص ملزم کے دل سے بالکل جاتا رہا هو تو وہ واقعه متعلقه هی *

اقبال جو که بعد رفع هو جانے اثر ترغیب وغیرہ کے کیا جاوے قابل ادخال شہادت هی

جب تک پورا ثبوت اس امر کا نہو که اثر ترغیب وغیرہ کا ذهن سے ملزم کے بالکل جاتا رہا اُس کے اقبالات قابل ادخال نہیں هیں چنانچه نارٹن صاحب نے بحواله مقدمه ملکه بنام شبرنگین ایک فقرہ چیف جسٹس کي ججمنٹ سے نقل کیا هی اور وہ یهه هی :—

لازم هی که مضبوط شہادت اس امر کي هو که اثر ترغیب وغیرہ کا جس کي وجهه سے ملزم نے پہلے اقبال کیا تھا پورے طور پر اُس کے ذهن سے جاتا رہا تھا قبل اس کے که ملزم کا اقبال ثاني شہادت میں داخل هو سکتا هی — میري یهه راے هی که اس مقدمه میں چونکه کافیه عرصه نہیں گذرا هی تو ملزم کا دوبارہ اقبال کرنا اُسي اثر کي وجهه سے هی جس کي وجهه سے اُس نے پہلے اقبال کیا تھا *

اور بمقدمه ملکه بنام حورٹن یهه قرار پایا که جب که حاکم کو پورے طور پر یهه یقین هو جاوے که اثر ترغیب ماقبل کا پورے طور پر ذهن سے ملزم کے رفع هوگیا تو اُس کا اقبال جرم قابل ادخال شہادت هی *

دفعه ۲۹ اگر ایسا اقبال اور طرح سے واقعه متعلقه هو تو وه محض اس وجهه سے غیر متعلقه نه هو جائیگا که وه بوجهه کسي وعده اخفاے راز یا بسبب کسي فریب دهي کے کیا گیا هی جو اُس اقبال کے حاصل کرنے کے واسطے شخص ملزم کي نسبت کي جاے یا اُس حال میں کیا گیا هی جب که وه ملزم نشه میں تها اور نه اس وجهه سے که وه ایسے سوالات کے جواب میں کیا گیا هی جنکا جواب دینا اُسکو ضرور نه تها گو وه سوالات کسي شکل پر کیئے گئے هوں یا وه اُس بات سے متنبه نہیں کیا گیا تها که اسپر ایسا اقبال کرنا لازم نہیں هی اور وهي اقبال بمقابله اُسکے شہادت هو جائیگا *

اقبال جوکه قابل ادخال شہادت هیں اس قسم کي وجهه سے جیسا که وعده اخفاء وغیره ناقابل ادخال نہو جاوینگے

سواے اُن وجوهات کے جن کي تصریح دفعات ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ میں مندرج هی کوئي ایسے اقبالات نہیں هیں که جو قابل ادخال شہادت تصور نہوں ان تینوں دفعوں کا خلاصه یهه هی که ملزم اقبال کننده کے دل پر جبکه اُمید بہتري یا خوف خرابي هو اور اُن

حالات میں کوئي اقبال کرے تو وہ ناقابل ادخال ھی — اور دفعہ ھذا میں یہہ صریح ظاھر کردیا گیا ھی کہ اگر اقبال جرم سوائے تحریکات مندرجہ دفعات مذکور اور کسي تحریک کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا ھو تو وہ قابل ادخال شہادت ھی اس دفعہ میں وہ امور صریح طور پر بیان ھوئے ھیں جو اگر صریح طور پر بیان نہوتے تو گمان ھوتا کہ وہ امور ممنوع کنندہ شہادت مندرجہ دفعہ ۲۴ میں داخل ھیں — اِس دفعہ میں یہہ صریح طور پر بیان کیا گیا ھی کہ وجوہ مفصلہ ذیل اقبال کو ناقابل ادخال شہادت نکرینگے :—

۱ — وعدہ اخفاد راز — یعني اگر اقبال کنندہ کسي شخص سے اس شرط پر اقبال کرے کہ وہ شخص اُسکو افشا نکریگا تب بھي گو شخص اقبال کنندہ بغیر وعدہ اخفا کے اقبال نکرتا تاھم وہ اقبال قابل ادخال شہادت ھی — اور ولایت کے مقدمات میں بارھا یہہ تجویز ھوچکا ھی کہ اگر کوئي شخص دوسرے سے اخفا کي قسم لیکر بھي بیان کرے تب بھي وہ اقبال بہ تحریک ناجائز تصور نہوگا *

۲ — فریب دھي — مثال اسکي نارٹن صاحب نے اپني کتاب میں بیان کي ھی کہ ایک شخص نے اس دھوکے سے ایک چٹھي لي کہ اُسکو ڈاک میں ڈالدیگا اُسکو ڈاک میں نہ ڈالا تو باوجود اس دھوکادھي کے اقبال مندرجہ چٹھي قابل ادخال تصور ھوا — اسطرح پر جو بیان کہ چھپ کر سنا گیا ھو گو وہ بھي ایک قسم کا دھوکھا ھی قابل ادخال بطور اقبال ھی *

۳ — حالت نشہ — جو اقبال کہ نشہ کي حالت میں کیا گیا ھو گو وہ مُنشي چیز ملزم نے اپني خوشي سے پي ھو یا اُسکو اس نیت سے کہ دھوکا دیکر اقبال کرائے پلائي گئي ھو قابل ادخال ھی کیونکہ اُس میں ملزم کو کوئي صورت اُمید و بیم کي نہیں ھی جسکي وجہہ سے اقبال حسب دفعہ ۲۴ بے وقعت ھوجاوے *

۴ — ھونا جواب سوال — واضح رھے کہ کچھہ مضایقہ نہیں ھی کہ سوال کنندہ کوئي شخص ھو یا اُس سوال کا جواب دینا لازمي ھو یا نہو یا کسي طور پر وہ سوال کیا گیا ھو حسب دفعہ ۱۹۳ و ۲۵۰ ضابطہ فوجداري حکام کو اختیار پوچھنے سؤالات کا ملزم سے دیا گیا ھی اور طریقہ اُسکے قلمبندی کرنے کا دفعہ ۱۲۲ ضابطہ مذکور میں مندرج ھی *

۵ — متنبه نکیاجانا — یهه ظاهر هی که متنبه نکرنے کي وجهه سے اقبال کي وقعت میں کوئي خلل واقع نهیں هوتا بلکه اگر اپني خوشي سے کوئي شخص اقبال کرے تو اُسکي صداقت پر زیاده دلیل هوسکتي هی *

اس دفعه میں جو اقبالات بحالت نشه کو قابل ادخال قرار دیا هی اُس سے یهه ایک بڑي بحث پیدا هوتي هی که سوتے میں جو ملزم اقبال کرے یعني سونے کي حالت میں هزیاناً جو بیان کرے وه بطریق اقبال شهادت میں داخل هوسکتا هی یا نهیں کیونکه بحالت نشه جو بیان کیئے جاویں وه قریب قریب ایسي هي بڑ هیں جیسے که خواب میں کوئي بڑائے *

اطباء کي یهه راے هی که خواب میں جو شخص بڑاتا هی وه نتیجه اُن اثروں کا هوتا هی جوکه بحالت بیداري ذهن پر ساري هوتے هیں اور اس وجهه سے ایسے بیانات ایک گونه ذي وقعت بجهت شهادت نسبت مضمون اُس بڑ کے تصور کیئے جاسکتے هیں — لیکن تیلر صاحب نے اپني کتاب میں بحواله مقدمه ملکه بنام سینٹ چیف جسٹس کے یهه راے بیان کي هی — مقدمه مذکور میں ملزم کے چند بیانات جوکه اُسنے بحالت خواب کے نسبت جرم کے بڑ میں بیان کیئے تهے منجانب سرکار شهادت میں پیش کیئے گئے لیکن چیف جسٹس نے اُنکو ناقابل ادخال شهادت تصور کیا *

دفعه ۳۰ جب کئي اشخاص کي تجویز بالاشتراک ایک هي جرم کي بابت هو اور اقبال جو اُن اشخاص میں سے ایک نے نسبت اپنے یا اُن اشخاص میں سے نسبت کسي اور کے کیا هو ثابت هوجاے تو عدالت کو اختیار هی که اُس اقبال پر نسبت اُس

اقبال شریک جرم پر غور کرني چاهیئے

دوسرے شخص کے اور نیز نسبت اُس شخص کے جسنے وہ اقبال کیا ہو غور کرے *

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو کي تجویز بالاشتراک بعلت قتل‌عمد بکر کے ہوئي اور زید کا یہہ کہنا ثابت کیا گیا کہ عمرو نے اور میں نے بکر کو قتل کیا ہی پس عدالت کو جائز ہی کہ عمرو کي نسبت اس اقبال کي تاثیر پر غور کرے

(ب) زید کي تجویز بعلت قتل‌عمد بکر کے ہورہي ہی اور شہادت اس امر کي موجود ہی کہ بکر کو زید اور عمرو نے قتل کیا اور عمرو نے یہہ کہا کہ زید نے اور میں نے بکر کو مارا ہی *

جائز ہی کہ اِس بیان پر عدالت نسبت زید کے غور نہ کرے کیونکہ تجویز عمرو کي بالاشتراک زید کے نہیں ہی *

دفعہ ہذا أسي أصول پر مبني ہی جسپر کہ دفعہ ۱۰ جسکي تشریح میں ہم وجوہات قانون کے اسطرح پر قائم ہونے کي بیان کر آئے ہیں [۹] لیکن یہہ ملحوظ رہے کہ حسب الفاظ دفعہ ہذا ایک شریک جرم کے اقبال کو دوسرے شریک کے مقابلہ پر وقعت قانوني اقبال جرم کي نہیں رکھتا یعني ایک شریک جرم کے اقبال کرنے سے دوسرے شریک جرم کو سزا نہ ملجاویگي جیسا کہ دفعہ ۳۲۴ ضابطہ فوجداري سے ظاہر ہی کہ ملزم کا اقبال صرف أسي ملزم کو سزایاب کریگا — دفعہ ہذا میں صرف عدالت کو اختیار اقبال شریک جرم پر غور کرنے کا بمقابلہ دوسرے شریک

[۹] دیکہو صفحہ ۵۹ و ۶۰ و ۶۱

كے ديا گيا هى — پس اقبال شريك جرم بمقابله دوسرے شريك كے صرف ايك قسم كي شهادت هى *

دفعه ۳۱ اقبال ثبوت قطعي

اقبال ثبوت قطعي نهيں مگر بعض صورتوں ميں مانع تقرير مخالف هوتا هى

ان امور كا نهيں هى جنكي نسبت كيا جاے مگر بموجب ان احكام كے جو ايكت هذا ميں بعد ازين مندرج هيں بطور مانع تقرير مخالف كے اثر كر سكتا هى *

هم اس سے پهلے شرح دفعه ۳ — ايكت هذا ميں پورے طور پر ثبوت قطعي كي تصريح كر آئے هيں [1] اور اس دفعه سے صاف ظاهر هوگا كه كوئي ايسي صورت نهيں هى كه جسنيں اقبال ثبوت قطعي قرار ديا جاتا هو اسوجهه سے جيسا كه شرح دفعه ۱۷ ميں صاف طور پر بيان هوا هى كه ممكن هى كه بيان مقبل جو بطور اقبال كے شهادت ميں پيش كيا جاتا هو صداقت پر مبني نهو بلكه محض ايك لغو گوئي هو پس گو قانون شهادت نے اقبال كو بمقابله مقبل كے قابل ادخال شهادت تصور كيا هى تاهم اسكو ثبوت قطعي نهيں ٹهرايا بلكه اقبال كننده كو اس امر كا اختيار ديا گيا هى كه اپنے اقبال سابق كے خلاف شهادت داخل كركے اسكي تكذيب كرے مثلاً بمقدمه شفع جسكا ذكر هم دفعه ۱۷ كي شرح ميں لكهه آئے هيں [2] اس ميں زيد مشتري كو اختيار هى كه اپنے اس اقرار كے خلاف جو كه اسنے بكر كے روبرو نسبت زر ثمن كے كيا تها بغرض اسكي تكذيب كے شهادت پيش كرے — پس ظاهر هى كه اگر اقبال شهادت قطعي تصور هوتا تو زيد كو عدالت خلاف اپنے اقبال كے شهادت دينے كي

[1] ديكهو صفحه ۳۷ و ۳۸

[2] ديكهو صفحه ۹۵ و ۹۶

اجازت نہ دیتي کیونکہ ثبوت قطعي کے خلاف کوئي شہادت داخل نہیں ہوتي *

دفعہ ھذا سے البتہ یہہ صریح ظاہر ھی کہ اقبال بعض صورتوں میں وقعت مانع تقریر متخالف (جیسکا ذکر دفعہ ۱۱۵ — ایکٹ ھذا میں مندرج ھی) رکھتا ھي اور اُن صورتوں میں اُس اقبال کے خلاف شہادت داخل نہیں ہوسکتي *

مضمون دفعہ ھذا ایک نہایت باریک مسئلہ قانون شہادت کا ھی اور ھم بنظر صراحت فرق مابین ثبوت قطعي اور مانع تقریر متخالف کے واضح طور پر بیان کرتے ھیں — بلحاظ اُس تعریف ثبوت قطعي

فرق مابین ثبوت قطعي اور مانع تقریر متخالف

کے جو دفعہ ۴ کي شرح میں بیان ہوچکي ھی دفعات ۴۱ و ۴۲ و ۱۱۲ و ۱۱۳ — ایکٹ ھذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ثبوت قطعي" جسکو في الحقیقت قیاس قطعي کہنا چاھیئے کس قسم کا ہوسکتاھی مثلاً :—

دفعہ ۴۱ میں فیصلہ ایک عدالت مجاز کا ثبوت قطعي قرار دیا گیا ھی *

دفعہ ۴۲ میں فیصلہ ایک عدالت کا نسبت معاملات نوع عام کے ثبوت قطعي نہیں ھی *

دفعہ ۱۱۲ میں جو اولاد ایام ازدواج میں پیدا ہو اُسکے حلال ہونے کا في نفسہ اُسکي پیدایش ایسے ایام میں قیاس قطعي یعني ثبوت قطعي ھی *

دفعہ ۱۱۳ میں اشتہار مندرجہ گزٹ آف انڈیا نسبت تفویض حصہ عملداري ثبوت قطعي ھی *

اِسي طرح پر دفعہ ۱۱ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع یعني قانون حلف کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ حلفي بیان شخص منحصر علیہ کا بمقابلہ شخص حصر کنندہ کے ثبوت قطعي نسبت مضمون بیان شخص منحصر علیہ کے ھی اور عدالت بعد اُس بیان کے اُسکے متخالف شہادت داخل نہونے دیگي *

واضح رھے کہ دفعات مذکورہ بالا میں صورتھاے مندرجہ دفعات مذکورہ کو ثبوت قطعي کلي قانون نے قرار دیا ھی اور في الحقیقت یہہ اِسوجہہ

سے کیا گیا ہی کہ قیاس صداقت اِسقدر غالب ہوتا ہی کہ عام معاملات دنیاوی میں بغیر ایسے قانون کے قائم کیئے از حد دشواری پیدا ہوتی مثلاً اگر ہر شخص ولدالحرام تصور کیا جاتا جب تک وہ ثبوت کافی نسبت اپنے ولدالحلال ہونے کے ندیتا تو معاملات وراثت میں ادنی امر کے ثابت کرنے کے لیئے بےانتہا دشواری پیدا ہوتی اور عدالت میں ہر شخص غیر مستحق وراثت قرار پاتا اور اسی طرح پر اور صورتوں کے لیئے بھی ایسی ہی وجوہ ہو سکتی ہیں جنکا بیان یہاں فضول ہی — لیکن اسقدر بیان کرنا ضرور ہی کہ ثبوت قطعی ایک اعلی قسم کی شہادت ہی اور اِس وجہہ سے اُسکو قطعی قرار دیا ہی *

نوعیت مانع تقریر مخالف

مانع تقریر مخالف کو پورے طور پر جبکہ ہم دفعہ ۱۱۵ کی شرح لکھینگے بیان کرینگے لیکن یہاں اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ مانع تقریر مخالف کو صدق و کذب کسی واقعہ سے کچھہ علاقہ نہیں ہی بلکہ بلا لحاظ صداقت مضمون جب کوئی اقبال وقعت مانع تقریر مخالف کی رکھتا ہو تو اُس اقبال کے مخالف شہادت داخل نہیں ہو سکتی مثلاً تمثیل متعلقہ دفعہ ۱۱۵ کے دیکھنے سے یہہ ظاہر ہوگا کہ بلا لحاظ اِس امر کے کہ وقت بیع زید کو اِستحقاق بیع واقع میں تھا یا نہیں عدالت مخالف اُس اقبال کے جو کہ بیع نامہ میں منجانب زید کے داخل ہی زید کو اپنے اقبال ملکیت کی تکذیب کی غرض سے شہادت داخل نہ کرنے دیگی بلکہ اُس خاص مقدمہ میں یہہ تصور کریگی کہ زید کو وقت بیع استحقاق بیع کرنے جائداد متنازعہ فیہ کا تھا *

پس مانع تقریر مخالف گویا کہ ایک قسم کا دندان شکن جواب ہی مثلاً مثال مذکور میں زید بایع سے یہہ کہا جاسکتا ہی کہ اگر تمکو اختیار بیع نہ تھا تو تمنے بیع کیوں کی — اور اب تم خود جب بیع کرچکے تو ہم اِس بات کو نہیں سنتے کہ تمکو وقت بیع اختیار واقع میں تھا یا نہیں — جیسا کروگے ویسا پاؤگے — لیکن ثبوت قطعی ہمیشہ صداقت سے تعلق رکھتا ہی اور ہمیشہ اُس میں قیاس صداقت ہوتا ہی *

دفعہ هذا میں جو اشارہ نسبت ,, اُن احکام کے جو ایکٹ هذا میں بعد ازیں مندرج هیں " هی وہ دفعات ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ سے تعلق رکھتا هی اور سواے اُن دفعات کے اور کسي جگھہ ایکٹ هذا میں اقبال کو صراحتاً یا کلي وقعت مانع تقریر مخالف کي نہیں دي گئي هی —
گو مانع تقریر مخالف اور ثبوت قطعي میں جیسا کہ بیان هوچکا هی فرق هی لیکن اثر اور نتیجہ دونوں کا بمقابلہ شخص خاص کے ایک هي هوتا هی یعني اُن کے مضمون کے خلاف شہادت داخل نہیں هو سکتي لیکن ثبوت قطعي تمام اشخاص کے مقابلہ پر بلا لحاظ فریق هونے مقدمہ کے ناطق شہادت هی اور مانع تقریر مخالف صرف اُس شخص کے مقابلہ پر ناطق هی جس کے فعل کي وجہہ سے مانع تقریر مخالف قایم هوا مثلاً ایام ازدواج میں زید کا پیدا هونا یا گزٹ آف انڈیا کا اشتہار تمام دنیا کے مقابلہ پر ثبوت قطعي هی اور مانع ادخال شہادت خلاف هی لیکن تمثیل دفعہ ۱۱۵ میں بیع نامہ میں زید کا یہہ لکھہ دینا کہ جائداد مبیعہ اُس کي تھي صرف اُس زید کے مقابلہ پر ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ وہ بمقابلہ مشتري عمرو کے واسطے دلا پانے اُس جائداد کے دائر کرے مانع تقریر مخالف هی اور اثر ثبوت قطعي کا رکھتا هی لیکن اشخاص غیر کو اختیار هی کہ کسي مقدمہ میں اِس امر کي شہادت دے سکیں کہ زید کو وقت بیع کے اُس جائداد مبیعہ پر ملکیت حاصل نہ تھي — الغرض ثبوت قطعي مبني هوتا هی قیاس صداقت پر اور مانع تقریر مخالف حجت الزامي بلا لحاظ صداقت هی *

اقبال هر صورت میں مانع تقریر مخالف نہیں هی

الفاظ دفعہ هذا کے دیکھنے سے معلوم هوگا کہ هر صورت میں اقبال وقعت مانع تقریر مخالف کي نہیں رکھتا مثلاً جبکہ دو شخصوں نے ملکر بغرض مغلوب کرنے ایک شخص ثالث کے کوئي بیانات ایک مقدمہ میں کیئے هوں اور بعد ازآں اُن دونوں شخصوں کے مابین کوئي نالش هو تو هر ایک فریق کو اختیار هی کہ اُس نالش میں یہہ امر ثابت کرے کہ اُن کا بیان سابق جھوٹا تھا اور بغرض فریب دینے اور مغلوب کرنے شخص ثالث کے کیا گیا تھا پس اقبال سابق ایسي صورت میں هر فریق

اقبال کنندہ کے مقدمہ ثاني میں وقعت مانع تقریر مخالف کي نہیں رکھتا اور اُس کے خلاف شہادت داخل هو سکتي هی ۳ *

اسي طرح پر ایک مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ تھا کہ ایا جائداد کا مالک اصلي مدعی هی یا اُسکي ماں مدعي نے چند مقدمات سابق میں یہہ اقبال کیا تھا کہ اُسکي ماں مالک اصلي هی اور دو مقدموں میں جو کہ اُسکي ماں نے واسطہ لگان کے اس بنا پر کہ اُسنے اپنے بیٹے مدعي سے جائداد خرید لي هی دائر کیئے تھے مدعي نے بطور اپني ماں کے مختار کے اُسکے دستخط کیئے تھے — ایک ایسي ڈگري میں جو بمقابلہ مسماۃ کے تھي وہ جائداد نیلام هوئي اور مدعي نے واسطے دلاپانے جائداد کے اس بناء پر نالش کي کہ اُسنے جائداد کو صرف رهن اپني ماں کے پاس کیا تھا اور زر رهن ادا هو چکا هی — اسمقدمہ میں یہہ تجویز هوا کہ اقبالات مدعي بمقدمات سابق مذکور بطور شہادت کے اُسکے مقابلہ پر داخل هوسکتے هیں لیکن اُن اقبالات کي وقعت مانع تقریر مخالف کي نہیں هی کیونکہ وہ اقبال مشتري سے نہیں کیئے گئے تھے اور نہ کوئي ایسا ثبوت هی کہ اُن فریقوں کو جو کہ اُن اقبالوں کو مانع تقریر مخالف ٹھرانا چاهتے هیں خبر اُن اقبالوں کي ملي یا اُنکي وجہہ سے کسي قسم کا اُنکو دھوکا هوا یا اُنھوں نے اُن اقبالوں کے بھروسے پر جائداد خریدي هو ۴ *

اقبال بایع نسبت وصول یابي زرثمن کے متن دستاویز میں یا روبرو حاکم رجسٹري ۵ کے یا کسي راضینامہ میں نسبت وصولیابي زرمعاوضہ کے ۶ مانع تقریر مخالف کي وقعت نہیں رکھتا اور بایع کو خود کسي نالش میں اختیار اِس امر کا هی کہ اپنے اقبال کي تکذیب کرے اور اُسکے لیئے شہادت پیش کرے — اور اسیطرح پر دینا ایک حصہ منافع کا مدعاعلیہ کو یا ایک پٹواري کے روزنامچہ پر جسمیں کہ مدعاعلیہ کا نام بطور مشتري

---

۳ رامسرن سنگھ بنام مسماۃ پران پیاري ویکلي جلد اول صفحہ ۱۵۶ صیغہ دیواني

۴ چندر سیکھر چکرپتي کرسچین بنام پیارے موهن دت ویکلي جلد ۵ صفحہ ۲۰۶ صیغہ دیواني

۵ گر پرشاد بنام نندا منفصلہ هائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي مورخہ ۱۵ اگست سنہ ۱۸۶۶ ع نمبري ۹۴۳ خاص سنہ ۱۸۶۶ ع

۶ چودھري دیبي پرشاد وغیرہ بنام چودھري دولت سنگھہ جلد ۳ نور الدین اپیل صفحہ ۳۴۷

کے لکھا ہوا ھی دستخط کرنا ایسا اقبال نہیں ھی جسکي وقعت مانع تقریر مخالف کي ہو ۷ *

یہاں تک نسبت اقبالات کے جو کچھہ بیان ہوا ھی وہ مقدمات دیواني سے متعلق ھی اور دفعات ۲۰۶ و ۲۳۷ و ۳۲۴ ضابطہ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ ع سے قانون نسبت اقبالات موثر مقدمات فوجداري ظاهر ہوگا - لیکن ایسا اقبال وکالتاً جائز نہیں بلکه اصالتاً کرنا ضرور ھی ۸ *

واضح رھے کہ دفعات مذکور ضابطہ فوجداري میں جو اقبال جرم کا ذکر ھی وہ اقبالات عدالتي ھیں اور اِس وجھہ سے ناطق ھیں لیکن ملزم نے بیرون عدالت جو کچھہ اقبال کیئے ہوں اُسکے خلاف شہادت دینے کا منصب ملزم کو حاصل ھی *

بیانات اُن اشخاص کے جو گواھي میں طلب نہیں ہو سکتے ھیں

دفعه ۳۲ بیانات تحریري یا زباني واقعات متعلقہ کے جو کسي شخص متوفي نے کیئے ہوں یا ایسے شخص نے جو کہ پایا نہیں جاتا ھی یا نا قابل اداے شہادت کے ہو گیا ھی یا بدون کسي قدر توقف یا خرچ کے جسکو روا رکھنا نظر بحالات مقدمہ عدالت کو نا مناسب معلوم

> بیانات اشخاص متوفي یا مفقودالخبر وغیرہ ان صورتوں میں قابل ادخال شہادت ھیں

۷ نندنشور بنام نتھورام ھائي کورٹ صوبہ مغربي و شمالي ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۶۶ع نمبري ۱۲۰ خاص سنہ ۱۸۶۶ع

(۸) روپا گورلا ویکلي جلد ۱۹ صفحہ ۳۱ *

هو عدالت میں حاضر نہیں کیا جا سکتا هی فی نفسہ صورتہاے مفصلہ ذیل میں واقعات متعلقہ هیں :—

اِس کتاب کے مقدمہ میں مجمل طور پر یہہ بیان هوچکا هی که سني سنائي شہادت اصول عام قانون شہادت کے موافق قابل ادخال نہیں هی اور مضمون دفعہ ٦٠ — ایکٹ هذا سے ظاهر هوگا که واضعان قانون نے بهي أسي اصول کو لازمي قرار دیا هی یعني اگر کوئي گواہ کسي واقعہ کي نسبت شہادت دے تو لازم هی که اگر وہ واقعہ ایسا هو که جو دیکها جاسکتا هو تو گواہ چشم دید کا بیان داخل شہادت هوسکتا هی اور اگر وہ واقعہ ایسا هو جو سنا جاسکتا هو تو اُس گواہ نے خود اُسکو سنا هو — الغرض جس حواس سے وہ واقعہ (جسکي نسبت شہادت دیجاتي هی) متعلق هو لازم هی که ایسے گواہ کے اظہار لیئے جاویں جسنے اپنے حواس سے خود اُس واقعہ کو معلوم کیا هو ورنہ کسي اور قسم کے گواہ کي شہادت بوجہہ هونے سني سنائي شہادت کے قابل ادخال نہیں هی — لیکن بعضي ایسي صورتیں واقع هوتي هیں که قاعدہ عام دفعہ ٦٠ ایکٹ هذا سے قانون نے اُنکو بري کردیا هی اور دفعہ هذا گویا که وہ صورتیں بیان کرتي هی جوکه قاعدہ عام مندرجہ دفعہ ٦٠ سے مستثني هیں — اور جن صورتوں میں سني سنائي شہادت خواہ بطور بیان زباني کے هو یا تحریري کے قابل ادخال تصور کیگئي وہ صورتیں اِس دفعہ میں بیان هوئي هیں اور صورتیں اصول دوم متذکرہ مقدمہ کتاب [9] هذا سے مستثني هیں اور شہادت بالواسطہ هیں جنکا ذکر شجرہ تقسیم شہادت میں مندرج هی [1] *

یہہ ظاهر هی که کوئي شہادت جو متعلق واقعہ متعلقہ کے نہو وہ کسي حالت میں قابل ادخال نہیں هی پس سني سنائي شہادت بهي جس کو چند صورتوں میں اس دفعہ نے قابل ادخال قرار دیا هی لازم هی که متعلق واقعہ متعلقہ کے هو *

9 دیکهو صفحہ ۸

1 دیکهو صفحہ ۳۱

اس قسم کے بیانات اشخاص مفصلہ کے قابل ادخال ہیں :—

کن اشخاص کے بیان شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں

۱ — شخص متوفي کے *

۲ — ایسے شخص کے جو پایا نہیں جاتا *

۳ — ایسے شخص کے جو نا قابل اداے شہادت ہو گیا ہو *

۴ — ایسے شخص کے جو بدون توقف یا خرچ کے عدالت میں حاضر نہیں کیا جاسکتا ہی *

اور ہر حالت میں یہہ امر ضروری ہی کہ شخص بیان کنندہ ایسا ہو کہ اگر زندہ ہوتا تو قابل اداے شہادت قانوناً حسب دفعہ ۱۱۸ — ایکٹ ہذا کے تصور ہوتا ورنہ اُس کا بیان قابل اعتبار نہیں — بیانات اشخاص متذکرہ بالا قبل اس کے کہ قابل ادخال شہادت تصور ہوں لازم ہی کہ مفصلہ ذیل آٹھہ صورتوں میں سے جن کا قانون کے متن میں نمبر وار ذکر ہی کسی نہ کسی میں آتے ہوں :—

جبکہ بیان متعلق وجہہ وفات ہو

(ا) جبکہ بیان ایسے شخص کا بابت وجہہ اُسکي وفات کے ہو یا بابت کسي حالات اُس معاملہ کے ہو جو منتج اُسکي وفات کا ہوا اور ایسے مقدمات میں ہو جن میں کہ وجہہ اُس شخص کي وفات کي زیر تجویز ہو *

ایسے بیانات واقعات متعلقہ ہیں عام اس سے کہ اُن بیانات کا کرنے والا شخص بوقت اُن کے ظاہر کرنے کے اندیشہ اپني

وفات کا رکھتا ہو یا نہیں اور عام اس سے کہ کسي نہج کي نوعیت اس کارروائي کي ہو جس میں کہ وجہہ اسکي وفات کي زیر تجویز ہی *

یہہ فقرہ صرف قسم اول اشخاص متذکرہ بالا یعني ایسے شخصوں کے بیانات سے جو کہ مرچکے ہوں متعلق ہی اور کوئي بیان اُس قسم کا جس کا ذکر اس فقرہ میں ہی قبل موت شخص بیان کنندہ کے قابل ادخال نہیں — اور واضح رہے کہ واسطے ادخال اِن بیانات کے دو شرطیں لازمي ہیں :—

اول — یہہ کہ ایسے بیانات جس مقدمہ میں داخل کرنے منظور ہوں وہ ایسا مقدمہ ہو جس میں کہ بیان کنندہ کي وجہہ وفات کي زیر تجویز ہو یعني یہہ بات دریافت کرني منظور ہو کہ وجہہ اُس کي موت کي کیا تھي *

شرایط ادخال بیان وجہہ وفات

دوم — یہہ کہ وہ بیان ہو بابت وجہہ اُس کي وفات کے یا بابت کسي حالات ایسے معاملات کے جو منتج اُس کي وفات کا ہوا ہو *

پس ظاہر ہی کہ ہر قسم کے مقدمہ اور ہر حالت میں جو ماسواے شرایط متذکرہ بالا کے ہو ایسے بیانات قابل ادخال شہادت نہیں ہیں *

اُس شخص کو جو کہ ایسے بیانات اشخاص متوفي. کو شہادت میں داخل کرانا چاہتا ہی لازم ہی کہ ثبوت اُس شخص بیان کنندہ کي وفات کا دے (دیکھو دفعہ ۱۰۴ — ایکٹ ہذا) ورنہ وہ بیان قابل ادخال نہوگا *

جزو ثاني ضمن ہذا دفعہ ہذا میں یہہ صاف طور سے بیان کردیا گیا ہی کہ ایسے بیانات متعلق شمار کیئے جاوینگے خواہ شخص متوفي بیان

کنندہ کو وقت بیان توقع موت کي هو یا نهو اور مقدمہ جسمیں کہ وہ بیانات داخل کرنے منظور هیں کسي قسم کا مقدمہ هو چنانچہ تمثیل الف دفعہ هذا میں فوجداري اور دیواني دونوں کي مثالیں مندرج هیں پس صرف شرایط متذکرہ بالا پر لحاظ رکھہ کر بیانات اشخاص متوفی هرقسم کے مقدمات میں داخل هو سکتے هیں لیکن جیسا کہ نسبت اقبالات کے شرح دفعہ ۲۱ میں هم لکھہ آئے هیں * اُسي طرح پر بیانات اشخاص متوفی کي نسبت بھي ضرور هی کہ حتی‌الوسع پورا مقصد بیان کنندہ کا معلوم هو کیونکہ اگر کوئي شخص جزو بیان کرکے باقي کو بیان نکرسکا هوتو اُس بیان کي وقعت باعتبار شہادت کے کم هوجاویگي *

حسب دفعہ ۱۲۱ ضابطہ فوجداري پولیس کا افسر بیان وقت وفات کي نسبت شہادت دیسکتا هی — اس قسم کے بیانات متوفي کے داخل کرنے اُنکي وقعت قائم کرنےمیں عدالتوں کو نہایت احتیاط لازم هی کیونکہ اکثر اس قسم کے بیانات اُن شخصوں کے هوتے هیں جنکو کہ کوئي ضرر شدید پہنچا هو اور شخص مجروح کا ذهن ایسي حالتوں میں پورے طور پر اپنا کام نہیں دیتا اور خیالي باتوں کو اکثر اصلي تصور کرتا هی اور علاوہ اسکے بعض صورتوں میں مرتے وقت بھي بعض ایسي طبایع جنکو خوف خدا کم هی یا جنمیں غصہ اور کینہ وري یا خیال عزت خاندان بہت قوي هوتا هی مرتے وقت بھي جھوت بولنےمیں عارنہیں کرتے بشرطیکہ ایسے جھوت بولنے سے شخص بیان کنندہ کے مرنے کے بعد اُسکے دشمن پر کوئي آفت نازل هو یا اُسکے خاندان کي حرمت باقي رهتي هو اور یہہ بھي واضح رهے کہ گو قانوناً ایسے بیانات شخص متوفي کو جسکو وقت بیان موت کے توقع نهو قابل انخال هیں لیکن تاهم عدالتوں کو همیشہ اس امر پر غور کرنا چاهیئے کہ متوفي بیان کنندہ کو اپنے مرنے کي توقع تھي یا نہیں کیونکہ اگر اُسکو مرنے کي توقع نہ تھي تو اُس بیان کي وقعت باعتبار شہادت بہ‌نسبت ایسے بیان کے جو بحالت توقع موت کے کیا گیا هو بہت کم تصور هوتي هی اس وجہہ سے کہ جس شخص کو بچنے کي توقع نہیں هوتي اور اس دنیا میں رهنے کي اُمید نہیں رهتي

* دیکھو صفحہ ۱۲۱

تو اُسکو جھوٹ اور فریب کے بیان کرنے میں چنداں غرض نہیں ہوتي بلکہ اُن لوگوں کو جوکہ مرنے کے بعد ایک حالت مابعد کے مقر ہیں موت کا قریب ہونا ایک وجھہ سچ بولنے کي ہوتي ہی جو اُنکے ذہن میں قوي ہوتي ہی کیونکہ اپنے خالق کے سامنے حاضر ہوتے وقت اخیر فعل جھوٹ بولنا گناہ تصور کرتے ہیں *

جبکہ بیان یا داخلہ اثناء کاروبار معمولي میں کیاگیا ہو

(۲) جبکہ وہ بیان اُس شخص نے اپنے معمولي کاربار کے اثناء میں کیا ہو اور بالخصوص اُس صورت میں جبکہ وہ کوئي ایسا داخلہ یا یادداشت ہو جو اُسنے اپنے کاروبار یا پیشہ کے کام کي معمولي بھي‌جات میں لکھي ہو یا رسیدات ہوں جو اُسنے بابت وصول یابي زرنقد یا مال یا کفالت‌المال یا کسي قسم کي جائداد کے لکھي ہوں یا اُنپر اپنے دستخط کیئے ہوں یا دستاویزات مستعملہ تجارت ہوں اور اُسنے اُنکو لکھا ہو یا اُنپر دستخط کیئے ہوں یا کسي خط یا اور ایسي دستاویز کي تاریخ ہو جسپر بقاعدہ معمولي تاریخ لکھي جاتي ہی اور اُسکو اُسنے لکھا ہو یا اُسپر دستخط کیئے ہوں *

وجهه اس قسم کي شهادت کے ادخال کي یهه معلوم هوتي هی که بصورت نهونے کسي بد نیتي کے ایک قیاس اغلب اس بات کا پیدا هوتا هی که جو داخلے روزمره کے معمولي کاروبار پیشه میں کیئے جاتے هیں وه صحیح هیں اس لیئے که روزمره کے کاروبار میں جس میں صحت حساب کي منظور هوتي هی سچ لکهنا زیاده آسان هی به نسبت ایک جهوت امر ایجاد کرکے لکهنے کے علاوه اسکے ایسے داخلجات ایک سلسله هوتے هیں اور داخلجات میں اگر ایک میں بهي غلطي هو تو کل حساب میں غلطي هوجاتي هی اور چونکه اکثر داخلجات کي مطابقت مختلف اشخاص کیا کرتے هیں تو غلطي آساني سے کهل جاتي هی واضح رهے که قبل اسکے که اس قسم کے داخلجات شهادت میں پیش هوسکیں اُس شخص کو جوکه اُنکو شهادت میں پیش کرنا چاهتا هی ثابت کرنا چاهیئے که وه داخلجات ایسے شخص کے کیئے هوے هیں جنکا ذکر هم نمبر وار اس دفعه کي شرح کے شروع میں کر آئے هیں اور گو ایکت هذا میں صریح طور پر اس قسم کے بیانات کے داخل کرنے کي نسبت کوئي شرایط نهیں لگائي گئي هیں تاهم عدالتونکو اس قسم کي شهادت کي وقعت قائم کرنے میں اُمور مفصله ذیل کا خیال رکهنا چاهیئے :—

وجهه ادخال اس قسم کي شهادت کي

امر اول — یهه که وه شخص جسنے وه بیان یا داخله جسکا ذکر فقره دوم دفعه هذا میں هی کیا هو واقفیت ذاتي اُس امر سے جسکي نسبت اُسنے بیان یا داخله کیا هو رکهتا تها یا نهیں مثلاً اگر کسي شخص متوفی کے هاتهه کا ایک حساب لکها هوا هو جوکه اُسنے کسي دوسرے شخص کے بیان کے مطابق لکها تها اور جسکي رقوم جمع خرچ سے کاتب کو ذاتي علم نه تها شهادت میں پیش کیا جاوے تو ایسا حساب کوئي شهادت اُس جمع خرچ کي جو اُس حساب میں مندرج هی نهیں قرار پاسکتا اس وجهه سے که في الحقیقت وه داخله یا بیان اُس شخص کا نهیں هی جسکے هاتهه کا وه لکها هوا هی بلکه اُسنے ایک شخص غیر کے اعتبار پر بلا علم صحت واقعه کے لکها تها *

اُمور جنسے وقعت اس قسم کي شهادتکي قائم هوسکتي هی

امر دوم — يهه که وه داخله همزمانه هو اُس واقعه کے جس کے که وه متعلق هي مثلاً اگر وه داخله متعلق کسي رقم خرچ کے هو يا خريد کے هو تو وه اُسيوقت لکها گيا هو جبکه وه رقم خرچ کيگئي يا وه شی خريدي گئي هو اور اگر اُسيوقت نه لکها گيا هو تو تهوڑے عرصه کے بعد لکها گيا هو اس وجهه سے که ايسے داخلے جوکه بهت عرصه کے بعد کيئے جاتے هيں اُنکا چنداں اعتبار نهيں هوتا کيونکه ادنی ادنی معاملات بيع و شراء ميں جوکه روزمره واقع هوتے رهتے هيں اگر بهت عرصه کے بعد داخله کيا جاوے تو وه قابل وقعت نهيں هوتا *

امر سوم — يهه داخلے يا بيانات اشخاص مذکوره بالا کے جوکه اثناء کاروبار ميں کيئے جاتے هيں شهادت ميں صرف اُسقدر جسقدر که اُس شخص کے روزمره کے کاروبار کے متعلق هو قابل ادخال هيں اور اگر کوئي اور اُمور اُسميں بيان کيئے گئے هوں جوکه متعلق داخله کننده کے فرض کے نهوں تو وه کچهه شهادت اُن زائد اُمور کي نهيں هوتے — مثلاً ايک شخص جسکا کار منصبي صرف کسي امير شخص کے مودیخانه کا حساب لکهنا هی اپني حساب کي کتاب ميں علاوه روزمره کے مودیخانه کے خرچ کے اور ايسے بيانات لکهدے جو اُس کاتب کے منصب سے تعلق نهيں رکهتے تو گو يهه داخلجات نسبت رقومات مودیخانه قابل تسليم هيں تاهم باقي اور بيان مندرجه کتاب حساب قابل تسليم نهيں *

يهه فقره دفعه هذا زياده تر اُن قياسات پر مبني هی جنکا ذکر دفعه ۱۱۴ — ايکٹ هذا ميں علي‌الخصوص تمثيل (و) ميں کيا گيا هی — مگر واضح رهے که جو تين اُمور اُوپر بيان هوئے هيں وه حسب منشاء ايکٹ هذا واسطے قابل ادخال کرنے اس قسم کي شهادت کے لازم نهيں هيں الا اُن پر لحاظ کرنے سے اس قسم کي شهادت کي وقعت قائم کرنے ميں مدد مليگي اور جو داخلجات که اُن شرايط سے موافق هوں اُنکي وقعت بدرجها بهتر هی به نسبت اُن داخلجات کي وقعت کے جوکه اُنکے موافق نهوں دفعه هذا کي تمثيلات (ب) (ج) (د) (ز) اور (ي) اس ضمن سے متعلق هيں اور اُن پر غور کرنے سے قانون مندرجه دفعه هذا صاف

طور پر سمجھہ میں آویگا — تمثیل (ج) دفعہ ۲۱ — ایکٹ هذا[۳] کی دفعہ هذا کی تمثیل (ز) سے مطابقت رکھتی هی*

جبکہ بیان مضر حق بیان کنندہ هو

(۳) جبکہ وہ بیان مضر حق متعلقہ زر نقد یا ملکیت ایسے شخص کا هو جسنے کہ وہ بیان کیا یا ایسا هو کہ درصورت اُسکے راست هونے کے وہ اُسکے باعث سے مستوجب نالش فوجداری یا نالش هرجہ کا هوتا *

تیسری قسم اُن اقسام شہادت کی جنکو کہ دفعہ هذا نے قابل اُدخال کیا هی اس فقرہ میں بیان کیگئی هی یعنی وہ بیانات یا داخلجات جوکہ مضر حق کسی شخص بیان کنندہ کے هوں (جو منجملہ اُن اشخاص کے هو جنکا ذکر متن دفعہ هذا میں کیا گیا هی) قابل ادخال شہادت هیں *

اُصول اس فقرہ کا مبنی هی اس قیاس غالب پر کہ کوئی شخص مخالف اپنے فائدہ کے کوئی بیان نہیں کریگا — اس قسم کے بیانات اُسی اُصول پر قابل ادخال هیں جسپر کہ اقبالات کو شہادت میں داخل هونے کے قابل قانون نے قرار دیا هی[۴] لیکن اقبالات اور اس قسم کے بیانات مضر حق بیان کنندہ میں یہہ فرق هی کہ اقبالات صرف بمقابلہ اشخاص اقبال کنندہ یا اُسکے قائم‌مقام کے قابل ادخال شہادت هیں اور بیانات اس قسم کے جنکا فقرہ هذا میں ذکر هی بمقابلہ اشخاص غیر کے بھی قابل ادخال هیں خواہ وہ قائم‌مقام اقبال کرنے والوں کے هوں یا نهوں*

واضح رهے کہ فقرہ هذا میں بیانات جب تک کہ مفصلہ ذیل اقسام میں سے کسی میں نہ آتے هوں قابل ادخال نہیں هیں :—

۳ دیکھو صفحہ ۱۲۴

۴ دیکھو صفحہ ۹۵ — شرح دفعہ ۱۷ و ۲۱

۱ — مضر حق متعلقہ زر نقد *
۲ — مضر حق ملکیت *
۳ — جس سے مستوجب نالش فوجداري کا هو *
۴ — جس سے مستوجب نالش هرجہ کا هو *

مثلاً قسم اول هو وہ داخلہ جات هیں جو کہ بهي کهاتہ حساب میں وصول کي مد میں ڈالے جاویں *

قسم دوم وہ بیانات یا داخلہ‌جات هیں جن سے نوعیت قبضہ جائداد غیر منقولہ کي کم حیثیت قرار پاوے مثلاً بیان ایک معافیدار کا کہ اُسکي زمین مالگذار هی یا شریک کا بیان کہ وہ رعیت هی یا کاشتکار موروثي کا بیان کہ وہ غیر موروثي هی — قسم سوم اور چهارم صاف هیں اور کچهہ مثال دینے کي ضرورت نهیں *

یہہ امر ظاهر هی کہ جب داخلجات یا بیانات تحریري هوں تو قبل اسکے کہ وہ قابل ادخال تصور هوں لازم هی کہ ثبوت کافي اس امر کا دیا جاوے کہ اُس شخص کے هاتهہ کا لکها هوا هی کہ جسکے حق کے مضر وہ بیان یا داخلہ هی *

داخلجات جو ظاهر میں مضر حق کاذب هیں لیکن حقیقت میں مفید اسکے حق کے هوتے هیں

ایک قسم کے بیانات یا داخلجات ایسے هوتے هیں کہ ظاهرا مضر حق کاذب هوتے هیں لیکن في الحقیقت مفید اُسکے هوتے هیں اس قسم کے تمام بیانات و داخلہ جات میں کہ جو بنفسہ تنها اُس مطالبہ کي شهادت هوتے هیں جسکے جزو کے وصول یابي کا داخلہ هوتا هی اور سواے اُن داخلہ‌جات کے اُس مطالبہ کے اور کوئي شهادت نهیں هوتي مثلاً داخلہ جسکا مطلب وصولیابي سود هو اور جو نسبت کسي ایک ایسے مطالبہ کے لکها گیا هو جسکا اور کوئي ثبوت نهیں یا وہ عبارت هاے ظهري جو پشت تمسکات پر سود یا اصل کے جزو کي وصولیابي کے مضمون کي هوں اور جن سے وہ مطالبہ قانون تمادي سے بچ جاتا هی *

ایکٹ هذا نے اس قسم کي عبارتوں کو قابل ادخال تصور کیا هی لیکن بجونکہ دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع کے موافق ایسے داخلہ یاعبارت

ظهري كي وجهه سے ايام تمادي سے مطالبه بچ جاتا هى تو لازم هى كه هر حالت ميں يهه ثابت كيا جاوے كه كس وقت زر مندرجه عبارت ظهري ادا كيا گيا تها اور اُسوقت ايام تمادي باقي تهے يا نهيں اور اس امر پر بهي غور كرنا چاهيئے كه وه عبارت ظهري فريباً اس غرض سے تو نهيں لكهي گئي هى كه قانوناً كل مطالبه مابين ميعاد هوجاوے *

اس فقره كي شرح ختم كرنے سے پهلے اسقدر بيان كرنا ضرور معلوم هوتا هى كه جبكه كوئي داخله ايسا هو كه جسكا صرف ايك جزو خلاف اور مضر كاتب كے هو تو باقي جس سے كوئي اور امر شهادت ثابت هوتا هو وه جزو قابل ادخال نهوگا جب تك كه واسطے سمجهنے اُس جزو مضر حق كاتب كے دوسرا جزو بر بناء لازمي نهو — مثلاً ايك مقدمه ميں يهه بحث تهي كه زيد كي كيا عمر هى اُس مقدمه كي شهادت ميں ايك كتاب پيش كي گئي جس ميں ايك دايه متوفيه اپني اجرت كا حساب مندرج ركهتي تهي اور اُسميں يهه لكها هوا تها كه زيد كي ماں كو فلاں تاريخ جاكر جنايا اور اُسكے آگے دوسرے خانه ميں لكها تها كه اُجرت وصول پائي - اِس مقدمه ميں يهه بحث پيش هوئي كه آيا صرف بيان دايه نسبت وصوليابي اپني اُجرت كے شهادت ميں داخل هوسكتا هى يا پورا بيان نسبت جنانے زيد كي والده كے بهي اور تاريخ ولادت زيد كي - اس مقدمه ميں يهه قرار پايا كه صرف الفاظ وصوليابي سے يهه ظاهر نهيں هوتا كه كس بات كي اُجرت وصول پائي پس پورا داخله معه بيان ولادت زيد قابل ادخال قرار پايا *

جبكه بيان متعلق استحقاق عام يا رسم وغيره كے هو

(۴) جبكه اُس بيان ميں اظهار راے كسي شخص قسم مذكورهٔ بالا كا نسبت موجودگي كسي استحقاق عام يا رسم يا معامله متعلقه غرض خلايق يا غرض عام كي هو اور يهه قياس غالب هو كه درصورت اُسكي موجودگي كے وه شخص اُسكي

موجودگي سے اطلاع رکھتا تھا اور وہ بیان اُس استحقاق یا رسم یا معاملہ کي نسبت نزاع پیدا ہونے سے پہلے کیا گیا تھا *

واسطے قابل ادخال ہونے شہادت مصرحہ فقرہ ہذا کے شرایط ذیل لازم ہیں :—

اس قسم کي شہادت داخل ہونے کي شرط

۱ — وہ بیان اور راے ایسے شخص کي ہو جسکا متن دفعہ ہذا میں ذکر ہی *

۲ — متعلق ہو کسي استحقاق عام یا رسم عام یا معاملہ متعلقہ غرض خلایق یا غرض عام سے *

۳ — بیان کنندہ راے غالباً اُس سے واقفیت رکھتا ہو *

۴ — ایسا بیان قبل شروع نزاع ہوا ہو *

شرط اول یعني راے کو قابل ادخال تصور کرنے کي وجہہ یہہ ہی کہ ابتدا ایسے حقوق کي جنکي نسبت وہ راے ہی ایسي قدیم ہوتي ہی اور وہ حقوق ایسے ہوتے ہیں کہ شہادت بلا واسطہ وجود ایسے حقوق کي شاذ حاصل ہوتي ہی اور نیز ایسي معروف باتوں کا ثبوت خاص لینے کي کچھہ ضرورت نہیں ہوتي کیونکہ ایسے عام امور ہر شخص کو معلوم ہوتے ہیں اس وجہہ سے کہ سب لوگ اُن کا بیٹھہ کر آپس میں ذکر کرتے ہیں اور چونکہ وہ بلا کسي طرفداري ذاتي کے ہوتے ہیں تو اُن کي نسبت جو اشخاص مجمع کي راے قایم ہوتي ہی وہ ضرور صداقت پر مبني ہوتي ہی ورنہ کسي رسم کو عام شہرت نہیں ہوسکتي — اور جب کہ لوگ متفق الراے ہوتے ہیں رسم وقوع پذیر ہوتي ہی اور ہر فرد شخص جو ملکر اپنے تئیں ایک معني کر قایم کرنے والا اُس رسم کا سمجھتے ہیں *

نسبت شرط دوم کے واضح رہے کہ اس قسم کي شہادت نسبت خانگي حقوق اشخاص خاص کے قابل ادخال نہیں کیونکہ عوام الناس کسي شخص کے حالات سے واقف نہیں ہوتے اور اس لیئے اُن کے بیان قابل وقعت نہیں سمجھے جاسکتے *

نسبت شرط سوم کے ظاهر هی که جب تک که وہ شخص جس کي راے ثابت کرني منظور هی ایک ایسي حالت میں نهو که جس سے اُس کو خاص واقفیت پیدا هوتي هو تب تک اُس کي راے کي کچهه وقعت نهیں هوتي مثلاً اگر کسي خاص برادري کي رسم و رواج کي بحث هو تو اُس برادري کے شخص کا بیان زیادہ تر قابل وقعت هوگا به نسبت بیان ایک ایسے شخص کے جو که اُس برادري کا نهیں هی *

شرط چهارم کي وجهه یهه هی که وہ راے جو قبل ابتداء کسي نزاع کے بیان کي جاتي هی وہ غالباً بلا طرفداري یا بلا خوف کذب ظاهر کي جاتي هی اور نزاع کے شروع هوتے هي تمام وہ لوگ جن کا که ایسي رسم سے نقصان یا فائدہ هوتا هو فریقوں میں تقسیم هو جاتے هیں اور هر ایک اپني اپني راے رکهنے لگتا هی اور بلا کافي دیانت کے ظاهر کرتا هی *

واضح رهے که ابتداء نزاع سے مقدمه مراد نهیں هی بلکه شروع اول اُس جهگڑہ کا مراد هی جس کا که نتیجه یهه مقدمه هوا هی جس میں یهه بحث هی — تمثیل (ط) فقرہ هذا سے متعلق هی اور اُس سے معلوم هوگا که حقوق عام کس قسم کے هو سکتے هیں اور حقوق نسبت مجراے آب اور حقوق تالاب و گهاٹ اور حقوق شفع اور حق چراگاہ وغیرہ سب ان میں شامل هیں اور نیز اس فقرہ میں وہ حقوق شامل هیں جو که زمیندار کو بعض دیهات میں حاصل هوتے هیں مثلاً زمیندار کا حق بو و پرجوت یا حق زمیندار نسبت لینے ابواب کے مثلاً لینا ایک حق کا منجمله قیمت درختوں کے یا حق چهارم زمیندار نسبت زر ثمن اُن بیعوں کے جو که بلا رضامندي مالک کے کي جاویں مثلاً وہ بیع جو که اجراء ڈگري میں هوئي هو [۵] *

جس بیان کا اس فقرہ میں ذکر هی وہ بیان خواہ زباني هو خواہ تحریري مثلاً تحریري بیانات مندرج هوتے هیں دستاویزات میں مثل بیعنامجات اور هبه نامجات اور اظهارات گواهان اور فیصله جات عدالت اور روبکاري هاے عدالت اور واجب‌العرض اور اسناد وغیرہ میں *

---

۵ پالراے بنام رامپهل پانڈے منفصله هائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي ۷ اگست سنه ۱۸۶۶ع نمبر ۷۲۵ سنه ۱۸۶۶ع

(۵) جبکہ وہ بیان بابت ہونے کسي رشتہ ([6] پدري یا مادري یا رشتہ ازدواجي یا تبنیت) کے فیمابین اُن اشخاص کے ہو جنکے رشتہ سے اُس شخص بیان کرنیوالے کو واقف ہونے کے وسایل خاص حاصل ہوں اور امر زیر مباحثہ کي نسبت بحث پیدا ہونے سے پہلے وہ بیان کیا گیا ہو *

جبکہ بیان متعلق وجود رشتہداري ہو

اس ضمن میں شرایط مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہیں :—

شرایط اطلاق

۱ بیان نسبت رشتہ کے ہو *

۲ بیان کرنے والے کو وسایل واقفیت حاصل ہوں *

۳ بیان قبل نزاع کے کیا گیا ہو *

دفعہ هذا کي تمثیل (ک) اس فقرہ سے متعلق هی [7] *

چونکہ ضمن هذا متعلق هی اُسي مضمون سے جس سے کہ ضمن ۶ دفعہ هذا متعلق هی اس لیئے مناسب معلوم ہوتا هی کہ بعد اُس ضمن کے ان دونوں فقروں کي شرح ساتھہ لکھي جاوے *

(۶) جبکہ وہ بیان بابت ہونے کسي رشتہ ([8] پدري یا مادري یا رشتہ ازدواجي یا تبنیت)

جبکہ بیان مندرج ہو وصیتنامہ یاکسي اور نوشتہ میں

---

۶ ترمیم بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

۷ مرهم چندرچند بنام متھرا ناتھہ گھوس ویکلي جلد ۹ صفحہ ۱۵۱

۸ ترمیم بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲

کے فیمابین اشخاص متوفی کے ہو اور کسي وصیت‌نامہ یا نوشتہ میں جو اُس خاندان کے کار و بار سے متعلق ہو جس میں کہ شخص متوفی تھایااُس خاندان کےکسي نسب‌نامہ میں یا کسي کتابہ میں یا اُس خاندان کي تصویر یا اور چیز میں جسپر ایسے بیانات معمولي لکھے جاتے ھیں امر مبینہ کي نزاع پیدا ہونے سے پہلے کیا گیا ہو *

ضمن ھذا میں شرایط مفصلہ ذیل قابل غور ھیں :—

شرایط ادخال

۱ — بیان متعلق رشتہ ہو *

۲ — رشتہ جسکي نسبت بیان ہو مابین اشخاص متوفی کے ہو *

۳ — وہ بیان ایسي دستاویزوں میں مندرج ہو جنکا کہ اِس ضمن میں ذکر ھی *

۴ — وہ بیان قبل نزاع کے کیا گیا ہو *

مطابقت مابین ضمن ۵ و ضمن ۶ کے

قابل غور اُمور جو کہ ہم شرح ضمن ۵ میں لکھہ آئے ھیں اُنکو اُمور مفصلہ بالا سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ اُن دونوں میں کون کون سے مشترک ھیں اور کون کون سے مختلف ھیں — مشترکہ یہہ ھیں :—

۱ — دونوں فقرے متعلق رشتہ اشخاص کے ھیں *

۲ — دونوں بیان ضرور ہی کہ قبل نزاع کے ہوں *

اختلاف مابین ضمن ۵ و ضمن ۶ کے

اُمور مختلف مابین اِن دونوں فقروں کے یہہ ہیں :—

۱ — ضمن ۵ میں کوئي قید اِس امر کي نہیں ھی کہ رشتہ مابین اشخاص زندہ کے ہو یا مردہ کے اور اُس ضمن میں لازم ھی کہ بیان نسبت رشتہ ایسے اشخاص کي ہو جو مرچکے ہیں *

۲ — ضمن ۵ میں یہہ ضبط ھی کہ بیان کنندہ ایسا شخص ہو جسکو وسائل خاص علم کے ہوں اور اس ضمن میں کوئي قید اِس امر کي نہیں ھی کہ بیان کنندہ کون ہو *

۳ — ضمن ۵ میں اعتبار شہادت مبني ھی وقعت اشخاص بیان کنندہ* پر اور اُس ضمن میں اُن دستاویزات کي وقعت پر مبني ھی (جنکا ذکر اِس ضمن کے متن میں مندرج ھی) بلا لحاظ وقعت اُن دستاویزات کے لکھنے والوں کے *

اِس قسم کي شہادت جسکا کہ ذکر اُن دونوں ضمنوں میں ھی اِس وجہہ سے قانون نے شرایط مندرجہ دفعہ ۶۰ سے بري کیا ھی کہ بغیر اِس قسم کي آساني دیئے رشتہ کي نسبت شہادت مشکل سے بہم پہونچتي کیونکہ مقدمات میں اکثر اُن رشتہداریوں کي بحث واقع ہوتي ھی جو رشتہداریاں ایسے واقعات گذشتہ پر منحصر ہوتي ہیں کہ زمانہ بعید میں واقع ہوئي تہیں اور جو معدود اشخاص کو معلوم ہوتي ہیں اور بغیر اِس قسم کي شہادت کے داخل کیئے اکثر مقدمات میں رشتہ کي شہادت بہم نہ پہونچتي — لیکن جو شرایط کہ اُوپر بیان کي گئي ہیں اُن بغیر اِس قسم کي شہادت داخل نہیں ہو سکتي *

ضمن ھذا میں کوئي شرط ایسي قائم نہیں کي گئي جس سے اِس امر کي تحقیق لازم کي جاوے کہ لکہنے والوں کو جنکا ذکر اِس ضمن میں ھی کوئي خاص وسائل علم رشتہداري کے تہے یا نہیں *

اُس تعریف دستاویز میں جسکا ذکر دفعہ ۳ میں مندرج ھی کتبہ جات وغیرہ داخل ہیں — تمثیل (ل) دفعہ ھذا کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ھی کہ لفظ رشتہ میں تمام اُمور نسبت ولادت و پیدایش کے شامل ہیں *

(۷) جبکہ وہ بیان کسي دستاویز یا وصیت نامہ یا اور کاغذ میں مندرج ہو جو کسي معاملہ متذکرہ دفعہ ۱۳ ضمن (الف) سے متعلق ہو *

جبکہ بیان متعلق معاملہ متذکرہ دفعہ ۱۳ ضمن الف ہو

اِس فقرہ میں صرف دو امر قابل غور ہیں :—

شرایط ادخال

۱ — یہہ کہ بیان متعلق ایسے معاملہ سے ہو جسکا ذکر ضمن الف دفعہ ۱۳ میں ہوا ہی [۹] *

۲ — بیان مندرج ہو کسي ایسي دستاویز میں جسکا ذکر اِس فقرہ میں ہی *

ضمن الف دفعہ ۱۳ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ معاملہ ایسا ہو کہ جس سے کوئي حق یا رسم پیدا ہوئي ہو یا اُسکا دعوی کیا گیا ہو یا اُس میں تبدیل ہوئي ہو جس سے اُسکي نسبت اقبال یا اصرار یا اِنکار کیا گیا ہو یا جو اُسکے وجود کا مغائر ہو — اور واضح رہے کہ حق یا رسم جسکا ذکر ہی وہ خواہ خاص ہو یا عام یعني رسم متعلقہ کسي خاص خاندان کے ہو یا عام رسم ہو مثلاً حق گدي نشیني بڑے بیٹے کا ایک خاص خاندان کي رسم ہی اور حق شفع ایک عام رسم [۱] *

واضح ہو کہ اثر ضمن ہذا کا یہہ ہی کہ شہادت نسبت حقوق رسم و رواج کے قابل ادخال ہی لیکن لازمي یہہ ہی کہ وہ شہادت زباني نہو بلکہ مندرج ہو کسي ایسي دستاویز میں جسکا ذکر متن ضمن میں ہی *

(۸) جبکہ وہ بیان چند اشخاص نے کیا ہو اور اُنکے ایسے حالات یا خیالات دلي اُس سے ظاہر

جبکہ وہ بیان متعلق حالات یا خیالات دلي کے ہوں

[۹] دیکھو صفحہ ۶۶

[۱] نسبت قانون متعلقہ رسم کے دیکھو صفحہ ۶۷ سے ۷۲ تک

هوتے هوں جو معاملہ متنازعہ فیہ سے متعلق هوں *

تمثیل (ن) دفعہ هذا سے مضمون فقرہ هذا واضح هوگا ظاهرا یہہ تمثیل ایک نامي مقدمہ سے قایم کي گئي هی جو ولایت میں فیصل هوا تها اور واقعات جس کے یہہ هیں :—

تمثیل مقدمہ ولایتی

ایک شخص نے ایک مصور سے اپني اور اپني جورو کي ساتهہ تصویر کهچواٸي یہہ شخص خود نہایت بد صورت تها اور اُس کي جورو نہایت حسین تهي *

جبکہ تصویر طیار هوکر آئي تو مابین مصور اور خریدار کے معاملہ نہوسکا اور مصور سے تصویر نہ خریدي *

مصور نے اُس تصویر کو ایک نمایش گاہ میں دیکهایا اور اُس کے نیچے یہہ الفاظ لکهہ دیئے رو کہ ایک خوبصورت اور ایک حیوان " *

یہہ شخص خود اُس نمایش گاہ میں گیا اور اُس تصویر کو دیکهہ کر پهاڑ ڈالا مصور نے اُس پر هرجہ کا دعوی کیا مدعاعلیہ نے جواب دعوی میں یہہ بیان کیا کہ وہ تصویر ذریعہ هتک مجهہ مدعاعلیہ کا تهي اور اُس کے پهاڑ ڈالنے کا قانوناً مجهکو اختیار تها اِس مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ تها کہ آیا اُس تصویر سے عوام‌الناس کے ذهن میں خیال هتک مدعاعلیہ جاتا تها یا نہیں *

بہ ثبوت اِس امر تنقیح کے مدعاعلیہ نے گواہ اِس امر کے پیش کیئے کہ اُنکےسامنے بہت متعدد شخصوں نے اُس تصویر کو دیکهکر فلاں فلاں رائے ظاهر کي تهي اظہار اُن گواهوں کي نسبت بیانات حاضرین نمایش‌گاہ کے قابل ادخال اس وجہہ سے تصور هوے کہ وہ حاضرین نمایش‌گاہ خود بہم نہ پہونچ سکے اور اُنکي راے معلوم هونے سے نسبت امر تنقیح طلب کے ایک اثر پیدا هوتا تها *

واضح رهے کہ یہہ ضمن متعلق هی خیال دلي سے ایک مجمع اشخاص کے اور دفعہ ۱۴ متعلق هی حالت ذهني شخص واحد سے پس بیانات

نسبت غل ایک گروہ کے جنکا ایک انبوہ میں ہونا بیان کیا جاتا ہی ضمن ھذا کے موافق قابل ادخال شہادت ہیں اس وجہہ سے کہ اُن اشخاص کا جو کہ بھیڑ میں غل مچاتے تھے طلب کرانا شہادت کے لیئے محال ہوتا ہی — اس دفعہ کے ساتھہ پڑھو ضمن ۲ دفعہ ۲۱ — ایکٹ ھذا *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي ھی کہ ھندہ کو عمرو نے ھلاک کیا یا نہیں *

ھندہ اُن صدموں سے جو اُسکو اُس فعل میں پہونچے جسکے اثناء میں اُسکا اِزالہ بکارت کیا گیا مرگئي اس مقدمہ میں بحث اِس امر کي ھی کہ اِزالہ بکارت عمرو نے کیا یا نہیں *

بحث اس امر کي ھی کہ زید کو عمرو نے ایسے حالات میں قتل کیا یا نہیں جنکي بناء پر زید کي بیوہ کي طرف سے عمرو پر نالش ہو سکتي ھی *

بیانات جو ھندہ یا زید نے اپني وفات کے باعث سے درباب قتل اور زنا بالجبر اور فعل بیجا قابل نالش زیر تجویز کے کیئے واقعات متعلقہ ھیں *

(ب) بحث بابت تاریخ ولادت زید کے ھی *

داخلہ روزنامچہ ایک ڈاکٹر متوفی کا جواپنے کام کے معمولي طریقہ میں وہ با قاعدہ رکھا کرتا تھا متضمن اِس بیان کے کہ فلاں روز وہ زید کي ما کے پاس گیا اور اُسکا بیٹا جنایا واقعہ متعلقہ ھی *

(ج) بحث اِس امر کي هی کہ فلاں تاریخ زید کلکتہ میں تھا یا نہیں *

بیان مندرجہ روزنامچہ ایک وکیل متوفی کا جو کہ وہ اپنے کام کے طریق معمولي میں باقاعدہ مرتب رکھتا تھا متضمن اسکے کہ فلاں روز میں زید کے پاس بمقام فلاں واقعہ کلکتہ فلاں کار کي بابت مشورہ کرنے کے لیئے گیا واقعہ متعلقہ هی *

(د) بحث اس امر کي هی کہ فلاں جہاز بندر بنبئي سے فلاں تاریخ روانہ هوا یا نہیں ایک خط کسي شخص متوفی ایک سوداگر کي کوتھي کے شریک کا کہ جس کوتھي کے نام سے وہ جہاز کرایہ لیا گیا تھا بنام اُسکے آڑتیوں کے جو لندن میں تھے اور جنکو مال حوالہ کیا گیا بایں مضمون کہ وہ جہاز فلاں تاریخ بندر بنبئي سے روانہ هوا واقعہ متعلقہ هی *

(ہ) بحث اس امر کي هی کہ بابت ایک اراضي کے زید کو لگان ادا کیا گیا یا نہیں *

خط زید کے کارندۂ متوفی کا بنام زید کے جسکا یہہ مضمون هی کہ میں نے زید کے حساب میں لگان وصول کیا اور زید کے حکم سے اپنے پاس رکھا واقعہ متعلقہ هی *

(و) بحث اس امر کي هی کہ زید اور هندہ کا ازدواج بطور جایز هوا یا نہیں یہہ بیان ایک پادري متوفی کا کہ

میں نے ازدواج ایسے حالات میں کرایا کہ اُس ازدواج کا ھونا ایک جرم تھا واقعہ متعلقہ ھی *

(ز) بحث اس امر کي ھی کہ زید ایک شخص نے جو اب نہیں پایا جاتا ھی ایک خط فلاں تاریخ لکھا یا نہیں *

پس یہہ واقعہ کہ اُسکا ایک خط اُسي تاریخ کا لکھا ھوا ھی واقعہ متعلقہ ھی *

(ح) بحث اس امر کي ھی کہ فلاں جہاز کے تباہ ھونے کا کیا سبب تھا *

ایک پروتست لکھا ھوا اُسکے ناخدا کا جو اب حاضر نہیں کیا جا سکتا ھی واقعہ متعلقہ ھی *

(ط) یہہ امر معرض بحث میں ھی کہ فلاں راہ شارع عام ھی یا نہیں *

بیان زید گانوں کے مکھیا متوفی کا بایں مضمون کہ وہ راستہ شارع عام ھی واقعہ متعلقہ ھی *

(ي) اس امر کي بحث ھی کہ غلہ کا نرخ فلاں تاریخ فلاں منڈي میں کیا تھا پس تحریر ایک متوفی بنیہی کي جو اُسنے بابت نرخ کے اپنے معمولي کار و بار کے اثناء میں کي تھي واقع متعلقہ ھی *

(ک) بحث اس امر کي ھی کہ زید متوفی عمرو کا باپ تھا یا نہیں *

یہہ بیان زید کا کہ عمرو اُسکا بیتا هی واقعہ
متعلقہ هی *

(ل) یہہ امر زیر تجویز هی کہ زید کي ولادت
کي کون تاریخ تهي *

ایک خط زید کے پدر متوفی کا بنام اُسکے دوست
کے هی اور اُس میں تاریخ معین کو زید کے پیدا هونے کا
حال لکها هی پس یہہ واقعہ متعلقہ هی *

(م) بحث اس بات کي هی کہ زید اور هندہ کا
ازدواج هوا یا نہیں اور اگر هوا تو کب هوا *

بکر هندہ کے پدر متوفی نے ایک تاریخ معین پر
اپني اُس دختر کا ازدواج زید کے ساتهہ هونا اپني بهي
میں بطور یادداشت لکهہ رکها تها پس یہہ واقعہ متعلقہ
هی *

(ن) زید نے عمرو پر اس بات کي نالش کي کہ
دوکان کي کهڑکي میں ایک شبیہہ تہتک امیز لتکا
رکهي هی بحث درباب مشابہ اور تہتک آمیز هونے اُس
شبیہہ کے هی پس دیکهنے والوں کے ایک گروہ نے جو
کچهہ کہ اُسکو دیکهکر کہا هو جایز هی کہ وہ ثابت
کیا جاے *

اِس ایکت کي دفعات میں سے دفعہ ۳۲ - ایک مقدم دفعہ هی اور
قانون کے تحصیل کرنے والے کو اُسکے سنجهنے اور یاد کرنے میں بہت
وقت و مشکل پیش آتي هی - اِس لیئے میں بغرض آسان کرنے اِس
مشکل کے ایک شجرہ ذیل میں مندرج کرتا هوں جس کے پڑهنے سے
ایک نظر میں کل دفعہ کا مضمون واضح هو جاتا هی *

دفعہ ۳۳ شہادت جو کسی

اظہارات جو کسی مقدمہ سابق میں لیئے گئے ہوں کب قابل ادخال ہیں

گواہ نے کسی مقدمہ عدالت میں یا روبرو کسی شخص کے جسے قانوناً اختیار اُسکے لینے کا ہی ادا کی ہو وہ عدالت کے مقدمہ مرجوعہ مابعد میں یا ایک ہی مقدمہ عدالت کی نوبت مابعد میں اُس وقت جبکہ وہ گواہ مر گیا ہو یا پایا نہ جاتا ہو یا ناقابل ادائے شہادت ہو گیا ہو یا فریق مخالف نے اُسکو الگ کردیا ہو یا جس حال میں کہ اُسکا حاضر کرنا بغیر ایسے درنگ یا صرف کے ممکن نہو جسکا روا رکھنا نظر بحالت مقدمہ عدالت کے نزدیک نامناسب ہو واسطے ثابت کرنے اُن واقعات کے جنکا اُس میں ذکر ہو واقعہ متعلقہ ہی :

مگر شرط یہہ ہی کہ وہ مقدمہ فیمابین اُنہیں اشخاص فریق مقدمہ کے یا اُنکے قائمقامان حقیت کے ہو —

نیز بایں شرط کہ فریق مخالف پہلے مقدمہ کا گواہ سے استحقاق سوال کرنے کا رکھتا ہو —

نیز بایں شرط کہ امور تنقیح طلب پہلے مقدمہ میں اُسي اصل مطلب کے ہوں جوکہ دوسرے مقدمہ میں ہیں *

تشریح — تجویز یا تحقیقات فوجداري ازروے منشاء دفعہ ہذا کے ایک مقدمہ فیمابین مدعي اور مدعاعلیہ کے متصور ہوگي *

دفعہ ۳۲ میں اول صورت (جس میں اشخاص کے بیانات قابل ادخال قرار پائے ہیں) واضح کي گئي ہی اور دفعہ ہذا دوسري صورت ہی جس میں کہ بیانات اُن اشخاص کے جوکہ عدالت میں حاضر نہیں ہوسکتے شہادت میں داخل ہوسکتے ہیں *

مطابقت شرایط مابین دفعہ ۳۲ و دفعہ ۳۳

سرخي (جوکہ دفعہ ۳۲ کے اُوپر لکھي ہی) پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ دفعہ ۳۲ و ۳۳ — ایک مضمون سے متعلق ہیں یعني کن صورتون میں اُن اشخاص کے بیانات جوکہ حاضر عدالت نہیں ہوسکتے شہادت میں قابل ادخال ہیں — پس اسلیئے مفصلہ ذیل شرایط جوکہ

نسبت اشخاص بیان کنندگان کے دفعه ۳۲ میں لازمي هیں اس دفعه میں بهي لازمي هین یعني :—

۱ — یهه که وه شخص جسکا بیان هو متوفی هو *

۲ — جو پایا نه جاتا هو *

۳ — جو ناقابل اداے شہادت هوگیا هو *

۴ — جسکو فریق مخالف نے الگ کردیا هو *

۵ — ایسا شخص هو جسکا حاضر کرنا بغیر ایسي دیرنگ یا صرف کے ممکن نهو جسکا روا رکهنا نظر بحالات مقدمه عدالت کے نزدیک نامناسب هو *

پس واضح رهے که امور مفصله بالا وهي هیں جو نسبت دفعه ۳۲ کے بیان کیئے گئے هیں سواے امر نمبر ۴ کے جو اس دفعه میں پڑهایا گیا هی فرق مابین دفعه ۳۲ و ۳۳ کے یهه هی که دفعه ۳۲ میں کسي قسم کے بیانات هوں اور دفعه ۳۳ میں لازم هی که وه بیانات بطور اظهار حلفي کے گواه نے ان دونوں حالتوں میں کیئے هوں :—

۱ — کسي مقدمه عدالت میں *

۲ — یا روبرو کسي شخص کے جسکو قانوناً اختیار اُسکے لینے کا هی *

شرایط جو اظهارات سابق کے شہادت میں داخل هونے کے لیئے لازمي هیں

اور مزید برآں مفصله ذیل شرایط لازمي هیں :—

۱ — وه مقدمه فیمابین اُنهین اشخاص یا اُنکے قائم‌مقامان حقیت کے هو *

۲ — پہلے مقدمه کا فریق مخالف گواه سے استحقاق سوالات جرح کرنے کا رکهتا هو *

۳ — اُمور تنقیح طلب پہلے مقدمه میں وهي هوں یعني اُسي اصل مطلب کے هوں جوکه اس دوسرے مقدمه میں هیں *

تصریح شرط اول مذکورہ بالا

نسبت شرط اول مصرحه بالا کے واضح

رہے کہ لفظ قائم‌مقامان حقیت میں ورثاء اور مفوض‌الیہم اور پٹہ‌دار اور منتظم اور وصي شامل ہیں — اور واضح رہے کہ منتقل الیہ حقیت اور مشتري نیلام اِجرائڈگري میں اس بات میں‌کچھہ فرق نہیں [1] اور نسبت قائم‌مقامان حقیت کے ہم شرح دفعہ ۱۸ میں واضح طور پر لکھہ آئے ہیں [2] *

یہہ امر ظاہر ہے کہ یہہ لازمي نہیں ہی کہ اگر مقدمہ سابق میں جسمیں کہ اظہارات لیئے گئے تھے اگر ایک فریق مدعي تھا تو دوسرے مقدمہ میں بھي مدعي ہو یا یہہ کہ پہلے میں مدعاعلیہ ہو تو دوسرے میں بھي مدعاعلیہ ہو لیکن یہہ ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ موجودہ سابق میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں — مثلاً سابق میں زید نے عمرو پر نالش کي تھي اور اب عمرو نے زید پر نالش کي یا یہہ کہ زید نے دوبارہ عمرو پر نالش کي تو حسب منشاء شرط ہذا کہا جاویگا کہ فریق مقدمہ حال وہي ہیں جوکہ مقد سابق میں تھے *

تصریح شرط دوم مذکورہ بالا

نسبت شرط دوم کے یہہ لکھنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ مضمون قانون سے ظاہر ہوتا ہی کہ فریق مخالف مقدمہ سابق کا گواہ سے استحقاق اور موقع سوال جرح کرنیکا رکھتا ہو — اور چونکہ سوال جرح اُسکو کہتے ہیں جو ایک فریق کے گواہ سے فریق مخالف سوال کرے [3] اس لیئے یہہ امر ظاہر ہی کہ اگر مقدمہ سابق میں فریقین مقدمہ حال دونوں ایک جانب ہوں یعني دونوں مدعي ہوں یا دونوں مدعاعلیہ تو اُنکو اپنے شریک مدعي یا شریک مدعاعلیہ کے پیش کردہ گواہ کا اظہار مقدمہ موجودہ میں داخل کرنے کا منصب نہیں ہی *

مثلاً سابق میں زید نے عمرو اور بکر پر نالش کي اور اُس مقدمہ میں بکر کي طرف سے خالد گواہ کا اظہار ہوا — چونکہ زید مدعي بکر

1 راجہ عنایت‌حسین بنام گردھاري‌لال بنگال جلد ۲ صفحہ ۷۵ پریوي کونسل
2 دیکھو صفحہ ۱۰۸ اور ۱۰۹
3 دیکھو دفعہ ۱۳۷ — ایکٹ ہذا

مدعاعليه كا فريق مخالف هى اسليئے اُسكو خالد سے سوالات جرح كرنے كا اختيار حاصل هى [۴] اور چونكه مدعاعليه مقدمه مذكور ميں بكر كے ساتهه مدعاعليه هى اور اُسكا فريق مخالف نهيں هى اسليئے عمرو كو خالد سے سوالات جرح كرنے كا اختيار نهيں هى — پس اگر زيد دوباره بكر پر يا عمرو پر نالش كرے يا بكر يا عمرو زيد پر نالش كريں اور خالد كے اظهار كو شهادت ميں داخل كرنا چاهيں تو حسب منشاء شرط هذا خالد كا اظهار ايك ايسے مقدمه سابق ميں هوا تها كه جسميں فريق مخالف كو خالد گواه سے سوالات جرح كرنے كا استحقاق حاصل تها — ليكن اگر عمرو ايك نالش بكر پر داير كرے يا بكر عمرو پر داير كرے تو يهه نهيں كها جاويگا كه مقدمه سابق (يعني زيد مدعي بنام عمرو و بكر مدعاعليهما) كے فريق وهي تهے جو مقدمه حال (يعني عمرو مدعي بنام بكر مدعاعليه يا بكر مدعي بنام عمرو مدعاعليه) كے فريق هيں *

يهه كچهه ضرور نهيں هى في الواقع فريق مخالف نے سوال جرح گواه سے كيا هو بلكه اُنكو موقع اور حق هونا كافي هى — چنانچه ايك ايسے مقدمه ميں جسميں كه نصف اظهار غير حاضري ميں ملزم كے لكها گيا تها اور نصف اُسكي موجودگي ميں تو صرف اُس جزو اظهار كے داخل هونے كي اجازت ملي جو بموجودگي ملزم كے لكها گيا تها *

بعضي ايسي صورتيں هوتي هيں كه جس ميں ايك فريق كو قانوناً حق ليئے اظهار كا نهو بلكه باجازت عدالت في الواقع اُسنے سوالات جرح كيئے هوں — الفاظ قانون سے يهه صاف ظاهر نهيں هى كه آيا اِس قسم كے اظهارات ايك كارروائي مابعد ميں قابل ادخال هيں يا نهيں *

تصريح شرط سوم مذكورة بالا

نسبت شرط سوم كے يهه بيان كرنا ضروري معلوم هوتا هى كه في نفسه امر تنقيح كے اصل مطلب ايك سے هونے سے يهه مراد نهيں هى كه جايداد متنازعه فيه بهي ايك هو بلكه صرف مطلب ايك سا هونا چاهيئے گو جايداد متنازعه فيه دوسري هو — مثلاً زيد ايك پسر عمرو جو كه هندو

۴ ديكهو دفعه ۱۳۸ — ايكٹ هذا

کے بطن سے پیدا هی چهوڑ کر فوت هوا اور زید کی کل اُس جایداد پر جو واقع ضلع علیگڈه هی اُسکے بهائی بکر نے قبضه کر لیا هی — پس عمرو نے بکر پر واسطے دلاپانے اپنے حصه ترکه پدری کے دعوی دایر کیا — مگر مدعاعلیه نے اپنے جوابدعوی میں بیان کیا که هنده مادر عمرو کا نکاح زید سے نہیں هوا تها اور اسلیئے عمرو مدعی بوجهه نهونے صحیح النسب کے مستحق ترکه نہیں هی — پس اِس مقدمه میں امر تنقیح طلب یهه قرار پایا که آیا هنده کا نکاح زید سے قبل ولادت عمرو هوا تها یا نہیں اور عمرو کی طرف سے خالد نے بطور گواه اظہار دیا کچهه جایداد زید متوفی کی ضلع آگره میں واقع تهی اور اُسپر عمرو قابض تها — پس بکر نے عمرو پر به بیان غیر صحیح النسب هونے عمرو کے دعوی دلا پانے جایداد واقع ضلع آگره کا کیا — اور امر تنقیح طلب یهه قرار پایا که آیا عمرو زید کا صحیح النسب بیٹا هی یا نہیں — مگر بعد مقدمه سابق (یعنی عمرو مدعی بنام بکر مدعاعلیه) خالد بغرض تجارت چین کو چلا گیا — پس گو جایداد جو مقدمه حال میں متنازعه فیه هی دوسری جایداد هی تاهم چونکه پہلے مقدمه میں بهی عمرو کی نسب کی بحث تهی تو حسب منشاء شرط هذا کہا جاویگا که امر تنقیح طلب دونوں مقدموں میں ایک هی هی *

اس تمثیل میں خالد کا اظہار قابل ادخال شہادت هی کیونکه تینوں شرایط صادق آتی هیں — اِسلیئے که خالد کا چین سے طلب کرنا دشوار هی اور فریقین مقدمه هذا وهی هیں جو مقدمه سابق میں تهے اور فریق مخالف یعنی بکر کو موقع خالد سے سوالات جرح کرنے کا تها اور امر تنقیح طلب دونوں مقدموں میں ایک هی هی *

اور ضابطه دیوانی کے بموجب جبکه ایک ایسے گواه کی شہادت کی ضرورت هو جو سو میل سے زیاده فاصله پر رهتا هو یا بوجهه ضعف یا بیماری یا عورت پرده نشین هونے کے یا بوجهه ذی رتبه هونے کے حاضر عدالت نهو سکتا هو عدالت کمیشن واسطے لینے اظہارات اشخاص مذکور کے صادر کر سکتی هی اسیطرحپر ضابطه دیوانی کے دیکهنے سے باقی قاعده نسبت کمیشن دیوانی کے معلوم هوگا *

لیکن ایسا اظہار بغیر رضامندي اُس فریق جسکے مقابله مین یعني جسکے خلاف وہ لیا گیا هو پڑها نه جاویگا جبتک یهه ثابت نهو که گواہ عدالت کے علاقه سے باهر رهتا هی یا اُس نے وفات پائي هی یا بوجهه ضعیفي یا بیماري کے اصالتاً اظہار دینے کو نهین آسکتا هی یا بلا سازش بفاصلہ زاید از سو میل مقام کچهري عدالت سے مقیم هی یا بلحاظ مرتبه یا هونے عورت پردہ نشین کے اصالتاً حاضر هونے سے معاف هی یا جبتک حاکم عدالت حسب اقتضاے اپني راے کے مراتب مذکورہ کے ثبوت لینے سے در گذر نکرے یا جبتک حاکم واسطے پڑهے جانے اظہار کسي گواہ کے وجهه ثبوت میں با وصف ثبوت اس بات کے که بر وقت سماعت مقدمه وہ وجوہ جنکے لحاظ سے اظہار بذریعه کمیشن لیا گیا تها باقي نهین رهے اجازت ندے *

گو ضابط دیواني میں کوئي صریح قاعدہ نسبت اطلاع دینے فریق ثاني کے مقرر نهین هی لیکن تاهم اولی بلکه لازم هی که فریق ثاني کو اطلاع ایسے اجراء کمیشن کي دیجاوے تا که فریق ثاني کو کوئي عذر نسبت عدم سوالات جرح کے باقي نرهے *

ضابطه دیواني میں قواعد نسبت تحقیقات موقع کے مندرج هین — جس صورت میں که امین موقع کي تحقیقات کرنے کے لیئے مقرر کیا جاتا هی تو جو اظہار که اُسنے لیئے هوں وہ بغیر رپورٹ کے قابل ادخال شهادت نهین ° *

دفعه ۲۴۹ ضابطه فوجداري یعني ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع کے دیکهنے سے واضح هوگا که سشن یا هائي کورٹ کو اُن اظہارات کے دیکهنے کا اختیار هی جو که بموجودگي مدعاعلیه مجرم لیئے گئے هوں اور اُنکي بنا پر فیصله صادر کر سکتي هی گو وہ اظہار جو روبرو عدالت سشن یا هائي کورٹ کے لیا گیا هو اُس مضمون کي نقیض هو — اور دفعه ۳۲۳ ضابطه مذکور کے دیکهنے سے یهه بهي ظاهر هوگا که کسي ڈاکٹري گواہ کا اظہار جو که کسي مجسٹریٹ نے لیا هو فوجداري کے مقدمات میں بلا حاضري گواہ داخل

° دیپ نراین بنام کالیداس متر بنگال جلد ۲ ضمیمه صفحه ۷۰

شہادت ہو سکتا هی اور حسب دفعہ ۳۲۵ ضابطہ مذکور کے رپورٹ سرکاري ممتحن کیمیا کي دستخطي اُسکي فوجداري کے مقدمات میں بطور شہادت قابل ادخال هی اور حسب دفعہ ۳۲۷ ضابطہ مذکور کے جبکہ ملزم مفرور هو تو اُسکي عدم موجودگي میں هر وہ عدالت جسکو اُس جرم کے تجویز کرنے کا اختیار هو بیانات اُن اشخاص کے جو کہ حالات مقدمہ سے واقف هوں لکھہ سکتي هی اور ایسے بیانات بعد گرفتاري ملزم بمقابلہ اُسکے مستعمل هو سکتے هیں *

دفعہ ۵۰۳ ضابطہ مذکور کے دیکھنے سے قواعد نسبت اجراء کمیشن کے مقدمات فوجداري میں معلوم هونگے — عام اُصول نسبت لینے اظہار گواهان کے دفعہ ۱۳۷ و دفعہ ۱۳۸ — ایکٹ هذا میں مندرج هیں لیکن صورتهاے مذکورہ بالا قاعدہ عام سے مستثنی هیں اور اِن مستثنی حالتوں میں شہادت ایسے گواہ کي جو موجود نہو داخل کي جاسکتي هی *

اِس دفعہ کے بخوبي سمجھنے کے لیئے مفصلہ ذیل پانچ سوالوں پر غور کرنا چاهیئے اور متن دفعہ کو دیکھہ کر اُنکے جوابات نکالنے چاهیئیں وہ سوالات یہہ هیں *

اول — کن لوگوں کي شہادت قابل ادخال هی *

دوم — کن اغراض کے لیئے قابل ادخال هی *

سوم — کن کارروائیوں میں قابل ادخال هی *

چہارم — کن صورتوں میں قابل ادخال هی *

پنجم — کن شرطوں کي مطیع هی *

مفصلہ بالا پانچ سوالوں کا جواب اس دفعہ کي شرح سے بآساني ظاهر هوگا اور یہہ سوالات بطور کل دفعہ کے خلاصہ کے لکھے گئے هیں اور اُن سوالات کے جواب لکھنے کي کچھہ ضرورت نہیں هی لیکن جس غرض سے کہ همنے دفعہ ۳۲ کے مضامین کو ایک شجرہ کے طور پر بیان کیا تھا اُسي غرض سے اب هم دفعہ هذا کے مضامین کا بھي ایک شجرہ پیش کرتے هیں *

بیانات جو خاص حالات میں کیئے جائیں

دفعه ۳۴ داخلۂ اُس بہي حساب

داخلجات مندرجه بہي حساب کب واقعه متعلقه ہوتے ہیں

کا جو که باجراے کاروبار بطور معمول مرتب رکھي گئي ہو اُس صورت میں واقعه متعلقه ہی جب که وه اُسي معامله کي بابت ہو جسکي عدالت تحقیقات کرتي ہو لیکن محض وہي داخله کسي شخص پر ذمه داري کے عاید کرنیکے لیئے کافي نہوگا *

تمثیل

زید نے عمرو پر ایک ہزار روپیه کي نالش کي اور اپنے حساب کي بہي میں یہه لکہا ہوا پیش کیا که اتنے روپیه کا عمرو میرا دیندار ہی تو وه تحریر واقعه متعلقه ہی لیکن بغیر کسي اور شہادت کے جس سے قرضه ثابت ہو کافي نہیں ہی *

مضمون دفعه هذا نہایت صاف ہی لیکن یہه امر قابل غور ہی که بہي جات حساب کے شہادت میں داخل ہونیکے لیئے لازم ہی که باجراء کاروبار بطور معمول مرتب رکہي گئي ہوں کیونکه اگر نہایت ترتیبوار نه رکہي گئي ہوں

تو اُسمیں جعل اور رقوم کے بنانے کا احتمال هوتا هی — لیکن بهي‌جات حساب کتني هي ترتیب سے مرتب هوں تب بهي ثبوت کافي اپنے مضمون کا نہیں هوتین بلکه مثل ایک شہادت تائیدي کے هیں جسکا ثبوت اور ذریعوں سے بهي هونا چاهیئے — ایک مقدمه میں جسمیں ایک کوٹهي مهاجني نے دعوي واسطے دلاپانے بقایا حساب یافتني مدعي ذمگي مدعاعلیه کے کیا اور به ثبوت دعوي اپنے صرف بهي کهاته پیش کیا تو پریوي کونسل نے یہه تجویز کیا که گو بهي کهاته کتناهي معتبر هو تاهم صرف ایک تائیدي شہادت هي جو بغیر اور شہادت کے کافي ثبوت نہیں — ۶ اور اسیطرح هر ایک مقدمه میں یہه تجویز کیا که ایک شخص بذریعه اپنے بهي کهاته کے دوسرے کو پابند نہیں کر سکتا — ۷ لیکن ایک اور مقدمه میں جسمیں ایک کوٹهي مهاجني نے دوسري کوٹهي مهاجني پر واسطے دلاپانے زر باقي کے بر بناء بهي کهاته دعوي کیا اور مبصران بهي نے اس بات کي تصدیق کي که بهي کهاته مسلسل طور پر حسب قواعد مهاجني مرتب تها اور نیز یہه که بهي کهاته مدعي مطابق تها اُس حساب سے جو که مدعاعلیه نے مدعیکو لکهکر دیاتها لیکن مدعي نے واسطے ثابت کرنے اِس بات کے که بهي کهاته مسلسل طورپر اجراء کاروبار معمولي میں لکها گیاتها کوئي گواه پیش نہیں کیا اور نه نسبت خاص رقوم کے کوئي شہادت دي لیکن اقبال مدعاعلیه نسبت درست هونے حساب مستندله کے شہادت سے ثابت کیا اور مدعاعلیه نے مدعي کے بهي کهاته کے درست هونے سے اپنے جواب دعوي میں انکار نکیا بلکه صرف دو رقموں پر عذر کیا که اُسکو مجرا ملني چاهیئیں — لیکن کوئي شہادت بتائید اپنے عذر کے نہیں پیش کي حکام پریوي کونسل نے یہه تجویز کیا که گو بهي کهاته مدعي ثبوت قطعي درستي حساب کا نہیں هی اور مدعي کو شہادت نسبت درستي اپنے بهي کهاته کے دیني لازم تهي تاهم چونکه مدعاعلیه نے بهي کهاته کے درست هونیکا اقبال کرلیا اور کوئي شہادت اُس بهي کهاته

---

۶ راے سریکشن بنام راے هریکشن موروزانڈین اپیل جلد ۵ صفحه ۳۲۲ و سیٹهه اکومي چند بنام سیٹه اندرمن وغیره جلد ۳ بنگال لارپورٹ صفحه ۳۴ پریوي کونسل

۷ سراب جي وجا کندا بنام تنوربتي مانک جي مورزانڈان اپیل جلد ۸ صفحه ۳۷ ضمیمه

كے غلط هونے كي پيش نه كي تو كوئي ضرورت اور قسم كے ثبوت كي باقي نرهي اور دعوي مدعي قابل ڈگري تصور هوا [۸] *

اور هائي كورت كلكته نے ايک مقدمه ميں يهه تجويز كيا كه جب كبهي بهي كهاته شهادت ميں پيش هو حاكم عدالت كو لازم هى كه كل رقوم پر غور كرے جو كه جمع كيطرف هوں اور جو كه خرچ كيطرف هوں اور جو رقم قابل اعتبار سمجهے اُسكو مانے اور جسكو غير معتبر سمجهے اُسكو نه مانے [۹] *

بموجب ضابطه ديواني كے جب كوئي دعوي بر بناء بهي كهاته هو تو مدعي كو لازم هى كه بر وقت داخل كرنے عرضي دعوي كے اصل بهي كهاته كو پيش كرے اور ايک نقل اُسكي عدالت كے سپرد كرے بهي كهاته كي نقل عدالت كے سپرد كرني ضرور هى *

كاغذات حساب زميندارى بهي حسب منشاء دفعه هذا قابل ادخال شهادت هو سكتے هيں الا وه بهي صرف بطور شهادت تائيدي كے خيال كيئے جاتے هيں اور جبكه شهادت پيش كرنا منظور هو تو وه كل تكمله كرنا چاهيئے جو كه بصورت نهونے اُن كاغذات كے كرنا چاهيئے تها اور اُن كاغذات كو صرف بطور شهادت تائيدي كے استعمال كرنا چاهيئے چنانچه هائي كورت ممالک مغربي و شمالي نے كاغذات جمعبندي كو ايک شهادت بادي النظري تصور كيا اور نه بنفسه ثبوت كافي جسكي بناء پر ڈگري صادر هو سكے [۱] *

اور هائي كورت كلكته اور پريوي كونسل نے بهي نسبت ايسے كاغذات كے متعدد مقدمات ميں بارها ايساهي تجويز كيا هى [۲] *

۸ دواركاداس بنام جانكي داس موورزانڈين اپيل جلد ۲ صفحه ۸۸

۹ ايشان چندرسنگهه بنام هرن سردار بنگال جلد ۳ صفحه ۱۳۵

۱ هولاس كنور بنام منشي شبسهاے منفصله ۱۳ دسمبر سنه ۱۸۶۶ع نمبري ۱۱۴۷ خاص سنه ۱۸۶۶ع

۲ كمهيرا مني داس بنام بهجےگوبند منڈل ويكلي جلد ۷ صفحه ۵۳۵ ديواني و گوپال منڈل بنام تيگورشن مكاپڈ ويكلي جلد ۵ صفحه ۸۳ فيصلجات ايكٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع — و رامالعل چكرورتي بنام تاراچندري برمنيا ويكلي جلد ۸ صفحه ۲۸۰ ديواني و هجےگوبند منڈل بنام بهيكهراے ويكلي جلد ۱۰ صفحه ۲۹۱ ديواني — و شيخ نرازي بنام لائيڈ ويكلي جلد ۸ صفحه ۳۶۴ ديواني — و بدوناتهه پراپا بنام سوسنگهكالعل متر ويكلي جلد ۹ صفحه ۲۷۴ ديواني — و كمهاكنور بنام سيد علي احمد ويكلي جلد ۶ صفحه ۶۲ ضميمه — و جموني ديبي بنام هدايت الله ويكلي جلد ۹ صفحه ۳۵۱

داخله جات مندرجه بهي يا رجستر سرکاري کب قابل ادخال هوتے هيں

دفعه ۳۵ جو داخله کسي سرکاري يا اور سرشته کي بهي يا رجستر يا کاغذات ميں مشعر بيان کسي واقعه تنقيحي يا متعلقه کے کسي ملازم سرکاري نے بانصرام اپني خدمت منصبي کے يا کسي اور شخص نے بانجام دهي کسي خدمت کے جو اُسپر اُس ملک کے قانون کي رو سے واجب هو جس ميں که وه بهي يا رجستر يا کاغذ مرتب رکها جاتا هي کيا هو وه في نفسه واقعه متعلقه هي *

دفعه هذا ميں اُن داخله‌جات کو جو کسي سرکاري يا اور سررشته کي بهي وغيره ميں مندرج هوں قابل ادخال شهادت قرار ديا هي ليکن شرايط مفصله ذيل قابل غور هيں :—

۱ — داخله منجمله اقسام مذکور کے هو *

۲ — نسبت بيان کسي واقعه تنقيحي يا واقعه متعلقه کے هو *

۳ —(الف) کسي ملازم سرکاري نے کيا هو *

(ب) کسي ايسے شخص نے کيا هو جسپر ملک کے قانون کي رو سے اُسکا کرنا لازم هو *

۴ — (الف) اپنے کار منصبي کے اِجرا ميں کيا هو *

(ب) يا اُن خدمات کي انجام دهي ميں کيا هو جو اُسپر اُس ملک کے قانون کي رو سے واجب هو جنميں وه رجستر وغيره مرتب رکها جاتا هي *

يہہ ظاہر هی که شرط ۳ و شرط ۴ مفصله بالا میں دو دو ضمنیں هیں — شرط ۴ کي ضمن (الف) متعلق ضمن (الف) شرط ۳ کے هی اور ضمن (ب) شرط ۴ متعلق ضمن (ب) شرط ۳ کے هی *

نسبت شرط اول کے واضح رهے که ایکٹ هذا میں کوئي تعریف لفظ سرکاري یا اور سررشته کي بہي نہیں کي هی لیکن دفعه ۷۴ و ۷۸ ایکٹ هذا کے دیکھنے سے جسمیں سرکاري دستاویزات کا ذکر هی کچھه حال کھلیگا *

نسبت شرط دوم کے واضح رهے که الفاظ واقعه تنقیحي اور واقعه متعلقه کي تعریف پہلے بیان هوچکي هی ۳ *

نسبت شرط سوم ضمن (الف) کے واضح رهے که ایکٹ هذا میں لفظ ملازم سرکاري کي کوئي تعریف نہیں هی لیکن دفعه ۲۱ تعزیرات هند اور دفعه ۲ — ایکٹ ۳۱ سنه ۱۸۶۷ع کے دیکھنے سے اُسکے معني سمجھه میں آوینگے *

نسبت شرط چہارم (الف) کے واضح هو که الفاظ قانون سے ظاهر هوتا هی که وه سررشته کي بہي یا رجسٹر جسکا ایکٹ هذا میں ذکر هی کچھه ضرور نہیں هی که خاص قانون نے اُسکے رکھنے کا حکم دیا هو اِلّا اسقدر امر قابل غور هی که ضابطه دیواني و مال و فوجداري نے هر صیغه کے حکام بالا دست کو اختیار رجسٹروں وغیره کے رکھنے کي نسبت احکام جاري کرنے کا دے رکھا هی اور یہه کہا جاسکتا هی که جو رجسٹر کسي سرکاري ملازم نے حسب‌الحکم اپنے حاکم بالادست کے مرتب رکھا هو وه اُسنے اپنے کار منصبي کے اجراء میں رکھا *

نسبت شرط چہارم کي ضمن (ب) کے جوکه شرط سوم کي ضمن (ب) کے همشکل هی واضح رهے که یہه شرط گویا لازمي هی که جب کوئي اور شخص ماسواے ملازم سرکاري کے کسي رجسٹر میں داخله وغیره کرے تو قبل اسکے که وه شہادت میں قابل ادخال تصور کیا جاوے یہه امر اُس شخص کو جوکه اُس کو شہادت میں داخل کرنا چاهتا هی ثابت کرنا لازم هی که وه داخله ایک ایسے فرض کے پورا کرنے میں کیا گیا تها جسکا قانوناً کرنا اُسپر واجب تها ۴ *

---

۳ دیکھو صفحه ۲۳ و ۲۴

۴ دیکھو دفعه ۱۰۴ ایکٹ هذا

قانون نے اس قسم کي دستاویزات کو قابل ادخال شہادت باوجود اُنکے حلفي نہونے کے اس وجہہ سے تصور کیا ھی کہ اکثر تو ایسے داخلہ‌جات اُس شخص کے ھاتھہ کے ھوتے ھیں جسنے وقت لینے چارج اپنے عہدہ کے نیک نیتي سے کام کرنے کا حلف اُتھایا ھوگا ° — اور نیز اس وجہہ سے کہ اِس قسم کے داخل جات کسي خاص شخص کي غرض سے متعلق نہیں ھوتے اور بوجہہ مشہور اور معروف ھونے کے غلطي ھونے کا کم شبہہ ھوتا ھی *

فرق مابین دفعہ ۳۵ و ضمن ۲ دفعہ ۳۲

فرق مابین دفعہ ھذا اور ضمن ۲ دفعہ ۳۲ کے یہہ ھی کہ داخلہ جات متذکرہ دفعہ ھذا بلا لحاظ اس امر کے کہ اُن داخلہ‌جات کا تحریر کرنیوالا زندہ اور قابل اداے شہادت ھو یا نہو اور اُس کو بطور گواہ کے طلب کیا ھو یا نکیا ھو قابل ادخال شہادت ھیں اور دفعہ ۳۲ میں بلاوجود اُن شرایط کے جنکا اُس میں ذکر کیا ھی ایسے داخلہ‌جات قابل ادخال شہادت نہیں ھیں *

گو داخلہ‌جات متذکرہ ضمن ۲ دفعہ ۳۲ — اور دفعہ ھذا دونوں بلا حلف ھوتے ھیں لیکن چونکہ داخلہ‌جات ضمن ۲ دفعہ ۳۲ متعلق اُمور خانگي کے ھیں اور داخلہ جات متذکرہ دفعہ ھذا متعلق اُمور سرکاري کے ھیں لہذا قانون نے داخلہ جات متذکرہ دفعہ ھذا کو داخلہ جات متذکرہ دفعہ ۳۲ ضمن ۲ پر ترجیح دي ھی اور اُنکو بلا اُن شرایط کے جو دفعہ ۳۲ کے داخلہ جات کے لیئے لازمي ھیں قابل ادخال شہادت گردانا ھی *

دفعات ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ — ایکٹ ھذا کے دیکھنے سے قانون نسبت سرکاري دستاویزات کي نقول مصدقہ کے واضح ھوگا *

اِس دفعہ کي شرح میں مناسب معلوم ھوتا ھی کہ اُس مقدم کاغذ کا ذکر کیا جاوے جسکو اضلاع شمال و مغرب میں واجب‌العرض کہتے ھیں اور جسکي بحث اکثر مقدمات دیواني میں علي‌الخصوص مقدمات شفع میں پیش ھوتي ھی — دفعہ ۹۲ و دفعات مابعد ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع کے دیکھنے سے نوعیت اور احکام واجب‌العرض کے معلوم ھونگے *

° یہہ وجہہ دفعہ ۵ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع کے فقرہ آخر سے تائید پاتي ھی —

لیکن سواے اُن اشخاص کے جوکہ اُسکے فریق ہون اور کسی شریک حصہ‌دار پر وہ واجب‌العرض قابل پابندی نہیں ہی [6] *

اس دفعہ کے مطابق واجب‌العرض شہادت میں پیش ہوسکتی ہی اُن مضامین کے ثابت کرنے کے لیئے جو کہ اُس میں مندرج ہوتے ہیں *

مفصلہ ذیل چند مثالیں اُن سرکاری رجسٹر اور بہی جات کی جنکا ذکر اس دفعہ میں ہی فیلڈ صاحب نے اپنی کتاب میں بیان کی ہیں :—

رجسٹر نکاح حسب ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ع قانون ازدواج *

بہی‌جات رجسٹری حسب ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ *

رجسٹر مطابع و اخبارات حسب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع قانون مطابع *

رجسٹر حق‌التصنیف حسب ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع *

رجسٹر سوسئیٹیوں کا حسب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ع *

رجسٹر کمپنیوں کا حسب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۶ع *

رجسٹرہاے کارروائی میونیسپل کمیٹی حسب ایکٹ‌ہاے مختلف متعلقہ میونیسپل کمیٹی *

رجسٹر پنج ساله جو بنگاله میں طیار ہوتا ہی [8] *

واجب‌العرض حسب ایکٹ ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ قانون مالگذاری پنجاب

مثل بندوبست حسب قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ع *

گو دفعہ ہذا ظاہرا صاف اور آسان معلوم ہوتی ہی لیکن فی‌الحقیقت اِسکی شرایط کو بخوبی ذہن نشین کرنا خالی از دشواری نہیں ہی — پس بغرض صراحت مطالب دفعہ ہذا ہم اس کو بطور شجرہ کے لکھتے ہیں :—

۶　حکیم مہرعلی بنام کنہیا ہائی کورٹ مغربی و شمالی ۲۵ جون سنہ ۱۸۶۶ع نمبری ۲۲۱ خاص سنہ ۱۸۶۶ع — و بچوا بنام محمدطالع ہائی کورٹ مغربی و شمالی ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۶۷ع نمبری ۲۳۸ خاص سنہ ۱۸۶۷ع

۷　بہولاسنگھ بنام بلواچ سنگھ ہائی کورٹ مغربی و شمالی یکم دسمبر سنہ ۱۸۶۶ع نمبری ۱۴۳۳ سنہ ۱۸۶۶ع

۸　سری متی اوری متی دیبی بنام وشوناتھ‌دت ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۴۲ دیوانی

داخلہ

جو کسی سرکاری سررشتہ کی بہی یا رجسٹر یا کاغذات میں مندرج ہو

مشعر بیان

واقعہ تنقیحی — واقعہ متعلقہ

قابل ادخال ہے

بشرطیکہ

کسی ملازم سرکاری نے — ایسے شخص نے جسپر قانوناً لازم ہے

اپنے کار منصبی میں کیا ہو — قانونی خدمات کے انجام دینے میں کیا ہو

جب بعد غور کرنے متن دفعہ ہذا کے اِس شجرہ کو دیکھا جاویگا تو ہر جزو دفعہ ۳۵ صاف سمجھہ میں آویگا اور معلوم ہوگا کہ کونسی شرط کس سے متعلق ہے *

دفعہ ۳۶ تحریرات واقعات

> نقشہ‌جات قابل ادخال شہادت کب ہوتے ہیں

تنقیحی یا متعلقہ کی جو ایسے نقشہ‌جات میں کہ عموماً لوگوں کی خریداری کے لیئے مشتہر کیئے جائیں یا ایسے نقشہ‌جات زمین یا عمارت میں جو بحکم گورنمنٹ مرتب کیئے گئے دربابِ ایسے اُمور کے کیئے گئے ہوں جو

بحسب معمول نقشہ‌جات میں ظاہر کیئے جاتے ہیں یا اُنمیں لکھے جاتے ہیں فی نفسہ واقعہ متعلقہ ہیں *

دفعہ هذا میں ایک نئي قسم کي شہادت کو قابل ادخال قرار دیا هی یعني نقشہ‌جات کو جو کہ حسب تعریف لفظ دستاویز مندرجہ دفعہ ۳ کے دستاویز ہیں اور حسب منشاء تعریف لفظ شہادت کے شہادت دستاویزي کہي جاسکتي ہیں اور فقرہ ما قبل فقرہ اخیر دفعہ ۵۷ ایکٹ هذا کے دیکھنے سے معلوم هوگا کہ عدالتوں کو اختیار دیا گیا هی کہ اُن امور میں جو متعلق تاریخ علم یا علم ادب یا علم انشاء یا اور علوم و فنون سے هوں کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حوالہ هوں استمداد کریں *

پس دفعہ هذا میں نقشہ‌جات دو قسم کے بیان کیئے ہیں :—

۱ — نقشہ‌جات جو کہ عموماً لوگوں کي خریداري کے لیئے مشتہر کیئے جاتے ہیں اُن سے دفعہ ۵۷ متعلق هی *

۲ — نقشہ‌جات زمین یا عمارت جو بحکم گورنمنٹ مرتب کیئے گئے هوں *

نسبت قسم اول کے واضح رہے کہ چونکہ بلا کسي غرض اور قبل شروع نزاع ایسے نقشہ‌جات بنائے جاتے ہیں اور نیز بغرض رفاہ عام کے مشتہر هوتے ہیں اور هر کس و ناکس کي آنکھہ اُنپر پڑتي هی اِس وجہہ سے اُنکے صحیح هونے کا قیاس غالب هی (جیسا کہ منشاء دفعہ ۵۷ ایکٹ هذا کا هی) اور نیز یہہ امر کہ اگر کوئي غلطي هو تو هر ایک شخص کو اُسپر جرح اور اعتراض کے مشتہر کرنے کا اختیار اور موقع هی ایسے نقشہ‌جات کو معتبر کرتا هی *

ایک نامي مقدمہ میں جسمیں کہ نزاع سرحد کي تھي حکام پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ شہادت اس قسم کي نقشہ هندوستان کي معتبر هی [۹] *

---

۹ راجہ صاحب پرهلادسین بنام مہاراجہ راجندر کشور سنگھہ بنگال لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ و ۱۳۹

نقشجات قسم دوم کي وقعت نقشه‌جات قسم اول سے بہت زیادہ هی
اور حسب دفعه ۸۳ عدالت کو أنکي صحت قیاس کرني لازم هی — اس
قسم کے نقشجات میں تمام وه نقشجات داخل هیں که جو بغرض پیمایش
اور بندوبست اراضي کے حکم گورنمنت سے مختلف اضلاع اور مواضع
میں سروے دپارتمنت نے طیار کیئے هیں *

لیکن ایسے نقشجات صرف أن أمور کي شہادت هیں که جن اغراض
کے لیئے گورنمنت نے حکم أنکي طیاري کا دیا هو اور خواه‌مخواه شہادت
حقوق مالکانه کے نہیں تصور کیئے جاتے اسلیئے که نقشه بناتے وقت نقشه
بنانے والوں کو صرف أن أمور پر لحاظ رهتا هی جنکا که أنکو گورنمنت
سے حکم هوا هی [۱] *

لیکن بعض صورتوں میں شہادت قبضه تصور کي جاکر نسبت استحقاق
کے بھي أنسے نتیجه نکلتا هی [۲] *

علاوه اقسام مذکوره دفعه هذا کے ایک اور قسم کے نقشه‌جات هوتے هیں
جو زمرهٔ دستاویزات میں قابل ادخال شہادت هیں اور جو خاص بنظر
سمجھنے نزاع کے تیار کرائے جاتے هیں انکا ذکر دفعه ۸۳ ایکت هذا میں
مندرج هی *

أن اقسام کے نقشوں کي صحت کي نسبت کوئي قیاس قانوني حسب
ایکت هذا نہیں هی اور مثل اور دستاویزات کے أنکو ثابت کرنا چاهیئے مثلاً
جسطرح که کاتب دستاویز کي شہادت به ثبوت دستاویزات لیجاتي هی
اسیطرحپر نقشه کھینچنے والے کي شہادت نسبت نقشه کے لیجا سکتي هی *

دفعه ۳۷ جب عدالت کو درباب موجودگي کسي واقعه نوع عام کے کوئي راے قائم کرني هو تو جو بیان که کسي

بیان نسبت واقع نوع عام مندرجه ایکت یا اشتہار سرکاري کب قابل ادخال شہادت هی

۱ کمودني دیبي بنام پران‌چندر مکرجي ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۳۰۰

۲ ششي لکھي داسي بنام بشیشوري دیبي جلد ۱۰ ویکلي صفحه ۳۴۳ — و دیبي‌چندر چکربتي بنام راجکمار چکربتي بنگال جلد اول صفحه ۱ و ۵ — و جان‌کار بنام نذر محمد وغیره سدر لینڈ پریوي کونسل صفحه ۵۲۶

مضمون مندرجه ایکٹ مصدرہ پارلیمنٹ یا کسي ایکٹ مصدرہ نواب گورنر جنرل بهادر هند اجلاس کونسل یا گورنران مدراس یا بنبئي باجلاس کونسل یا لفٹننٹ گورنر بهادر بنگاله اجلاس کونسل میں یا کسي اشتهار گورنمنٹ مندرجه گزٹ آف انڈیا میں یا کسي لوکل گورنمنٹ کے گزٹ میں یا کسي کاغذ مطبوعه میں جس سے ظاهر هوتا هو که وہ لندن کا گزٹ یا کسي نوآبادي یا ملک مقبوضه ملکه معظمه کا گورنمنٹ گزٹ هی کیا گیا هو وہ واقعه متعلقه هی *

دفعه هذا میں کل قانون نسبت ادخال شهادت اُن ایکٹوں اور گزٹون کے جوکه گورنمنٹ وقت نے جاري اور مشتهر کیئے هوں مختصراً مندرج هی لیکن اسي مضمون سے متعلق هی دفعه ۵۷ و ۷۸ و ۸۷ ایکٹ هذا دفعه هذا میں شرط یهه هی که وہ امر جسکي نسبت شهادت گذرتي هی نوع عام سے هو چنانچه ایک مقدمه میں جس میں بحث لڑائي کي تهي جوکه اُس زمانه میں مابین برٹش گورنمنٹ کے اور وهابیان سرحد کي تهي گزٹ آف انڈیا اور کلکته گزٹ جنمیں سرکاري چٹهیاں نسبت اُس لڑائي کے مندرج تهیں قابل ادخال شهادت تصور کي گئیں اور نیز ایک چٹهی مطبوعه سکرتري گورنمنٹ پنجاب کي طرف سے سکرتر گورنمنٹ هند کے نام بطور دستاویز مفید حواله کے قابل ادخال تصور کي گئي [۳] *

[۳] ملکه بنام امیرالدین بنگال جلد ۷ صفحه ۶۳

اسي طرح پر اگر کسي ايکٹ کي تمهيد ميں کوئي امر واقعه بيان کيا گيا هو تو وه ايکٹ قابل ادخال شهادت هي چنانچه ولايت ميں جبکه ايک ايکٹ ميں يهه بيان تها که يهه ايکٹ اس غرض سے نافذ هوتا هي که ايک جزو ملک ميں نهايت هنگامه اور فساد هي اور ايک اشتهار عام بغرض دينے اِنعام ان لوگوں کے جو که ايسے هنگامه کنندوں کي نسبت اطلاع ديں جاري کيا گيا تها وه ايکٹ اور اشتهار قابل ادخال شهادت تصور کيئے گئے اور کافي شهادت وجود اُن هنگاموں کے قرار پائے *

اسيطرح پر اگر کسي ايکٹ ميں ذکر اس زمانه ميں هونے لڑائي کا هو يعني يهه ذکر هو که کسي دو قوموں ميں لڑائي هی تو وه بهي نسبت وجود اُس لڑائي کے قابل ادخال هی *

گزٹ به ثبوت امور خانگي کيا اثر رکهتے هيں

اکثر ايسا هوتا هی که گزٹ بطور شهادت کسي امر خاص خانگي کے پيش کيا جاتا هی ليکن جب تک که وه امر جسکي نسبت شهادت دي جاتي هی نوع عام کا نه هو وه گزٹ قابل ادخال شهادت نهيں هی *

بعض مقدمات ميں جنميں که غرض فريق ثاني کي اطلاع يابي ثابت کرني هوتي هی شهادت ميں اخبار و گزٹ پيش هوتے هيں ليکن جب تک يهه ثابت نکيا جاوے که اُس اخبار يا گزٹ کو فريق ثاني نے ديکها هی يا پڑها هی تو وه کچهه شهادت نسبت اطلاع يابي کے نهيں ليکن ايسا گزٹ جسميں ايک اشتهار نسبت منقطع هونے شراکت کسي کوٹهي تجارت کے مندرج هو اُن اشخاص کے مقابله ميں جنکو که اُس کوٹهي سے لين دين تها شهادت منقطع هونے شراکت کي هی ايسا اشتهار کوٹهي کے اُن شرکاء کو جو که اب شريک نه رهے هوں ان مطالبجات سے جو که بوجهه کسي معامله مابعد اشتهار مذکور کے پيدا هوتے هوں بري الذمه کر ديتا هی ليکن اشتهار مذکور اُن شرکاء کو بمقابله اُن اشخاص کے جو پهلے سے کوٹهي سے معامله رکهتے تهے بري الذمه نکريگا جب تک که يهه ثابت نکيا جاوے که اُنکو خاص اطلاع اس انقطاع شرکت کي پهونچي [۲] *

[۲] دفعه ۲۶۴ قانون معاهده ايکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع

بیانات مندرجہ کتب قانونی

دفعہ ۳۸ جب عدالت کو کسی ملک کے قانون کے باب میں راے قائم کرنی ہو تو کوئی بیان اُس قانون کا جو کسی ایسی کتاب میں مندرج ہو جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنٹ اُس ملک کے مطبوع یا مشتہر ہوئے اور وہ قانون اس میں مندرج هی اور کوئی تجویز عدالت ھاے ملک مذکور کی جو کسی ایسی کتاب میں مندرج ہو جس سے معلوم ہوتا هی کہ وہ اُس ملک کی عدالت کی نظائر کی کتاب هی واقعہ متعلقہ هی *

دفعہ ھذا میں طریقہ کسی ملک کے قانون ثابت کرنے کا هی اور اِس طریقہ کی نسبت دفعہ ۸۴ – ایکٹ ھذا میں عدالتوں کو حکم هی کہ اُنکی صحت تسلیم کریں — اور واضح رہے کہ دفعہ ھذا میں دو قسم کی کتابیں شہادت تصور کی جاتی ہیں اول وہ جو بحکم گورنمنٹ چھپی ہوں اور دوسرے وہ جو اُس ملک کی عدالت کے فیصلے ہوں — لفظ ملک میں ہندوستان اور ما سواے ہندوستان اور ملک بھی شامل ہیں اور اس ملک میں مفصلہ ذیل رپورتیں اکثر سند کے طور پر پیش کی جاتی ہیں :—

۱ — بنگال لا رپورٹ *
۲ — سدر لینڈ ویکلی رپورٹ *
۳ — مدراس رپورٹ *

۴ — بمبئي رپورٹ *
۵ — ممالک مغربي و شمالي رپورٹ *

ماسواے متذکرہ بالا رپورٹوں کے پرواني نظیریں صدردیواني اور رپورٹیں امریکه کي اور انگلستان کي پیش هو سکتي هیں — لیکن اگر کسي مقدمه کا ذکر کسي اخبار میں مندرج هو توو٥ بیان مقدمه بغرض تصریح قانون قابل ادخال نہیں *

دوسرا طریقه ثابت کرنے کسي ملک غیر کے قانون کا مندرج هی دفعه ۴۵ ایکٹ هذا میں جسمیں اشخاص ماهر کے اظهار قابل ادخال هیں *

بیان میں کسقدر ثابت کرنا چاهئے

ایسے بیان کي جو جزو کسي گفتگو یا دستاویز وغیرہ کا هو کسقدر شهادت گذراني چاهیئے

دفعه ۳۹ جب که کوئي بیان جسکي شهادت پیش کي جائے جزو کسي بیان طویل یا گفتگو کا یا جزو کسي علیحدہ دستاویز کا هو یا ایسي دستاویز میں مندرج هو جو جزو کسي بهي یا خطوط یا کاغذات منسلکه کے هی تو شهادت صرف اُسي قدر حصه کي بابت گذراني جائیگي جو که عدالت کي دانست میں اُس خاص مقدمه میں بیان مذکور کي نوعیت اور تاثیر اور اُن حالات کے کما حقه سمجهنے کے واسطے ضروري هو جن میں که وہ بیان کیا گیا اور اُس گفتگو

یا دستاویز یا بہی یا نتہی خطوط یا کاغذات کے اُس حصہ سے زیادہ کی بابت نہ گذرانی جائیگی *

مضمون دفعہ ھذا کی نسبت شرح دفعہ ۲۱ میں واضح طور پر ذکر ہوا ھی اور یہہ دفعہ دیوانی اور فوجداری دونوں سے متعلق ھی اور نیز زبانی اور تحریری بیانات دونوں سے علاقہ رکھتی ھی — واضح رھے کہ اِس ایکٹ میں حاکم عدالت کو نہایت وسیع اختیارات اِس بات کے فیصلہ کرنے میں دیئے گئے ھیں کہ کسقدر بیان اُسکے اصل مقصود کے سمجھنے کے لیئے ضروری ھیں چنانچہ اُن نظائر سے جنکا کہ ھمنے تحت دفعہ ۲۱ ذکر کیا ھی حکام عدالت نے پورے بیانات داخل کرنا مناسب سمجھا — لیکن ظاھر ھی کہ اگر ھر عدالت میں ھر جزو بیان جنکا کہ لینا ضروری ھو یا نہو قابل ادخال شہادت تصور کیا جاوے تو عدالت کے سامنے بہت سا ایسا فضول مادہ اور بیانات داخل ھو جاویں جس سے بجز پریشانی کے اور کچھہ نتیجہ نہو — پس دفعہ ھذا نے عدالت کو اِس امر کا اختیار دیا ھی کہ جسقدر جزو بیان کو مناسب سمجھے اُس قدر کو شہادت میں داخل کرنے کی اِجازت دے *

نظائر منقولہ تحت دفعہ ۲۱ — اِس ایکٹ کے جاری ھونے سے پہلے کی ھیں *

فیصلہ جات عدالت کس حال میں واقعہ متعلقہ ھیں

دفعہ ۴۰ موجودگی کسی فیصلہ یا حکم یا ڈگری کی جو قانوناً کسی عدالت کو کسی

تجویز حکم یا ڈگری صدرہ مقدمہ سابق بغرض عارض نالش ثانی قابل ادخال ھی

مقدمہ کي سماعت یا تجویز کے عمل میں لانے کي مانع ھو ایک واقعہ متعلقہ اُس حال میں ھی جب کہ بحث اِس امر کي پیش ھو کہ وہ عدالت اُس نالش کي سماعت یا اُس تجویز کے عمل میں لانے کی مجاز ھی یا نہیں *

دفعہ ھذا سب سے پہلي دفعہ ایک نئے مضمون کي ھی اور منجملہ ایکٹ ھذا کي دفعات کے ایک نہایت مقدم دفعہ ھی — چار دفعات مابعد بھي اِسي مضمون سے متعلق ھیں یعني فیصلہجات عدالت کس حالت میں واقعہ متعلقہ ھوتے ھیں *

لیکن واضح رھے کہ ایکٹ ھذا میں اِس مضمون کے کہ فیصلہجات عدالت کا تنازع مابعد میں کیا اثر پیدا ھوتا ھی نہایت ناکافي طور پر بحث کي گئي ھی الفاظ دفعہ ھذا میں ایک مجمل طور پر یہہ لکھا ھی کہ جن صورتوں میں کوئي فیصلہ یا ڈگري یا حکم سابق قانوناً کسي عدالت کو کسي مقدمہ کي سماعت یا تجویز کے عمل میں لانے کي مانع ھو اُن صورتوں میں وہ ڈگري یا حکم یا فیصلہ واقعہ متعلقہ ھی — لیکن یہہ مطلق نہیں بیان کیا کہ قانوناً کن کن صورتوں میں فیصلہ یا ڈگري ماقبل تنازع مابعد کي سماعت اور تجویز کا مانع ھوتا ھی *

اور نہ فصل ۸ — ایکٹ ھذا میں جس میں موانع تقریر مخالف کا ذکر ھی مطلق فیصلہجات کا ذکر کیا گیا ھی پس اِس مضمون پر کہ کن صورتوں میں فیصلہ یا ڈگري تنازع کي تجویز یا سماعت کي مانع ھوتي ھی ایکٹ ھذا قطعاً ساکت ھی اور اِس لیئے شرح میں ھمکو اُن اُمور کا مفصل ذکر کرنا پڑیگا جو کہ ایکٹ کے متن سے واضح نہیں ھوتے *

فيالحقیقت یہہ بحث (کہ کن صورتوں میں بوجہہ وجود ایک فیصلہ یا ڈگري سابق کي تجویز اور سماعت ممنوع ھوتي ھی) متعلق

ضابطه یعني قانون اضافي کے هی اور چونکه ایکت هذا بهي ایک جزو أسي قانون کا هی لهذا بهتر هوتا که واضعان قانون چند اور دفعات بڑها کر تصریح اِس امر کي کردیتے که کن صورتوں میں ایسا هوگا *

یهه دفعه دیواني اور فوجداري دونوں سے متعلق هی اور ظاهرا لفظ مقدمه کي سماعت سے مقدمه دیواني مراد هی اور لفظ تجویز سے مراد تجویز فوجداري هی *

متعلق دیواني

ضابطه دیواني میں یهه قاعده قرار پایا هی که اگر کوئي نالش ایسي بناء دعوي پر قائم هوکر عدالت دیواني میں رجوع کي جاوے جسکي سماعت اور تجویز ایک دفعه پهلے معرفت حاکم مجاز مابین فریقین حال یا أنکے ایسے شخصوں کے جنکے ذریعه سے متخاصمین حال دعویدار هیں هو چکي هو تو أسکي سماعت نهوگي *

مسئله امر تجویزشده اور أسکے أصول

پس جو معامله که عدالت مجاز کے روبرو أن شرایط کے موافق جنکا ذکر ضابطه دیواني میں هی ایک مرتبه فیصل هوچکا هو أسي امر متنازعه کي سماعت دوباره کوئي عدالت نکریگي — جو امر که اِس طرح پر طی هوچکا هو أسکو امر تجویز شده کهتے هیں — اور جو تنازعه که ایک دفعه تجویز هوچکي هو أسکو پهر عدالت کے روبرو بغرض تصفیه کے پیش نهیں کرسکتے — مفصله ذیل أصولوں پر مسئله امر تجویز شده مبني هی :—

اول — جو امر که عدالت نے تجویز کردیا وهي صحیح اوردرست هی *

یهه أصول اِس وجهه سے قانون نے قائم کیا هی که جبکه باقاعده طور پر عدالت فریقین کے بیان کو سنتي هی اور پهر أس پر ایک فیصله صادر کرتي هی تو أسکے درست هونے کے حق میں هر قسم کي دلایل هوتي هیں *

دوم — خلائق کا فائده اِس امر میں هی که نالشا نالشي کم هو *

پس ظاهر هی که اگر ایسا قاعده مقرر نهوتا تو ممکن تها که فریقین مقدمه ایک هي امر کي نسبت تنازع قائم رکهتے اور کبهي أنکے جهگڑے ختم نهوتے *

سوم — کسي شخص کو ایک هي بناء مخاصمت کي بابت دو دفعه تکلیف دیني نهیں چاهیئے *

پس اگر یهه اُصول قائم نهوتا تو ایک هي امر کي بابت مدعاعلیه متعدد دفعه طلب کیا جاتا اور عمر بهر اُسکي جوابدهي میں گذر جاتي *
پس عذر امر تجویزشده کے پورے طور پر عارض هونیکے لیئے شرایط مفصله ذیل لازمي هیں :—

شرایط جو عذر امر تجویز شده کے عارض هونے کے لیئے لازمي هیں

اول — تجویز سابق عدالت مجاز کي هو *
دوم — تجویز خاص امر متنازعه فیه مقصود بالذات کي هو *
سوم — فریقین مقدمه سابق یا اُنکے قائم‌مقام فریق مقدمه ثاني کے هوں *
چهارم — تجویز متعلق هو اُسي شی سے جس سے فیصلۀ سابق متعلق تها *

تاوقتیکه شرایط مفصله بالا پورے طور پر صادق نه آویں کوئي فیصله یا ڈگري یا حکم عارض سماعت و تجویز مقدمه ثاني نهیں هو سکتا *
اِس مسئله قانوني کو حکام پریوي کونسل نے ایک نامي مقدمه میں تسلیم کیا هی [5] *
اُصول امر تجویزشده جو هم ابهي بیان کرچکے هیں مدعي اور مدعاعلیه دونوں سے متعلق هی اور اثناء مقدمه میں بهي مدعي یا مدعاعلیه کوئي ایسا عذر پیش نهیں کر سکتا جسکي که تجویز حسب شرایط بالا هوچکي هو — کیونکه وه امر تجویزشده قرار پاکر اُسکي نسبت کوئي تجویز دوباره نهیں هو سکتي *

شرط اول حد اختیار عدالت

نسبت شرط اول کے واضح رهے که عدالت مجاز اُس عدالت کو کهتے هیں جسکو قانوناً اُس قسم کے مقدمات کے فیصله کرنے کا اختیار هو — حد اختیار عدالت ایک ایسي چیز نهیں هی که جو رضامندي فریقین پر

---

5 کهگولي‌سنگهه بنام حسین‌بخش بنگال جلد ۷ صفحه ۶۷۳ پریوي کونسل — و بمسماة عیدن بنام بیچن ویکلي جلد ۸ صفحه ۱۷۵

منحصر هو يا جسپر عدالت صرف بوجهه عذر كسي فريق كے غور كرے بلكه ايک حكم قانوني هى كه بلا لحاظ اِس امر كے كه كوئي فريق ايسا عذر پيش كرے يا نهيں عدالت كو اُس پر خود غور كرنا چاهيئے اور اگر كوئي ايسا مقدمه جو اُس عدالت ميں دائر هو اُسكے حد اختيار سے باهر هو تو عدالت كو اُس مقدمه كو بيرون اختيار سمجهه كر نهيں سننا چاهيئے اور عذر عدم اختيار عدالت فيصله كننده ايک ايسا عذر هى كه جسپر مقدمه كے اخير درجه تک عدالت غور كر سكتي هى اور اُسكو فريقين پيش كر سكتے هيں بشرطيكه ايسے عذر كے پيش كرنے ميں ايسے اُمور واقعه كي تنقيح ضرور نه هو جو كه عدالت مرافعه اول كي تنقيح كيئے بغير تنقيح نهيں هو سكتي [۹] *

طريقه اختيار عدالت كے قرار دينے كا

بغرض طے كرنے اس امر كے كه آيا مقدمه حد اختيار كسي عدالت خاص ميں هى يا نهيں اُمور مفصله ذيل قابل لحاظ هوتے هيں :—

۱ نوعيت چاره جسكا مدعي مستدعي هى *

۲ مقدار شي متنازعه فيه *

۳ حدود ملكي اختيار سماعت عدالت *

ضابطه ديواني كے ديكهنے سے معلوم هوگا كه عدالت هاے ديواني كو

نوعيت اُن مقدموں كي جنكو عدالت ديواني سن سكتي هى

جمله مقدمات قسم ديواني كے سننے كا اختيار هى باستثناء اُن مقدمات كے جنكي سماعت كسي ايكٹ پارليمنٹ يا مجموعه بنگاله خواه مدراس خواه بمبئي كے كسي قانون يا نواب گورنر جنرل هند باجلاس كونسل كے كسي ايكٹ كے ذريعه سے ممنوع هوں *

ضابطه ديواني كے ديكهنے سے ظاهر هوگا كه عدالتهاے ديواني كو نهايت وسيع اختيار فيصله كرنے نزاعوں كا هى اور اُس كے اختيار كي كوئي حد مقرر نهيں كي گئي سواے اِس بات كے كه جس قسم كے مقدمات كے سننے كو صاف قانون نے منع كر ديا هى اُنكو عدالتهاے ديواني فيصل نهيں كر سكتي *

---

[۹] مرهن نشن مكر جي بنام شب پرشاد پانڈے ريكلي جلد ۷ صفحه ۲۹۰

ضابطه دیواني میں صریح طور پر اُصول قانون بیان کیا گیا هی که جب کبهي کسي حق دیواني کي بحث هو تو عدالت دیواني اُسکے سننے کي مجاز هی اور یهه اُس اُصول متعارفه قانون پر مبني هی که جهاں حق هوتا هی وهاں اُس کا چاره بهي هوتا هی یعني جس شخص کو کوئي استحقاق کسي شی کي نسبت هو اور وه اور کسي کے فعل کي وجهه سے اُس حق سے محروم هو جاوے تو وه شخص جو که محروم اپنے حق سے هو گیا هی عدالت میں چاره جو هو سکتا هی ورنه حق کے صرف حاصل هونے سے کچهه نتیجه نهیں هی اگر اُسکے تلف هونے پر مستحق کو چاره باقي نه رهے *

واضح رهے که ایسا چاره جسکا که مدعي بحالت محروم هونے کے چاره کر سکتا هی منحصر هی اُس قانون کے ملکي پر جهاں که وه حق کي نسبت چاره جو هو [۷] *

کل مقدمات جو که عدالت دیواني میں دایر هو سکتے میں دو قسم کے هوتے هیں —

۱ وه مقدمات جو که بغرض برقرار رکهنے یا حاصل کرنے حقوق کے هوں — مثلاً دعوي استقرار حق یا دعوي دلا پانے قبضه جایداد *

۲ وه مقدمات جو که واسطے دلا پانے معاوضه اُس ضرر کے هوں جو که کسي شخص کے اپنے حق سے محروم کیئے جانے کي وجهه سے پیدا هوئے هوں — مثلاً دعوي ازاله حیثیت عرفي یا اور قسم کے هرجه کے معاوضه دلاپانیکا *

پس کل مقدمات اقسام مفصله بالا میں سے ایک قسم کے ضرور هونے چاهیئیں اس قانون شهادت میں پورے طور پر اس بات کا ذکر که کون کون سے اقسام کے مقدمات کي عدالتهاے دیواني سماعت کر سکتي هی نهیں کیا جاسکتا — الا یهه امر واضح رهے که کیسي هي نئي قسم کا مقدمه هو عدالت دیواني کو اُسکے سننے کا اختیار هی اور یهه امر که ایسا مقدمه پهلے کبهي کسي عدالت دیواني نے نهیں فیصل کیا وجهه عدم اختیار کي نهیں هی مگر عدالت کو تین اُمور پر وقت سماعت مقدمه کے خیال رکهنا چاهیئے *

---

۷ هري شنکر بهورتي شامي بنام سدها انگها جرنتي مورزانڈیپن اپیلز جلد ۳ صفحه ۱۹۸

اول — یہہ کہ آیا مدعي کو کوئي حق حاصل تھا یا نہیں *

دوم — یہہ کہ آیا اُسکو کوئي ضرر پہونچا یا نہیں *

سوم — یہہ کہ آیا اُس ضرر کا ذمہ‌دار مدعاعلیہ ہوسکتا ہی یا نہیں *

پس ان تین امور پر خیال رکھنا چاہیئے جنسے عدالت کو تنقیح اور انفصال مقدمات میں مدد ملتي ہی عدالت دیواني کو قبل غور کرنے امور مفصلہ بالا پر سب سے پہلے یہہ دیکھنا چاہیئے کہ جس قسم کا چارہ مدعي چاہتا ہی اُس کو کسي قانون نے منع تو نہیں کر دیا *

مفصل طور پر بحث اِس امر کي کہ کون سے مقدمات کے سننے کا اختیار کس عدالت کو ہی شرح دفعہ ۴۴ — ایکٹ ہذا میں بیان کیا جاویگا *

عدالت ہاے ہندوستان میں بوجہہ جاري ہونے قانون ہاے مختلف کے یہہ بات ایک نہایت دقت طلب ہوگئي ہی کہ کون سے مقدمات قابل سماعت دیواني ہیں اور کون سے قابل سماعت مال ہیں لیکن ایک اصل طریقہ قرار دینے اس امر کا یہہ ہی کہ عرضي دعوي کو دیکھے کہ مدعي کس بات کا مستدعي ہی — ہائي کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ ہماري یہہ راے ہی کہ عدالت ماتحت نے اِس بات کے قرار دینے میں کہ یہہ مقدمہ متعلق ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع کے نہیں ہی غلطي نہیں کي ہی مدعیان نے ایک ایسے غیر شخص پر نالش کي جو کہ اُسکي زمین پر بلا حق قابض تھا وکیل اپیلانٹ نے یہہ عذر پیش کیا کہ مدعاعلیہ نے تعلق زمیندار اور کاشتکار مابین مدعیان اور اپنے بیان کیا ہی یہہ بیان مدعیان کے بیان سے خلاف ہی — پس طریقہ قرار دینے حد اختیار عدالت یہہ ہی کہ دیکھے کہ مدعي نے کیا بناء مخاصمت بیان کي ہی اور کیا چارہ مانگتا ہی اور نہ یہہ کہ صرف جواب مدعاعلیہ کو سنکر عذر عدم اختیار سماعت کو عدالت قبول کرلے — اگر اسي طرح پر مدعي نے مدعاعلیہ پر بہ بیان اُسکي کاشتکاري کے نالش کي ہوتي اور مدعاعلیہ بانکار تعلق کاشتکاري ایک حق نسبت قبضہ اراضي کے بیان کرتا تو عدالت کو چاہیئے کہ مدعي کے بیان پر نظر کرے اور اگر مقدمہ

اُسکي سماعت کے لائق ہو تو مقدمہ کي تجویز کرے لیکن اگر بیان مدعي درست نہو تو دعوے کو ڈسمس کردے *

ہم اسلیئے جج کے فیصلہ کو بحال کرتے ہیں اور اپیل کو ڈسمس ۸ *

جب کبھي ایک نالش کسي عدالت مال میں دائر ہو اور یہہ بیان ہو کہ مابین فریقین کے تعلق کاشتکار اور زمیندار کا ہی اور دوسرے فریق کو اُبہر تعلق سے اِنکار ہو تو عدالت کو اول یہہ چاہیئے کہ امر تنقیح طلب قرار دیکر تجویز کرے اور مطابق اُسکے اختیار کي نسبت فیصل کرے ۹ *

شرط سوم تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کے ہو

یہہ دوسري شرط ہی جسکا ہونا لازمي ہی قبل اسکے کہ کوئي فیصلہ ناطق تصور کیا جاوے — اُس عدالت کو جسکے روبرو فیصلہ سابق بطور عارض دعوي کے پیش کیا جاتا ہی دیکھنا چاہیئے کہ آیا وہ حق جسکي نسبت نزاع ہی پہلے بھي مابہ‌النزاع تھا یا نہیں اور آیا اُس حق کي نسبت کوئي تنقیح اور تجویز ہوئي تھي یا نہیں ۱ اور ضرور ہی کہ اُس امر کي اُس مقدمہ سابق میں تجویز ہوچکي ہو چنانچہ ہائي کورٹ مدراس نے یہہ تجویز کیا کہ مدعي کے دعوي میں امر تجویز شدہ کے عارض کرنے کے لیئے صرف یہہ بات کافي نہیں ہی کہ ایک مقدمہ مابین اُنہیں فریقین کے نسبت اُسي جائداد کے اور اُسي بناء مخاصمت پر ہوا ہی بلکہ یہہ امر لازمي ہی کہ دیکھا جاوے کہ فیصلہ اخیر نسبت اُس چارہ کے جسکا مدعي اب جویاں ہی ہوچکا ہی — اور اس لیئے جبکہ ایک مقدمہ اس بناء پر کہ نزاع نسبت واصلات کے دائر تھي اور ہائي کورٹ میں اُسکي تحقیقات ہوتي تھي

---

۸ رابرٹ واٹسن کمپني بنام ہمبر وغیرہ ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۲۵ فلاڈر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع

۹ هري پرشاد مالي بنام کنھیوبہاري سہاے ویکلي جلد

۱ اودے‌ترو بنام کتماتو چتو مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ — و چندرشنکر ویکلي دیپ راے بنام درگندرادیپ جلد ۳ صفحہ ۳۹ متفرقات اپیل

ڈسمس کردیا گیا تو فیصلہ ڈسمسي ناطق قرار نہ پایا اور نہ نزاع مذکور تجویز شدہ قرار پائي ۲ *

ایک اور مقدمہ میں هائي کورٹ مذکور نے یہہ تجویز کیا کہ عذر امر تجویز شدہ جائز نہیں هی جب تک کہ عدالت کو یہہ ظاهر نہو کہ بناء حق قانوني جسپر کہ مدعي اب دعوي مبني کرتا هی ایک ایسا امر هی کہ جو فیصلہ مقدمہ سابق میں پیش کیا گیا تھا اور اُسپر فیصلہ اور ڈگري لکھي گئي تھي ۳ *

جبکہ ایک نزاع نسبت ایک حق کے طی هوچکي هو تو نئي شکل سے اُسي نزاع کو پھر پیش کرنے سے عذر امر تجویز شدہ سے بچ نہیں سکتا — غرضکہ جب ایک هي امر متنازعہ فیہ کي نسبت پہلے تجویز هو چکي هو تو دوبارہ اُسکي تجویز نہیں هو سکتي — لیکن یہہ ضرور هی کہ امر جسکي تجویز هوئي هو پہلے مقدمہ میں مقصود بالذات هو ورنہ وہ تجویز و فیصلہ سابق عارض دعوي نہیں هوسکتا چنانچہ هائي کورٹ کلکتہ نے اسیطرح کا ایک مقدمہ فیصل کیا هی جسکے واقعات یہہ ہیں :—

زید نے بکر پر عدالت دیواني میں واسطے دلا پانے هرجہ آم توڑ لینے کے جو کہ اُس زمین پر واقع تھے جسپر کہ زید کا دعوی تھا نالش دائر کي تھي پس امر تنقیح طلب یہہ تھا کہ آیا زید مدعي کو هرجہ ملنا چاهیئے یا نہیں اس امر کے فیصلہ کرنے میں اس بات کا عارضي طور پر فیصلہ کرنا پڑا کہ زید کو اُس زمین پر جسپر درخت آم واقع هیں حق حاصل هی یا نہیں یہہ امر بحق زید قرار پایا — بکر نے بعد ازآں نالش زید پر واسطے اثبات حق اور استقرار حق مقبوضت اراضي مذکور کے دائر کي اور نیز ایک نقشہ تھوک بست کي منسوخي کا دعوی کیا وہ نقشہ مطابق فیصلہ پیمایش کے طیار هوا تھا — چیف جسٹس پیکاک نے اس مقدمہ میں یہہ بیان کیا کہ یہہ امر ظاهر هی کہ بناء مخاصمت واسطے دلاپانے هرجہ آم کے ایک ایسي نالش سے جوکہ واسطے استقرار حق اور منسوخي کارروائي پیمایش کے کیجاوے جداگانہ هی — اور مدعي کے

۲ سیکھي جئي بنام تلنداپن تاچیر مدراس جلد ۳ صفحہ ۸۴ نظائر دیواني
۳ اودیارتور بنام ننهاتاچیر مدراس جلد ۱۱۱ صفحہ ۳۲۱

دعوی میں دفعہ ۲ عارض نہیں اور نہ فیصلہ سابق نسبت آم کے عارض ہوسکتا ہی دعوي حال میں اس وجہہ سے کہ یہہ امر فیصلہ سابق میں محض ایک عارضي طور پر امر تنقیح طلب تھا — تقریر میں یہہ بیان کیا گیا ہی کہ مدعي نے عرضي دعوي پر اسٹامپ نہ صرف قیمت آم پر بلکہ نیز قیمت اراضي پر لگایا تھا — لیکن صرف مدعي کي طرف سے زائد اسٹامپ کا لگانا فریقین کے حقوق کو مقدمہ حال میں کچھہ ضرر نہیں پہونچا سکتا [۴] *

اسي طرح اجلاس کامل ہائي کورٹ کلکتہ سے یہہ تجویز ہوا کہ فیصلہ اسمال کازکورٹ کا ایک ایسے دعوي میں جوکہ واسطے دلا پانے ہرجہ کاٹ لیجانے درخت آم کے دائر کیا گیا تھا اور جسکے تجویز کرنے میں ضرورت تنقیح اراضي کے استحقاق کي ہوئي تھي ناطق نسبت اراضي کے استحقاق کے نہیں ہوتا — اولاً اس وجہہ سے کہ اسمال کازکورٹ کو اراضي کي نسبت تجویز کا اختیار نہیں — ثانیاً اِس وجہہ سے کہ عارضي طور پر تجویز حق کي کي گئي تھي [۵] *

ایک مقدمہ میں جو کہ نالش واسطے انفکاک رہن اراضیات کي تھي مدعاعلیہما نے یہہ عذر کیاکہ وہ زاید از بست سال سے بذریعہ دو بیعناموں کے قابض ہیں بیان مدعیان یہہ تھا کہ بیع قطعي نہ تھي بلکہ بیع بالوفا تھي جو کہ ایک قسم کا رہن ہی اور اِس امر کے ثابت کرنے کے لیئے وہ ایک اقرارنامہ پر بھروسہ کرتے تھے جو کہ اُسي تاریخ کا لکھا ہوا تھا جسکو کہ وہ دستاویزیں جنپر مدعاعلیہما بھروسہ کرتے تھے تحریر ہوئي تہیں — مدعاعلیہما نے پہلے مدعیوں میں سے ایک مدعي پر دعوي بقایاے لگان کا نسبت موضع کے کیا تھا اور یہہ قرار پایا تھا کہ موضع ایک جزو ہیں اُن موضع کا جنپر کہ وہ مدعي معہ اور راہنوں کے حسب اقرارنامہ بلا اداے لگان کے قابض رہنے کا مجاز تھا — ڈپٹي کلکٹر نے جسکے ہاں دعوي بقایاے لگان کا ہوا تھا نسبت جواز اور صحت اقرارنامہ کے تجویز کي تھي اور پھر فیصلہ کیا تھا کہ فيالحقیقت وہ معاملہ بیع قطعي کا نہ تھا — بلکہ

[۴] موہا چندر چکرپتي بنام راج کمار چکر پتي بنگال لاریورٹ جلد اول صفحہ اول

[۵] رگھورام بسواس بنام رامچندر دواے سدر لینڈ اسمال کازکورٹ ریفرینس صفحہ ۵۱

ایک رهن تها — انفکاک کے دعوي میں جو اب دائر تها یهہ عذر پیش کیا گیا کہ تجویز ڈپٹي کلکٹر نسبت اقرارنامہ کے ناطق هی اور اُس کو امر تجویز شدہ مابین فریقین مقدمہ کے تصور کرنا لازمي هی - اِس عذر کو هائي کورت ممالک شمال و مغرب نے منظور کیا اور حکام پریوي کونسل نے بصیغہ اپیل فیصلہ کو منسوخ کیا اور یهہ تجویز کیا :—

فیصلہ هائي کورت کا اِس دلیل پر مبني هی کہ جج نے کافي لحاظ اِس امر پر نہیں کیا کہ اقرارنامہ کو ڈپٹي کلکٹر جائز اور صحیح تجویز کرچکا تها اور هائي کورت نے اِس کو امر تجویز شدہ مابین فریقین قرار دیا هی — لیکن اگر فیصلہ ڈپٹي کلکٹر کا نسبت اُس امر کے جو کہ اُسکے سامنے پیش تها ناطق هوتا تو اُسکي یهہ عارضي تجویز کہ اقرارنامہ ایک جایز اور صحیح دستاویز تهي مابین فریقین مقدمہ هذا کے ناطق اور قطعي نہیں هی اس وجہہ سے جو امر تنقیح طلب اُس کے سامنے تها وہ امر تنقیح طلب مقدمہ حال میں نہیں هی اُسکو ایک خاص اختیار فیصلہ سرسري کا مقدمات بقایا لگان میں هی پس اس صورت میں نہ اُس حق کي بحث هی اور نہ فیصلہ سابق عدالت مجاز کا هی [۲] *

لیکن جبکہ امر مقصود بالذات امر تنقیح طلب قرار پاکر ایک دفعہ فیصل هو جاتا هی اُس کي نسبت پهر عدالت کسي صورت میں سماعت نہیں کر سکتي مثلا ایک ولایت کے مقدمہ میں جسکے واقعات یهہ تهے کہ زید نے بکر پر واسطے دلا پانے زر قیمت کچهہ اسباب کے نالش کي بکر مشتري روپیہ ادا کر چکا تها اور رسید لیلي تهي لیکن مقدمہ کے وقت وہ رسید پیش نہ کر سکا پس اُس پر ڈگري صادر هوئي بعد اجراے ڈگري اور اداے زر ڈگري کے بکر مشتري کو وہ رسید جو کہ زید بایع نے اُسکو دي تهي ملگئي اور اُس نے ایک دعوي واسطے دلا پانے اُس روپیہ کے جو کہ اُسنے اجراے ڈگري میں ناحق زید کو دیا تها دایر کیا — یهہ قرار پایا کہ چونکہ امر متنازعہ فیہ مقدمہ حال میں وهي هی جو پہلے مقدمہ میں تها لہذا یهہ امر تجویز شدہ هی اور عدالت اُسکي سماعت نہیں کرسکتي *

[۲] ٹهکراني سنگهہ بنام حسین بخش خاں بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۷۳

لیکن کوئي تجویز کسي دعوي کو کسي ضابطہ کے عذر پر تسمس ہونے کي وجہہ سے امر تجویز شدہ نہیں کر دیگي اور دوبارہ اُسکي سماعت ہو سکتي هی ۷ *

اور اسیطرح پر ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے :—

دو بھائي زید و عمرو کے درمیان ایک مقدمہ نسبت جایداد موروثي کے تھا — فریقین نے ایک راضینامہ لکھکر عدالت میں داخل کیا — اِس اثناء میں زید کا انتقال ہوگیا اُسکي بیوہ اور عمرو نے ایک اَوْر راضینامہ (نسبت اُس جایداد کے جسپر کہ مسماۃ نے حق حاصل کیا تھا اور جو جایداد کہ راضینامہ سابق میں شامل تھي) لکھکر داخل کیا — اُس مقدمہ میں ہائي کورٹ مدراس نے یہہ تجویز کیا کہ ایک دعوي جو کہ ایسے قرار داد باهمي سے پیدا ہوتا هی حسب دفعہ ۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع مجموعہ ضابطہ دیواني کے امر تجویز شدہ نہیں قرار پاسکتا ۸ *

اسیطرح پر ایک مقدمہ میں جو کہ بوجہہ عدم حاضري فریقین کے خارج ہو گیا تھا فیصلہ عارض دعوي ثاني قرار نہ پایا — خواہ ایسي غیر حاضري فریقین بعد عدالت اپیل سے واپس آنے مقدمہ کے هي کیوں نہ ہوئي ہو ۹ *

ایک مقدمہ میں ایک مسلمان بیوہ جو کہ اپني جائداد شوهري پر قابض ہوگئي تھي بذریعہ ایک مقدمہ کے بیدخل کي گئي اور اُس نے اُس مقدمہ میں اپنے جوابدعوي میں مطالبہ دین مہر کا جایداد پر ذکر نہیں کیا اور اس وجہہ سے ایک ڈگري حق مستقل کي وارثان متوفي کو مسماۃ پر ملگئي بعد ازآن اُس بیوہ نے نالش واسطے قائم کراپانے مطالبہ دین مہر کے جایداد متوفي پر دایر کي — یہہ قرار پایا کہ مقدمہ سابق

---

۷ شرکوي بیوہ بنام مهدي منتل ویکلي جلد ۹ صفحہ ۳۲۷ صیغہ دیواني — و رام ناتھہ سوامي جوهري بنام بھگت مہاپتر ویکلي جلد ۳ صفحہ ۱۲۰ نظائر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع

۸ لکھچھمین امال بنام ٹیکارام اوڈا جي مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۴۰

۹ رگھناتھہ سنگھہ بنام رامکمار منتل بنگال جلد ۵ صفحہ ۶۴ ضمیمہ

میں مسماۃ مدعیه کا عذر نسبت مطالبهٔ مهر کے پیش نکرنا اُس مطالبه کو امر تجویز شده کر دیتا هی [1] *

اسیطرح پر ایک جایداد جو که رهن تهي زر نقد کي اجراے ڈگري میں (جو که مرتهن جایداد مذکور پر تهي) نیلام هوئي — ایک شخص ثالث نے ڈگریدار پر جسکي ڈگري میں جایداد نیلام هوئي تهي ایک نالش نمبري نسبت جایداد مذکور کے کي اور وه نیلام عدالت سے اس بناء پر منسوخ هوا که مرتهن مدیون ڈگري کا جایداد مذکور میں کچهه حق نه تها اور اِس لیئے وه جایداد نیلام نهو سکتي تهي — ڈگریدار نے بعد ازآں ایک نالش نمبري (واسطے عاید کرنے مطالبه اپني ڈگري کے جائداد مذکور پر) اُس شخص ثالث پر دایر کي — هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که امر تنقیح طلب یعني آیا مطالبه زر ڈگري اس جایداد پر عاید هو سکتا هی یا نهیں وهي هی جو که مقدمه سابق میں تجویز هو چکا هی — اس لیئے یهه امر تجویز شده هی اور اُس کي دوباره سماعت نهیں هو سکتي [2] *

شرط سوم یعني فریقین وهي هوں یا اُنکے قائمقام

فیصلهجات جنکا ذکر ضابطه دیواني میں هی اُس قسم کے فیصله هیں جو که صرف اُن اشخاص پر جو که فریقین مقدمه هوں ناطق قرار پاتے هیں — اُن فیصلهجات کا ذکر جو که ما سواے فریقین مقدمه کے غیر اشخاص پر بهي ناطق هوتے هیں دفعه ۴۱ — ایکٹ هذا کے اندر هی اُس دفعه کي شرح لکهتے هوئے اُنکا بیان کیا جاویگا لیکن اِس قسم کے فیصلجات کے لیئے جنکا که ذکر اس دفعه میں هی یهه لازمي هی که فیصله مابین اُنهیں اشخاص کے جو فریقین مقدمه هیں یا جنکے فریقین مقدمه قائمقام هوں ناطق قرار پاوے ورنه اگر ایسے فیصلهجات بمقابله غیرشخصوں کے (جو که فریق مقدمه نهیں هیں) ناطق کر دیئے جاتے تو یهه امر

[1] مسماۃ رافیه بنام مسماۃ صاحبه ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۶۰ دیواني

[2] فقیر چندرپال هودهري بنام لکهي منّي دیبي ویکلي جلد ۹ صفحه ۳۰۰ دیواني

بہت خلاف انصاف ہوتا کہ کسی شخص کو جسکو نہ جواب دینے کا موقع نہ سوالات جرح کرنے کا نہ اپیل کرنے کا موقع ملا ہی ان کو غیرون کی کارروائی کا پابند کر دیا جاوے اِس قسم کے فیصلہ‌جات کے ناطق ہونے کے لیئے یہہ بھی ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ حال فریقین مقدمہ ثانی ہوئے ہوں — اور صرف یہہ کافی نہیں ہی کہ صرف ایک فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق کا فریق ہو اور دوسرا فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق میں کوئی فریق نہو غرض کہ دونوں فریق مقدمہ هذا اُس فیصلہ سابق کی رو سے برابر پابند ہوسکتے ہیں — لیکن یہہ امر ضرور نہیں ہی کہ جو فریق مقدمہ هذا میں مدعی ہو وہی مقدمہ سابق میں بھی مدعی ہو یا جو کہ اب مدعاعلیہ ہو وہ پہلے بھی مدعاعلیہ ہو لیکن یہہ ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ ایک دوسرے کے مخالف مقدمہ سابق میں رہے ہوں ورنہ وہ فیصلہ آپس میں ایسے فریقوں کے جو مُقدمہ سابق میں ایک ہی طرف تھے ناطق نہ ہوگا *

چنانچہ ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے کہ ایک شخص مسمی سروپ سنہ ۱۸۶۵ع میں دو بیٹے مسمیان نوند اور گریش چھوڑ کر مرگیا ایک شخص مسمی مکتا نے جایداد متوفی پر اس بیان سے کہ متوفی اُس کے حق میں وصیت کر گیا ہی قبضہ کر لیا — سنہ ۱۸۶۷ع میں گریش نے دعوی بحیثیت وراثت مکتا پر واسطے دلا پانے اپنے حصہ جایداد کے اور منسوخ کرا پانے وصیت‌نامہ کے دایر کیا اور اپنے بھائی نوند کو بھی مدعاعلیہ گردانا — صدرالصدور نے اِس بناء پر دعوی گریش کا ڈسمس کردیا کہ وصیتنامہ درست اور ثابت ہی — سنہ ۱۸۶۹ع میں نوند نے بحیثیت وراثت اپنے باپ کے واسطے دلا پانے اپنے حصہ کے دعوی کیا — عدالت مرافعہ اولی نے یہہ تجویز کی کہ وصیت‌نامہ ایک جعلی دستاویز ہی اور مدعی کی ڈگری ہوئی جج نے اس فیصلہ کو اس بناء پر منسوخ کیا کہ نوند پہلے مقدمہ کا ایک فریق تھا اس لیئے دفعہ ۲ ضابطہ دیوانی عارض ہی اپیل خاص میں حکام ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ نوند مقدمہ سابق میں کوئی ایسا فریق نہ تھا جو بذریعہ اس مقدمہ کی ڈگری کے کسیطرح اپنا حق حاصل کر سکتا پس فیصلہ سابق جو بمقابلہ گریش کے صادر ہوا تھا بمقابلہ نوند کے جو کہ اُس مقدمہ میں صرف ایک فریق ترتیبی تھا ناطق نہیں ہی

اور نه اُس کے مقابلہ میں فیصلہ سابق امر تجویز شدہ ھی اور نه عارض دعوي ھی [۳] *

لفظ قایم‌مقام کي تصریح ھم دفعه ۱۸ کي شرح میں لکھه آئے ھیں [۴] اور اُس کے دیکھنے سے معلوم ھوگا که اگر تعلق جسکا که وھاں ذکر ھی مابین دو شخصوں کے موجود نهو تو شخص ثاني شخص اول کا قائم‌مقام قرار نهیں پا سکتا — چنانچه ایک مقدمه میں یهه تجویز ھوئي که چند ھندو بهنوں میں سے ایک بهن جو که بوراثت باپ کے دعوي کرتي ھی پابند اُن ڈگریات کي نهیں ھی جو که بمقابله اُسکي اور بهنوں کے اُنکي زندگي میں ھوئي ھوں اس وجهه سے که گو مدعیه اور اُسکي بهنوں نے جایداد کو بطور وارث اپنے باپ کے حاصل کیا تھا تاھم مدعیه کي بهنوں کو صرف وہ حق حین حیاتي حاصل تھا جو که وراثتاً ایک ھندو عورت کو حاصل ھوتا ھی — مدعیه وارث اپني بهنوں کي نهیں ھی بلکه جایداد اُنکے مرنے پر بطور وراثت باپ کے مدعیه کو ملي ھی اس وجهه سے مدعیه پابند اُن ڈگریات کي نهیں ھی جو که بمقابله اُسکي بهنوں کے اُنکي حیات میں صادر ھوئي تھیں [۵] *

لیکن جبکه ایک ھندو بیوہ اپنے شوھر کي وارث اور قائمقام ھو تو ورثاد مابعد شوھري اُن ڈگریات کے پابند ھیں جو که زمانه حیات بیوہ میں بلا سازش اور فریب کے بمقابله اُس کے بابت جائداد شوھري کے صادر ھوئي ھوں [۶] *

جبکه ایک فیصله کسي شخص کے مخالف یا موافق کسي خاص حیثیت سے صادر ھوتا ھی تو وہ فیصله اُسي حیثیت سے مضر یا مفید ھوسکتا ھی اور نه بحیثیت دیگر چنانچه ایک مقدمه جو که واسطے دلاپانے قبضه جائداد غیر منقوله کے بمقابله مسماۃ جمیا اور اُسکے باپ کے دائر ھوا اور بعد اُس کے پدر کي وفات کے پھر بمقابله جمیا کے بحیثیت ھونے وارث اپنے باپ کے دائر ھوا ڈگري مقابضت اور واصلات کي جمیا پر بحیثیت ھونے وارث اپنے باپ کے صادر ھوئي اور دعوي بمقابله مسماۃ جمیا کي

۳ ترھن چندر مرزمدار بنام مکتا سندري دیبي بنگال جلد ۷ صفحه ۳۸ ضمیمه
و براتیبس چندر بنام کهال چندر گھوس بنگال جلد ۵ صفحه ۵۵ ضمیمه
۴ دیکھو صفحه ۱۰۸ و ۱۰۹
۵ جیگو بند سهاے بنام مهتاب کنور ویکلي ۷ صفحه ۱ صیغه دیواني
۶ نوبین‌چندر چکورتي بنام ایشرچندر چکورتي ویکلي جلد ۹ صفحه ۵۰۵

ذات کے تسمس ہوا ڈگریدار نے اول قبضہ جائداد ڈگري شدہ کا حاصل کیا اور بعد ازآں جمیا کي ذاتي جائداد کو قرق کراکر واسطے اداے زر واصلات کے نیلام کرایا جمیا کے عذرات بصیغہ متفرقہ یعني بصیغہ اِجراے ڈگري نامنظور ہوئے اور ڈگریدار خود مشتري ہوا مگر اُس کو قبضہ کبھي نہ ملا۔ اس بیع کا حکم ۸ اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ع کو ہوا تھا اور جج نے ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع کو نیلام بحال کیا — بعد ازآں مسماۃ جمیا نے واسطے استقرار اپنے قبضہ اور تنسیخ نیلام کے دعوي کیا — اِجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ جمیا دعوي کر سکتي ہی کیونکہ ڈگري سابق اُسکي ذات پر نہ تھي بلکہ بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے اُسپر ڈگري سابق صادر ہوئي تھي [۷] *

مرتہن ایک طرح پر قائم‌مقام راہن تصور کیا جاسکتا ہی اور اس طرحپر پابند اُن فیصلہ جات کا ہوتا ہی جو کہ راہن کے مقابلہ پر نسبت جائداد مرہونہ کے قبل رہن صادر ہوچکے ہوں — لیکن وہ فیصلہ‌جات جو کہ بمقابلہ راہن کے مابعد رہن کے صادر ہوئے ہوں ایسے مقدمات میں جو کہ بعد رہن کے دائر ہوئے ہوں اور جنمیں مرتہن کوئي فریق نہو مرتہن کو پابند نہیں کرتے اور نہ اُسکا حق نسبت بیع کرا پانے جائداد مرہونہ کے بغرض وصولیابي مطالبہ زر رہن کے زایل ہوجاتا ہی [۸] *

شرط چہارم یعني یہہ کہ تجویز متعلق ہو اُس شی سے جس سے کہ فیصلہ سابق متعلق ہو

یہہ شرط اخیر ہی منجملہ اُن چار شرطوں کے جنکے بغیر کوئي فیصلہ ناطق نہیں ہوتا کیونکہ گو فیصلہ عدالت مجاز کا ہو اور مابین اُنہیں فریقین کے ہو اور نسبت خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کے بھي

۷ شیخ واحدعلي بنام مسماۃ جمیا بنگال جلد ۲ صفحہ ۷۳ — اجلاس کامل

۸ اوما ساہو بنام جرتواہن لال ویکلي جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۲

هو تاهم وه فیصله صرف اُس شی متنازعه فیه کي نسبت جسکي نسبت اُس فیصله میں تجویز کیگئي اور دعوی کیا گیا تها ناطق متصور هوگا اور نه اور کسي جائداد پر جو دعوی سابق سے خارج هی موثر هوگا — هائي کورٹ کلکته نے ایک مقدمه فیصل کیا جسکے واقعات یهه تهے :—

مدعیه نے سنه ۱۸۵۴ع میں ایک نالش بمقابله مدعاعلیهما کے واسطے دلاپانے ایک اراضي کے جسکو که مدعیه بطور اراضي توفیر کے اپنے علاقه کے متعلق سمجهتي تهي دائر کي اور اُس کا دعوی ڈسمس هوگیا — بعد ازاں اُسي مدعیه نے اُنهیں مدعاعلیهما کے مقابله میں اُسي زمین کي بابت اس بیان سے دعوی کیا که اراضي مذکور ایک جزو تعلقه هی نه توفیر — صدرالصدور نے دعوی کو دفعه ۲ عارض کرکے ڈسمس کردیا اُس نے بموجبات ذیل اپیل هائي کورٹ کلکته میں دائر کیا :—

اول — اگر یهه تسلیم بهي کیا جائے که اراضي جسکا که اب دعوی هی وهي اراضي هی جو که مقدمه سابق میں بطور توفیر کے بیان کي گئي تهي تاهم اس مقدمه میں عذر امر تجویز شده عارض نهیں هو سکتا *

دوم — وه شرایط جنکي وجهه سے عدالتیں کسي مقدمه میں عذر امر تجویز شده عارض کرسکتي هیں اس مقدمه سے متعلق نهیں کیونکه مقدمه میں دعوی دوسرا هی حق جسپر دعوي مبني هی دوسرا هی اُمور تنقیح طلب دوسرے هیں اور اُنکي تجویز فیصله سابق سے کسي طور پر نقیض نهیں هو سکتي *

ان موجبات پر یهه فیصله لکها گیا :—

یهه ایک نالش هی واسطے دلا پانے قبضه ایک اراضي کے مدعاعلیهما سے اس مقدمه کي مدعیه نے سنه ۱۸۵۴ع میں ایک نالش اس مقدمه کي مدعاعلیهما کے مقابله میں واسطے دلا پانے قبضه اراضي کے کي تهي — همارے نزدیک شهادت سے صاف ظاهر هی که اراضي جو که شی متنازعه فیه مقدمه حال هی ایک جزو اُسي اراضي کا هی جسکي نسبت مدعیه نے سنه ۱۸۵۴ع میں دعوی کیا تها — مقدمه سنه ۱۸۵۴ع وه هار گئي تهي اور جب سے اراضي مذکور پر کبهي اُسکا قبضه نهیں هوا پس یهه ظاهر هی که بناء مخاصمت دونوں مقدموں میں ایک هي هی دونوں مقدموں

میں اُسی مدعي نے اُسي مدعاعلیه پر اُسي اراضي کي بابت دعوی دائر کیا اس بیان سے کہ وہ اراضي ناجائز طور سے اُسکے (یعني مدعاعلیه کے) قبضه میں آگئي اور فعل ناجائز مدعاعلیهما مقدمه سابق اور مقدمه حال میں ایک هي هی — یهه سچ هی که حق جسپر مدعیه دعوی مبني کرتي هی مختلف هی اُس حق سے جو اُسنے سنه ۱۸۵۳ع میں بیان کیا تها — مقدمه حال میں اُس اراضي کو ایک جزو تعلقه بیان کرتي هی اور سنه ۱۸۵۳ع میں اُسنے یهه بیان کیا تها که اراضي مذکور توفیر کي اراضي هی جسپر که اُسنے بوجهه هونے مالک تعلقه کے قبضه کرلیا تها اور اس وجهه سے اُسکو استحقاق سرکار سے اپنے نام بندوبست کرانیکا هی — لیکن هماري راے میں حق کا مختلف هونا بناے مخاصمت کو حسب دفعه ۲ — ایکٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ع تبدیل نهیں کرتا — مدعیه کي بناء مخاصمت یعني وه شی جو اُسکو عدالت میں آکر چاره جو هونے کو مجبور کرتي هی یهه هی که اُسکو مدعاعلیهما اُس اِستمتاع سے محروم رکهتے هیں جسکي که وه مستحق هی — مقدمه دائر کرنے کے وقت مدعیه کا کام هی که ایسا حق مقابضت ثابت کرے جو مدعاعلیهما کے حق پر غالب هو اور اگر وه اپنا سب سے مضبوط حق بیان نهیں کرتي تو یهه اُسي کو مضر هو سکتا هی * |

فیصله مقدمه سابق بهي مابین مدعیه اور مدعاعلیه صرف یهي امر طی نهیں کرتا که جو حق خاص اُسنے بیان کیا هی وه اُسکو حاصل نهیں هے بلکه یهه بهي که آیا تاریخ عرضي دعوي پر مدعیه کو حق مقابضت هو سکتا هی یا نهیں خواه کچهه هي حق اُسنے بیان کیا هو — هماري راے میں دفعه ۲ عارض هی اپیل ڈسمس [۹] *

فیصله مذکور پریوي کونسل سے بهي بلفظه بحال رها [۱] *

اسیطرح پر ایک اور مقدمه میں جسمیں مدعیان نے پهلے دعوي حصول قبضه اراضي به بیان وفات هندو بیوه کے کیا اور اُس میں دعوی

۹ اوماتارا دیبي بنام کرشن کامني داسي وغیره بنگال جلد ۲ صفحه ۱۰۳ صیغه دیواني

۱ ایضاً بنام ایضاً بنگال جلد ۱۱ صفحه ۱۱۸ پریوي کونسل

مدعی ڈسمس ہوا پھر ایک دوسری بنا پر اُسی اراضی کی نسبت اُسی مدعاعلیہ پر دعویٰ کیا تو یہہ تجویز ہوا کہ مدعیکو اپنے عرضیدعوی میں لازم ہی کہ تمام وہ بنائیں جنپر وہ تکیہ کرتا ہی اور اپنا دعویٰ جنپر مبنی کرتا ہی بیان کرے ورنہ ایک نالش ثانی دوسری بناء پر جو بناء کہ پہلے سے موجود تھی جائز نہ تصور کیجاویگی کیونکہ یہہ بناء دعوی کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہی اور یہہ قانوناً جائز نہیں ۲ *

لیکن جبکہ نوعیت استحقاق جسپر کہ دعویٰ مبنی ہو مختلف ہو اُس استحقاق کی نوعیت سے جو کہ پہلے دعوی کی بناء تھی تب دوسری نالش قابل سماعت ہی گو جائداد متنازعہ فیہ وہی ہو اور بناء مخاصمت یعنی وجہہ نالش وہی ہو چنانچہ ایک مقدمہ میں جسکے واقعات مفصلہ ذیل تھے حکام ہائی کورٹ شمال و مغرب نے ایسا ہی تجویز کیا :—

ناصرخاں پہلی نومبر سنہ ۱۸۹۰ع کو جائداد غیرمنقولہ کثیر چھوڑ کر مرا ورثاء اُسکے ایک بیٹا قادرعلیخاں اور دو بیبیاں امراؤ بیگم اور نوشہ بیگم ہوئے — بعد وفات ناصر خاں کے امراؤ بیگم نے کل جائداد ناصرخاں پر قبضہ کر لیا — نوشہ بیگم نے سنہ ۱۸۶۴ع میں مسماۃ امراؤ بیگم پر اس بیان سے دعویٰ کیا کہ ناصرخاں متوفیٰ ایک وصیتنامہ لکھکر فوت ہوا اور حسب شرایط اُس وصیتنامہ کے مدعیہ کو پانچویں حصہ کا استحقاق متروکہ متوفیٰ میں پہونچتا ہی — لیکن یہہ دعویٰ بہ تجویز اس امر کے کہ شرعاً وصیت ناجائز ہی ڈسمس ہوا — ۹ مارچ سنہ ۱۸۷۲ع کو مدعیہ نے ایک دوسری نالش اُسی جائداد کی نسبت اُسی مدعاعلیہا پر بر بناء استحقاق وراثت شرعی دائر کی اور سولہویں حصہ متروکہ کا دعویٰ کیا — پس یہہ بحث پیش ہوئی کہ جبکہ عدالت فیصلہ کنندہ سابق عدالت مجاز تھی اور فریقین مقدمہ کے وہی ہیں جو کہ پہلے مقدمہ میں تھے اور نیز یہہ کہ شی متنازعہ فیہ دونوں مقدموں میں ایک ہی ہے اور نیز وہ فعل مدعاعلیہا (یعنی قبضہ کر لینا کل جائداد پر) جسکی وجہہ سے مدعیہ کو سنہ ۱۸۶۴ع میں آکر عدالت میں چارہ جو ہونا پڑا تھا وہی فعل ہی جسکی مقدمہ سنہ ۱۸۷۲ع میں شکایت ہی تو صرف

۲ ابھی رامداس بنام سری رامداس بنگال جلد ۳ صفحہ ۲۲۱ دیوانی

دعوى كا مقدمه سابق ميں بر بناء وصيت مبني هونے اور دعوى سنه ۱۸۷۲ع كے حق وراثت پر مبني هونے سے دفعه ۲ — ايكت ۸ سنه ۱۸۵۹ع عارض دعوي هوتي هى يا نهيں ۳ *

اسي امر كي تائيد ميں فيصله هائي كورت كلكته كا جسكا اوپر ذكر هوا پيش كيا گيا تها مگر اجلاس كامل هائي كورت ممالك مغرب و شمال نے يهه تجويز كيا كه مقدمه حال ميں نوعيت استحقاق جسپر كه دعوى مبني هى اُس نوعيت استحقاق سے جسپر كه پهلا دعوى مبني تها مختلف هى پس دفعه ۲ عارض نهيں *

اس مقدمه سے يهه ظاهر هوگا كه في نفسه شي متنازعه فيه كے ايك هونے سے دفعه ۲ عارض نهيں هوتي — اسي طرحپر في نفسه نوعيت استحقاق كے ايك هونے سے فيصله سابق عارض نهيں هوتا اگر اشياء متنازعه فيه مختلف هوں — چنانچه ايك مقدمه ميں جسكے واقعات يهه تهے كه مسمى كرپا رام نے يهه بيان كيا كه ميں متبنى سيتا كا هوں جو كه برادر قدملال كا تها اور اس حيثيت سے تركه قدملال كا مستحق هوں اس وجهه سے كه اُسكي بيوه نے اپني بد چلني كي وجهه سے استحقاق مقابضت كهو ديا — سنه ۱۸۶۲ ميں اسي مدعي نے ايك نالش واسطے حاصل كرنے متروكه رامناتهه كے كي تهي اور نيز قدملال كي جائداد پر (بديں بيان كه جائداد مشتركه هى اور اس وجهه سے شاستراً اُسكو پهنچتي هى) دعوى كيا — اِس مقدمه ميں قدملال كي بيوه نے اپنے بيان تحريري ميں يهه عذر پيش كيا كه راملال و قدملال كي جائداد مشتركه نهيں هى اور نه مدعي پسر متبنى راملال كا هى — مقدمه سابق ميں مدعي متبنى قرار نه پايا ليكن اُسكو بر بناء هبهنامه جائداد متنازعه فيه كي نسبت ڈگري ملي اور فيصله مشعر عدم ثبوت تبنيت هائي كورت سے بحال رها *

مقدمه سابق ميں جو كه واسطے دلا پانے متروكه قدملال كے دعوى تها منصف نے يهه تجويز كيا كه چونكه مقدمه سابق ميں مدعي كا متبنى هونا ثابت نهيں هوا اُسكے خلاف تجويز هو چكي تو اب مدعي بهه بيان هونے متبنى رامناتهه كے دعوي وراثت اُسكے بهائي قدم لال كا نهيں

۳ نوشته بيگم بنام امراؤ بيگم وغيره اپيل عام نمبر ۷۳ سنه ۱۸۷۳ع مفيصله ۴ فروري سنه ۱۸۷۵ع

کر سکتا — عدالت اپیل نے اِس فیصلہ کو بحال رکھا مگر ھائی کورٹ نے هنگام اپیل خاص یہہ تجویز کیا :—

مدعي کي بناء مخاصمت اِس مقدمہ کي یہہ هی کہ اُسکو کچھہ جائداد جو کہ قدم‌لال کي هی ملني چاهیئے اِس وجھہ سے کہ قدم‌لال کي بیوہ نے بوجھہ اپني بدچلني کے اپنا استحقاق قبضہ کھو دیا هی — مدعي نے اپنے دعوي کو متبنی هونے رام‌ناتھہ برادر قدم‌لال پر مبني کیا هی عدالت ماتحت نے تجویز کي کہ وہ اُس دعوي کو پیش نہیں کرسکتا اِس وجھہ سے کہ ایک مقدمہ سابق میں جو کہ مابین فریقین حال کے تھا (جبکہ مدعي نے رام‌ناتھہ کي جائداد پر دعوي کیا تھا) یہہ تجویز هو چکا هی کہ مدعي متبنی رام‌ناتھہ کا نہیں هی — هماري راے میں مقدمہ سابق اِس امر کا مانع نہیں کہ مدعي شہادت سے ثابت کرے کہ وہ رام‌ناتھہ کا متبنی هی اِس وجھہ سے کہ اِس مقدمہ میں وہ مختلف جائداد حاصل کرنا چاهتا هی اور بناء مخاصمت بالکل جداگانہ هی هماري راے میں فیصلہ عدالت اپیل ماتحت کا اِس معاملہ میں غلط هی اور مقدمہ واسطے تجویز ثاني کے واپس جاوے اور پہلا امر تنقیح طلب یہہ هوگا کہ آیا مدعي پسر متبنی رام‌ناتھہ کا هی یا نہیں اور باقي اُمور تنقیح طلب وہ هونگے جو کہ واقعات سے نکلتے هوں کہ اگر وہ متبنی هی تو اُسکو جائداد ملني چاهیئے یا نہیں [۴] *

یہہ امر قابل بحث هی کہ آیا بقایاء لگان هر ایک سال کے لیئے ایک نئي بناء مخاصمت هی جسکے لیئے دعوي پیش هو سکتا هی یا نہیں — هائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا هی کہ هر سال ایک نئي بناء مخاصمت پیدا هوتي هی جسکي نالش هر سال الگ هو سکتي هی [۵] *

واضح رهے کہ جبکہ ایک امر متنازعہ فیہ کي نسبت کسي عدالت ماسواے برٹش انڈیا نے تجویز کي هو اُسي بناء مخاصمت کي بنا پر برٹش انڈیا میں نالش دائر نہیں هو سکتي *

فیصلہ‌جات عدالت ملک غیر

[۴] کرپارام بنام بھگواندداس بنگال جلد ۱ صفحہ ۶۸ دیواني اپیل

[۵] راج‌شیوچرن گھوسال بنام اوبھی نندداس ویکلي جلد ۲ صفحہ ۳۱ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع و رام‌سندرسین بنام کیشب‌چندر گپت ویکلي جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۰

← چنانچه هائي كورٹ كلكته نے ايک مقدمه ميں يهه تجويز كيا كه تپيرا كے راجه كي عدالت مجاز هى جسكے فيصله كي وجهه سے حسب دفعه ۲ ايكٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ع اُسي بناء مخاصمت پر دوبارة دعوي داير نهيں هو سكتا اور دفعه ۲ عارض هوتي هى [۶] اور اسيطرح فيصله عدالت فرانسيس واقعه چندرنگر فيصله عدالت مجاز كا تصور هو [۷] ليكن ايک اور مقدمه ميں يهه تجويز هوا هى كه راجه تپيرا كي رياست كي عدالت مجاز نهيں هى [۸] *

ليكن اگر كوئي فريب يا عدم اختيار يا اور كوئي وجهه ناجائز هونے فيصله عدالت ماسواے برٹش انڈيا كے هو تو وة فيصله حسب منشاء دفعه ۲ كے عارض نهوگا ليكن اگر كوئي نقص قانوني يا واقعاتي يا بوجهه فريب يا بوجهه خلاف انصاف هوتے يا بوجهه عدم اطلاع فريق كو پيشي مقدمه سے ايسے فيصله ميں نهو تو وة فيصله ناطق هوتا هى اور جبكه فيصله ايسے طور سے ناطق هو جاتا هى تب عدالتهاے برٹش انڈيا ميں اُسي بناء پر دعوي دوبارة نهيں هو سكتا — ليكن ڈگري عدالت ملک غير كي بنا پر عدالتهاے برٹش انڈيا ميں دعوي دائر هو سكتا هى اِس قسم كي نالش سے مد ۱۱۶ ضميمه ۲ ايكٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع قانون تمادي متعلق هى — اسي دعوي ميں عدالت واقعات كي شهادت كي نسبت كچهه تجويز نهيں كر سكتي اِلا مدعاعليه مفصله ذيل عذرات پيش كرسكتا هى *

وجوهات ناجوازي فيصلجات ملک غير

اول — يهه كه مدعاعليه كو اُس مقدمه ميں جسكي ڈگري پر يهه دعوي مبني هى اِطلاع نالش كے فيصله كي نهيں پهونچي *

دوم — ڈگري مذكور فريباً حاصل كي گئي *

سوم — عدالت صادر كنندة ڈگري مذكور كو اختيار سماعت نه تها *

چهارم — تجويز ميں جسكا نتيجه ڈگري هى صريح ايک ايسي غلطي موجود هى كه جس سے نتيجه قانوني يا واقعاتي غلط نكلتا هى *

---

۶ سري متي مودهو بي بي بنام رام ماڻک دي ويكلي ۹ صفحه ۳۱ دستخط ديواني

۷ بوگرام كرنى بنام كامني داس ويكلي ۳ صفحه ۱۰۸

۸ محمد احمد بنام علي پيرغازي ويكلي جلد ۱۰ صفحه ۳۳۷ ديواني اپيل

پنجم — یہہ کہ ڈگري مذکور اُس قانون کے خلاف هی جسکے مطابق اس عدالت صادر کنندہ ڈگري کو پابند هونا چاهیئے تھا *

چنانچہ ایک مقدمہ حال میں هائي کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ نسبت اُن فیصلجات عدالتهاے ما سواے برتش انڈیا کے جنکي اجرا هندوستان کي عدالت میں مطلوب هی فایدہ یہہ هی کہ اُن فیصلوں میں امور واقعاتي کے تصفیہ کو بر بناء رویداد ناطق طور پر سمجھنا چاهیئے اور یہہ کہ اُنپر اعتراضات هو سکتے هیں بر بناء عدم اختیار سماعت خواہ بحیثیت نالش خواہ بحیثیت شی نالش خواہ بحیثیت فریق مقدمہ یا یہہ کہ مدعاعلیہم اُسکے فیصلہ کے لیئے طلب نہیں هوئے یا یہہ کہ اُنکو موقع جوابدهي کا نہیں ملا یا یہہ کہ فیصلہ فریباً صادر هوا [۹] مقدمہ مذکور قابل پڑھنے کے هی کیونکہ اُس میں پورا قانون نسبت فیصلجات عدالتهاے ما سواے برتش انڈیا کے مندرج هی — عذر چهارم میں صریح غلطي سے مراد یہہ هی کہ بلا لیئے کسي شہادت کے خود اُس ڈگري سے غلطي نمایان هو جبکہ یہہ عذرات پیش هوں تو اُس عدالت کو جسمیں کہ ڈگري مذکور کي بناء پر دعوي هوا هی اُن عذرات کي تنقیح اور تجویز کرني چاهیئے اور اگر اُنمیں سے کوئي بهي عذر راست هو تو ڈگري اپني وقعت کهو دیتي هی اِس عدالت کو خود تنقیح اور تجویز کرني لازم آتي هی *

واضح رهے کہ وجہہ نالش کے دائر کرنے کي یہہ هی کہ دفعہ ۲۸۴ — ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ ع میں کوئي ڈگري ماسواے ڈگري عدالت برتش انڈیا کے ایک جگهہ کي دوسري جگهہ بذریعہ سارٹیفکٹ کے جاري نہیں هوسکتي لیکن جو ڈگري کہ بر بناء ڈگري عدالت غیر صادر هوئي هو وہ اُسي طور پر جاري هوویگي جسطرح پر کہ اصل ڈگري جاري هوتي هی *

قبل ختم کرنے اس بحث کے اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم هوتا هی

فیصلجات دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع

کہ بعض ڈگریات جو کہ حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے حاصل کي گئي هوں اور اُنمیں صرف قبضہ دلادینے کي ڈگري هوتي هی اور حق کي کچھہ تجویز نہیں هوتي تو ایسي ڈگریات کے سبب سے کوئي امر متنازعہ فیہ امر تجویز شدہ نہیں قرار پا سکتے *

۹ سري هري بخش بنام گوپال چندر سمت ویکلي جلد ۵ صفحہ ۵۰۰ نظایر ٹپرائي

ابتک هم صرف اُن فیصلجات کا ذکر کرتے آئے هیں جو که مقدمات دیواني وغیرہ میں ناطق قرار پاکر نالش ثاني میں عارض هوتے هیں لیکن یہاں مختصر طور پر وہ قانون بیان کرنا چاهیئے که اصول امر تجویز شدہ جسکا که اس دفعہ میں ذکر تھا فوجداري سے بھي متعلق هی *

فیصلجات عدالت فوجداري مانع تجویز آیندہ

سواے اُس اصول متعارفہ کے جسکا ذکر ابتداے شرح دفعہ هذا میں لکھا گیا هی ایک اصول یہہ هی :—

کسیکو ایک جرم کے لیئے دو دفعہ سزا ملني نہ چاهیئے *

اور یہہ اصول صرف فوجداري کے مقدمات سے متعلق هی پس فوجداري کے فیصلہ کو نسبت اُس جرم کے جسکي نسبت وہ فیصلہ هی وهي منصب هی جیسا که دیواني کو اُس بناء مخاصمت کي نسبت جسکي نسبت که وہ فیصلہ صادر کیا گیا *

چاروں شرایط مذکورہ بالا جنکے لازم هونیکا ذکر اُوپر کر آئے هیں وہ اُصولاً گو نہ فروعاً مقدمات فوجداري سے بھي متعلق هیں چنانچہ :—

اتحاد شرایط مابین مقدمات فوجداري و دیواني

۱ — عدالت مجاز کا هونا مقدمات فوجداري میں ایسا هي لازم هی جیسے دیواني میں [1] *

۲ — جرم کي صاف تجویز هو گئي هو چنانچہ هائي کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا هی که اگر بموجب وارنت گرفتاري کے جو گورنر جنرل نے حسب قانون ۳ — سنہ ۱۸۱۸ع صادر کیا هو کوئي شخص پکڑا جاوے وہ فعل گورنر جنرل کا فعل عدالتي نہیں هی اور نہ گورنر جنرل کا حکم قید حکم عدالتي سمجھا جا سکتا هی اور اس لیئے ملزم جو که اس طرحپر گرفتار هو چکا هو یہہ عذر نہیں کر سکتا که اُسکو سزا مل چکي [2] لیکن ایک بڑے جرم میں چھوٹا جرم داخل هوتا هی مثلاً ایک شخص کو اگر چوریکي سزا ایک دفعہ مل چکي هو تو دوبارہ اُسکو اُسي چوریکي اعانت کي سزا نہیں مل سکتي *

---

۱ ملکہ بنام متھورا پرشاد پانڈے ویکلي جلد ۲ صفحہ ۱۰ نظایر فوجداري

۲ ملکہ بنام امیر خان بنگال جلد ۹ صفحہ ۳۶

۳ — مدعاعلیه یعني ملزم مقدمه سابق اور مقدمه حال کا ایک هونا چاهیئے *

۴ — شي متنازعه فیه سے مراد جسکا ذکر شرط نمبر ۴ مفصله بالا میں هی فوجداري کے مقدمات میں مراد اُس جرم سے هی جسکا الزام لگایا جاتا هی لیکن اگر جرم دوسرا هی تب اُسکي نسبت البته عدالت فوجداري سماعت دوباره کر سکتي هی چنانچه ایک مقدمه میں جسمیں که مدعاعلیه نے پہلے ایک مقدمه سابق میں جسمیں که الزام اُسپر دستاویز (الف) کے جعل بنانے کا لگایا گیا تها برائت هوچکي تهي اور پهر اُسپر الزام دستاویز (ب) کے جعل بنانیکا لگایا گیا تو مدعاعلیه کي طرف سے یهه عذر پیش هوا که مقدمه سابق میں مدعاعلیه پر الزام جعل لگایا گیا تها اور دستاویزات (الف) و (ب) جو ایک هي مقدمه دیواني میں داخل هوئي تهیں عدالت فوجداري کے سامنے تهیں اور گو مجسٹریٹ نے اپنے حکم سپردگي سشن میں کوئي حواله دستاویز (ب) کا نهیں دیا تاهم چونکه جرم في‌الحقیقت ایک هي هی اور دونوں دستاویزیں عدالت فوجداري میں بر وقت تحریر فرد قرار داد جرم کے موجود تهیں تو عدالت فوجداري دوباره اُس جرم کي سماعت نهیں کرسکتي — اس عذر کي تجویز چیف جسٹس بنگال نے یهه کي :—

میرے نزدیک جعل بنانا دستاویز (الف) کا اور جعل بنانا دستاویز (ب) کا دو الگ الگ جرم هیں پس اگر مدعاعلیه جسپر که پہلے الزام جعل بنانے (الف) کا لگایا گیا تها اُس مقدمه میں برائت پاچکا هو تو وه برائت نسبت خیال دوسري دستاویز کے نهیں تصور هوچکتي گو که پہلے مقدمه میں شهادت دونوں کے جعل هونے پر لیگئي تهي — اصل یهه هی که جبکه سزا یا برائت سابق بطور عذر عارض دعوے کے پیش هو تو اُس عدالت کو جسکے سامنے که یهه نالش ثاني رجوع هوئي هی اُس شهادت سے جو که نالش سابق میں پیش کي گئي تهي کچهه تعلق نهیں هی سواے بغرض دیکهنے اس امر کے که آیا جرم جسکا که مقدمه ثاني میں ذکر هی وهي جرم هی جو که مقدمه سابق میں تها یا نهیں — اگر جرم وهي هی تو سزا یا برائت سابق دوسري تجویز کے لیئے عارض هی بلا لحاظ اس امر کے که عدالت ثاني کي راے میں سزا یا برائت

سابق اُس شہادت پیش کردہ مقدمہ سابق کے خلاف هی یا نہیں — اگر جرم وهي جرم نہیں هی تو پہلي تجویز سزا یا براءت اس دوسرے الزام کي تجویز کے لیئے عارض نہیں هوسکتي گو شہادت مقدمہ سابق اور مقدمہ حال کي ایک هي هو عدالت کو لازم هی (خواہ وہ عدالت وهي هو جسنے کہ پہلے جرم کي تجویز کي تهي یا دوسري) کہ شہادت لیکر اپني راے اُسپر لگاے اور فیصلہ اپني راے کے موافق صادر کرے — میري راے میں دو جرم صرف اس وجہہ سے کہ شہادت ایک هي پیش کي گئي ایک نہیں هوجاتے مثلاً جبکہ الزام ایک شخص پر زید کے قتل کا لگایا جاوے تو اُسکے جواب میں یہہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ شخص عمرو کے قتل کے الزام سے بري هوچکا هی — جبتک کہ یہہ ثابت نہ کیا جاوے کہ زید و عمرو درحقیقت ایک هي شخص کے دو نام تھے مثلاً فرض کرو کہ ایک ملزم زید کے قتل کے الزام سے بري هوچکا هی اور پہر اُسي شخص ملزم پر الزام هندہ کے قتل کا لگایا جاوے تو وہ کبھي یہہ نہیں ثابت کرسکتا کہ قتل زید و قتل هندہ درحقیقت ایک هي جرم تھا اور اُس سے براءت هوچکي هی — مقدمہ هذا میں بدلے قتل اشخاص کے جرم جعل بنانے دستاویز کا هی — ایک دستاویز (الف) هی دوسري (ب) اور ملزم کا دستاویز (الف) کے جعل بنانے سے بري هونا مانع تجویز الزام نسبت جعل بنانے دستاویز (ب) کے نہیں هو سکتا [۳] یہہ امر تجویز هوچکا هی کہ فیصلہ اخیر هونا چاهیئے اور اُس فیصلہ کے خلاف اپیل هونا نالش ثاني میں فیصلہ سابق کے عارض هونے میں کچھہ هرج نہیں هوتا [۴] هم مقدمہ شرح هذا میں یہہ صاف طور پر لکھہ آئے هیں کہ قانون شہادت قانون ضابطہ کا ایک جزو هی اور اُسي وجہہ سے مضمون دفعہ ۴۰ ـ ایکٹ هذا دفعہ ۲ ـ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع ضابطہ دیواني سے مطابقت رکھتا هی اور جن اُصولوں پر کہ دفعہ ۲ ـ ضابطہ دیواني مبني هی اُنہي اُصولوں پر چند دفعات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع مجموعہ ضابطہ فوجداري کي بهي مبني هیں اور نہایت صراحت کے ساتھہ واضعان قانون نے اُصول عارض هونے

---

۳ ملکہ بنام دوارکاناتھہ دت ریکلي جلد ۷ صفحہ ۱۵ نظائر فوجداري

۴ بلهي‌رام ناتھورام بنام گجرات مزکینٹائل ایسوسي ایشن ۲ بمبئي رپورٹ صفحہ ۸۱ ـ

فیصلہ سابق کا نالش مابعد میں ایکٹ مذکور میں بیان کیا ہی اور اُس سے زیادہ صراحت سے شرح نہیں لکھی جاسکتی *

اُن دفعات ضابطہ فوجداری کا یہاں نقل کرنا خالي از طوالت اور دقت نہیں لیکن اسقدر بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہی کہ دفعہ ۴۶۰ مبنی ہی اصول دفعہ ۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع پر یعنی جبکہ کسی شخص کو ایک دفعہ سزا مل چکی ہو یا بري ہو چکا ہو اُس جرم کی نسبت پھر تحقیقات اور تجویز نہیں ہو سکتی اور اِس دفعہ میں دفعات ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ ضابطہ مذکور کا حوالہ دیا گیا ہی اُنکے پڑھنے سے پورے طور پر اصول امر تجویز شدہ مانع تجویز ثانی بخوبی ظاہر ہو جاویگا اور دفعہ ۳۲۶ ضابطہ مذکور کے پڑھنے سے ظاہر ہوگا کہ تجویز سابق نسبت برأت یا سزا کے نالش ثانی میں عارض ہو جاتی ہی کیونکہ اُسکی نسبت ثبوت عدالت میں پذیرا نہیں ہوتا ہی *

تجویزات بمقدمات عطاے پروبیٹ یا ازدواج یا ایڈمرلٹی یا دیوالیہ

دفعہ ۴۱ * ہر فیصلہ اخیر یا حکم یا ڈگری کسی عدالت مجاز کی جو بمنصب عطاے پروبیٹ یا سماعت مقدمہ ازدواج یا مقدمہ متعلقہ ایڈمرلٹی یا دیوالیہ کے ہو اور اُسکی روسے کسی شخص کو کوئی منصب قانوناً حاصل ہوتا ہو یا اُس سے زائل ہو جاتا ہو یا جس میں یہہ قرار دیا گیا ہو کہ کوئی شخص کسی ایسے منصب کا مستحق ہوگا یا کسی خاص شے کا استحقاق رکھیگا اور وہ استحقاق کسی شخص خاص کے

مقابله میں نهو بلکه مطلقا هو تو وہ ایک
واقعه متعلقه اُس صورت میں هی جب که
موجود گي اُس منصب قانوني کي یا کسي
شخص متذکرہ بالا کا استحقاق نسبت کسي
شے مزکور کے واقعه متعلقه هو *

وہ فیصله یا حکم یا ڈگري اُمور مفصله
ذیل کا ثبوت قطعي هی یعني :—

اس امر کا که کوئي منصب قانوني جو
اُس کي رو سے حاصل هوا اُس فیصله یا
حکم یا ڈگري کے نافذ هونے کے وقت سے
پیدا هوا —

اس امر کا کوئي منصب قانوني جسکا
کسي شخص کا مستحق هونا اُس کي روسے
قرار دیا گیا اُسوقت سے اُس شخص کو پیدا
هوتا هی جب که اُس فیصله [° یا حکم
یا ڈگري] میں اُس شخص کو اُس استحقاق
کا پیدا هونا قرار دیا گیا هو —

اسْ امر کا که هر منصب قانوني جو

° ترمیم بموجب دفعه ۳ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

اُس فیصله [[6] یا حکم یا ڈگري] کي رو سے کسي شخص سے زایل هوتا هی اُس وقت سے زایل هوگا جو که اُس فیصله [[7] یا حکم یا ڈگري] میں اُس کے زایل هو جانے یا هونے کے واسطے لکھا گیا —

اس امر کا که کوئي شی جس کا استحقاق کسي شخص کو فیصله [[8] یا حکم یا ڈگري] کي رو سے قرار دیا گیا اُس شخص کي جائداد اُس وقت سے هی جو که اُس فیصله میں اُس کي جائداد هو جانے یا هونے کے واسطے لکھا گیا *

دفعه هذا مبني هی اُس اصول پر جسپر که دفعه ۴۰ — ایکٹ هذا اور اُس دفعه کي شرح پڑهنے سے واضح هوگا که امر تجویز شده مانع تجویز ثاني کسکو کهتے هیں اور کن کن صورتوں میں وه عذر پیش کیا جا سکتا هی اور اس عذر کا قانوناً کیا اثر هوتا هی *

یهه دفعه بهي متعلق عذر امر تجویز شده مانع تجویز ثاني کي هی لیکن اُن فیصلجات کي وقعت جنکا دفعه هذا میں ذکر هی بدرجها اعلی هی به نسبت وقعت اُن فیصلهجات کے جنکا ذکر دفعه ۴۰ اور اُسکي شرح میں هی اس وجهه سے که شرایط جو که دفعه ۴۰ کے لیئے لازمي

---

۶ تومیم بموجب دفعه ۳ — ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع
۷ ایضا ایضا
۸ ایضا ایضا

هين وه كل دفعه هذا كے فيصلہ كے ليئے لازمي نهيں هين اس دفعه ميں صرف امور مفصله ذيل قابل لحاظ هيں :—

اول — يهه كه فيصله يا حكم يا ڈگري ايك عدالت مجاز كا هو اور بمنصب ذيل صادر هوا هو :—

۱ عطاے پروبيٹ *

۲ مقدمهٔ ازدواج *

۳ مقدمه متعلقهٔ ايڈمرلٹي *

۴ مقدمه متعلقه ديواليه *

دوم — فيصله يا حكم يا ڈگري كے مفصله ذيل منشاء هوں :—

۱ أسكي رو سے كسي كو كوئي منصب حاصل هوتا هو *

۲ زايل هوتا هو *

۳ جسميں يهه قرار ديا گيا هو كه كوئي شخص ايسے منصب كا مستحق هى *

۴ يا كسي خاص شى كا استحقاق ركهتا *

سوم — وه استحقاق كسي خاص شخص كے مقابله ميں نهو بلكه عام هو *

پس جبكه امور مفصله بالا كے مطابق كوئي فيصله صادر هوچكا هو تو أس كا وه اثر پيدا هوتا هى جو نصف اخر دفعه هذا ميں بيان هوا هى يعني وه فيصله ناطق هوتا هى نه صرف بمقابله أن اشخاص كے جو أس مقدمه كے فريق تهے بلكه نيز بمقابله تمام دنيا كے اور هر قسم كي كارروائي ميں ثبوت ناطق هى *

اسقدر لكهنے سے يهه ظاهر هوگا كه دفعه ۴۰ ميں جن فيصلجات كا ذكر هى وه فيصلجات صرف بمقابله فريقين مقدمه كے ناطق هيں اور جن فيصلجات كا ذكر دفعه هذا ميں هى وه تمام دنيا كے مقابله پر ناطق هيں يعني فيصله دفعه ۴۰ ناطق هوتا هى صرف أن پر جو فريق تهے اور بهه فيصله دفعه ۴۱ ناطق هوتا هى تمام اشخاص پر خواه وه فريق هوں يا نهوں *

اب مختصر طور پر ہم اُن چار اختیارات کا بیان کرتے ہیں جنکا ذکر

پروبیٹ

اِس دفعہ میں امر اول کے نیچے کیا گیا — پروبیٹ
اُس اختیار کا نام ہی جس سے عدالت کو منصب

دینے اجازت کا کسي خاص شخص کو نسبت ثبوت صحت کسي شخص متوفی کے وصیت‌نامہ کے حاصل ہوتا ہی = اور جبکہ پروبیٹ کسي وصي کو یا اختیار منتظمي کسي شخص کو مل جاتا ہی تو اُسکي رو سے اُس منتظم یا وصي کو وہ منصب تمام دنیا کے مقابلہ میں حاصل ہو جاتا ہی اور نسبت صحت وصیت‌نامہ کے ثبوت قطعي متصور ہوتا ہی اور بعد ازآن صحت وصیت نامہ کي نسبت کوئي عذر پیش نہیں ہو سکتا لیکن یہہ عذر پیش ہو سکتا ہی کہ وہ اجازت جو کہ اِسطور پر دي گئي تھي وہ واپس لے لیگئي ہی یا یہہ کہ وہ اجازت جعلي ہی یا یہہ کہ عدالت صادر کنندہ کو منصب عطاے پروبیٹ نہ تھا *

چونکہ اس قسم کے معاملات ہندوستان میں بہت کم واقع ہوتے ہیں اور جن لوگوں کے لیئے یہہ شرح لکھي جاتي ہی اُنکو اس سے کام نہیں پڑتا اسلیئے اسکے زیادہ طوالت کرنے کي ضرورت نہیں ہی لیکن قانون وراثت هند

مقدمات متعلقہ ازدواج

یعني ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع متعلق اشخاص ماسواے هندو مسلمان و ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ متعلق هندوؤں وغیرہ کے قابل ملاحظہ ہیں — اس قسم کے مقدمات بھي هندوستان میں کم پیش ہوتے ہیں لیکن ظاهرا کوئي وجہہ نہیں معلوم ہوتي جبکہ کوئي مسلمان یا هندو دعوي واسطے حاصل کرنے طلاق کے ایک عدالت مجاز میں دایر کرے اور اُسکي ڈگري حاصل ہو تو وہ ڈگري بمقابلہ تمام دنیا کے ثبوت قطعي ختم ہو جانے رشتہ زن و شو کے کیوں نہ ہو — واضح ہو کہ مسلمان و هندو مرد کو اپنے اپنے قانون مذهبي کے موافق حالات خاص میں اختیار طلاق دینے کا ہی اور اس وجہہ سے مرد کي طرفسے ایسي نالشیں دایر نہیں ہوتیں — البتہ عورت ایسے دعوے حسب اپنے قانون کے عدالتہاے دیواني میں دایر کر سکتي ہی گو اس قسم کي نظایر دستیاب نہیں ہوتیں — نسبت اور اقوام کے گورنمنٹ نے ایکٹ جاري کیئے ہیں اور مفصلہ ذیل ایکٹ قابل ملاحظہ ہیں —

ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۶۵ع متعلقہ پارسیان *
ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۶ع طلاق نو مسیحیان ہند *
ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۹ع قانون طلاق عیسائیان ہند *
ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ع قانون نکاح مسیحیان ہند *
ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۲ع نکاح اشخاص لا مذہب *

ایڈمرلٹي

یہہ وہ اختیار هی کہ جس سے ایام لڑائي میں کوئي جہاز لوٹ لیا جاوے تو عدالت مجاز کو اُسکے حالات سنکر یہہ فیصلہ کرنیکا اختیار ہوتا هی کہ وہ جہاز لوٹ کا هی اور بعد ازآن کوئي نزاع اُسکي نسبت پیش نہیں هو سکتي اس قسم کے معاملات بھي بہت کم کارآمد هیں مگر ہائي کورٹ کو اور بعض حالتوں میں عدالت هاے مفصل کو اس قسم کے اختیارات عطا هوئے هیں *

متعلقہ دیوالیہ

یہہ وہ اختیار هی کہ جس سے عدالت کو کسي شخص کو دیوالیہ قرار دینے کا اختیار هی اور اس قسم کا فیصلہ ناطق ہوتا هی لیکن بالفعل ہندوستان میں کوئي خاص قانون نسبت دیوالیہ کے نہیں هی اور نہ اس قسم کے مقدمات کے معاملات پیش آتے هیں لہذا طوالت کي ضرورت نہیں *

سلیکٹ کمیٹي واضعان قانون ہذا نے اس ایکٹ کے مسودہ پر اپني رپورٹ میں یہہ تحریر کیا کہ دفعہ ہذا سر بارنس پیکاک چیف جسٹس بنگال کے ایک فیصلہ پر مبني هی — بمقدمہ کنہیا لعل بنام رادها چرن [۹] جو کہ ایک بڑا نامي مقدمہ تہا اور اجلاس کامل میں پیش هوکر بعد مباحثہ بسیار کے تجویز هوا اور اُسکے فیصلہ میں سر بارنس پیکاک چیف جسٹس نے وہ اُصول بیان کیئے هیں جنکا خلاصہ دفعہ ہذا هی پس اِس وجہہ سے یہہ دفعہ قانون کي اُس فیصلہ پر مبني هی هم مناسب سمجھتے هیں کہ اُس فیصلہ کو بجنسہ اُس قدر نقل کریں جسقدر کہ مضمون دفعہ ہذا کے سمجھنے کے لیئے ضرور هی اور وہ یہہ هی :—

تجویز بمقدمہ کنہیا لعل بنام رادها چرن

یہہ مقدمہ کنہیا لعل نے بوراثت رام نراین سنگھہ واسطے استقرار حق وراثت اور واسطے حصول قبضہ اراضي معہ واصلات کے دایر کیا هی اور دیگر مدعیان بحیثیت مشتري جزو حقیت کنہیا لعل کے دعویدار هیں

[۹] ویکلي جلد ۷ صفحہ ۳۳۹ دیواني

مدعی نے یہہ بیان کیا ھی — کہ رام نراین نے اپنی جایداد چھوتک لال اپنے نانا سے بذریہ ھبہ‌نامہ حاصل کی تھی اور یہہ کہ رام نراین لا ولد اپنی بیوہ مسماۃ دیو کنور چھوڑکر مر گیا اور مسماۃ مذکور کی وفات پر جایداد مدعی کو بحیثیت برادر زادہ اور وارث رام نراین کے پہونچی کیونکہ مدعی بیٹا ھی رام نراین کے بھائی کا اور پوتا ھی اُسکے باپ کا *

اصل مدعلیہ رادھا چرن مدعی کے حق وارثت رام نراین سے منکر ھی وہ بیان کرتا ھی کہ رام نراین کو چھوتک لعل نے متبنیٰ کیا تھا اور رام نراین کے لاولد مرنے پر حق وراثت منجھہ مدعاعلیہ رادھا چرن کو بوجہہ قرابت منبنی چھوتک لعل کے پہونچا اور مدعی کو بحیثیت پسر برادر صلبی رام نراین کے کوئی حق وراثت نہیں پہونچتا — دیگر مدعلیہما بحیثیت خریداران جزو حقیت رادھا چرن کے فریق ھیں *

مدعیان بیان کرتے ھیں کہ رام نراین کو چھوتک لعل نے متبنیٰ نہیں کیا تھا *

مدعاعلیہما بتائید اپنے بیان تبنیت کے ایک ڈگری پر بھروسا کرتے ھیں جو کہ رادھا چرن مدعاعلیہ نے ایک مقدمہ میں بنام مسماۃ دیو کنور بیوہ رام نراین کے حاصل کی تھی اور اُس نالش میں مدعاعلیہما نے واسطے تنسیخ چند انتقالات کے جو بیوہ نے کیئے تھے اور نیز واسطے استقرار حق اپنی وراثت ما بعد کے دعوی دایر کیا تھا *

اُس نالش کی جوابدھی مسماۃ دیو کنور نے بدیں بیان کی تھی کہ اُس کا شوھر متبنیٰ نہیں تھا اور جایداد اُس نے بذریعہ ھبہ‌نامہ کے چھوتک لعل سے حاصل کی تھی اور اس لیئے رادھا چرن وارث ما بعد نہیں ھی اور اُس مقدمہ میں مدعی مقدمہ حال نے ایک عرضی پیش کی تھی جسمیں اپنا حق اُسی بنا پر ظاھر کیا تھا جس بنا پر کہ وہ اب دعویدار ھی لیکن عدالت نے یہہ تجویز کیا کہ اُسکی عرضی پر کچھہ حکم دینا ضرور نہیں اور اس لیئے اُسکو فریق نہ بنایا *

عدالت نے اُس مقدمہ یہہ تجویز کیا کہ رام نراین کو چھوتک لعل نے متبنیٰ کیا تھا اور نیز یہہ کہ رادھا چرن جو کہ اُس مقدمہ میں مدعی تھا اور اس مقدمہ میں مدعاعلیہ ھی وارث مابعدی ھی — وہ فیصلہ اپیل سے سنہ ۱۸۶۳ع میں بحال رہا — منجانب مدعاعلیہ مقدمہ ھذا کے یہہ

بحث پیش کي گئي تھي کہ فیصلہ مذکور ایسا ھي فیصلہ ھی جو کہ نسبت تبنیت کے بمقابلہ ھر شخص کے ناطق ھی [1] *

بروقت سماعت مقدمہ ھذا جج نے بحوالہ مقدمہ راج کشتو اپیلانت [2] یہہ تجویز کیا کہ فیصلہ سابق ایک ایسا فیصلہ ھی جو کہ تبنیت کي نسبت ھر ایک شخص کے مقابلہ میں ناطق ھی اور اس وجہہ سے بمقابلہ مدعي مقدمہ ھذا بھي ناطق ھی اور قطعي نسبت امر مذکور کے ھی — اجلاس اول نے جسکے روبرو یہہ مقدمہ پیش ھوا یہہ امر مناسب سمجھا کہ بوجہہ نظیر مذکورہ بالا اجلاس کامل کے سامنے یہہ بحث پیش کي جاوے کہ آیا فیصلہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعي کے داخل ھوسکتا ھی یا نہیں اور اگر ھوسکتا ھی تو وہ شہادت قطعي ھی یا محض بادي النظري — ھمارے روبرو نہایت کامل طور پر اس امر میں بحث ھوئئ ھی اور ھماري یہہ راے ھی کہ فیصلہ مذکور ایسا فیصلہ نہیں ھی جو بمقابلہ ھر شخص کے ناطق ھو اور نہ وہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعي داخل ھو سکتا ھی *

چونکہ عرضي مدعي بمقدمہ رادھاچرن خارج کي گئي تھي اس سبب سے مدعي مقدمہ ھذا اُس مقدمہ کا فریق نہیں سمجھا جاسکتا —

یہہ بحث کہ ججمنٹ ان ابم کیا ھی مستر جسٹس ہالوي نے پورے طور پر مدراس کے اپیل عام نمبر ۳۸ سنہ ۱۸۶۳ع جلد ۲ نظائر صفحہ ۲۷۶ میں کي ھی — میں جسٹس ہالوي کے کل دلائل سے متفق نہیں ھوں لیکن اُس پوري تحقیقات سے جو کہ اُنھوں نے اُس مقدمہ میں کي ھي ایک نہایت بڑا فائدہ یہہ ھوا ھی کہ بہت سي غلطیاں نسبت اس مضمون کے رفع ھو گئیں ھیں میں اُنسے اس راے میں بالکل متفق ھوں کہ ایک فیصلہ عدالت مجاز کا بتجویز اس امر کے کہ ھندو خاندان مشترکہ اورغیر منقسمہ ھی نسبت صحیح النصبي یا قابل تقسیم ھونے جائداد کے یا نسبت قاعدہ جانشیني کسي خاص خاندان کے یا کسي اور اُس قسم کي بحث میں جو کہ ایک مقدمہ مابین فریقین میں صادر ھوا ھو ایک ایسا فیصلہ نہیں ھي جو کہ اُن اشخاص غیر پر جو کہ

[1] ایسے فیصلہ کو ججمنٹ ان ایم کہتے ھیں

[2] دیکھو جلد ۳ صفحہ ۱۲ نظائر دیوانی

نہ تو فریق مقدمہ تھے نہ اُنکے قائم مقام تھے ناطق ہو — میں اس سے بڑھکر یہہ بات کہتا ہوں کہ ڈگری ایک ایسے مقدمہ کی بمقابلہ اشخاص غیر کے شہادت میں بھی داخل نہونی چاہیئے *

اس میں کچھہ شک نہیں ہی کہ ڈگریات عدالتہاے مجاز نسبت تنسیخ نکاح اشخاص ثالث غیر فریق مقدمہ پر بھی ناطق ہی — اگر ایک عدالت مجاز کوئی ڈگری طلاق کی صادر کرے یا ایک نکاح مابین ہندوؤں یا مسلمانوں کے فسخ کردے تو اُس سے رشتہ زن و شو ختم ہوجاتا ہی اور اور اس امر کی پابندی کہ تاریخ ڈگری سے زن و شو کا رشتہ ختم ہو گیا تمام اشخاص پر لازمی ہی *

میری راے میں یہہ اُس اُصول پر مبنی نہیں ہی کہ قیاس کر لیا جاتا ہی کہ ہر شخص کو اُس مقدمہ کی اِطلاع پہونچی ہو کیونکہ اگر اُنکو اطلاع پہنچتی بھی تو وہ بذریعہ کسی عذرداری کے اُس مقدمہ میں کچھہ دست اندازی نہیں کرسکتے تھے لیکن اس اُصول پر مبنی ہی کہ جبکہ ایک عدالت مجاز ایک نکاح کو فسخ کردیتی ہی تو وہ نکاح معدوم ہوجاتا ہی نہ صرف اُن فریقین کے لیئے بلکہ تمام اشخاص کے لیئے — ایک نکاح صحیح سے رشتہ زن و شو کا پیدا ہوتا ہی نہ صرف واسطے فریقین نکاح کے بلکہ نیز تمام دنیا کے لیئے — پس ایک صحیح تنسیخ نکاح سے خواہ تنسیخ شرعی ہو جیسے طلاق یا بوجہہ فعل عدالت مجاز کے جسکو کہ تنسیخ کا اختیار ہو وہ رشتہ تمام دنیا کے لیئے منقطع ہوجاتا ہی *

ایک ڈگری واسطے طلاق کے یا اور قسم کی ڈگری شہادت ہی کہ ایسی ڈگری صادر ہوئی اور ڈگری جس سے طلاق عطا ہو اُس سے رشتہ زن و شو منقطع ہو جاتا ہی — وہ تمام اشخاص کے مقابلہ پر اس امر کے لیئے ناطق ہی کہ فریقین زن و شو نرھے لیکن وہ شہادت قطعی نہیں ہی بلکہ شہادت بادی النظری بھی بمقابلہ اشخاص غیر کے اس امر کے لیئے نہیں ہوسکتی کہ وہ وجہہ جسکے سبب سے ڈگری عطا ہوئی فی الواقع موجود تھی — مثلاً اگر ایک ڈگری مابین زید و ہندہ کے اس بنا پر کہ ہندہ نے بکر کے ساتھہ زنا کیا عطا ہوئی ہو وہ ڈگری نسبت طلاق کے ناطق ہوگی لیکن

نسبت اس امر سے کہ بکر ہندہ کے ساتھہ زنا کرنے کا مجرم تھا شہادت بادی‌النظري کي بھي وقعت نہیں رکھتي اگر بکر فریق مقدمہ نہ تھا — اسي طرح پر اگر کوئي نکاح مابین مسلمانوں کے بوجھہ رشتہ نسبي یا سببي کے منسوخ کیا جاوے مثلاً ایک نکاح جو کہ ایک مسلمان نے اپني زندہ جورو کي بہن کے ساتھہ کرلیا ہو تو ڈگري اس امر کي نسبت کہ نکاح منسوخ ہوگیا تمام دنیا کے مقابلہ میں ناطق ہی اور اس امر کي نسبت بھي کہ رشتہ زن و شو کا موقوف ہوگیا لیکن وہ ڈگري بحیثیت وراثت بمقابلہ اشخاص غیر کے کچھہ شہادت اس بات کي نہیں ہی کہ دونوں عورتیں بہنیں تھیں *

یہہ صاف ظاہر ہی کہ عدالتہاے مفصل کو اختیار صادر کرنے ججمنٹ ان ایم کا نہیں ہی اور یہہ کہ بطور قاعدہ عام کے ڈگریات عدالتہاے مذکور بمقابلہ اشخاص غیر کے بغرض ثابت کرنے صداقت کسي اُس امر کے جو کہ فیصلہ مذکور میں خواہ صراحتاً یا ضمناً تجویز ہوچکا ہو یا بجواب کسي امر تنقیح طلب کے جو کہ اُس مقدمہ میں نسبت منصب کسي شخص کے یا نسبت کسي جائداد کي نوعیت کے یا کسي اور معاملہ کے طے ہوچکا ہو بطور شہادت قطعي بلکہ بطور شہادت بادي‌النظري کے بھي قابل ادخال نہیں ہی *

اگر ایک فیصلہ ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مابین عمر و بکر کے ہوا ہو اور جس میں یہہ تجویز ہوا ہو کہ جائداد متنازعہ فیہ عمرو کي ملکیت ہی اس وجہہ سے کہ وہ متبنیٰ بیٹا زید کا ہی ایسا فیصلہ تصور کیا جاوے کہ جو بمقابلہ اشخاص غیر کے نسبت ہونے تبنیت اور نسبت وجود و صحت تبنیت کے ناطق ہو تو حد سے زیادہ موجب ناانصافي اور بد انتظامي کا ہو *

مثلاً فرض کیا جاوے کہ ایک ہندو جو کہ منجملہ چار بھائیوں کے ہی مستحق بڑي زمینداري کا ہو جسکي سالانہ آمدني دو لاکھہ روپیہ ہو اور نیز ایک چھوٹے ٹکڑے اراضي کا مستحق ہو اور وہ اراضي زمینداري بعید میں واقع ہو اور نیز یہہ فرض کیا جاوے کہ وہ لاولد اور بلا چھوڑنے بیوہ کے مرجاوے اور اُسکے بھائي جو کہ زندہ ہیں بطور اُسکے وارثوں کے

کل اراضي پر قابض ہو جاویں اور اُس چھوتے تکرے زمین کو بیچ ڈالیں اور بعد ازآن ایک شخص بدعوی ہونے متبنی بیتے متوفی کے مشتری اراضي مذکور پر دعوي کرے اور دعوي منصف کي عدالت میں بدیں بیان دایر کرے کہ برادران متوفي کے غیر مجاز انتقال تھے - مشتري شاید غریب آدمي ہو جو کہ نہ گواہ طلب کرا سکتا ھی نہ پوري جوابدھي مقدمہ کي کرسکتا ھی اور یہہ شخص دعویدار بلا کسي سازش کے اُس مقدمہ میں اِس امر کے طی کرانے میں کامیاب ہو کہ مدعي متبنی ھی اور اِس بناء پر قبضہ اراضي مذکور کا حاصل کرے اور مشتري کو وسایل اپیل کے نہوں پس اگر یہہ فیصلہ جبج منت ان ایم قرار دیدیا جاوے اور متوفی کے بھائیوں پر نسبت منصب ڈگریدار جو کہ اُسکو بوجھہ تبنیت حاصل ہوا ھی ناطق تصور کیا جاوے تو ایک ایسي نالش میں جو کہ وہ شخص نسبت کل زمینداري کے کرے اُنکو کچھہ وسایل اپني ملکیت بچانے کے نہونگے گو کتني ھی صاف شہادت اس بات کي دے سکتے ہوں کہ تبنیت نہیں ہوئي تھي *

فرض کرو کہ مشتري جسپر کہ منصف کي عدالت میں ڈگري ہوچکي تھي ایک جائداد کا نیک نیت خریدار تھا اور یہہ کہ عدالت منصف کي ایک عدالت مجاز بحیثیت وقوع وقعت جائداد کے تھي پس اگر وہ ڈگري جبج منت ان ایم ہوتي تو کوئي وسیلہ منصف کي ڈگري سے بچنے کا نہ تھا اور اس طرح پر ڈگري منصف کي عدالت کي جو کہ نسبت اراضي موقوعہ اندرون اُسکے اختیار کے ھی ایک قطعي اور ناطق طور پر ھی مگر زمینداري کي نسبت بمقابلہ اُن اشخاص کے جنھوں نے کہ منصف کے مقدمہ کا ذکر بھي نہ سنا ہو ناطق نہیں ہو سکتي اور نہ کوئي دلیل اس امر کي ھی کہ وہ ڈگري بطور شہادت بادي‌النظري کے بھي اُس مقدمہ میں داخل ہو سکے *

ایسا فیصلہ یا تو بحیثیت ہونے جبج منت ان ایم کے داخل ہوتا ھی یا بطور اور فیصلہجات کے لیکن نسبت امر تبنیت کے مطلق قابل ادخال نہیں ھی کیونکہ اگر بطور شہادت بادي‌النظري کے بھي اُسکو داخل ہونے دیں تو بار ثبوت مدعاعلیہ پرپڑ کر ایک سخت ناانصافي ہو کیونکہ مدعاعلیہ کو ایک نفي ثابت کرني پڑے بدیں مضمون کہ مدعي کي

تبنیت نہیں ہوتی اور ممکن ہی کہ بعد انقضاء مدت دراز کے ایسا ثابت کرنا سخت دشوار ہو *

اصل یہہ ہی کہ منصف ایک ایسے مقدمہ میں حقوق فریقین نسبت جائداد متنازعہ فیہ کے تجویز کرنے کا مجاز ہی اور ایک عارضی طور امر تبنیت کو بھی طی کر سکتا ہی لیکن اُسکو ایسی نالش کے سننے کا جو کہ صرف واسطے قائم کرنے منصب کے ہو اختیار نہیں ہی *

پس ہمکو کچھہ تامل اس امر کے بیان کرنے میں نہیں ہی کہ فیصلہ سابق سنہ ۱۸۵۳ع نسبت امر تبنیت کے نہ بطور شہادت قطعی کے داخل ہو سکتا ہی نہ بطور شہادت بادی النظری کے *

یہہ فیصلہ بالکل مطابق ہی فیصلہ پریوی کونسل بمقدمہ راجہ شب گنگا سے [۳] اُس مقدمہ میں حکام پریوی کونسل نے تجویز کیا کہ ایک ایسا فیصلہ جو کہ ایک ایسے مقدمہ میں ہوا ہو جو کہ عمرو نے بکر پر واسطے حصول جائداد کے دایر کیا ہو اور اُس میں ایک تنقیح قرار پاکر کسی شخص کی یا خاندان کی حیثیت قرار دیگئی ہو تو ایسا فیصلہ جبج منٹ ان ایم نہیں تصور ہوگا - یہہ صاف ہی کہ ایسا فیصلہ صرف ایک فیصلہ ناطق مابین فریقین کے ہی *

فیصلہ مسٹر جسٹس ہالوی کا جسکا حوالہ سر بارنس پیکاک نے فیصلہ منقول الصدر میں کیا ہی نیز قابل ملاحظہ ہی اُس سے بہت فائدہ ہوگا [۴] *

ایک مقدمہ اجلاس کامل میں یہہ تجویز ہوا کہ فیصلہ جو کہ منجملہ چند شرکاء پٹہ کے ایک کے خلاف اس بناء پر کہ پٹہ جعلی ہی صادر ہو جبج منٹ ان ایم نہیں ہی اور کسی دوسرے شریک کے مقابلہ میں جو کہ مقدمہ سابق میں فریق نہو قابل ادخال شہادت نہیں ہی - اور ایسا فریق دعوی واسطے استقرار اپنے حق کے بر بناء پٹہ مذکور کے کر سکتا ہی [۵] *

واضح رہے کہ فیصلہ‌جات متعلقہ دفعہ ہذا یعنی جبج منٹ ان ایم فوجداری اور دیوانی دونوں میں داخل ہو سکتے ہیں اور اپنے اپنے اُمور

---

[۳] موورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۳۹ *

[۴] پہوا للی بنام ارمکالا ترم مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۷۶ دیوانی

[۵] گنگادھرراے بنام اوماسندری داسی ویکلی جلد ۷ صفحہ ۳۲۷ دیوانی

مندرجہ کي بابت شہادت قطعي اور ناطق تصور ہوتے ہیں اور علاوہ فریقین مقدمہ کے اوروں کے مقابلہ پر بھي بطور حجت مثبت ان ایم کے ثبوت قطعي اُمور مندرجہ متذکرہ دفعہ ہذا کے ہیں *

فیصلجات وغیرہ مابین اشخاص ثالث اب متعلق ہیں

دفعہ ۴۲ جو فیصلے یا حکم یا ڈگریاں علاوہ متذکرہ دفعہ ۴۱ کے ہوں وہ واقعہ متعلقہ اِس شرط پر ہیں کہ وہ معاملات نوع عام متعلقہ تحقیقات سے علاقہ رکھتے ہوں لیکن ایسے فیصلے یا حکم یا ڈگریاں ثبوت قطعي اُس امر کي نہیں ہیں جو کہ اُن میں لکھا ہو *

تمثیلات

زید نے عمرو پر بیہہ نالش کي کہ اُس نے اُس کي زمین پر مداخلت بیجا کي عمرو نے بیان کیا کہ اُس اراضي پر عوام کو استحقاق راہ چلنے کا ہی اور زید نے اُس سے انکار کیا *

موجود ہونا ایک ڈگري کا بحق مدعاعلیہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ زید نے بکر پر واسطے مداخلت بیجا اُسي جگہہ کے نالش کي تھي اور بکر نے اُسي راستہ کے استحقاق کا ہونا بیان کیا تھا واقعہ متعلقہ ہی لیکن وہ ثبوت قطعي حق مرور کا نہیں ہی *

دفعہ ھذا ایک تیسري طرح پر فیصلجات کے قابل ادخال شہادت ہونیکا ذکر کرتي ھی یعني وہ فیصلجات جو کہ نسبت معاملات نوع عام کے متعلق تحقیقات سے ہوں قابل ادخال شہادت ھیں گو اُسکے فریقین مقدمہ حال میں فریق ہوں یا نہوں - فيالتحقیقت یہہ اعادہ ھی دفعہ ۱۳ - ایکٹ ھذا کا کیونکہ اُسکے مطابق ایسے فیصلجات جنکا ذکر اِس دفعہ میں ھی قابل ادخال شہادت ھیں - اور دفعہ مذکور کي شرح کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ معاملات نوع عام کنکو کہتے ھیں اور کن صورتوں میں فیصلجات متعلق اُنکے قابل ادخال ھیں [۶] *

واضح رھے کہ متن دفعہ ھذا میں فیصلجات متعلقہ دفعہ ۴۱ - ایکٹ ھذا اور متعلقہ دفعہ ھذا کے مابین تفریق کردي گئي ھی اور جزو آخر متن دفعہ ھذا سے یہہ صاف ھی کہ فیصلجات متعلقہ دفعہ ھذا ناطق نہ تصور کیئے جاوینگے *

لیکن یہہ بات ملحوظ رھے کہ الفاظ متن دفعہ ھذا " لیکن ایسے فیصلے یا حکم یا ڈگري ثبوت قطعي اُس امر کے نہیں ھیں جو اُنمیں لکھا ہو " حکمي اور لازمي ھر حال میں نہیں ھی کیونکہ اگر بالاتفاق فیصلہ متعلقہ معاملات نوع عام مابین اُنھیں فریق کے ہوں جو کہ مقدمہ حال میں فریق ھیں جو کہ حسب منشاء دفعہ ۴۰ - ایکٹ ھذا و اُصول امر تجویز شدہ جسکا ذکر اُس دفعہ کي شرح میں ھی ناطق تصور ہونگے *

فیصلہجات متعلقہ دفعہ ھذا جنمیں کہ معاملات نوع عام کي تجویز ہوئي ہو بمقابلہ اشخاص غیر فریق کے قابل ادخال شہادت ھندوستان کي عدالتوں میں تجویز کیئے گئے ھیں [۷] *

اور ایک فیصلہ بمقدمہ سابق جس میں کہ مدعاعلیہما مقدمہ حال مقدمہ سابق میں بھي مدعاعلیہما تھے اور نسبت حیثیت ایک گانوں کے مقدمہ سابق میں وھي امر متنازعہ فیہ تھا جو کہ مقدمہ حال

---

۶ دیکھو صفحہ ۷۳

۷ درگا داس راے چودھري بنام نراندر کماردت چودھري ویکلي رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ دیواني — و مادھب چندر ناتھہ بسواس بنام ترمي پیرہ ویکلي رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۱۰ دیواني

میں ہی گو مدعي مقدمہ سابق اور تھا اور مدعي مقدمہ حال اور — فیصلہ مقدمہ ماقبل اِس مقدمہ مابعد میں قابل ادخال شہادت تصور ہوا — لیکن اس وجھہ سے کہ فریقین مقدمہ ھذا وھي فریق نہیں ہیں جو مقدمہ سابق میں فریقین تھے وہ فیصلہ ثبوت قطعي تصور نہوا [8] *

یہہ فیصلہ دفعہ ۴۲ یا دفعہ ۱۳ کے سوا اور کسي دفعہ کي رو سے قابل ادخال شہادت تصور نہوتا *

تعریف ثبوت قطعي کي شرح دفعہ ۴ — ایکٹ ھذا میں مندرج ہی [9] *

دفعہ ۴۳ فیصلے یا حکم ڈگریاں

کونسے فیصلجات وغیرہ متعلق نہیں ہوتے

سواے اُن کے جن کا ذکر دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ میں ہوا واقعات غیر متعلقہ ہیں الا اُس حال میں کہ موجودگي اُس فیصلہ یا حکم یا ڈگري کي واقعہ تنقیحدي یا ایکٹ ھذا کے کسي اور حکم کے بموجب واقعہ متعلقہ ہو *

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو نے جداگانہ نالش بابت ایک مضمون تہتک آمیز کے جو اُنمیں سے ہرایک پر عاید ہوتا تھا بنام بکر رجوع کي اور بکر نے ہر مقدمہ میں کہا کہ مضمون جسکا تہتک آمیز ہونا بیان کیا گیا ہی

8 لالہ رنگ لال بنام دیو نراین تواري ونگال جلد ۷ صفحہ ۲۹

9 دیکھو صفحہ ۳۸

سچ ھی اور حالات مقدمہ اس نوع کے ھیں کہ ازروے قیاس غالب وہ مضمون ھر مقدمہ میں سچا ھی یا دونوں میں سچا نہیں ھی *

زید نے ایک ڈگري ھرجہ کي بکر پر اس وجہہ سے حاصل کي کہ بکر اپني بریت نہیں کرسکا یہہ واقعہ غیر متعلقہ مابین عمرو اور بکر کے ھی *

(ب) زید نے عمر پر اپني زوجہ ھندہ کے ساتھہ زنا کرنےکي نالش کي *

عمرو نے بیان کیا کہ ھندہ زید کي زوجہ نہیں ھی لیکن عدالت نے عمرو کو مجرم زنا قرار دیا *

من بعد ھندہ پر نالش بگمي کي (شوھر یا زوجہ کي حیات میں شادي کرنا جو ازروے قانون انگلستان ممنوع ھی) رجوع کي گئي اس بیان سے کہ زید کي حیات میں اُسنے عمرو کے ساتھہ ازدواج کیا ھندہ کھتي ھی کہ وہ عمرو کي زوجہ نہیں ھوئي *

فیصلہ جو بمقابلہ عمرو کے ھوا تھا ھندہ کے مقابلہ میں غیر متعلقہ ھی *

(ج) زید نے عمرو پر نالش کي کہ اُسنے میري گاے چورالي ھی اور عمرو مجرم قرار دیا گیا *

من بعد زید نے بکر پر گاے کي بابت نالش کي جسکو عمرو نے اُسکے ھاتھہ قبل مجرم ثابت ھونے کے بیچا تھا فیصلہ جو مابین زید اور بکر کے ھوا تھا عمرو کے مقابلہ میں غیر متعلق ھی *

(د) زید نے اراضي کے قبضہ کي ڈگري عمرو کے مقابلہ میں حاصل کي اسکے باعث سے عمرو کے بیٹے بکر نے زید کو مار ڈالا *

موجودگي اُس فیصلہ کي یہ ثبوت باعث ترغیب جرم کے واقعہ متعلقہ ھی *

سواے اُن فیصلجات کے جنکا ذکر دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ میں ھوا ھی اور فیصلجات حسب منشاء دفعہ ھذا قابل ادخال شہادت دو صورتوں میں ھیں —

۱ — جبکہ موجودگي اُس فیصلہ یا ڈگري یا حکم کي واقعہ تنقیحي ھو *

۲ — جبکہ کسي اور حکم ایکٹ ھذا کے مطابق واقعہ متعلقہ ھو *

صورت اول صاف ھی اُسکي نسبت زیادہ لکھنے کي ضرورت نہیں ھی لیکن صورت دوم الفاظ قانوني سے صاف و صریح نہیں ھی گو تمثیلات میں واضعان قانون نے اُسکے ظاھر کرنے میں کوشش کي ھی *

مفصلہ ذیل چند صورتیں مسٹر فیلڈ نے اپني کتاب لاجواب شرح ایکٹ ھذا میں نہایت خوبي کے ساتھہ بیان کي ھیں *

اگر چند اشخاص جو کہ مشترک نویسندگان تمسک ھوں اور اُنمیں سے ایک پر داین کل کي ڈگري حاصل کر لے اور یہہ مدیون جسپر کہ ڈگري ھوئي تھي روپیہ پوري ڈگري کا ادا کردے اور پھر اپنے شریک تمسک کے لکھنے والوں پر دعوي دلا پانے حصہ رسدي کا کرے تو وہ ڈگري جو کہ مدیون نے حاصل کي تھي بغرض ثبوت مقدار اُس روپیہ کے جو کہ مدعي نے ادا کیا ھی واقعہ متعلقہ ھی لیکن نسبت صحت تمسک و مقدار حصہ رسدي کے کوئي شہادت نہیں ھی [1] *

اسکے قابل ادخال ھونے کي دو وجہہ ھیں ایک تو اُس ڈگري کي نسبت بیان کرنا واسطے تمہید مضمون امر تنقیح طلب کے جو متعلق

[1] دیکھو شرح قانون شہادت مولفہ مسٹر فیلڈ صفحہ ۲۳۹

مقدار دعوی سے ضروری تصور کیا جاتا ہی اور حسب دفعہ ۹ قابل ادخال ہی دوسرے حسب منشاء دفعہ ۷ کے داخل ہو سکتا ہی *

اسی طرح پر کوئی اصل اپنے کارندہ پر واسطے دلاپانے زر ہرجہ کے جو کہ اُسکو بوجہہ غفلت کارندہ کے ہوا ہی دعوی دائر کرے تو ایک ڈگری جو کہ اصل پر ایک شخص غیر نے حاصل کرکے جاری کرائی تھی واسطے ثبوت مقدار ہرجہ کے حسب دفعہ ۱۲ متعلق ہی *

اسی طرح پر جو ڈگری کہ ضامن کے نام ہو چکی ہو وہ اُس نالش میں جو کہ ضامن اصل قرضدار پر کرے واسطے ثبوت مقدار اُس روپیہ کے جو ضامن کو دینا پڑا تھا قابل ادخال ہی لیکن وہ ڈگری شہادت اِس امر کی نہیں ہی کہ اصل قرضدار کی غفلت کی وجہہ سے روپیہ ضامن کو دینا پڑا اور نہ شہادت اس بات کی ہی کہ ضامن قانوناً ذمہ‌دار ادائے زر مذکور کا تھا *

اسی طرح پر جبکہ بغرض تنسیخ انتقال نا جائز ہندو بیوہ عورتوں کے دعوی دایر ہوتے ہیں تو یہہ امر دیکھا جاتا ہی کہ آیا کوئی ضرورت قانونی واسطے انتقال جایداد کے موجود تھی یا نہیں — اسکے ثبوت میں ڈگریات قرضہ واسطے ثابت کرنے مقدار اُس روپیہ کے جو بیوہ نے دیا تھا قابل ادخال شہادت ہیں لیکن اُن سے موجوگی ضرورت شاستری کی ثابت نہیں ہوتی [۲] - (دیکھو دفعہ ۷ و ۹ - ایکٹ ہذا) *

عمرو و بکر و خالد کچھہ اراضی کے مالک مشترک تھے بایام نابالغی خالد و عمرو و بکر نے ایک پٹہ موروثی زید کو دیدیا - خالد نے بعد اپنے بلوغ کے زید و عمرو و بکر پر نالش کرکے پٹہ مذکور کو منسوخ کرا دیا - اُسکے بعد زید نے عمرو و بکر پر ایک ثلث زر ثمن کا دعوی کیا جو کہ بمعاوضہ حصہ خالد کے تھا اور اپنے دعوی کی تائید میں عمرو و بکر کا دھوکا دینا بیان کیا یہہ تجویز ہوا کہ فیصلہ سابق فی نفسہ کوئی شہادت فریب کی تصور نہیں ہو سکتا اور مدعی جب تک کہ خود ثبوت فریب کا نہ دے اپنے دعوی کی ڈگری نہیں پا سکتا [۳] *

---

۲ کھنو لعل بنام گردھاری ویکلی جلد ۹ صفحہ ۴۶۹ دیوانی

۳ درگا چرن پوتا جارج بنام سرسی بورس متر ویکلی جلد ۵ صفحہ ۳ سے استصواب خفیفہ *

اس مقدمہ میں اگر فیصلہ بہ ثبوت فریب داخل ہو سکتا تو فی الحقیقت وہی حکم رکھتا جو فیصلہ متعلقہ مقدمہ ھذا اور زید کا دعوی فوراً ڈگری ہوجاتا اور عمرو و بکر کو کوئی موقع اپنی جوابدہی کرنیکا نملتا *

ٹیلر صاحب نے اپنی کتاب شہادت میں بیان کیا ہی کہ یہہ ایک اصول عام ہی کہ فیصلجات فوجداری بہ ثبوت اُن اُمور کے جنکی بناء پر وہ صادر کیئے جاتے ہیں مقدمات دیوانی میں اُن واقعات کے ثابت کرانے کے لیئے جنکی بناہ پر فوجداری میں مقدمہ فیصل ہوا تھا قابل ادخال نہیں ہیں — چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ دعوی واسطے دلا پانے اُس ہرجہ کے جو کہ مدعی کو بوجہ ہنگامہ مدعاعلیہم پہونچا تھا عدالت دیوانی میں دایر ہوا اور قبل اسکے مجسٹریت نے مدعاعلیہم کو اس بنا پر کہ اُنہوں نے خود مدعی پر حملہ کیا تھا ماخوذ ٹھہرایا تھا اور وہ فیصلہ مجسٹریت شہادت میں مقدمہ دیوانی میں پیش ہوا تو باوجود اِسکے عدالت دیوانی نے یہہ تجویز کیا کہ کوئی حملہ نہیں ہوا تھا اور دعوی ڈسمس کیا — اور ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ حکم سزا مقدمہ فوجداری ثبوت نہیں ہی ایک مقدمہ دیوانی میں جو کہ واسطے دلاپانے ہرجہ اُسی فعل کے دایر کیا جاوے [۴] *

اور اسی طرح پر یہہ تجویز ہوچکا ہی کہ عدالت دیوانی پابند اس امر کی نہیں ہی کہ جس دستاویز کو بحیثیت فوجداری مجسٹریت نے صحیح تصور کیا ہو اُسکو خواہ مخواہ وہ بھی صحیح تصور کرے اور اختیار ہی جس دستاویز کو مجسٹریت نے سچا سمجھا ہی اُسکو حاکم دیوانی جھوٹا سمجھے [۵] *

اور عدالت دیوانی کو لازم ہی کہ واقعات متعلقہ کی خود تجویز کرے [۶] *

---

۴ بشو ناتھہ نیوگی بنام ہرگوبند نیوگی ویکلی جلد ۵ صفحہ ۷ نظائر دیوانی — و علی بخش ڈاکٹر بنام شیخ ضمیرالدین بنگال جلد ۴ صفحہ ۳۱ نظائر دیوانی

۵ ننانند سورجا بنام کاشی ناتھہ ٹھکر ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۶ نظائر دیوانی

۶ کرامت اللہ چودھری بنام غلام حسین ویکلی جلد ۹ صفحہ ۷۷ نظائر دیوانی

جیسا کہ مقدمات دیوانی میں فیصلجات فوجداری ثبوت اُن واقعات کا نہیں ہیں جنپر کہ فیصلہ فوجداری صادر کیا جاوے اسی طرح پر فیصلجات دیوانی عدالتہاے فوجداری پر ناطق نہیں تصور کیئے جاسکتے لیکن گو حکم سزا عدالت مجسٹریت دیوانی میں دایر نہیں ہوسکتا تاہم اگر مقدمہ فوجداری میں اُسی مدعاعلیہ نے اقرار جرم کیا ہو تو وہ اقرار جرم بطور اقبال حسب دفعہ ۱۸ — ایکٹ ہذا قابل ادخال شہادت مقدمات دیوانی میں ہی *

لیکن گو نہ فیصلہ فوجداری ثبوت ہی واقعات مستدلہ اپنے کا مقدمات دیوانی میں اور نہ فیصلہ دیوانی ثبوت ہی مقدمہ فوجداری میں لیکن مفصلہ ذیل مقاصد کے لیئے فیصلجات فوجداری قابل ادخال ہیں :—

فیصلہ برأت بمقدمہ فوجداری ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مدعاعلیہ بری شدہ مدعی مقدمہ فوجداری پر واسطے ہرجہ کے دعوی کرے صرف اس امر کے لیئے قابل ادخال شہادت ہی کہ مدعی مقدمہ دیوانی فوجداری سے بری قرار دیا گیا — مگر نہ تو اس امر کا ثبوت ہی کہ مدعاعلیہ مقدمہ دیوانی کا مدعی فوجداری کے مقدمہ کا تہانہ یہہ کہ اُسنے بدنیتی سے فوجداری میں نالش کی تھی نہ یہہ کہ بلاوجہہ کافی نالش کی تھی اور نہ یہہ کہ مدعی مقدمہ دیوانی واقع میں بے قصور تھا *

علی ہذالقیاس مسل مقدمہ دیوانی مقدمہ فوجداری میں بہ ثبوت اس امر کے شہادت میں پذیرا ہوسکتی ہی کہ مدعاعلیہ نے جسپر کہ حلف دروغی کا الزام لگایا گیا ایک اظہار حلفی دیا اور وہ اظہار کارروائی عدالت میں دیا گیا لیکن فیصلہ عدالت دیوانی مقدمہ فوجداری میں کوئی ثبوت اس امر کا نہیں ہی کہ اِظہار مدعاعلیہ (جو کہ فوجداری میں ملزم ہی) دروغ تھا *

اُمور مفصلہ بالا جنکا ذکر شرح میں واضح طور پر کیا گیا ہی تمثیلات دفعہ ہذا کے پڑھنے سے واضح ہونگے مثلاً تمثیل (الف) میں فیصلہ اس وجہہ سے ناقابل ادخال ہی کہ وہ مابین اشخاص غیر ہی اسلیئے دفعہ ۴۰ کے موافق نہیں داخل ہوسکتا اور نہ فیصلہ اُن عدالتوں کا ہی جنکا ذکر دفعہ ۴۱ میں ہی اور اُسکے موافق نہیں داخل ہوسکتا اور نہ معاملات نوع عام سے ہی کہ جو دفعہ ۴۲ کے مطابق داخل ہوسکے نہ کسی اور دفعہ

ایکٹ هذا کے مطابق داخل هوسکتا هی — اور تمثیلات (ب) و (ج) بهي انهیں وجوهات کي وجهه سے قابل ادخال نهیں لیکن تمثیل (د) البته حسب منشاء دفعه ۸ — ایکٹ هذا قابل ادخال هی بلکه تمثیل (الف) دفعه مذکور اس سے بهت مطابقت رکهتي هی *

معلوم هوتا هی که تمثیل (ب) میں ایک غلطي واقع هوئي هی جو که واضعان قانون کے مطلب کو خبط کرتي هی اور وه صرف ایک تحریري غلطي معلوم هوتي هی بعوض اِن الفاظ کے " هنده کهتي هی که وه عمرو کي زوجه نه تهي " یهه الفاظ هونے چاهیئیں که (هنده کهتي هی که وه زید کي زوجه نه تهي) *

دفعه ۴۴ هر فریق نالش یا اور مقدمه کا یهه ثابت کرسکتا هی که کوئي فیصله یا حکم

> فریب یا سازش یا عدم اختیاري عدالت ثابت کیجا سکتي هی

یا ڈگري جو حسب دفعه ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ کے واقعه متعلقه هی اور فریق مخالف نے اُسکو ثابت کردیا هی ایسي عدالت سے حاصل هوئي تهي جسکو اختیار اُسکے صادر کرنے کا نه تها یا بفریب یا بسازش حاصل هوئي تهي *

دفعه هذا اس امر کي اِجازت دیتي هی که جب کبهي کوئي فریق یهه ثابت کرسکے که فیصله جو که فریق ثاني نے حسب شرایط دفعات ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ کے داخل کیا هی وه فریباً حاصل هوا هی ۷ اور اس فریق

۷ جان پروڈیل کمپني بنام اے سي گریگوري ویکلي جلد ۲ صفحه ۶۳ نظائر ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع

ہے کو اُس قسم کي شهادت کے داخل کرنے کا اختيار هی ليکن اُن فيصلجات کي نسبت جو حسب دفعه ۴۳ قابل ادخال هيں اس قسم کي شهادت نهيں دي جاسکتي حسب اصول متعارفه چهارم منذکرہ مقدمه کتاب هذا تمام ڈگريوں اور فيصلوں کي نسبت قياس يهه هوتا هی که وہ عدالت مجاز نے صادر کيئے هيں اور اس وجهه سے يا ثبوت اس امر کا که عدالت مجاز نے اُسکو صادر نهيں کيا ذمه اُس شخص کے هی جو اُسکو شهادت سے خارج کيا چاهتا هی جيسا که الفاظ دفعه هذا سے خود ظاهر هی که „ هر فريق يهه ثابت کر سکتا هی " جس سے صريح بار ثبوت اُس شخص کے ذمه هی جو عدم اختيار عدالت صادر کنندہ بيان کرتا هی *

چنانچه ايک مقدمه ميں جسميں که زيد نے ايک ڈگري بر بناء تمسک حاصل کي تهي اس بيان سے که وہ تمسک عمرو کے باپ کا لکها هوا هی اور پهر زيد نے اُس ڈگري کو جاري کرانا چاها اور مدعاعليه کے حق حقوق کو بحيثيت اُسکے باپ کے وارث کے نيلام کرانا چاها عمرو نے دعوي اس بيان سے کيا که ڈگري زيد نے فريب اور سازش سے حاصل کي تهي اور يهه که مجکو کارروائي اجراے ڈگري سے خبر نهيں کي گئي — يهه قرار پايا که عمرو مدعي کا يهه کام هی که فريب ثابت کرے اور مدعاعليه کے ذمه بار ثبوت اس امر کا نهيں هی که يهه ثابت کرے که ايک ڈگري جو که عدالت مجاز نے صادر کي هی سازشي نهيں هی يا يهه که اطلاع مدعي کو پهونچي تهي [۸] *

اور فريب بلا کافي وجهه کے قياس نهيں کيا جاتا [۹] *

پس دو وجوهات کے سبب سے فيصلهجات عدالت بيکار هو سکتے هيں :—

۱ — جبکه عدالت جسکا فيصله صادر کيا هوا هی غيرمجاز هو *

۲ — جبکه فيصله بفريب يا بسازش حاصل کيا گيا هو *

---

۸ مهوما چندر ملک بنام بردوا سندري داسي ويکلي جلد ۱۲ صفحه ۳۸ آ

۹ تيلن دهن موربا بنام رام دهن چاترجي ويکلي جلد ۶ صفحه ۲۳۵

وجهه اول یعني عدم اختیار عدالت

وه اصول جنپر که عدالت کے حد اختیار کي تجویز هوتي هی دفعه ۴۲ کي شرح میں بیان هو چکے هیں [۱] اور اس دفعه کي شرح میں صرف اُن چند مقدمات کا ذکر کیا جاتا هی جنمیں که بعد مباحثه یهه طی هوا هی که کس عدالت کو اختیار سماعت هی *

مقدمات قابل سماعت

دعوي واسطے اثبات استحقاق نسبت پوجا کرانے جاتریوں کے کسي خاص مندر کے اندرون اختیار عدالت دیواني قرار پایا هی بشرطیکه ایسا استحقاق نوعیت استحقاق مالکانه کي رکھتا هو [۲] اسي طرح پر نالش واسطے اعاده حقوق شوهري جو که مسلمان شوهر اپني زوجه پر کرے اندرون اختیار عدالت دیواني کے هی [۳] — نالش واسطے هرجه کے جو گالي دینے کي وجهه سے مدعي کو پیدا هوا هو، اور جس سے اُسکي روح کو تکلیف پهونچي هو وه بهي اندرون اختیار عدالت دیواني کے هی [۴] — هندوون کے اعاده حقوق شوهري کي نالش بهي دیواني کے سماعت کے قابل هی [۵] — اِسي طرح نالش بابت اُس امر کے جوکه کسي مجسٹریت نے اپنے حد اختیار کے باهر اور بلا وجهه معقول کي کارروائي میں جو اُسکے حد اختیار سے باهر تهي اور جسکے واسطے کوئي وجهه معقول نه تهي دیواني میں هو سکتي هی [۶] —

---

۱ دیکهو صفحه ۱۹۵

۲ سري شنکر بهتو سوامي بنام سده لنگاچکو پتي موورزاندین اپیل صفحه ۱۹۸

۳ منشي بدل الرحیم بنام شمس النسا بیگم موورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۵۵۳

۴ گور چندر رنو ٹنڈي بنام نلي ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۵۶ دیواني

و کالي کمار متر بنام کنی بوتا چارج بنگال رپورٹ جلد ۶ صفحه ۹۹ ضمیمه

و شیخ تقي بنام خوش دل بسواس ویکلي جلد ۶ صفحه ۱۵۱ دیواني

و مولوي غلام حسین بنام هوگوبند داس ویکلي جلد ۱ صفحه ۱۹ دیواني

۵ خوبن بي بي بنام امیر چند ویکلي جلد ۶ صفحه ۱۰۵ سب و رام پهل بنام مادهو هائي کورٹ آگره ۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۷ ع تجویزي ۱۰۲۶ سنه ۱۸۶۶ ع

۶ دناپند دیوکار بنام بٹو اچا پوپٹي هائي کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحه ۳۶

یا جو مجسٹریٹ بلا نیک نیتي کے عمل درآمد کرے [7] — نالش واسطے هرجه کے جو ایسے ایک فعل کي وجهه سے پیدا هو جو که جرم تصور کیا جاتا هی [8] نالش واسطے ایک رهنامه کے جهلي قرار دیئے جانے کي بشرطیکه اُس سے مدعي کو نقصان پهونچتا هو [9] نالش واسطے نان ونفقه ایک هندو جورو کي باوجود احکام ضابطه فوجداري کے [1] نالش بنام گورنمنٹ واسطے موقوفي ناجایز اُسکے ملازم کي [2] نالش واسطے دلا پانے ایک ایسے روپیه کي جو که بغرض اداے ڈگري عدالت کے باهر داخل کیا هی اور باوجود ادا هو جانے ڈگري ڈگریدار نے جاري کرانے کي پهر درخواست دي هو [3] لیکن مدراس کے اجلاس کامل نے اِسکے خلاف فیصله کیا هی یعني ایسي نالش قابل سماعت نهیں [4] *

نالش واسطے دلا پانے هرجه کے جو که بوجهه گورنمنٹ کے کسي کار سرکاري کے هوا هو قابل سماعت نهیں هی [5] واسطے استقرار حق داخل کراے جانے کسي

مقدمات ناقابل سماعت

سماج میں جس سے خارج کیئے جانے سے جائداد میں کچهه هرج واقع نهوا هو اور نه ذات سے خارج کر دیئے کے درجه تک پهونچا هو [6] نالش واسطے استقرار حق بلاے جانے شادي میں اور برادري میں حاصل کرنے

---

۷ دنایک دیونکار بنام ارمسن اسٹرانگ بمبئي هائي کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحه ۴۷

۸ شامان چرن بهوس بنام بهولا ناتهه دت ویکلي جلد ٦ صفحه ۹ — استصواب دیواني

۹ فقیر چند بنام تهاکر سنگهه بنگال جلد ۷ صفحه ٦۱۲

۱ لاله گوري ناتهه بنام مسماة جیتن ٹهرو ویکلي جلد ٦ صفحه ٥۷ دیواني

۲ هیوز بنام سکرٹري آف اسٹیٹ بنگال جلد ۷ صفحه ٦۸۸

۳ گنامتي بنام پران کشوري داسي فیصله اجلاس کامل بنگال لارپورٹ جلد ٥ صفحه ۲۲۳

۴ ارو تو چلاملي بنام ابو ویلي مدراس هائي کورٹ جلد ۳ صفحه ۱۸۸

٥ ایسٹ انڈیا کمپني بنام کماچي بئي صاحبه سد لینڈر پریوي کو نسل صفحه ۳۷۳

٦ سدارام بٹو بنام سدارام وغیره بنگال جلد ۳ صفحه ۹۱ — و جے چندر سوداو بنام رام چرن ویکلي جلد ۹ صفحه ۳۲٥

کے لیئے [7] نالش واسطے استقرار حق نسبت حجامت حجام گانوں کے [8] نالش واسطے استقرار حق اُن تحفجات کے جو کہ ججمان اپنے پروہت کو بطور نذر ذاتی کے دیتے ہیں اور جملہ ججمان کو اپنے پروہت پسند کرنے کا اختیار ہی [9] واسطے برقرار کیئے جانے گھتوال کے جسکو کہ پولیس نے موقوف کردیا ہو اُس اراضی سے جسپر کہ وہ گھتوال قابض تھا [1] نالش واسطے دلا پانے ہرجہ کے جو کہ ایک مجسٹریٹ سے باختیار حاکمانہ عمل میں ایا ہو گو کافی احتیاط سے نہ کیا گیا ہو [2] عدالت ہاے دیوانی اُس اہتمام میں جو کہ کورٹ آف آرڈس نے نسبت تنخواہ ایک مہتمم اُس جائداد کے جو کہ اُسکے ماتحت ہی کیا ہو دست اندازی کرنے کی مجاز نہیں ہی [3] اور نہ عدالت دیوانی کو یہہ اختیار ہی کہ ایسی نالش کو جو کورٹ آف وارڈس پر اس غرض سے کی جاوے کہ حکم بورڈ آف ریونیو واسطے تعلیم ایک مقام خاص پر نابالغ کے جاری نہونے پاوے اس بنا پر کہ صحت نابالغ میں بوجہہ رہنے ایسے مقام کے جہاں کہ اُسکو حکم ہوا ہی فتور واقع ہوگا [4] اسی طرح پر ہائی کورٹ نے اس امر میں دست اندازی کرنے سے انکار کیا کہ شادی ایک لڑکی نابالغ کی جو کہ اہتمام کورٹ آف وارڈس میں ہی کیونکر کیجاوے [5] *

عدالت دیوانی کا سارٹیفکٹ بموجب ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ ع جسکی رو سے اُسنے ولی مقرر کیا ہو کورٹ آف وارڈس کو اُس صورت میں جائداد

---

۷ رام دت پسواس بنام مہادیو مانک نظایر بنگال صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۵۰ ع صفحہ ۶۴

۸ پھاگن نٹی بنام منٹی ماٹا بنگال صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۵۴ ع صفحہ ۳۱۵

۹ نوبین چندر دت بنام مادھب چندر منڈل ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۵ دیوانی

۱ دیبی نراین سنگھ بنام سری کش سنگی وغیرہ ویکلی جلد ۱ صفحہ ۳۲۱ دیوانی

۲ کلکٹر ہوگلی وایشر چندر متر بنام تارک ناتھہ مکھا پدیا بنگال جلد ۷ صفحہ ۲۴۹

۳ رانی سرب سندری دیبی بنام کلکٹر میمن سنگھ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۲۱

۴ کلکٹر بیربھوم بنام میدنی دیبی ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۴ ع صفحہ ۲۳۴ دیوانی

۵ گھواہر پرشاد بنام برسنگھہ سادل ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۱ ـــ اپیل متفرقہ

اور نابالغ کو اپنے اهتمام میں لینے سے مانع نہیں جبکہ قانوناً اُسکو ایسا اختیار هو[6] *

عدالت هاے دیوانی کے قابل سماعت وہ مقدمات هیں جنمیں استحقاق کی بحث هو نہ قابل سماعت عدالت مال کے ـ چنانچہ اگر اثناء بٹوارہ میں کوئی نزاع نسبت مقدار حقیت فریقین کے برپا هو تو قبل اسکے کہ حکام مال بٹوارہ کریں عدالت دیوانی کو حصہ و حقیت فریقین کی نسبت فیصلہ کرنا چاهیئے ـ فریقین میں سے جو بٹوارہ پر بوجہہ غیر مستحق هونے حصص کے عذر پیش کرنا چاهے اُسکو لازم هی کہ پندرہ دن کے اندر تاریخ اشتہار سے عذر پیش کرے[7] کاغذات بٹوارہ کلکٹر کمشنر یا بورڈ آف ریونیو کے پاس بهیجتا هی اور اُنکا فیصلہ اِس امر میں ناطق هوتا هی اور بیرون اختیار عدالت دیوانی ـ اور جب عدالت دیوانی کوئی ایسا حکم لکهہ کر ایسے حق کی نسبت فیصلہ کر کے عدالت مال میں بٹوارہ کے واسطے حکم بهیجے تو عدالت مال کو اُسکے حکم کی اطاعت بالکل لازمی هی اور عدالت دیوانی اس امر کا حکم دے سکتی هی کہ بٹوارہ کا خرچہ کسکو دینا چاهیئے[8] عدالت دیوانی کو نسبت معافی کی جائداد کے پورے اختیارات حاصل هیں اور مال کی عدالت کو اختیارات نسبت مالگذار کے حاصل هیں[9] جبکہ مابین فریقین ایک مقدمہ کے تعلق کاشتکار اور زمیندار نہیں هی تو عدالت دیوانی کو اُس کے سننے کا اختیار هی چنانچہ جبکہ کاشتکار کو ایک شخص غیر نے بیدخل کردیا هو اور نہ زمیندار نے تو نالش عدالت دیوانی میں هوگی[1] اور اسی طرح پر جبکہ ایک کاشتکار دوسرے کاشتکار

کونسے مقدمات قابل سماعت دیوانی کے هیں اور کونسے قابل سماعت مال کے هیں

---

۶ مادهو شیودین سنگهہ بنام لمگر مدناپور بنگال جلد زائد صفحہ ۱۹۹

۷ ذاکرعلی چودهری بنام جگدسری ویکلی جلد اول ۳۲۳ دیوانی ـ و رادهاپاس سنگهہ بنام مهاراجہ دهیرج مهتاب چاند بہادر ویکلی جلد صفحہ ۱۵ متفرقہ ـ و رامسهاے سنگهہ وغیرہ بنام سید مظہرعلی وغیرہ بنگال جلد ۲ صفحہ ۴۱ ضمیمہ

۸ بیجناتهہ سهاے بنام لالہ سیتل پرشاد { بنگال جلد ۲ صفحہ ۱ ـ اجلاس کامل / ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۹ ۱ ـ اجلاس کامل }

و هرگوپال داس بنام رامغلام ساهو بنگال جلد ۵ صفحہ ۱۳۵

۹ قاسم بہادر بنام جانکی بی بی بنگال جلد ۴ صفحہ ۵۵

۱ محمد زکی بنام گوپی رام ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۵

پر واسطے قبضہ کے دعوي کرے اور زمیندار کو اُس میں صرف بطور گواہ کے طلب کرایا ہو تو یہہ قابل سماعت عدالت دیواني کے هی [۲] اسي طرح پر ایک نالش جوکہ ایک شریک دوسرے شریک پر واسطے دلا پانے اُس زر منافع کے کرے جو کہ اُس نے بابت اُس اراضي کے وصول کیا جو اُن دونوں کي ملکیت هی اور جو دوسرے شریک کے قبضہ میں هی [۳] اسي طرح پر ایک نالش جو کہ ایک شریک دوسرے شریک پر واسطے دلاپانے زر لگان اُس اراضي کے کرے جو کہ دوسرے شریک کے قبضہ میں هی [۴] *

یہہ همیشہ سے بحث کے لایق امر رہا هی کہ کونسے مقدمات قابل سماعت عدالت دیواني کے هیں اور کونسے قابل سماعت مال کے لیکن اب اضلاع شمال و مغرب میں ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ع و ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ ع میں صریح طور پر اقسام مقدمات عدالت مال بیان کیئے گئے هیں اور جو بحث کہ اُن ایکٹوں میں نسبت حد اختیار عدالت کے هی وہ بھي لایق غور و توجهہ کے هی *

مختلف حصوں هندوستان میں مختلف قانون کے ذریعہ سے عدالتہاے دیواني قایم هوئي هیں اور هر ایک کے اختیارات اُن قانونوں کے مطابق قرار دیئے گئے هیں پس اگر هر ضلع کي عدالت کي حد اختیار کا ذکر کیا جاوے تو اس قدر طوالت هو جاویگي کہ مقاصد شرح هذا کے خلاف هوگا — پس یہاں مختصر طور پر صرف اتنا بیان کیا جاتا هی کہ کون سي عدالتیں کن اضلاع میں کن قانونوں کے ذریعہ سے قایم هوئي هیں :—

عدالتہاے دیواني	پریسیڈنسي بنگال میں موافق ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ ع	
ایضاً	پریسیڈنسي بمبئي میں موافق ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۹ ع	

[۲] رادھا ناتھہ مازم دار بنام هرچند مدرک ریکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۶۰

[۳] سمجول سنگھہ بنام سیتا سنگھہ ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ ع صفحہ ۱۲ — و لالہ ایشوي پرشاد بنام اسٹوارٹ ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ صفحہ ۱۲ — و سید حیدر علي بنام اموت چودھري ویکلي جلد ۱۸۶۴ ع صفحہ ۴۲ — و سید شرافت علي بنام شیخ رمضان ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ ع صفحہ ۵۳

[۴] متھورا لال بنام شیخ نادر ویکلي جلد ۱ صفحہ ۵۳

عدالتہاے دیواني اضلاع اودہ میں موافق ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۸۷۱ ع
ایضاً پنجاب میں موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۵ ع
و ۳ سنہ ۱۸۶۶ ع و ۲۷ سنہ
۱۸۶۷ ع و ۷ سنہ ۱۸۶۸ ع
ایضاً اضلاع جھانسي میں موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۷ ع
ایضاً عدن میں موافق ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ ع
عدالتہاے خفیفہ } بیرون پریسیڈنسي ٹؤن موافق ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۵ ع
و ۱۰ سنہ ۱۷۶۷ ع
عدالتہاے مال } بنگال پریسیڈنسي میں موافق ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع
ایضاً شمال و مغرب میں موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ ع
ایضاً اودہ میں موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۸ ع

ایکٹ ہاے مفصلہ بالا کے دیکھنے سے حدود اختیارات عدالت ہاے مفصلہ بالا معلوم ہونگي اور اُن کے زیادہ صراحت سے یہاں ذکر کرنے کي ضرورت نہیں *

وجہہ دوم یعني فریب یا سازش

ایکٹ ہذا میں الفاظ فریب یا سازش کي تعریف نہیں دي گئي لیکن لفظ فریب کي تعریف قانون معاہدہ یعني ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کي دفعہ ۱۷ میں واضعان قانون نے نہایت صراحت کے ساتھہ بیان کي ہی وہ دفعہ یہہ ہی —

تعریف فریب دفعہ ۱۷ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع

لفظ فریب اور اُس کے معني میں داخل ہر فعل منجملہ افعال مفصلہ ذیل کے ہی جسکا ارتکاب کوئي فریق معاہدہ کرے یا اُسکي مسامحت سے کیا جاوے یا اُس کا مختار کرے اس نیت سے کہ فریق ثاني یا اُسکا مختار دھوکہ کھاوے یا اُسکو اُس معاہدہ کے کرنے کي ترغیب ہو *

۱ — ایما کرنا بطور امر واقعہ کے ایسے امر کي طرف جو کہ سچا نہیں ہی منجانب اُس شخص کے جو اُسکے راست ہونے کو باور نہیں کرتا ہی *

۲ — ازروے عمل کے مخفي کیا جانا کیسي واقعہ کا ایسے شخص کي جانب سے جو اُس واقعہ کا علم رکھتا هو یا اُسکو باور کرتا هو *

۳ — وہ عهد جو بغیر نیت ایفا کے کیا جاوے *

۴ — اور کوئي فعل جو دهوکه دینے کے لیئے کیا گیا هو *

۵ — کوئي ایسا فعل یا ترک فعل جو قانون میں بالخصوص مبني بر فریب قرار دیا گیا هو *

تشریح — محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس بات کے هوں که کوئي شخص کسي معاهدہ پر راضي هوجاوے فریب نہیں هے اِلا اُس حال میں که حالات مقدمه ایسے هوں که اُنکے لحاظ سے سکوت کرنے والیکو بولنا لازم هو یا اُسکو سکوت براے خود بمنزله بولنے کے هو *

تمثیلات دفعہ ۱۷ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع

(الف) زید نے بطور نیلام کے هندہ کے هاتهه ایک گهوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا هے که وہ صحیح وسالم نہیں هے اور زید نے هندہ سے اُس گهوڑے کے صحیح و سالم نهونے کے باب میں کچهه نہیں کہا یہه زید کا فریب نہیں هے *

(ب) هندہ زید کي بیٹي هے اور ابهي بحد بلوغ پهنچي هے اس صورت میں جو رشته که مابین اُن دونوں فریق کے هے اُسکے لحاظ سے زید پر لازم هے که اگر وہ گهوڑا صحیح و سالم نهو تو هندہ سے کهدے *

(ج) هندہ نے زید سے کہا که اگر تم اس گهوڑے کے صحیح و سالم هونے سے انکار نکرو تو میں اُسکو ایسا هي سمجهه لونگي زید نے کچهه نکہا اس صورت میں زید کا سکوت بمنزله بولنے کے هے *

(د) زید و عمرو نے جو تاجر هیں باهم ایک معاهدہ کیا اور زید کو خفیه قیمت کے کم وبیش هوجانے کي اطلاع هے که جسکے سبب سے اُس معاهدہ انعقاد میں عمرو کي رضامندي میں خلل واقع هوتا هے پس زید پر لازم نہیں هے که عمرو کو اُس سے مطلع کرے *

فریب ایسي چیز هی جو هر قسم کي عدالت کي کارروائي کو بیکار کر دیتا هی چنانچه ایک ڈگري عدالت اپیل کي جو که بعد ایک صلحنامه کے جس کے بموجب اپیل کرنا منع تھا ایک ڈگري فریب سے حاصل کی هوئي قرار دي گئي [5] اسیطرح پر جبکه فریباً اور بلا اطلاع فریق ثاني کے ڈگري حاصل کي گئي — مدیون ڈگري کو پھر سے سماعت کرانے مقدمه کا حق هی اور مابین پندرہ دن کے اُس تاریخ سے جبکه اُسکي ذات یا جائداد پر ڈگري جاري کي جاوے درخواست پھر سماعت مقدمه کي دے سکتا هی [6] اور گو ایکٹ هذا میں کچھه صراحت نہیں هی که شخص فریق مقدمه اور غیر فریق مقدمه اور فریب دهنده اور غیر فریب‌دهنده سبکو اختیار ثابت کرنے اس امر کا هی یا نہیں لیکن تاهم ولایت کے مقدمات میں یهه قرین انصاف قرار دیا گیا هی که وہ شخص جو که خود موجب اُس فریب کا هو جسکي وجهه سے وہ ڈگري حاصل هوئي هو اُس ڈگري کو فریبي ثابت کرکے اُس سے نہیں بچ سکتا اسلیئے که اُصول یهه هی که کوئي شخص اپنے فریب سے مستفید نہیں هوسکتا [7] *

سازش ایک ایسي قرارداد باهمي مابین دو یا زیادہ اشخاص کے هی

تعریف سازش

که جو اس غرض سے کي جاوے که کوئي ایسا فعل کریں جس سے تیسرے شخص کو ضرر پهنچے یا اور کوئي ناجائز غرض حاصل هو — سازش کارروائیهاے عدالت میں اُس قرارداد مخفي کو کهتے هیں که جو دو شخص آپسمیں اس غرض سے کریں که اُن میں کا ایک دوسرے پر نالش کرے تاکه فیصله کسي ناجائز مقصد کے لیئے حاصل هو — ایسي سازش دو طرح پر هوسکتي هی :—

ا — جبکه وہ واقعات جو عدالت کے سامنے پیش کیئے جاویں في الحقیقت موجود نہوں *

---

5 راجه مرنان گوشائیں بنام گور موهن گوشائیں ویکلي جلد ۳ صفحه ۲۷ پریوي کونسل

6 بیجناتهه راے بنام بریج نشور چکرورتي ویکلي جلد ۲ صفحه 15 — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹

7 هر ونیرائن چودهري بنام جگرناتهه راے ویکلي جلد ۶ صفحه ۲۲۷

۲ — جبکه وه واقعات موجود تو هوں لیکن واسطے حاصل کرنے سازشی فیصله کے تیار کیئے گئے هوں هر دو حال میں فیصله بیکار هوجاتا هی *

دفعه هذا میں صریح طور پر یهه نهیں لکها گیا که جبکه کوئی ایسا فعل داخل کیا جاوے که جو منسوخ هوچکا هو تو فریق ثانی کو ثابت کرنے اُس تنسیخ کا اختیار هی یا نهیں لیکن اُصولاً جبکه کوئی ایسا فیصله داخل هو تو فریق ثانی دوسرا فیصله داخل کرکے یهه ثابت کرسکتا هی که وه فیصله منسوخ هو گیا هی *

راے اشخاص غیر کی کس صورتمیں واقعه متعلقه هی

دفعه ۴۵ جبکه عدالت کو کسی امر متعلقه قانون ملک غیر یا علم یا هنر کی بابت [یا در باب بحث شناخت دستخط کے ۸] اپنی راے قائم کرنی هو تو اُس باب میں راے اُن اشخاص کی جو اُس قانون ملک غیر یا علم یا هنر سے واقفیت مخصوصه رکهتے هوں واقعه متعلقه هی *

راے ماهرین

اَیسے اشخاص ماهر کهلاتے هیں *

۸ ترمیم بموجب دفعه ۴ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي هی کہ وفات زید کي زهر کے باعث سے هوئي یا نهیں *

راے ماهرین کي نسبت علامات اُس زهر کي جس سے کہ زید کا فوت هونا متصور هی واقعہ متعلقہ هی *

(ب) بحث اِس امر کي هی کہ زید بر وقت اِرتکاب ایک فعل مخصوص کے بوجهہ فتور عقل اُس فعل کي نوعیت یا اِس بات کے جانني کي قابلیت رکهتا تها یا نهیں کہ جو فعل اُس سے سرزد هوتا هی وہ بیجا یا خلاف قانون هی *

راے ماهرین کي نسبت اِس سوال کے کہ وہ علامات جو کہ زید سے ظاهر هوئیں حسب معمول علامات فتور عقل کي هیں یا نهیں اور ایسے فتور عقل کي هیں یا نهیں اور ایسے فتور عقل سے همیشہ اشخاص ناقابل جاننے نوعیت اُن افعال کي جو اُنسے سرزد هوں یا جاننے اِس بات کے کہ جو کچهہ اُنسے سرزد هوتا هی وہ بیجا یا خلاف قانون هی هو جاتي هیں یا نهیں واقعہ متعلقہ هی *

(ج) اِس امر کي بحث پیش هی کہ فلاں دستاویز زید نے لکهي تهي یا نهیں اور ایک دوسري دستاویز پیش هوئي جو زید کي لکهي هوئي ثابت کي گئي یا اُسکا اقبال کیا گیا *

(د) راے ماہرین کی اِس باب میں کہ وہ دونوں دستاویزات ایک ہی شخص کی لکھی ہیں یا جدے جدے شخص کی واقعہ متعلقہ ہی *

مقدمہ کتاب ہذا میں جہاں کہ اُصول متعارفہ مسلمہ عام کا بیان ہوا ہی اُصول دوم قابل غور ہی یعنی یہہ کہ " نسبت پیشہ کے اُس پیشہور کی شہادت معتبر ہی " اُسی اُصول پر دفعہ ہذا مبنی ہی اور نیز دفعات مابعد جو اِس دفعہ سے متعلق ہیں *

پس اِس دفعہ سے ایک نیا مضمون شروع ہوتا ہی یعنی شہادت اُن اشخاص کی جو کہ بالذات واقعات مقدمہ سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے دیجا سکتی ہی اور ابتدا شرح فصل ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اُصول چہارم یعنی " واقعہ کی نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا ہی " اُس مضمون سے متعلق ہی *

واضح رہے کہ دفعہ ہذا میں جس قسم کی شہادت لینے کی اجازت ہی وہ شہادت صرف اشخاص ماہرین کی ہی اور نہ اشخاص غیر کی — دفعہ ۳ یا دفعہ ۴ میں لفظ ماہر کی کوئی تعریف نہیں بیان ہوئی لیکن اُس دفعہ میں صحیح طور پر لفظ ماہر کی تعریف بیان کردی ہی *

پس شرایط جو کہ حسب دفعہ ہذا لازمی ہیں اور جنکے بغیر اِس دفعہ کے مطابق شہادت داخل نہیں ہو سکتی وہ یہہ ہیں :—

شرط اول — مظہر جسکی راے پوچھنی ہو ماہر ہو *

شرط دوم — راے جس امر کی نسبت پوچھی جاتی ہو وہ مفصلہ ذیل اقسام میں سے ہو :—

۱ — نسبت قانون ملک غیر کے *

۲ — نسبت علم یا ہنر کے *

۳ — نسبت شناخت دستخط کے *

پس سواے امور مفصلہ بالا کے اور کسی امر کی نسبت شہادت نہیں دیجا سکتی *

لفظ ماهر سے وہ شخص مراد هی جو که بوجهه اپنے حالات اور اپنے کاروبار کے ایک واقفیت خاص نسبت کسي شی کے حاصل کرتا هی جسنے که توجهه خاص کسي مضمون پر کي هو مثلاً ایک شخص جسکا که منجمله اور کاموں کے ایک یهه کام تها که خطوط کو پهچانا کرے اُس شخص کي شهادت بذیل ماهر قابل ادخال تصور هوئي *

ماهر کنکو کهتے هیں

شهادت ماهر کي منحصر هی اول اُس اعتبار پر جو اُسکي دیانت کي نسبت کیا جاوے اور دوسرے اُس اعتبار پر جو که عدالت اُسکے علم اور واقفیت کی نسبت کرے کیونکه یهه ممکن هی که ایک نهایت متدین ماهر بوجهه اپنے کم علم کے غلط راے ظاهر کرے اور یهه بهي ممکن هی که نهایت لایق ماهر بوجهه بد دیانتي کے غلط راے ظاهر کرے — ما سواے اسکے شهادت ماهرین نهایت احتیاط سے معتبر یا قابل وقعت سمجهني چاهیئے اس وجهه سے اُنکو کسي واقعات کي نسبت شهادت دیني نهیں هوتي بلکه اپني راے بیان کرني هوتي هی اور اکثر یهه هوتا هی که راے هر فریق کے ماهرین کي اُسیکے مطلب کے مطابق هوتي هی — اس سے خواه مخواه اُنکي بد دیانتي ثابت نهیں هوتي مگر بقول لارڈ کمبل ماهرین همیشه ایسے تعصبات اور خیالات سے عدالت میں آتے هیں که جس طرف سے وہ پیش کیئے جاتے هیں ویسي هي اُنکي راے هوتي هی اور اسلیئے اُنکي شهادت چنداں وقعت نهیں رکهتي *

ولایت کے ایک بڑے مقدمه میں یهه امر قابل بحث تها که آیا ڈاکٹر سے جو که مرض جنون سے خوب واقف هو (لیکن جسنے ملزم کو قبل اُسکے مقدمه کے نه دیکها هو لیکن اثناء پیشي مقدمه میں موجود رها هو اور تمام گواهوں کے اظهارات سنے هوں) یهه راے پوچهي جا سکتي هی یا نهیں که اُسکے نزدیک وقت صادر هونے جرم کے ملزم مجنون تها یا نهیں اور اس بات کو دریافت کر سکتا تها یا نهیں که وہ خلاف قانون اور جرم کرتا هی — یهه تجویز هوا که عموماً اس قسم کا سوال کرنا جایز نهیں هی اس وجهه سے که ڈاکٹر کو قبل ظاهر کرنے اپني راے کے گواهوں کي شهادت کي تنقیح کرني پڑتي هی جو که کام ماهر کا نهیں

هی — لیکن چونکه واقعات تنقیح اور طی هو چاویں تب عدالت اُن واقعات سے جو امور ثابت هوں اُنکی نسبت راے پوچھه سکتی هی — حسب منشاء دفعه هذا بهر حال اس طرحپر سوال هو سکتا هی که تمنے بیان اس امر کا سنا هی که کس قسم کی علامات ظاهر هوئیں فرض کرو که کسی شخص میں ایسی علامات موجود هوں تو تمهاری راے میں اُسکے دماغ کا کیا حال هی *

واضح رهے که حسب منشاء دفعه ۳۲۳ — ضابطه فوجداری ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع شهادت سول سرجن یا اور کسی ڈاکٹر کی جو مجسٹریٹ نے لی هو اور اُسپر تصدیق کی هو بلا طلبی اُسکے داخل شهادت هوسکتی هی — اور اُس دفعه کے بموجب مجسٹریٹ کو اُسکے طلب کرنیکا بھی اختیار هی اور حسب دفعه ۳۲۵ ضابطه مذکور رپورٹ بلاطلبی اُس کے بطور گواه کے قابل ادخال شهادت هی *

نسبت راے ماهرین کے دیکھو فقره ماقبل فقره آخر دفعه ۶۰ ایکٹ هذا *

لفظ قانون ملک غیر میں شامل هیں تمام وه قواعین اور رسم اور رواج جو که قانون کا زور رکھتے هوں اُس ملک کے بھی حسب دفعه ۳۸ — ایکٹ هذا نسبت قانون کے قابل ملاحظه هیں اور دفعه ۵۷ کی رو سے اطلاع کے لیئے عدالت هر کتاب کو دیکھه سکتی هی اور دفعه ۸۴ — کے بموجب اُنکی وقعت قیاس کرنیکی اجازت هی *

قانون ملک غیر و علم و هنر و شناخت دستخط کسکو کهتے هیں

لفظ علم و هنر میں داخل هی هر شاخ علم کی یا هر علم جس سے که وه مسائل حاصل هوتے هیں جو که واسطے کسی مقصد کے مفید هوں اور جسکے حاصل کرنے کے لیئے ایک خاص تحصیل اور محنت ضروری هی مثلاً ڈاکٹر شناخت کننده خطوط قدیم اور تخمینه کرنیوالے اور مهر کن اور مصور اور کلارک پوسٹ آفس نسبت شناخت مهر پوسٹ آفس کے *

تمثیلات (الف) و (ب) اس امر سے متعلق هیں اور اُنکے دیکھنے سے اصل مطلب اور مقصد واضعان قانون کا ظاهر هوتا هی *

شناخت دستخط کے لفظ میں شامل ہیں پورانے اور نئے دونوں خطوط اور تمثیل (ج) اس سے متعلق ہی - دفعہ ۴۷ - ایکٹ ہذا بھي متعلق شناخت خطوط کے ہی اور فرق مابین دفعہ ۴۵ - اور ۴۷ - کے اُس دفعہ کي شرح میں بیان کیا جاویگا *

دفعہ ۴۶ **واقعات جو اور نہج سے متعلق نہیں ہیں اُس صورت میں واقعات متعلقہ ہیں جبکہ وہ مؤید یا مغائر راے ماہرین کے ہوں در حالیکہ وہ راے واقعہ متعلقہ ہو ***

واقعات مؤید یا مغائر راے ماہرین

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي ہی کہ زید کو فلاں زہر کھلایا گیا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ اور اشخاص پر جنکو وہي زہر کھلایا گیا تھا ایسي علامات طاري ہوئي تھیں جنکو ماہرین اُسي زہر کي علامات بتاتے ہیں یا نہیں بتاتے ہیں واقعہ متعلقہ ہی *

(ب) سوال یہہ ہی کہ فلاں بندر میں فلاں پشتہ سے مزاحمت ہوئي ہی یا نہیں یہہ واقعہ کہ دوسرے بندروں میں جو دوسري جگہہ اِسي طرح واقع ہیں اور وہاں ایسا کوئي پشتہ نہیں ہی اُسي موسم میں روکر ہونے لگي واقعہ متعلقہ ہی *

مضمون دفعه هذا نهایت صریح و صاف هی اور دفعه ۴۵ کے ساتهه پڑهنے سے اور بهي واضح هو جاویگا *

ظاهر هی که جو فریق حسب دفعه ۴ - شهادت دلواوے تو فریق ثاني کو حسب دفعه هذا موقع تردید کا ملتا هی اور اس فریق کو جسنے حسب دفعه ۴۵ - شهادت پیش کي هو اُس شهادت کي تائید کا موقع ملتا هی *

لیکن یهه دفعه اُس اُصول پر مبني هی جسپر که دفعه ۱۱ ایکت هذا اور دفعه مذکور کي شرح کے دیکهنے سے اُصول اسکا واضح هو جاویگا *

میرے نزدیک در صورت موجودگي دفعه ۱۱ - ایکت هذا کے یهه دفعه بالکل فضول هی اور اُس سے مطلب کا اعاده هی *

تمثیل (ب) دفعه مذکور هر آئینه قابل لحاظ هی *

دفعه ۴۷ جب عدالت کو نسبت

راے نسبت دستخط کے

کسي شخص کے جسنے که کوئي دستاویز لکهي هو یا اُسپر دستخط کیئے هوں راے قائم کرنا هو تو راے اُس شخص کي جو اُس آدمي کے دستخط کو پهچانتا هو جسکا اُس دستاویز کو لکهنا یا اُسپر دستخط کرنا خیال کیا جاے به تجویز اُس امر کے که یهه تحریر یا دستخط اُس شخص کے هیں یا نهیں واقعه متعلقه هی *

تشریح ــ وه شخص دوسرے شخص کے دستخط کو پهچاننے والا کهلائیگا

جس نے کہ اُس شخص کو لکھتے ہوئے دیکھا ہو یا بجواب اُن کاغذات کے جو خود اُس نے لکھکر یا اَوْر سے لکھوا کر اُس شخص کے نام بھیجے ہوں اُسي شخص کے لکھے ہوئے کاغذات اُس شناخت کنندہ کو وصول ہوئے ہوں یا در اثناے اجراے معمولي کار و بار کے ایسے کاغذات جنسے پایا جاتا ہو کہ اُسي شخص کے لکھے ہوئے ہیں اُس کے روبرو پیش ہوتے رہے ہوں *

تمثیل

سوال اس امر کا ھی کہ فلاں خط زید لندن کے ایک سوداگر کے ھاتھہ کا لکھا ھی یا نہیں *

بکر کلکتہ کا ایک سوداگر ھی جس نے زید کو خطوط لکھہ کر بھیجے تھے اور ایسے خطوط وصول کیئے تھے جنسے پایا جاتا تھا کہ زید کے لکھے ھیں اور بکر عمرو کا محرر ھی جس کا یہہ کام تھا کہ عمرو کے خطوط کو جانچ کر نتھي کردیا کرے اور خالد عمرو کا دلال ھی اُس کو عمرو وہ خطوط ھمیشہ دیدیا کرتا تھا جن سے

پایا جاتا تھا کہ زید نے اُن کے مضمون کی بابت اُس سے مشورہ لینے کے لیئے لکھے تھے *

رائے عمرو اور بکر اور خالد کی اس باب میں کہ وہ خط زید کے ھاتھہ کا لکھا ھوا ھی یا نہیں واقعہ متعلقہ ھی گو کہ عمرو یا بکر یا خالد نے زید کو کبھی لکھتے ھوئے نہ دیکھا ھو *

واضح ھو کہ دفعہ ۴۵ میں اور اس دفعہ میں یہہ فرق ھی کہ دفعہ ۴۵ متعلق ھی اُن اشخاص کی شہادت سے جو کہ بذات خود نسبت کاتب خط کے کچھہ نہیں جانتے لیکن دو خطوط آپس میں مقابلہ کرکے اپنی رائے ظاھر کرتے ھیں کہ آیا وہ خط مطابق ھیں یا نہیں اور ایک ھی شخص کے لکھے ھوئے ھیں یا نہیں اور دفعہ ھذا متعلق شہادت اُن اشخاص کے ھی جو کہ ذاتی طور پر حسب منشاء تشریح دفعہ ھذا خط کاتب سے واقفیت رکھتے ھوں اور اس امر کی شہادت دے سکتے ھوں کہ اُن کی رائے میں تحریر خاص اُس شخص کی ھی یا نہیں جس کی نسبت بحث ھی *

مفصلہ ذیل طریقے ثابت کرنے خط کے ھیں :-

اول — کاتب دستاویز کو یا گواہ حاشیہ کو یا کسی اور شخص کو جس کے سامنے وہ لکھی گئی ھو طلب کرانے سے *

دوم — ایسے شخص کو طلب کرانے سے جو کہ حسب منشاء تشریح دفعہ ھذا واقفیت کیئے ھوئے ھو یعنی :-

۱ — جب کہ اُس نے اُس شخص کو لکھتے ھوئے دیکھا ھو *

۲ — بجواب اُن کاغذات کے جو کہ اُس نے لکھہ کر یا اور سے لکھوا کر اُس شخص کے نام بھیجے ھوں اُسی شخص کے لکھے ھوئے کاغذات اُس شناخت کنندہ کو وصول ھوئے ھوں *

۳ — جبکہ در اثناے اجراے معمولی کار و بار کے کسی کاغذات سے پایا جاتا ھو کہ اُسیکے لکھے ھوئے ھیں اُسکے روبرو پیش ھوتے رھے ھوں *

سوم — خط کي نسبت طریقہ مندرجہ دفعہ ۷۳ - اختیار کرکے تطبیق کیجا سکتي هی *

سب سے اعلیٰ طریقہ اول هی اور اُسکے بعد طریقہ دوم اور اُسکے بعد طریقہ سوم اور جب تک کہ اعلیٰ طریقہ نہ حاصل هو سکے ادنیٰ طریقہ حاصل نہ کرنا چاهیئے اور اگر کوئي فریق بہ ثبوت دستاویز کے جسکے کاتب یا گواہ حاشیہ موجود هوں طریقہ دوم یا سوم اُسکے ثابت کرنے کے لیئے اختیار کرے تو نسبت صحت دستاویز کے یہہ قابل شک هی *

دفعات ۴۵ و ۴۷ و ۷۳ - ایکٹ هذا کو ساتهہ پڑهنا چاهیئے *

دفعہ ۴۸

راے نسبت رسم عام یا حق عام کب واقعہ متعلقہ هی

جبکہ عدالت کو درباب رایج هونے کسي رسم عام یا موجودگي کسي حق عام کے راے قایم کرني هو تو اُس رسم کے رایج هونے یا اُس حق کے موجود هونے کے باب میں اُن اشخاص کي راے جنکا واقف هونا اُسکے رایج هونے یا موجود هونے کي صورت میں قرین قیاس هو واقعہ متعلقہ هی *

تشریح — لفظ رسم عام یا حق عام کا حاوي اُن رسمیات یا حقوق کا هی جو کسي فرقہ اشخاص کثیرالتعداد کے واسطے عام هوں *

تمثیل

حق کسي خاص گانوں کے رهنیوالوں کا کسي خاص کنوے سے پاني بھرنے کي بابت حسب منشاء اس دفعه کے حق عام هی *

دفعه ۱۳ کي شرح میں هم پورے طور پر رسم و رواج کي بحث کر آئے هیں اور ضمن ۴ دفعه ۳۲ - ایکت هذا کے موافق اُن اشخاص کے بیانات جو که گواهي میں طلب نهیں هو سکتے نسبت معاملات متعلقه رسم عام یا غرض عام یا غرض خلایق کے شهادت میں قبول هو سکتے هیں اور حسب دفعه ۴۲ - ایکت هذا فیصلجات بطور شهادت امور عامه کے لیئے جاسکتے هیں — حسب دفعه هذا بیانات گواهان موجوده کے بلا کسي شرط کے جو که ضمن ۴ دفعه ۳۲ کے لیئے لازمي هی (یعني شرط ۴ مندرج شرح) قابل ادخال شهادت هیں — اور گواه سے نه صرف واقعات کي نسبت سوال کرنا جایز هی بلکه اُسکي راے کي نسبت بھي — اور چونکه دفعه هذا کے موافق راے اُس سے پوچھي جاسکتي هی تو وه خاص حالتیں جبکه وه رسم عمل میں آئي یا جو اُسکي بنا اُسکي راے کي هو حسب دفعه ۵۱ پوچھي جا سکتي هیں *

تشریح دفعه هذا سے یهه صاف ظاهر هی که حقوق خانگي اِس میں شامل نهیں هیں اور اُنکي نسبت راے داخل نهیں هو سکتي اور متن دفعه هذا میں یهه امرصاف هی که رسم یا حق عام هو (یعني وه جو که کسي خاص مقام یا گروه سے متعلق هو اور نه عموماً تمام خلایق سے) لیکن ضمن ۴ دفعه ۳۲ میں عام اور متعلقه خلایق دونوں داخل هیں - دفعه ۴۲ میں صرف امور متعلقه خلایق کي نسبت فیصلجات شهادت میں داخل هو سکتے هیں جس سے ظاهر هوتا هی که اُس دفعه کے موافق فیصلجات نسبت حقوق یا رسوم عام کے (یعني جو متعلق خاص مقام یا گروه سے هو) داخل نهیں هو سکتے — شهادت مندرجه دفعه هذا بغرض ثبوت و تردید بیان رسم کے دونوں طور پر داخل هو سکتي هی *

تمثیل دفعہ هذا سے ظاهر هوتا هی که لفظ عام رسم و حق میں حقوق آسایش داخل هیں اُنکي نسبت بدفعہ ۱۳ کي شرح میں بخوبي بحث هو چکي هی *

دفعہ ۴۹ جبکہ عدالت کو در باب امور مفصله ذیل کے راے قایم کرني هو *

راے نسبت دستورات وعقاید وغیرہ کیرواقعہ متعلقہ هیں

دستورات اور عقاید کسي فرقہ اشخاص یا خاندان کے *

ترتیب اور انتظام کسي امر مذهبي یا خیراتي کے *

معني الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص ضلعوں یا لوگوں کے خاص فرقوں میں مستعمل هوں *

راے اُن اشخاص کي جو ان سے واقفیت رکھنے کے وسایل خاص رکھتے هوں واقعہ متعلقہ هیں *

دفعہ هذا میں مفصله ذیل امور کي نسبت شهادت داخل هو سکتي هی :—

ا — دستورات کسي فرقہ اشخاص کے — اسمیں تمام رسوم متعلقہ تجارت هیں *

۲ — عقاید کسي فرقہ اشخاص کے — اسمیں مذاہب مختلف یا خیالات ملکي مختلف شامل ہیں *

۳ — دستورات کسي خاندان کے — مثلاً رسم کلاچر جس سے کہ بڑے بیٹے کو راج ملتا ہی *

۴ — عقاید کسي خاص خاندان کے *

۵ — ترتیب اور انتظام کسي امر مذہبي و خیراتي — مثلاً خیرات خانہ و مدرسہ خیراتي وغیرہ *

۶ — معني الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص ضلعوں میں مستعمل ہوں *

۷ — معني الفاظ یا اصطلاحات جو خاص لوگوں کے فرقوں میں مستعمل ہوں *

شرح دفعہ ۱۳ میں نہایت پورے طور پر ہم رسم و رواج کے اور دستورات اشخاص اور مقام خاص و گروہ اشخاص و خاندان خاص کا ذکر کر آئے ہیں اور اُس شرح کے پڑھنے سے بخوبي نوعیت ان سب کي معلوم ہوگي اور اِس میں شک نہیں کہ بغیر دیکھنے اور پڑھنے اُس شرح کے مضمون دفعہ ہذا کسیقدر دیر میں سمجھہ میں آویگا *

نسبت امر اول و دوم کے یہہ واضح رہے کہ اکثر ہوتا ہی کہ عدالت شہادت نسبت رسم و رواج مذہب خاص گروہ اشخاص کے لیتي ہی چنانچہ بمقدمہ مسماۃ داکھو بنام شیو سنگھہ رائے کے عدالت ہائي کورٹ ممالک مغربي و شمال نے شہادت خاص رسم و رواج اور عقاید اگروالہ بنیوں کي جو کہ مذہب جین کا رکھتے تھے نسبت جواز تبنیت نواسہ کے لي تھي اور اُسکي نسبت فیصلہ صادر کیا تھا [۹] *

دفعہ ہذا کے امور نمبري ۶ و ۷ کي نسبت فقرہ ماقبل فقرہ آخر دفعہ ۵۷ و شرط اول دفعہ ۶۰ و دفعہ ۹۸ — ایکٹ ہذا کو پڑھنا چاہیئے *

---

۹ شیو سنگھہ رائے بنام مسماۃ داکھو منفصلہ ہائي کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۸۷۳ع نمبر ۳۰ عام سنہ ۱۸۷۳ع

دفعه ۵۰ جبكه عدالت كو دو شخص كي قرابت باهمي كي نسبت راے قايم كرني هو تو

راے نسبت رشتہداري كب واقعه متعلقه هى

راے جو از روے طور اور طريق كے درباب هونے اُس قرابت كے كوئي ايسا شخص ظاهر كرے جو اُس خاندان ميں هونے كي وجهه سے يا اور نهج پر اُس قرابت كي واقفيت ركهنے كے وسائل خاص ركهتا هو واقعه متعلقه هى مگر شرط يهه هى كه ايسي راے مقدمات متعلقه قانون طلاق مجريه هند ميں يا اُن مقدمات ميں جو حسب دفعه ۴۹۳ يا ۴۹۵ يا ۴۹۷ يا ۴۹۸ مجموعه تعزيرات هند كے هوں ازدواج كے ثبوت كے واسطے كافي نهوگي *

تمثيلات

(الف) بحث اس امر كي هى كه زيد اور هنده كا ازدواج هوا تها يا نهيں *

يهه واقعه كه اُنكے دوست هميشه اُنسے اس طرح ملا كرتے تهے اور اس طرح كا طور و طريقه برتتے تهے جيسا كه شوهر اور زوجه كے ساتهه چاهيئے واقعه متعلقه هى *

(ب) سوال یهه هی که زید عمرو کا صلبی بیٹا هی یا نهین *

یهه واقعه که زید کے ساتهه اُس خاندان کے لوگ همیشه مثل پسر صلبی کے طرز و طریق برتتے تهے واقعه متعلقه هی *

مضمون دفعه هذا اُسکی تمثیلات سے صاف ظاهر هی — عملدرآمد قریب رشتهداروں کا قیاس غالب نسبت رشته کے پیدا کرتا هی مثلاً باپ کا کسی لڑکے کو بطور اپنے بیٹے کے پرورش کرنا گویا که اس بات کا بیان کرنا هی که وه اُسکا بیٹا صحیح‌النسب هی — پس حسب دفعه هذا برتاؤ رشته دارونکا کسی شخص کے ساتهه ایک قسم کی قیاسی شہادت اُسی رشتهداری کی هی یهه دفعه خاص کر متعلق هو سکتی هی مقدمات مسلمانوں سے جس میں که صحبت دایمی مادر اور اقرار بالنسب سے جو که کوئی شخص کسی لڑکے کی نسبت کرے صحیح‌النسبی قائم هو جاتی هی لیکن اسکا طوالت کے ساتهه ذکر آگے بحث قیاسات میں کیا جاویگا — دفعه هذا سے واضعان قانون کو اس قسم کی شہادت کا قابل ادخال کرنا منظور تها لیکن ممکن هی که صرف وه شہادت هو جو که اس دفعه کے موافق هو — مگر قیاس نسبت صحیح‌النسبی کے حسب دفعه ۱۱۲ — ایکٹ هذا نہایت قیاس غالب هی اور هر اُس شہادت سے جو که دفعه هذا کے موافق داخل هوتی هی همیشه غالب رهتا هی *

واضح رهے که جب بالفاظ صریحی دفعه هذا شہادت اس قسم کی واسطے اغراض قانون طلاق مجریه هند و تعزیرات هند کے کافی نهین هی — لیکن قبل نافذ هونے اس ایکٹ کے هائی کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا تها که جبکه ایک مرد و ایک عورت بطور زن و شو کے ساتهه رهتے تهے اور ملزم پر جرم دفعه ۴۹۸ کا لگایا گیا تها تو یهه تجویز هوا که صحبت دایمی زن و شو کی قیاس کافی و غالب نسبت نکاح کے پیدا کرتی هی که جس سے بار ثبوت نکاح نهونیکا ذمه ملزم کے هی — لیکن یهه فیصله ۲ جنوری سنه ۱۸۷۲ع کا هی اور ایکٹ هذا یکم ستمبر سنه

۱۸۷۳ع کو جاری ہوا اور خلاف منشاء دفعہ ھذا کے ھی کیونکہ بار ثبوت نکاح ھمیشہ بذمہ پیرو کار ھی *

دفعہ ۵۱ جبکہ راے کسی شخص زندہ کی واقعہ متعلقہ ہو تو وہ وجوہ بھی جنکی بناء پر وہ راے قائم کی جائے واقعہ متعلقہ ھیں *

وجوہ جنپر کہ راے مبنی ھی کب واقعہ متعلقہ ھیں

تمثیل

جائز ھی کہ ایک شخص ماھر بیان اپنے اُن امتحانات کا پیش کرے جو اُسنے اپنی راے قائم کرنے کے لیئے کیئے ھوں *

راے ایک ایسی قسم کی شہادت ھی جو نہ صرف متعلق ھی اُن واقعات سے جو کہ تجربہ خاص گواہ میں آئے ھوں بلکہ نیز اُن معلومات پر مبنی ھوتی ھی جو کہ گواہ کو مختلف ذریعوں سے حاصل ھوتے ھیں اِس وجہہ سے اگر راے کی نسبت شہادت لیجاوے تو حسب دفعہ ھذا پوچھا جا سکتا ھی کہ وجہہ راے کیا ھی *

اس قسم کے سوالات سے وقعت راے گواہ کی معلوم ھوتی ھی *

ھائی کورٹ کلکتہ نے تو یہاں تک تجویز کر دیا ھی کہ گواہ سے پوچھا جاوے کہ اُسنے اپنی راے کے موافق عمل کیا تھا یا نہیں کیونکہ علم با عمل علم بے عمل سے زیادہ وقعت رکھتا ھی اس صورت میں طریق عمل گواہ اُسکی راے کی تائید کر سکتا ھی [1] *

دفعات ۸ و ۱۱ ایکٹ ھذا بھی بحق ادخال اس قسم کی شہادت کے ھیں اور اُنکی شرح کے دیکھنے سے مدد ملیگی *

---

[1] اِسٹیفن بنام ویرر نادرن کمشنر ریکاٹ جلد ۷ صفحہ ۵۱

چال چلن كن صورتونميں واقعه متعلقه هى

دفعه ۵۲ مقدمات ديواني ميں يهه واقعه كه ايک شخص اهل غرض كا چال چلن ايسا هى كه جس فعل كا اُسپر اِتهام كيا گيا وه بلحاظ اس چال چلن كے قرين قياس يا خلاف قياس هى واقعه غير متعلقه هى مگر جس قدر كه وه چال چلن از روے واقعات كے اور نهج سے واقعه متعلقه معلوم هوتا هو *

مقدمات ديواني ميں چال چلن اشخاص واقعه متعلقه نهيں هى بجز خاص صورت كے

دفعه هذا اور تين دفعات مابعد متعلق هيں چال چلن سے - اس دفعه ميں صريح طور پر مقدمات ديواني ميں عام چال چلن كي نسبت شهادت دينے كي صريح ممانعت نهوتي تو حسب ضمن ۲ دفعه ۱۱ ايكت هذا مقدمات ديواني ميں بهي شهادت گذرنے لگتي جيسے كه فوجداري كے مقدمات ميں *

دفعه هذا ميں لفظ اهل غرض سے وه اشخاص مراد هيں جنكے چال چلن كا دريافت كرنا اصل غرض هى اور گواه مراد نهيں بلكه اصل فريق مقدمه - گواهوں كي نسبت دفعات ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۵۳ و ۱۵۵ متعلق هيں - اصل يهه هى كه چال چلن عام مقدموں ميں ايک ايسي ادني

شهادت هی که جس سے مقدمات ديواني ميں كچهه نتيجه نهيں هی مثلاً اگر زيد واسطے نقض معاهده كے نالشي هو تو يهه امر كه وه بيرحم هی يا رحم دل هی كچهه اثر نهيں ركهه سكتا - مقدمات ديواني ميں صرف ايك صورت هی كه جس ميں چال چلن كي نسبت شهادت داخل هو سكتي هی يعني دفعه ۵۵ ليكن دفعه هذا كے مطابق بهي جو حالت نسبت چال چلن فريقين كے أن واقعات سے جو كه اور طور پر متعلق هوں عدالت اپني راے قائم كر سكتي هی اور فريقين كي ديانت اور بد دیانتي كي نسبت نتيجه نكال سكتي هی - پس دفعه ۵۵ قابل ملاحظه هی *

دفعه ۵۳ مقدمات فوجداري ميں يهه واقعه كه شخص ملزم كا چال چلن نيك هی واقعه متعلقه هی *

مقدمات فوجداري ميں چال چلن سابق واقعه متعلقه هی

جيسا كه صريح طور پر دفعه ۵۲ ميں نسبت مقدمات ديواني كے شهادت چال چلن كي غير متعلق قرار دي گئي هی اسيطرح پر دفعه هذا ميں صريح طور پر مقدمات فوجداري ميں متعلق قرار دي گئي هی - حقيقت يهه هی كه نسبت ثبوت يا عدم ثبوت وجود كسي خاص واقعه تنقيحي يا واقعه متعلق كے عام چلن كسي شخص كا محض ايك بےسود امر هی مثلاً يهه كه زيد نے عمرو كي كتاب چرائي يا نهيں ايك واقعه تنقيحي هی اور اس بات كے گواه گذر سكتے هيں پس كتني هی شهادت چال چلن كي زيد ملزم كي طرف سے گذرے اور گو وه شهادت معتبر بهي هو اور شهادت أن گواهوں كي معتبر هو جنهوں نے زيد كو عمرو كي كتاب ليتے هوئے ديكها تو ممكن هی كه يهه دونوں شهادتيں معتبر هوں اور يهه واقعه كه عمرو كي كتاب زيد نے چرائي ثابت قرار پاويگا پس ظاهر هی كه چال چلن كي نسبت كتني هي معتبر شهادت گذرے أس سے بحالت ثابت هونے واقعه كے كچهه اثر أس واقعه پر نهيں هو سكتا - ليكن چال

چلن کي شہادت سے ایک قیاس نسبت نیک نیتي زید کے قائم هو سکتا هی — مثلاً یہہ کہ زید ایک ایسا ذي وقعت شخص هی جسکو کوئي وجہہ عمرو کي کتاب چرانے کي نہ تھي یا یہہ کہ زید گو عمرو کي کتاب لیگیا لیکن مابین زید و عمرو کے وہ زید ایک رشتہ تصور کرتا تھا کہ عمرو کي غیبت میں کتاب دیکھنے کو لیجاوے پس اُصول یہہ هی کہ شہادت چال چلن سے واقعہ کے ثبوت یا عدم پر کچھہ اثر نہیں هوتا لیکن اُس واقعہ کي وجہہ یا اُسکي نیت یا باوجود اُس واقعہ کے بے خطا هونے کے ثابت کرنے کے لیئے کار آمد هی — مثلاً ایک هي واقعہ سے غریب اور بے وقعت شخص مجرم قرار پا سکتا هی اور ذي وقعت شخص اُسي فعل کي نسبت ایسے معني لگانے سے اُسکي سزا سے بچ سکتا هی جو غریب لگا سکتا تھا *

شہادت چال چلن پر ملزم حاکم فوجداري بر وقت حکم سزا کے نسبت مقدار سزا کے نظر کر سکتا هی اور اُسکے چال چلن اور حیثیت اور وقعت کے مطابق سزا کي کمي و بیشي کر سکتا هی *

دفعہ ۵۴ مقدمات فوجداري

> مقدمات فوجداري میں سزایابي سابق مدعاعلیہ واقعہ متعلقہ هی—لیکن بدچلني سابق مدعاعلیہ واقعہ متعلقہ نہیں هی بجز بطور حوالگي کے

میں یہہ واقعہ کہ شخص ملزم پیشتر کسي جرم کا مرتکب ثابت هوا تھا واقعہ متعلقہ هی لیکن یہہ واقعہ کہ وہ بد چلن هی واقعہ متعلقہ نہیں هی الا اُس حال میں کہ شہادت اس بات کي پیش کي جاوے کہ وہ نیک چلن هی پس ایسي صورت میں وہ واقعہ متعلقہ هو جاتا هی *

تشريح — يهه دفعه اُن مقدمات سے متعلق نهين هي جنمين که بد چلن هونا کسي شخص کا في نفسه واقعه تنقيحي هو *

دفعه هذا مين جيسے که شهادت مدعاعليه کي نيک چلني کي نسبت حسب دفعه ۵۳ کے اجازت دي گئي هي ويسے هي شهادت نسبت اسکي بد چلني کے ممانعت کي گئي هي سوا‌ے اُس صورت کے که مدعاعليه نے شهادت اپني نيک چلني کي دي هو تب مدعي کو بهي مدعاعليه کي بدچلني ثابت کرنے کي اجازت هي — ليکن باوجود مدعاعليه کي طرف سے ايسي کوئي شهادت نگذرنے کے پهلے هي سے مدعاعليه کي بد چلني کي نسبت مدعي کوئي شهادت نهين دے سکتا ۲ *

مدعي کو حسب دفعه هذا ايسي شهادت دينے کا اختيار هي جس سے که مدعاعليه کا پهلے سزاياب هونا ثابت هو — وجهه اس امر کي که مدعاعليه کو اپني نيک چلني کي نسبت شهادت دينے کا اختيار هي اور مدعي کو مدعاعليه کي بدچلني کي نسبت اختيار نهين ديا گيا (بدون اسکے که مدعاعليه اپني نيک چلني کي شهادت پيش کرے) يهه هي که جيسا شرح دفعه ۵۳ مين بيان هو چکا هي که نيک چلني کي شهادت سے واقعات کي نسبت نيک نيتي قائم کرکے وه واقعه جرم نهين رهتا ليکن عام بد چلني مدعاعليه سے کوئي نتيجه نسبت نوعيت اُس فعل کے نهين نکل سکتا — ليکن جبکه کسي شخص کي اس درجه تک نوبت پهنچگئي هو که وه پهلے عدالت سے ملزم قرار پاچکا هو تب شهادت داخل هو سکتي هي ليکن اگر مدعاعليه کبهي پهلے سزاياب نهوا هو تو يهه اُسکے حق مين ايک بات خيال کي جاتي هي — مشهور هي که ايک مدعاعليه نے اپنے بيان مين يهه شعر پڑها تها :—

---

۲ ملکه بنام بهاري دوسان وغيره ويکلي جلد ۷ صفحه ۷ نظاير فوجداري — و ملکه بنام پهولچند ويکلي جلد ۸ صفحه ۱۱ نظائر فوجداري — و ملکه بنام گوپال ٹهاکر ويکلي جلد ۶ صفحه ۷۲ نظائر فوجداري

من آنم که گاهے نه دزدیده ام * همیں بار دربار را دیده ام

لیکن باوجود اس علم اجازت کے جو که اس دفعه میں دي گئی هی نسبت ثابت کرنے سزایابي سابق ملزم کے یهه ظاهر هی که هر جرم میں پہلے سزایاب هونا کچهه اثر نہیں رکهه سکتا سواے ثابت کرنے بد چلني ملزم کے اگر وه جرم جس میں پہلے سزایاب هوا نوعیت میں جرم حال سے نہایت بعید هی مثلا جعل میں سزایاب هونا نسبت جرم زنا بالجبر یا حمله کے کچهه وقعت نہیں رکهه سکتا — نه جهوٹا سکه بنانے کا جرم کچهه نتیجه جرم زنا کي نسبت پیدا کر سکتا هی لیکن اگر پہلے جعلسازي کي سزا مل چکي هو اور دوباره الزام جهوٹا سکهه بنانے کا لگایا جاوے یا اگر پہلے خیانت مجرمانه کي سزا مل چکي هو اور پهر چوري کا جرم لگایا جاوے تب البته کچهه نتیجه پیدا هو سکتا هی — لیکن یهه ایک وه أصول هی جو که دفعه ۷۵ تعزیرات هند میں قرار دیا گیا هی جس سے هم نوعیت جرم کا خیال کیا گیا هی — سزایابي سابق کا بهي اثر زیاده تر نسبت مقدار سزا کے تصور کرنا چاهیئے *

هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا هی که ثبوت سزایابي سابق اختتام سماعت مقدمه تک داخل نکرنا چاهیئے کیونکه اُس سے صرف فائده نسبت مقدار سزا کے بعد مجرم قرار پانے مدعا علیه کے نکل سکتا هی [۳] لیکن یهه فیصله قبل نافذ هونے اس ایکٹ کے هوا تها دفعه ۳۳۹ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع مجموعه ضابطه فوجداري کے فقره ۷ میں بهي اجازت نسبت داخل کرنے بیان سزایابي سابق مدعا علیه فرد قرار داد جرم میں دي گئي هی — دفعه ۳ و ۴ ایکٹ ۶ سنه ۱۸۶۴ع یعني سزاے تازیانه قابل ملاحظه هیں *

ایک صورت ایکٹ هذا میں ایسي بیان کي گئي هی که چال چلن مدعي کي نسبت شهادت دي جاسکتي هی یعني جبکه وه زنا بالجبر کا دعوی کرے دیکهو دفعه ۱۵۵ ضمن ۴ — بلکه مسوده قانون میں ایک الگ دفعه اِس مضمون کي قائم کي گئي تهي اور وه یهه هی *

دفعه ۴۲ — مقدمات زنا بالجبر یا اقدام اِرتکاب زنا بالجبر میں یهه واقعه که وه وه عورت جسکي نسبت جرم مبینه کا اِرتکاب هوا ایک

[۳] ملکه بنام شیوجاتل ویکلي جلد ۳ صفحه ۳۸ نظائر فوجداري

عورت کسبي پیشه هی یا یهه که اُسکا چال چلن عموماً بے عصمتي کا تها واقعه موثر مقدمه هی" *

نسبت تشریح کے واضح رهے که چال چلن کسي شخص کا اُس صورت مین امر تنقیح طلب هی جبکه کارروائي باب ۳۸ ضابطه فوجداري کے مطابق کیجاوے چنانچه اِسکي نسبت پورا قاعده دفعات ۵۰۴ سے ۵۱۷ تک ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع مجموعه ضابطه فوجداري میں ملیگا - یا جبکه کارروائي مطابق ایکٹ ۲۷ سنه ۱۸۷۱ع کے کیجاوے اُسکي دفعه ۵ دیکھنے کے قابل هی *

دفعه ۵۵ مقدمات دیواني میں

جبکه چال چلن موثر تجویز مقدار زر هرجه هو

یهه واقعه که چال چلن کسي شخص کا ایسا هی جس سے اُس هرجه کي تعداد میں جو که اُسکو ملنا چاهیئے فرق پڑے واقعه متعلقه هی *

تشریح — دفعات ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ میں لفظ چال چلن کا حاوي شهرت اور خاصه طبیعت کا هی لیکن شهادت صرف عام شهرت اور عام خاصه طبیعت کي گذر سکتي هی نه خاص افعال کي جنسے که شهرت یا خاصه طبیعت ظاهر هوا هو *

دفعه هذا اُن مقدمات سے متعلق هی جنمیں که دعوي واسطے دلا پانے هرجه کے هو جو که بر بناء معصله ذیل دایر هوئے هوں *

اقسام مقدمات جنسے دفعه متعلق هی

۱ — نالش واسطے دلا پانے هرجه کے جو که بوجهه هتک عزت مدعیا کو پہونچا هو اور جسمیں که مدعاعلیه کا عذر یهه هو که واقع میں مدعیه

ایسا هي هی جیسا که مدعاعلیه نے بیان کیا هی اِس قسم کے مقدمه میں امر تنقیح طلب یهه قرار پایا هی که چال چلن مدعي کا کیسا هی آیا ایسا هی یا نهیں جیسا که مدعاعلیه بیان کرتا هی *

۲ — نالش واسطے دلا پانے هرجه کے جو که بوجهه مدعي کي جورو کے یا دختر کے ساتهه زنا کرنے کے هوا هو دائر هو اور مدعاعلیه یهه عذر کرے که مدعي کي زوجه یا دختر بدچلن هی *

۳ — نالش واسطے دلا پانے هرجه کے بوجهه نقض معاهده نکاح کے هو جس میں که مدعاعلیه کي طرف سے یهه عذر پیش هو که مدعي اِس قسم کا شخص هی که اُسکو رنج نهیں پهونچ سکتا *

واضح رهے که اقسام مفصله بالا میں نوعیت چال چلن مدعي کي همیشه زیر تنقیح هوتي هی اس وجهه سے که مثال اول میں اگر مدعي کم حیثیت اور بد چلن هی تو اُسکے دعوي کي مقدار بهت کم هوگي ولایت کے قانون کے موافق مدعي بغرض ثابت کرنے اپني نیک چلني کے که جسکي وجهه سے مقدار هرجه زیاده هو شهادت داخل نهیں کر سکتا جب تک که مدعاعلیه کي طرف سے عذر بدچلني مدعي پیش نهو اس واسطے که قیاس نسبت نیک چلني مدعي کے هوتا هی اور بار ثبوت اُسکي بدچلني کا ذمه مدعاعلیه کے هی *

اور مثال دوم میں اُصول یهه هی که شوهر یا باپ کو زوجه یا دختر کے ساتهه زنا کا هرجه بمقدار اُس تکلیف رنج کے جو که شوهر یا باپ کو بوجهه فعل مدعاعلیه کے پیدا هوا هو که جس فعل کي وجهه سے مدعي کي خانگي خوشي و راحت میں خلل آیا اور اُسکے خاندان کي عوام میں ذلت هوئي دلایا جاتا هی اور چونکه نوعیت دعوي کي یهه هی تو ظاهر هی که جیسے وقعت اور چال چلن جورو یا بیتي کا تها اُسي کي نسبت سے هرجه دلایا جاتا هی پس اگر مدعاعلیه زاني یهه بات ثابت کر سکے که زوجه یا بیتي جسکے ساتهه زنا کیا هی بدچلن تهي یا یهه که مدعي نے اپني زوجه کو گهر سے نکال دیا تها یا نان و نفقه سے انکار کیا تها تو ایسي شهادت اس دفعه کے موافق قابل ادخال هی کیونکه اگر خانگي خوشي

و راحت جو کہ بوجہہ بیتی یا جورو کے تھي وھي کم تھي تو اُسکے جانے سے جو ھرجہ ھوگا وہ بھي کم ھوگا [۴] *

نسبت مثال تیسري کے واضح رھے کہ اگر چال چلن مدعي ایسا خراب ھو کہ جسکي وجہہ سے مدعاعلیہا مدعي سے شادي نکر سکتي ھو تو عدالت کم ھرجہ دلاویگي *

نسبت تشریح کے واضح رھے کہ لفظ چال چلن میں دو چیزیں شامل کي گئي ھیں ایک شہرت اور دوسرے خاصہ طبیعت *

شہرت و خاصہ طبیعت کسکو کہتے ھیں

خاصہ طبیعت اُن اسباب دلي کو کہتے ھیں کہ جنکي وجہہ سے انسان کو کوئي فعل کے کرنے کي رجحان ھوتي ھی اور پہر عادت اُسکي اُس طرح پر عملدر آمد کرنے کي پڑجاتي ھی *

شہرت اُس خیال اشخاص عام کو کہتے ھیں جو کہ بوجہہ خاصہ طبیعت کے اشخاص غیر کے دل میں قائم ھوتي ھی اور وہ لوگ اُسکي نسبت ایسا خیال کرنے لگتے ھیں پس واضح رھے کہ شرح دفعہ ھذا متعلق دفعہ ھذا سے اور نیز تین دفعات ماقبل سے ھی اور اُسمیں صراحت کے ساتھہ یہہ منع کردیا گیا ھی کہ اُن خاص افعال کي جنسے کہ خاصہ طبیعت یا شہرت ظاھر ھوا ھو شہادت ندي جاویگي اور وجہہ اِسکي یہہ ھی کہ بہت سي تنقیح در تنقیحیں قائم ھو جاتي ھیں - پس دفعات مذکورۂ ماقبل کے موافق گواہ سے سوال یوں ھو سکتا ھی کہ تمہارے علم میں فلاں کا چال چلن عام کیسا ھی اور اُسکي نسبت شہرت کیا ھی - دفعہ ۱۲ - ایکٹ ھذا ھم مضمون دفعہ ھذا ھی اور اس دفعہ کے مقاصد کے لیئے بھي کام آسکتي ھی *

باب اول اس ایکٹ کا جو تعلق واقعات سے متعلق ھی اور اُسمیں صورتیں تعلق واقعات اور قابل ادخال شہادت بیان کي گئي ھیں ختم ھو گیا - لیکن ظاھر ھی کہ قابل ادخال ھونا شہادت کا ایک بات ھی اور وقعت شہادت اور بات ھی یہہ ضرور نہیں کہ سب شہادت جو قابل ادخال قرار دي گئي ھی وہ سب ھم وقعت ھو *

---

[۴] دیکھو دفعہ ۳۴ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۹ع

یہه ایک اُصول مسلمه قانون شہادت کا هی که قابل ادخال قرار دینا کام قانون کا هی اور اُسکي وقعت قائم کرنا راے حاکم پر منحصر هی *

جبکه اس ایکٹ کا مسودہ تیار هوا تها تو ایک الگ دفعه اس مضمون کي قائم کي گئي تهي لیکن اُسکو بوجهه غیر ضروري هونے کے نهیں رکها لیکن اُصول معروف اب بهي ایکٹ هذا سے متعلق هی *

باب ٢ ثبوت

باب اول ایکٹ هذا میں بحث اس امر کي تهي که کون کونسي شہادت داخل هو سکتي هی اور باب هذا میں بحث ثبوت کي هی - شہادت اور ثبوت میں جو فرق هی اُسکا ذکر مقدمه کتاب هذا میں هم کر آئے هیں یعني یہه که شہادت وسیله هی جس سے که واقعه قائم هوتا هی اور ثبوت اُسکا نتیجه هی - پس باب اول میں بحث اُن صورتوں سے تهي جنمیں که واقعات متعلقه قرار پاتے هیں اور اُنکي نسبت شہادت داخل کیجاسکتي هی اور باب هذا میں وقعت اور نوعیت شہادت سے بحث هی گویا که باب اول میں یہه بحث هی که شہادت آسکتي هی یا نهیں اور باب هذا میں یہه بحث هی که اگر آسکتي هی تو اُسکے ساتهه کس طرح پیش آنا چاهیئے *

فصل ٣

واقعات جنکا ثبوت ضروري نهیں هی

واقعات مسلمه عدالت کے ثابت کرنے کي ضرورت نهیں

دفعه ٥٦ کوئي واقعه جسے عدالت وجهه ثبوت میں تسلیم کرے محتاج ثبوت کا نهیں هی *

لفظ جسکا ترجمه بوجهه ثبوت میں تسلیم کرنا کیا گیا هی اور جوڈیشل نوٹس " هی اور اُسکا ترجمه اسطرح پر محض نا کافی اور غلط هی *

جوڈیشل نوٹس کي تعریف ایکٹ هذا میں نهیں هی لیکن جوڈیشل نوٹس اُس واقفیت کو کهتے هیں جو که جج بحیثیت اپنے منصب کے بلا داخل هوئے کسي ثبوت کے کام میں لاوے مثلاً قانون تمادي یا اور کوئي قانون جو اُسکو بوجهه اپنے منصب کے جاننا چاهیئے *

فصل هذا میں صرف دو صورتوں میں ثبوت کي ضرورت نهیں هوتي ایک صورت تو وہ هی جو مندرج هی دفعه ۵۷ میں - اور دوسري وہ هی جو مندرج هی دفعه ۵۸ میں - لیکن اگر عدالت چاهے تو دونوں صورتوں میں ثبوت طلب کر سکتي هی دیکهو فقرہ دفعه ۵۷ و جزو آخر دفعه ۵۸ ایکٹ هذا *

ان دو صورتوں کے سوائے باقي کل صورتوں میں شهادت دیني اور ثابت کرني لازم هی *

دفعه ۵۷ عدالت واقعات مفصله ذیل کو وجهه ثبوت میں تسلیم کریگي :—

واقعات جنکا تسلیم کرنا عدالت پر لازمي هی

(۱) تمام قوانین یا قواعد جو حکم قانون کا رکهتے هوں اور بزمانه حال یا ماضي یا مستقبل کسي جزو برٹش انڈیا میں نافذ هوں *

(۲) قوانین متعلقه عامه خلایق جو پارلیمنٹ کے حضور سے صادر هو چکے هوں

یا آیندہ صادر هوں اور تمام ایکٹ مختص المقام
اور مختص الاشخاص جنکو پارلیمنٹ نے
باین حکم صادر کیا هو که وہ وجهه ثبوت
میں تسلیم کیئے جائیں *

(۳) جناب ملکه معظمه کي فوج
بري یا بحري کے آر تکلس آف وار یعني
قانون جنگي *

(۴) پارلیمنٹ مذکور اور اُس
کونسل کا ضابطه جو واسطے توضیع آئین و
قوانین کے حسب ایکٹ مصدرہ کونسل
هند مقرر کي گئي هو یا اور کوئي قانون جو
اِس باب میں نافذالوقت هو *

تشریح —— ضمن ۲ و ۴ میں لفظ
پارلیمنٹ حاوي معني مفصله ذیل کا هی

۱ — پارلیمنٹ مملکت متحدہ
برتانیه عظمیٰ اور ائرلنڈ
۲ — پارلیمنٹ برتانیه عظمیٰ *
۳ — پارلیمنٹ انگلستان *

۴ — پارلیمنٹ اسکاٹلنڈ *

۵ — پارلیمنٹ آئرلنڈ *

(۵) تخت نشینی اور دستخط فرمانروائی وقت مملکت متحدہ برٹانیہ عظمیٰ اور ایرلینڈ کے *

(۶) تمام مواھیر جو انگریزی عدالتوں میں وجھہ ثبوت میں منظور ھو سکتی ھیں اور مواھیر تمام عدالتہاے برٹش انڈیا کی اور تمام عدالتہاے بیرون برٹش انڈیا کی جو بحکم نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل یالوکل گورنمنٹ اجلاس کونسل کے مقرر کی گئی ھوں اور مواھیر عدالت ھاے ایڈ مرلٹی اور عدالت علاقہ بحری اور نوٹری پبلک کی اور تمام مواھیر جنکو کوئی شخص از روے کسی ایکٹ مصدرہ پارلیمنٹ یا اور ایکٹ یا قانون کے جو برٹش انڈیا میں حکم آئین کا رکھتا ھو مستعمل کرنیکا مجاز ھو *

(٧) تسلط عهده اور نام اور خطاب اور منصب اور دستخط اُن اشخاص کے جو بوقت موجوده کسي سرکاري عهده پر برٹش انڈیا کے کسي جزو میں مامور هوں بشرطیکه اُنکا تقرر اُس عهده پر گزٹ آف اِنڈیا میں یا کسي لوکل گورنمنٹ کے سرکاري گزٹ میں مشتهر هوا هو *

(٨) هر ایسي ریاست یا ایسے بادشاه کي موجودگي اور خطاب اور قومي جهنڈا جسے فرمان فرماے برٹانیه نے تسلیم کیا هو *

(٩) تقسیم زمان اور زمین کي تقسیم جغرافي یعني ممالک وغیره اور تیوهار اور روزه کے ایام اور تعطیلات جو سرکاري گزٹ میں مشتهر هوں *

(١٠) ممالک قلمرو فرمانرواے برٹانیه *

(١١) آغاز اور قیام اور اختتام جنگ کا مابین ملکه معظمه اور کسي اور ریاست یا گروه اشخاص کے *

(۱۲) نام حاکمان اور عہدہداران عدالت اور اُنکے نائبوں اور عہدہ داران ماتحت اور اسسٹنٹوں کے اور نیز تمام عہدہداروں کے جو عدالت کے حکمنامجات کی تعمیل میں مامور ہوں اور تمام ایڈوکیٹ اور اٹرني اور پروکٹر اور وکلاء وغیرہ اشخاص کے جو قانوناً مجاز حاضري عدالت کے یا اُسکے روبرو سوال و جواب کرنے کے ہوں *

(۱۳) قواعد درباب شارع عام * (خشکي یا تري کے [۱]) *

ان تمام صورتونمیں اور تمام اُمور متعلقہ تاریخ عام یا علم ادب یا علوم یا فنون میں عدالت کو جائز ہی کہ کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حوالہ ہوں استمداد کرے *

اگر عدالت سے کوئي شخص استدعا کرے کہ فلان امر واقعہ کو عدالت اپني تجویز میں تسلیم کرے تو اُسے اختیار اِنکار کرنے کا ہی مگر اُس حال میں اور اُسوقت تک کہ وہ شخص ایسي کتاب یا دستاویز

[۱] ترمیم بموجب دفعہ ۵ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

نہ پیش کرے جسکی رو سے عدالت کی دانست میں اُسکا تسلیم کرنا ضروری ہو *

نسبت نمبر ۹ کے واضح رہے کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں مختلف قسم کے سنہ جاری ہیں مثلاً سنہ عیسوی سنہ ہجری سنہ سمت سنہ فصلی سنہ جلوس سنہ بنگلہ وغیرہ یہہ سب جنتری سے عدالت دریافت کر سکتی ہی *

دفعہ ۲۶ قانون تمادی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے موافق تمادی کا حساب گریگوری کلنڈرہ کے موافق ہوگا *

نسبت نمبر ۱۲ کے دیکھو دفعہ ۷ — ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۵ع جسکے موافق وکیل ہونے یا نہونے کے نسبت عدالت کو خود دیکھنا چاہیئے *

نسبت نمبر ۱۳ کے عدالت تاریخ وغیرہ کے معاملات میں خود کتابوں کو دیکھہ سکتی ہی چنانچہ مقدمات میں ہائی کورٹ کلکتہ نے تاریخ مولفہ مستر مل والفنسٹن و دیگر مورخین اور اور کتابوں سے حوالہ کیا تھا ۷ *

اسی طرحپر اصلی کتاب سنسکرت کی انگریزی ترجمہ کا جسکے صحت کی نسبت حلف ہو چکا تھا پریوی کونسل نے شہادت میں داخل ہونا منظور کیا ۸ *

دفعہ ۵۸ کوئی واقعہ کسی ایسے مقدمہ میں ثابت کرنا ضرور نہیں ہی جس میں فریقین یا اُنکے

واقعات مسلمہ فریقین

---

۷ ٹھکرانی داسی بنام بشیشر مکرجی ویکلی جلد ۳ صفحہ ۱۹ نظائر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع اجلاس کامل — و جیمس پل بنام ایسر گھوس ویکلی نمبر خاص صفحہ ۸۲ ۱۳۱ و ۱۲۸

۸ کلکٹر مدھورا بنام موتوراما لنگان وبارپٹی مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۸

مختار بذريعه تحرير دستخطي كے بر وقت سماعت مقدمه تسليم كرنے پر اتفاق كريں يا پيشي مقدمه سے پہلے اسكے تسليم كيئے جانے پر اتفاق كريں يا جو از روے كسي قاعده سوال و جواب مقدمه مجريه وقت كے انكے سوال و جواب سے تسليم كيا هوا متصور هو مگر شرط يهه هى كه عدالت كو اپني راے كے موافق اختيار هى كه بجز اس اقبال كے اور نهج پر واقعات مقبوله كے ثابت كيئے جانے كا حكم دے *

دفعه هذا اس أصول پر مبني هى كه جب فريقين ميں كوئي امر متنازعه فيه نهيں هى تو أسكي نسبت شهادت داخل كرنے سے اوقات عدالت اور خرچ فريقين كيوں ضايع كرنا چاهيئے *

ضابطه ديواني ميں كوئي خاص قاعده نسبت اس امر كے نهيں هى كه فريقين تحريري رضامندي نسبت واقعات كے داخل كريں ليكن جو أمور بيانات تحريري سے قبول هوں أنكي نسبت شهادت دينے كي ضرورت نهيں هى *

دستاويزات جو كه داخل مسل هوئي هوں اور جنكي صحت كي نسبت فريق ثاني نے انكار نه كيا هو واقعات مسلمه حسب منشاء دفعه هذا سمجهي جاوينگي - چنانچه پريوي كونسل نے ايک مقدمه ميں ايسا هي تجويز كيا ٩ اور هائي كورٹ كلكته نے بهي بحواله مقدمه مذكور ايسا هي تجويز كيا ١ *

٩ بي بي ذقي سرو بنام بگلس مورزانڈاين اپيل صفحه ٥٢٤

١ ننن كشور داس مهنت بنام رام جگت راے بنگال جلد ٦ صفحه ٣٩ سمري ضميمه

فيصلجات مذكور دونوں ماقبل اجراء ايكت هذا كے هيں اور دفعه ۹۷ - ايكت هذا كے موافق بخوبي ظاهر هى كه ثبوت دستاويزات كى نسبت دينا چاهيئے *

نسبت اقبال مختار جس ميں كه بهي داخل هى اسقدر لكهنا ضرور هى كه اقبال مختار صرف نسبت واقعات كے مؤثر هى نسبت قانون كے نہيں *

نسبت أمور تنقيح كے عدالت كو خود أمور تنقيح طلب قائم كرني چاهيئيں [۲] وكالت‌نامه سے وكيل كو نسبت تسليم كرنے واقعات كے اختيار هى [۳] ليكن جب تک كه وكالت‌نامه ميں اجازت خاص نہو أسكو كوئي اختيار راضينامه دينے كا نہيں هى اور نه وہ راضينامه موكل پر قابل پابندي هى [۴] ليكن جس وكالت‌نامه ميں ايک عام طور پر اختيار ديا گيا هو تو أس وكالت‌نامه كے ذريعه سے وكيل كو ضابطه ديواني كے بموجب بازدعوي اجازت مقدمه جديد كرنے كا اختيار هى [۵] اور حصر كرنے كا بهي اختيار وكيل كو بلا اجازت خاص موكل كے نہيں هى [۶] اور اسي طرح پر جزو دعوي كے واگذاشت كرنے كا بهي اختيار وكيل كو بلا اجازت موكل كے نہيں هى [۷] *

---

۲ جودها كنور بنام بابو گوري بيجناتهه پرشاد ۱۰ اگست سنه ۱۸۶۶ع مندرجه انڈين جورِست صفحه ۳۶۵

۳ خواجه عبدالغني بنام گررمتي ديبي ويكلي جلد ۹ صفحه ۳۷۵ و كنور نراين سنگهه بنام سري‌ناتهه متر ويكلي جلد ۹ صفحه ۴۸۵ وكالي كلند پوتا چارج بنام گري بالا ديبي ويكلي جلد ۱۰ صفحه ۳۲۴ وماتا دئي راے بنام مادهو سدهن سنگهه ويكلي جلد ۱۰ صفحه ۳۹۳

۴ برهمه سنگهه بنام پرتهي رام منفصله هائي‌كورت شمال و مغرب مورخه

۵ رام نلرو راے بنام كلكٹر بير بهوم ويكلي جلد ۵ صفحه ۸۱ نظاير ديواني مسماة حق‌النساء بنام بلديو وغيره منفصله هائي كورت شمال و مغرب مورخه

۶ شيخ عبدالسبحان چودهري بنام شب‌كر شيودين بنگال جلد ۳ صفحه ۱۵

فصل ۴ — شهادت زباني

یہہ وہ شہادت هی جسکو اوپر هم شخصي لکهه آئي هیں اور اسکي وقعت دو امر پر منحصر هی *

اول — نوعیت شہادت پر *

دوم — وقعت صداقت بیان کنندہ پر یعني اسپر که شاهد سچ بولتا هی یا جهوتهه *

دفعه ٥٩ تمام واقعات بجز مضامین دستاویزات کي شهادت زباني کے ذریعه سے ثابت کیئے جا سکتے هیں *

اثبات واقعات بذریعه شهادت لساني

اس دفعه کي الفاظ صریح اور صاف نہیں اور بادي‌النظر میں معلوم هوتا هی که جب کبهي کوئي واقعه ایک دفعه دستاویز میں بیان هو جاوے تو پهر اُس واقعه کي نسبت شهادت بغیر خود اُس دستاویز کے نهیں گذر سکتي لیکن واقعات مندرجه دستاویز میں اور مضمون دستاویز میں فرق هی مثلاً اگر کوئي واقعه کسي خط میں بیان هوا هو اور یہه منظور هو که صرف اُس واقعه کا وقوع پذیر هونا ثابت کیا جاوے تو کچهه ضرور نہیں که وہ خط جسمیں وہ واقعه بیان هوا پیش کیئے بغیر وہ واقعه ثابت نکیا جاوے جیسا که تشریح ۳ و تمثیلات (د) و (ہ) دفعه ۹۱ سے ظاهر هی لیکن اگر یہه ثابت کرنا منظور هو که فلاں خط میں یہه واقعه بیان هوا تها تو شهادت اس امر کي که در حقیقت اُس خط میں وہ واقعه تحریر هوا نه لیجاویگي جب تک که وہ خط پیش نه کیاجاوے یا وہ صورتیں نه موجود هوں جنکا ذکر دفعه ٦٥ میں هی علاوہ اسکے جن صورتوں میں دستاویزات کے مضامین کي نسبت درجه دوم کي شهادت جائز هی اُن صورتوں میں شهادت لساني گذر سکتي هی مثلاً بیانات تحریري و تقریري اشخاص مندکرہ دفعه ۳۲ — اور جبکه دفعه ٦٥ کي شرایط صادق هو جاویں تب

دفعہ ۶۳ — ایکٹ هذا ضمن ۵ کے موافق لساني شہادت لیجا سکتي هی نسبت دستاویزات کے دفعات ۶۴ و ۹۱ — ایکٹ هذا منعہ أنکي شرحوں کے قابل ملاحظہ هیں *

دفعہ ۶۰ شہادت زباني تمام صورتوں میں جو کچھہ کہ وہ هوں بلا واسطہ هوني چاهیئے یعني —

شہادت لساني بلا واسطہ هوني چاهیئے

اگر نسبت ایسے واقعہ کے هو جسے دیکھہ سکتے هیں تو لازم هی کہ وہ شہادت شہادت ایسے گواہ کي هو جو یہہ کہے کہ میں نے اُس واقعہ کو دیکھا *

اگر نسبت ایسے واقعہ کے هو جسے سن سکتے هیں تو وہ شہادت ایسے گواہ کي شہادت هوني چاهیئے جو یہہ کہے کہ میں نے اُس واقعہ کو سنا *

اگر نسبت ایسے واقعہ کے هی جو کسي اور حس سے یا اور کسي طور پر محسوس هو سکتا هی تو وہ شہادت ایسے گواہ کي هوني چاهیئے جو یہہ کہے کہ جسنے

اُسکو اُسي حس سے یا اُسي طور پر محسوس کیا *

اگر نسبت کسي راے یا ایسي وجوہ کے هو جنکي بناء پر وہ راے قائم کي جائے تو چاهیئے کہ وہ شهادت ایسے شخص کي هو جو اُن وجوہ پر ایسي راے رکهتا هو *

مگر شرط یہہ هی کہ جو راے ماهرین نے ایسے رسالہ میں ظاهر کي هو جو عموماً فروخت کے لیئے هو اور وجوہ جنکي بناء پر وہ راے قائم کي گئي هو جائز هی کہ اگر مصنف فوت هو گیا هو یا پایا نہ جاتا هو یا شهادت دینے کے ناقابل هو گیا هو یا بغیر ایسي تاخیر یا صرف کے جسے عدالت نامناسب تصور کرے طلب نکیا جا سکتا هو تو اُس رسالہ کے پیش کرنے سے ثابت کي جائیں *

نیز شرط یہہ هی کہ اگر شهادت زباني نسبت وجود یا حالت کسي شی مادي کے بجز دستاویز کے هو تو عدالت کو جائز هی

کہ اگر مناسب جانے تو اُس شی مادّی کو معائنہ کے لیئے پیش کرنے کا حکم دے *

دفعہ ہذا اُس اُصول نمبر ۲ مندرجہ مقدمہ شرح کتاب ہذا پر مبنی ہی یعنی اس پر کہ :—

,, اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی شہادت داخل کرنی چاہیئے ،، اور اُسکی نسبت مقدمہ میں ذکر ہوچکا ۷ تین پہلی صورتیں متعلق ہیں واقعات سے اور چوتھی صورت رائے سے متعلق ہی جسکا ذکر دفعات ۴۵ و ۴۶ — ایکٹ ہذا میں ہوچکا ہی ۸ *

نسبت شرط اول کے واضح رہے کہ دفعہ ۳۲ — ایکٹ ہذا میں جس میں کہ آٹھہ صورتیں بیانات اشخاص متوفی وغیرہ کی قابل ادخال قرار دی گئی ہیں مگر اُن آٹھوں میں سے کوئی صورت ایسی نہیں ہی کہ جسمیں ماہر متوفی وغیرہ کی شہادت (جبکہ وہ شرایط صادق آویں جنکا ذکر فقرہ اول دفعہ ۳۲ — ایکٹ ہذا میں مندرج ہی) ۹ قابل ادخال ہو حسب دفعہ ہذا شہادت رائے ماہر کی جو کہ خود بطور گواہ کے طلب نہیں ہوا ہی لیجاسکتی ہی — بار ثبوت اس امر کا کہ جس ماہر کی رائے داخل شہادت کرنی منظور ہی اُسپر چاروں میں سے کوئی شرط صادق آتی ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جوکہ اُسکو داخل کرنا چاہتا ہی ۱ *

شرط دوم متعلق اُس شہادت مادّی کے ہی جسکا ذکر مقدمہ کتاب ہذا میں ہم بتشریح و تصریح تمام کرچکے ہیں *

---

۷ دیکھو صفحہ ۸

۸ دیکھو صفحہ ۱۵۰ سے ۱۵۳ تک

۹ دیکھو صفحہ ۱۴۷ و ۱۴۸ و شہرہ بمقابلہ صفحہ ۹۸ *

۱ دیکھو دفعہ ۱۰۴ *

فصل ۵ شہادت دستاویزی

دفعہ ۶۱ جائز ہی کہ مضامین دستاویزات بذریعہ شہادت اصلی یا منقولی کے ثابت کیئے جائیں *

اثبات مضامین دستاویزات

دفعہ ہذا حکمی نہیں بلکہ مطیع ہی دفعہ ۶۴ اور دفعہ ۹۱ کی اور اختیاری ہی *

دفعہ ۶۲ شہادت اصلی سے مراد فی نفسہ دستاویز ہی جو کہ عدالت کے معائنہ کے لیئے پیش کی جائے *

شہادت اصلی اسکو کہتے ہیں

تشریح ۱ — جب کسی دستاویز کے کئی حصے ہوں ہر حصہ اُسکا شہادت اصلی ہی *

جب کوئی دستاویز بہ تحریر مقابل تکمیل پائے اور ہر تحریر مقابل کی تکمیل صرف ایک یا منجملہ چند فریق کے بعض نے کی ہو تو ہر تحریر مقابل بمقابلہ اُن

فریق کے جنهوں نے اُسکي تکمیل کي هو شهادت اصلي هی *

تشریح ۲ — جب چند دستاویزات ایک هي عمل سے طیار کي گئي هوں جیسے که عمل چهاپه سیسه یا چهاپه سنگین یا عکس سے اُتارنیکا تو هر ایک اُنمیں سے واسطے مضامین مندرجه باقي کے شهادت اصلي هی مگر جس حال میں که وه سب نقلیں ایک هي اصل کي هوں تو وه اصل کے مضامین کے واسطے شهادت اصلی نهیں هیں*

تمثیل

ایک شخص کي نسبت ثابت کیا گیا که اُسکے پاس چند قطعات اعلامنامه هیں جو سب ایک هي وقت میں ایک هي اصل سے چهاپے گئے تهے هرایک اُنمیں سے واسطے مضمون مندرجه دوسرے کے شهادت اصلي هی لیکن اصل کے مضامین مندرجه کے واسطے اُنمیں سے کوئي شهادت اصلي نهیں هی *

دفعه ۶۱ میں واضعان قانون نے دو طرح ثبوت مضامین دستاویزات کے بیان کیئے هیں اور اِس دفعه میں تعریف شهادت اصلي کي بیان کي

ہی اور دفعہ ۶۳ — میں تعریف شہادت نقلی کی بیان کی ہی — الکے سوا اور الفاظ کی تعریفات فصل اول میں دفعہ ۳ و ۴ میں بیان کیگئی ہیں لیکن ان الفاظ کی تعریفات یہاں بیان کرنی مناسب سمجھیں گئیں *

اقسام طریقہ تحریر دستاویزات

واضح رہے کہ دستاویزات تین طرح پر لکھی جاسکتی ہیں :—

اول — جبکہ صرف ایکہی ہی تحریر ہو اور اس صورت میں حسب متن دفعہ ہذا سوائے اسکے اور کوئی شہادت اصلی نہیں ہی *

دوم — جبکہ دو مختلف تحریروں کے ذریعہ سے ایک ہی عبارت ادا کیجاوے اور ہرایک پر دستخط کل تکمیل کنندگان کے ہوں اس صورت میں ہر دستاویز کو دوسرے کا مثنی کہہ سکتے ہیں اور اُنمیں سے ہرایک حسب فقرہ اول دفعہ ہذا شہادت اصلی ہی *

سوم — جبکہ دو دستاویزیں ہم مضمون جس سے کہ فریقین پابند ہوں الگ الگ لکھی جاویں اور ایک پر ایک فریق کے دستخط ہوں اور دوسری پر دوسرے فریق کے تو اُس صورت میں حسب فقرہ دوم تشریح اول جس شخص کے دستخط ہیں اُسکے مقابلہ پر شہادت اصلی ہی اور دوسرے فریق کے مقابلہ پر جس کے دستخط نہیں ہیں شہادت نقلی ہی — جیسا کہ ضمن ۴ دفعہ ۶۳ کی عبارت سے اور نیز تشریح اول و دوم دفعہ ۹۱ سے ظاہر ہوگا *

نسبت تشریح دوم دفعہ ہذا کے واضح رہے کہ چھپی ہوئی نقلوں کو اس وجہہ سے بہ نسبت ہاتھہ کے لکھے ہوئے کے زیادہ وقعت دی گئی ہی کہ دستی دستاویزات میں ممکن ہی کہ کاتب نے غلطی کی ہو یا قصداً کچھہ بنادیا ہو لیکن چھاپہ وغیرہ میں جوکہ کل کے ذریعہ سے نقلیں اُترتی ہیں یہہ ممکن نہیں *

اس قسم کی شہادت زیادہتر مستعمل ہوتی ہی نالشات ازالہ حیثیت عرفی میں جوکہ اخبار میں درج ہوں تو ہر پرچہ اخبار ایک دوسرے کے مضمون کی شہادت اصلی ہی جبکہ مالک اخبار مدعاعلیہ ہو کیونکہ وہ ذمہ دار اُن بیانات کا ہی جوکہ اُسکے اخبار میں نکلے ہیں — لیکن (جیسا کہ

جزو اخير اس تشريح سے معلوم هوتا هى) اگر مقصود يهه هو كه مضمون اُس تحرير كا ثابت كيا جاوے جوكه كسي شخص كي لكهي هوئي هو اور پهر اخبار ميں چهپي هو تب يهه چهپا هوا كاغذ شهادت اصلي اس دستاويز كي نهيں هى بلكه اصل مدعاعليه كے هاتهه كا لكها هوا كاغذ شهادت اصلي هى اور چهپا هوا اخبار شهادت نقلي *

نسبت اس بحث كے كه كون كونسي شهادت كن كن صورتوں ميں داخل هوسكتي هى ديكهو دفعات ٦٤ و ٦٥ و ٩١ — ايكت هذا *

دفعه ٦٣ شهادت منقولي مشعر معني اور حاوي اُمور مفصله ذيل كي هى :—

شهادت نقلي كسكو كهتے هيں

(١) نقول مصدقه جو بموجب اُن احكام كے كه ايكت هذا ميں بعد ازيں مندرج هيں حواله كي جائيں *

(٢) نقول جو اصل سے بذريعه كل كي تركيبات كے كي جائيں اور وہ تركيبات في نفسه تيقن صحت نقل كا كرتي هوں اور وہ نقول جنكا مقابله ان نقول سے كيا گيا هو *

(٣) نقول جو اصل سے كي گئي هوں يا اُسكے ساتهه اُن كا مقابله كرليا گيا هو *

(۴) دستاویزات کي تحریرات مقابل (جیسے پٹہ و قبولیت وغیرہ) بمقابلہ اُن فریق کے جنہوں نے اُن کي تکمیل نہ کي ہو *

(۵) زباني بیان کسي دستاویز کے مضامین کا ایسے شخص کا کیا ہوا جس نے کہ خود اُس کو دیکھا ہو *

تمثیلات

(الف) ایک نقل عکسي کسي اصل کي اُس اصل کے مضامین مندرجہ کي شہادت منقولي ہی گو کہ اُن دونوں کا مقابلہ نہ کیا گیا ہو مگر ثابت ہونا اِس بات کا شرط ہی کہ جس شی کا عکس لیا گیا وہ اصل تھي *

(ب) نقل جو کہ کسي خط کي ایسي نقل سے مقابل کرلي گئي ہو جو نقل کرنے کے آلہ سے طیار کي گئي ہی وہ اُس خط کے مضامین کي شہادت منقولي ہي مگر بشرط ثابت ہونے اِس امر کے کہ نقل جو نقل کے الہ سے طیار کي گئي وہ اصل سے کي گئي تھي *

(ج) جو نقل کہ ایک نقل سے کي جاے مگر من بعد اصل کے ساتھہ اُسکا مقابلہ کرلیا گیا ہو وہ شہادت منقولی ہی مگر جس نقل کا کہ اصل سے مقابلہ نہ کیا گیا ہو وہ اصل کي شہادت منقولي نہیں ہی گو کہ جس نقل سے اُسکي نقل ہوئي اُسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا ہو *

(د) زباني بیان کسي نقل کا جسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا هو اور زباني بیان کسي اصل کي نقل عکسي کا یا ایسي نقل کا جو بذریعہ الہ کے کي گئي هو شہادت منقولي اصل کي نہیں هی *

اِس دفعه میں تعریف شہادت نقلي کي بیان کي گئي هی اور اُسکي پانچ تقسیمیں کي گئي هیں *

نسبت نمبر اول کے دیکھو دفعه ۷۶ سے ۷۹ تک اِس قسم کي نقول کي نسبت ایک قیاس قانوني صحت کا قائم کیا گیا هی *

نسبت نمبر دوم کے واضح رهے که اُن نقول سے جنکا ذکر اس نمبر میں هی اس قسم کي چیزیں مراد هیں جنکا ذکر تمثیل الف میں هی یعني اگر یہه ثابت هو جاوے که ایک فوتو گراف لیا گیا هی تو وہ اصل کي شہادت نقلي تصور هوگي اور نیز ایسے فوتو گراف جو اُس نقل سے پھر نقل اُتاري گئي اور اُسکا مقابلہ هوگیا هو تو وہ بھي اصل کي نقلي شہادت خیال کیجاویگي اور وہ نقل النقل قرار پاکر ناقابل ادخال نه تصور کیجاویگي جیسا که تمثیل (ب) سے ظاهر هی *

نسبت نمبر سوم کے واضح رهے که اُس میں اُن نقول کا ذکر هی جو که اصل سے نقل اُتار کر مقابلہ کي گئي هوں تو ایسي صورت میں وہ نقلي شہادت اصل کي کہلاوینگي اور نقل کنندہ کي شہادت درکار هوگي تمثیل (ج) اس سے متعلق هی - لیکن یہه امر که یہه نقل اصل کي ٹھیک نقل هی کوئي ثبوت اسکا نہیں که اصل ٹھیک تھي اور اُسپر اُس شخص کے دستخط تھے یا اُسنے لکھا تھا جسکي نسبت بیان هی [۲] *

نسبت نمبر چہارم کے دیکھو فقرہ دوم تشریح اول دفعه ٦۲ جس سے معلوم هوگا که ایک هي دستاویز اُس شخص کے مقابلہ پر جسکے دستخط هیں شہادت اصلي هی اور اُسکے مقابلہ میں جسکے دستخط نہیں هیں شہادت نقلي هی اس ضمن کے لیئے کوئي تمثیل نہیں دي گئي *

نسبت نمبر پنجم ــــ کے اس ضمن سے تمثیل (د) متعلق هی *

۲ رام جادو گنگولي بنام لکھي نراین منقول ویکلي جلد ۸ صفحه ۲۸۹

واضح رهے که اس دفعه میں صرف نقلي شهادت کي تعریف بیان کي گئي هی اور نسبت اُسکے قابل ادخال یا ناقابل ادخال هونے کي کچهه نهیں هی لیکن دفعه ۶۴ و ۶۵ و ۹۱ - اس مضمون سے متعلق هیں *

دفعه ۶۴ لازم هی که دستاویزات بذریعه شهادت اصلي کے ثابت کیجائیں بجز اُن حالات کے جنکا بیان قانون هذا میں بعد ازیں کیا جاتا هی *

اثبات دستاویزات بذریعه شهادت اصلي

یهه دفعه صریح طور پر مبني هی اصول دوم قانون شهادت پر جسکا ذکر بوضاحت شرح هذا کے مقدمه میں هو چکا هی یعني " اعلی سے اعلی درجه کي شهادت جو بهم پهنچ سکے داخل کرني چاهیئے " کیونکه نسبت مضامین دستاویز کے تجربه سے یهه ثابت هو گیا هی که معتبر سے معتبر گواه کے بیان پر وه بهروسه نهیں هو سکتا جو که خود دستاویز پر هو سکتا هی اس وجهه سے که اگر گواه کي صداقت میں کچهه شک نه هو تو اُسکے حافظه پر همیشه اعتبار نهیں هو سکتا اور ممکن هی که نهایت عزت دار شخص غلط اظهار دے اور اُسکو خود معلوم نه هو که میں نے غلط اظهار دیا هی - اسي اصول پر حکام پریوي کونسل نے بارها یهه تجویز کیا هی که جب کبهي شهادت لساني آپس میں نقیض هوں تو شهادت دستاویزي اصل رهنما هی که جس سے سچ حال معلوم هوتا هی [۳] *

واضح رهے که مقدمه شرح هذا میں اقسام شهادت کا ذکر هوچکا هی یعني شهادت مادي اور شهادت دستاویزي اور شهادت لساني *

جس ترتیب سے ان اقسام کا ذکر هوا هی اُسي ترتیب سے اُنکي وقعت قائم کرني چاهیئے یعني یهه که سب سے اعلی درجه کي شهادت شهادت مادي هی مثلاً ایک شخص مرده کي لاش به ثبوت اُسکي وفات کے اُسکے بعد شهادت دستاویزي یعني وه دستاویز جسمیں نسبت وفات شخص

[۳] مسماة امام باندي بنام هرگوبند گهوس هورزاتدین اپیل صفحه ۲۰۳ — و اوري سنگهه بنام هیرا لال سیدة بنگال جلد ۲ صفحه ۸ پریوي کونسله

مذكور كے تحرير هوني وقعت هى أسكے بعد تيسرے درجه پر بيانات اشخاص جنكے سامنے وه شخص مرا قابل اعتبار هيں — اسي طرح پر بيانات گواه سے بڑه كر دستاويزي شهادت كي وقعت سے زياده اشخاص كي عملدرآمد پر بهروسا هو سكتا هى چنانچه حكام پريوي كونسل نے يهه تجويز كيا كه عملدرآمد اشخاص أنكے الفاظ سے زياده معتبر هى [۴] *

اس دفعه ميں لفظ دستاويز سے مراد مضمون دستاويز نهيں هى كيونكه اگر هر واقعه كي نسبت جسكو كه ايك دفعه كسي دستاويز ميں بيان كيا هو شهادت بغير دستيابي اصل دستاويز كے نه ليجاتي تو بهت سے واقعات جنكا ذكر اتفاقي طور پر خطوط اور رقعهجات ميں هو جاتا هى بلا پيشي أن خطوط و رقعجات كے اور بدون أن حالات كے جنكا ذكر دفعه ۶۵ ميں هى كسي قسم كي شهادت سے ثابت نهو سكتي مثلا زيد نے اپنے دوست عمرو كو ايك خط لكها جسميں يهه بيان كيا كه ميرے يهاں ايك بيتا پانچويں رمضان كو پيدا هوا اور أسكا نام بكر ركها هى — بعد انقضاے مدت دراز كے ايك مقدمه ميں بكر كي عمر كي نسبت بحث پيدا هوئي پس في نفسه بكر كي پيدايش كي نسبت خط لكها جانا مانع ادخال اور قسم كي شهادت كا نهيں هى [۵] اور فريقين مقدمه هر قسم كي شهادت بلا لحاظ مضمون دفعه ۶۴ كے داخل كر سكتے هيں ليكن اگر فريقين ميں سے كسيكو بغرض مسئله اقبال بالنسب يا اور كسي غرض كے يهه ثابت كرنا منظور هو كه زيد نے اس مضمون كا خط لكها تها تو وه خط البته دستاويز حسب منشاء دفعه هذا كے هى اور اقبال زيد كا (نسبت نسب بكر كے جو كه خط ميں مندرج هى) بلا خط كے پيش هوئے يا بلا أن شرايط كے جنكا ذكر دفعه ۶۵ ميں هى ثابت نهيں هو سكتا — اسي طرح پر اگر نالش اس بات كي هو كه مدعاعليه نے كسي اخبار ميں كچهه الفاظ تهتك آميز نسبت مدعي كے چهاپے هيں تو اصل اخبار پيش كرنا چاهيئے يااگر كسي خاص شخص كي نسبت هتك عزت كي نالش هو تو أس تحرير كو خود پيش كرنا چاهيئے اور سواے أن حالات كے جنكا ذكر دفعه ۶۵ ميں هى أس عبارت كي نسبت شهادت نهيں ليجا سكتي ليكن اگر بلا لحاظ وجود

---

۴ پوزن مانند چودهري بنام قتانند ساه بنگال جلد زائد اجلاس كامل صفحه ۳

۵ ديكهو تشريح ۳ دفعه ۹۱ — ايكت هذا

دستاویز کے اُس واقعہ کا ثبوت دینا منظور ہو جسکا ذکر دستاویز میں ہی تو شہادت دیجا سکتی ہی سواے دفعہ ۹۱ کے مثلاً طے ہونا حساب کا مابین دو فریقوں کے بلا داخل کیئے بہی کہاتہ کے ثابت کیا جاسکتا ہی *

متن دفعہ ہذا میں ان الفاظ سے کہ ,, بجز اُن حالات کے جنکا ذکر قانون ہذا میں بعد از ایں کیاجاتا ہی ,,

صاف مقصد واضعان قانون کا معلوم نہیں ہوتا اور ترجمہ جو کہ گورنمنٹ نے مشتہر کیا ہی اس میں لفظ ,, بیان کیا جاتا ہی ,, ٹہیک ترجمہ انگریزی کا نہیں ہی ترجمہ یوں ہونا چاہیئے ,, بجز اُن حالات کے جنکا ذکر قانون ہذا میں بعد ازیں ہوا ہی ,, —

ان حالات سے صریح طور پر اشارہ ہی دفعہ ۶۵ سے اور ظاہرا استثناء اول و دوم و تشریح سوم دفعہ ۹۱ ایکٹ ہذا سے *

دفعہ ۶۵ جایز ہی کہ شہادت

> وہ صورتیں جن میں کہ دستاویزات کی شہادت نقلی گذر سکتی ہی

منقولی بابت وجود یا حالت یا مضامین مندرجہ دستاویز کے صورت ہاے مفصلہ ذیل میں ادا کی جائے :—

(الف) جب کہ اصل کی نسبت ثابت کیا جاوے یا معلوم ہوتا ہو کہ وہ قبضہ یا اختیار میں اشخاص مفصلہ ذیل کے ہی *

ایسے شخص کے جس کے مقابلہ میں دستاویز کا ثابت کیا جانا مطلوب ہی —

ایسے شخص کے جو عدالت کے حکمنامه کي رسائي یا اطاعت سے باهر هی—
ایسے شخص کے جو قانوناً اُس کے حاضر کرنے پر مجبور هے—

اور ان سب صورتوں میں بعد اطلاعنامه متذکرہ دفعه ٦٦ کے وہ اُس کو نهیں پیش کرتا هی *

(ب) جب که وجود یا حالت یا مضامین مندرجه اصل کي نسبت ثابت هوچکا هو که بذریعه تحریر کے اُس شخص نے جس کے مقابله میں وہ ثابت کي گئي یا اس کے قایمقام حقیت نے اس کو تسلیم کیا هی *

(ج) جس حال میں که اصل تلف یا گم هوگئي هو یا وہ فریق جو اسکے مضامین کي شهادت دیا چاهتا هی کسي ایسي وجهه سے جو اُس کے قصور یا غفلت سے نه پیدا هوئي هو وقت مناسب کے اندر نهیں پیش کرسکتا *

(د) جب که اصل اس قسم کي هو که اُس کو بآساني اُس کي جگهه سے نه هٹا سکتے هوں *

(ﮦ) جب که اصل ایک دستاویز سرکاري بحسب معني قرار دادہ دفعه ٧٤ کے هو *

(و) جس حال میں که اصل ایسي دستاویز هو جسکي نقل مصدقه کو ازروے ایکٹ هذا یا کسي اور قانون نافذ برٹش انڈیا کے شهادت میں پیش کرنے کي اجازت هو *

(ز) جبکه اصل مشتمل چند حسابات یا اور کاغذات پر هو جنکو عدالت بسهولت معائنه نکر سکتي هو اور امر ثبوت طلب عام نتیجه اُس تمام مجموعه کا هو *

صورتهاے (الف) و (ج) و (د) میں شهادت منقولي مضمون دستاویز کي منظور هو سکتي هی *

صورت (ب) میں اقبال تحریري منظور ہو سکتا هی *

صورت (٥) یا (و) میں نقل مصدق دستاویز کي قابل منظوري هی لیکن اور کسي قسم کي شہادت منقولي قابل منظوري نہیں هی *

صورت (ز) میں نسبت نتیجه عام دستاویزات کے ہر شخص جسنے اُنکا معائنه کیا ہو اور ایسي دستاویزات کے معائنه کرنے کي مہارت رکھتا ہو اداے شہادت کر سکتا هی *

اس دفعه میں وہ صورتیں بیان ہوئي هیں جنمیں شہادت نقلي نسبت وجود یا حالت یا مضامین دستاویز کے سواے خود اُس دستاویز کے منظور ہو سکتي هی *

سات صورتیں جائز رهنے شہادت نقلي کے به ثبوت وجود یا حالت یا مضمون دستاویز کے بیان کي گئي هیں لیکن ہر صورت میں ہر قسم کي شہادت نقلي داخل نہیں ہو سکتي بلکه اُس تصریح کے موافق جسکا ذکر جزو آخر دفعه هذا میں مندرج هی شہادت نقلي داخل ہوني چاهیئے *

چونکه یهه دفعه ایک نہایت مقدم دفعه هی اور اُس میں کل اُن صورتوں کا حاوي طور پر بیان هی جنمیں شہادت نقلي نسبت وجود یا حالت یا مضمون دستاویز کے داخل ہو سکتي هی هم ایک شجرہ پیش کرتے هیں جس سے مضمون دفعه هذا سمجهه میں آویگا اور نیز تحصیل کننده کو مضمون دفعه بآساني یاد ہو جاویگا *

واضح رهے که هر حال میں بار ثبوت اس امر کا که دستاویز کي شہادت نقلي گذر سکتي هی ذمه اُس شخص کے هی جو که اُسکو گذرانا چاهے ۲ اور اسلیئے اُسکو یہه ثابت کرنا چاهے که دستاویز به قبضه فریق مخالف میں هی — دستاویز کا کسي دوسري عدالت میں داخل هونا کافي وجهه قابل ادخال کرنے نقلي شہادت کي نہیں هی لیکن جبکه یہه ثابت کردیا جاوے که اصلي دستاویز پر جسپر مدعي اپنا دعوي مبني کرتا هی قبضه میں مدعاعلیه کے هی اور مدعاعلیه اصل دستاویز بروقت پیش نکرے تو نقل اصل دستاویز کي (جو که ایک مثل مقدمه سابق میں بر وقت واپسي اصل دستاویز کے حسب ضابطه چهوڑ دي گئي تهي) قابل ادخال تصور هوگي ۷ *

نسبت تلف هونے دستاویز کے یہه لازم هی که کچهه ثبوت اس بات کا دیا جاوے که کبهي اصل موجود تهي ورنه شہادت نقلي نه لیجاویگي چنانچه شہادت نقلي نسبت مضمون ایک ڈگري کے جسکے صادر هونے کا کافي ثبوت نه تها نامنظور هوئي ۸ — اور پهر اِس بات کا ثبوت دینا چاهیئے که وہ تلف هوگئي ۹ پریوي کونسل نے ایک مقدمه میں یہه تجویز کیا که جب تک که کافي ثبوت اس امر کا ندیا جاوے که اصل دستاویز کي نسبت اُن جگهوں پر جہاں که اُسکا هونا غالب تها تلاش کامل کي گئي تهي شہادت نقلي قابل ادخال نہیں هو سکتي ۱ *

اور ایک اور مقدمه میں جس میں که بیان یہه تها که تمسک کو چوهوں نے کتر ڈالا اور پرزے پیش کیئے گئے تهے مگر کوئي ثبوت اس کا نه تها که وہ پرزے اُس اصل تمسک کے تهے تو پریوي کونسل نے یہه تجویز کیا که شہادت نقلي داخل نہیں هو سکتي اور ڈگري عدالت ماتحت

۶ دیکهو صفحه ۱۰۴ تمثیل (ب) ایکٹ هذا

۷ مقبول علي بنام سري متي منذ بي بي بنگال جلد ۳ صفحه ۵۴ دیواني

۸ مفیض الدین بنام مهر علي ویکلي جلد ۱ صفحه ۲۱۲ دیواني

۹ ایش چندر چودهري بنام بهوب چندر چودهري ویکلي جلد ۵ صفحه ۲۱ دیواني

۱ میر اسد الله بنام بي بي اماَمن مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحه ۳۱

کي جو بر بناء تمسک کے تھي منسوخ کردي - [٢] ليکن جبکہ ثبوت کافي لکھے جانے تمسک اور اُسکے کھوئے جانے کا دیا جاوے تو عدالت کو لازم ھی کہ شہادت نقلي داخل کرے اور یہہ ضرور نہیں کہ تمام گواھان نسبت مضمون دستاویز گواھان حاشیہ ھوں [٣] *

نسبت ضمن (د) کے — اِس سے مراد کتبہ نشانات وغیرہ ھیں *

ضمن (و) میں دفعات ٧٦ و ٧٨ سے اشارہ ھی *

ضمن (ز) کے ساتھہ دفعہ ١٨١ — ایکٹ ٨ سنہ ١٨٥٩ع پڑھني چاھیئے *

بعض صورتیں ایسي واقع ھوتي ھیں کہ دستاویز اصلي دو صورتوں کي وجھہ سے پیش نہیں ھوتیں چنانچہ ایک مقدمہ میں مثل ضلع سے ھائي کورٹ کلکتہ کو جاتے ھوئے راہ میں تلف ھو گئي عدالت مذکور نے تمام اُن کاغذات کي جن سے مثل مرتب تھي شہادت نقلي لینے کي اجازت دي [٤] *

اور ایک اور مقدمہ میں بوجھہ تلف ھو جانے ڈگري کے ایام غدر میں ڈگریدار کو بر بناء ڈگري تلف شدہ کے واسطے ما بقي اپنے زر ڈگري کے نالش کرنے کي اجازت ملي اور بناء مخاصمت تاریخ تلف ھونے ڈگري کي قرار پائي [٥] *

ایک مقدمہ میں جس میں کہ ڈگري تلف ھو گئي تھي اور ڈگریدار نے اجرا کي درخواست دي اور محکمہ اجراے ڈگري سے اُسکو مقدمہ نمبري کي ھدایت ھوئي عدالت ھائي کورٹ شمال و مغرب نے یہہ تجویز کیا کہ محکمہ اجراے ڈگري میں عدالت ماتحت کو لازم تھا کہ نسبت وجود

---

٢ سید عباس علي بنام مادہو رامي روسي مورزانڈین اپیل جلد ٣ صفحہ ١٥٦

٣ سید لطف اللہ بنام ممات نصیباً ویکلي جلد ١٠ صفحہ ٢٣ دیواني — و روپہن چودھري بنام رام لعل سرکار ویکلي جلد ١ صفحہ ١٢٥ — و سکھورام ٹھکلہ بنام رام لال ٹھکل ویکلي جلد ٩ صفحہ ٢٣٨

٤ بابو گرو دیال سنگھہ بنام درباري لال تیواري ویکلي جلد ٧ صفحہ ١٨ دیواني و بنواري لال بنام مسٹر جیمس ولایک ویکلي جلد ٨ صفحہ ٣٨

٥ راے مادہو بنام ھردیال سنگھہ ویکلي جلد سنہ ١٨٦٤ع صفحہ ٣٠١

یا عدم وجود ڈگري کے تجویز کرتي اور عدالت محکمہ اجراے ڈگري کے حکم سے کوئي عدالت اُسکي سماعت نہیں کر سکتي [٦] *

دفعہ ھذا فوجداري اور دیواني دونوں سے متعلق ھی *

ایک قسم کي دستاویز تحریري کي نسبت مطلق شہادت نقلي کسي قسم کي نہیں گذر سکتي یعني جبکہ وہ دستاویز اقرار یا وعدہ حسب دفعہ ۲ – ایکت ۹ سنہ ۱۸۷۱ع قانون تمادي کے ھو لیکن اُسکي تاریخ کي نسبت شہادت گذر سکتي ھی الا یہہ حکم خاص بوجہہ منشاء قانون کے ھی اور قاعدہ عام مندرجہ دفعہ ٦٥ سے ایک مستثنیٰ ھی *

دفعہ ٦٦ شہادت منقولي مضامین

قواعد نسبت دینے اطلاع قانوني واسطے پیشي دستاویزات

دستاویزات کي جنکا ذکر دفعہ ٦٥ کي ضمن (الف) میں آیا ھی نہ دي جائیگي اِلا اُس حال میں کہ جو شخص ایسي شہادت منقولي دیا چاھتا ھو وہ پیشتر اُس فریق کو جسکے قبضہ یا اختیار میں وہ دستاویز ھی [[٧] یا اُسکے وکیل یا اٹرني کو] اطلاع معینہ قانون واسطے اُسکے پیش کرنے کے دے چکا ھو اور جس حال میں کہ کوئي اطلاع قانون کي رو سے معین نہو تو

---

٦ رنجیت بنام چنی لال مشتملہ ھائي کورٹ شمال و مغرب مورخہ ٦ جولائي سنہ ۱۸٦٦ع

٧ ترمیم بموجب دفعہ ٦ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

ایسي اطلاع دے چکا هو جو حسب حال مقدمه عدالت کي دانست میں مناسب هو :

مگر شرط یهه هی که اطلاع مذکور واسطے قابل منظوري هونے دستاویز منقولي کے صورت هائے مفصله ذیل یا کسي اور ایسي صورت میں ضروري نهوگي جس میں که عدالت اُس سے درگذر کرنا مناسب جانے :—

(۱) جب که دستاویز ثبوت طلب في نفسه ایک اطلاع هو *

(۲) جبکه مقدمه کي نوعیت سے فریق مخالف کو بالضرور معلوم هو که اُسکو پیش کرنا پڑیگا *

(۳) جب که یهه معلوم هو یا ثابت کیا جائے که فریق مخالف نے قبضه اصل کا بفریب یا بزور حاصل کیا هی *

(۴) جبکه فریق مخالف یا اُسکے مختار نے اصل کو عدالت میں داخل کردیا هی *

(۵) جبکہ فریق مخالف یا اُسکے مختار نے اُس دستاویز کا گم ہونا تسلیم کیا ہو *

(۶) جبکہ شخص قابض دستاویز عدالت کے حکمنامہ کي رسائي یا اُسکي اطاعت سے باھر ہو *

دفعہ ھذا میں نسبت اطلاع کے مندرج ھی کہ قبل داخل ہونے شہادت نقلي کے دفعہ ۶۵ کے موافق اطلاع دیني چاہئے — نسبت مقدمات دیواني کے دیکھو ضابطہ دیواني یہہ امر قابل غور ھی کہ عدالت کو اختیار ھی کہ ایسي اطلاع کو ضروري نہ سمجھے *

اشخاص جنکو ایسي اطلاع دیجاوے اور وہ دستاویز پیش نکریں حسب دفعہ ۷۵ تعزیرات ھند کے مجرم قرار پاسکتے ھیں *

دفعہ ۶۷ جبکہ کسي دستاویز کي نسبت یہہ بیان کیا جائے کہ اُسپر کسي شخص نے دستخط کیئے ھیں یا کسي شخص نے اُسکو کلًّا یا جزءً لکھا ھی تو دستخط یا شان خط اس قدر دستاویز کي جو اس شخص کے ھاتھہ کي لکھي ہوئي بیان کي جائے اُسي شخص کے خط کي شان سے ثابت ہوني چاھیئے *

ثبوت نسبت دستخط کاتب دستاویز پیش شدہ

الفاظ دفعه هذا نسبت ثابت کرنے دستخط کے لازمي هیں اور دفعات ۴۷ و ۷۳ کے دیکھنے سے طریقے ثبوت خط کے معلوم هونگے *

ایکٹ هذا میں کہیں تعریف لفظ دستخط کي نهیں دي گئي لیکن قانون رجسٹري ایکٹ ۸ سنه ۱۸۷۱ع میں جو تعریف دستخط کي بیان هوئي هی وه علامت اور نشاني پر بهي حاوي هی اور دفعه ۵۰ قانون وراثت هند ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ ع میں بهي موصي کے دستخط کرنے یا علامت بنانے کا بیان هی قانون تمادي ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع کي دفعه ۲۰ کي تشریح ۲ کي تمثیل کے دیکھنے سے واضح هوگا که واسطے اغراض تمادي کے هاتهه کے دستخط کرنے لازمي هیں اور مهر کافي نهوگي *

ثبوت تکمیل دستاویزات جنپر گواهي هوني قانوناً لازمي هی

دفعه ۶۸ اگر کسي دستاویز کے واسطے قانوناً گواهوں کي گواهي سے مصدق هونا ضرور هو تو وه شهادت میں اُس وقت تک مستعمل نهوگي که اسکا تکمیل پانا اقل درجه ایک گواه تصدیق کننده کي گواهي سے ثابت کیا جائے بشرطیکه کوئي گواه تصدیق کننده زنده هو اور اُسپر حکمنامه عدالت جاري هوسکتا هو اور وه شهادت دینے کي قابلیت رکھتا هو *

هندوستان میں نهایت کم ایسي دستاویزیں هیں جنپر تصدیق ضرور هی اور زیاده تر متعلق هیں وصیت ناموں سے اُن اشخاص کے جو که هندو یا مسلمان یا بده نهوں — اسکي نسبت دفعات ۵۰ و ۳۳۱ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع و ایکٹ ۲۱ سنه ۱۸۷۰ع کے دیکھنے سے حال معلوم هوگا *

دفعہ ۶۹ اگر کوئي ایسا گواہ تصدیق کنندہ نہ پایا جائے یا دستاویز سے یہہ معلوم ہوتا ہو کہ اُسکي تکمیل مملکت متحدہ میں ہوئي ہی تو اسکي نسبت یہہ ثابت ہونا چاہیئے کہ اقل درجہ ایک گواہ کي گواہي سے خود بقلم اسکي تصدیق کي گئي ہی اور دستخط تکمیل کنندہ دستاویز کے خود بقلم اُسي شخص کے ہوں *

ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ نہ ملیں

مملکت متحدہ سے مراد سلطنت گریت برٹن یعني انگلنڈ و اسکاٹلنڈ و ائرلنڈ مراد ہی *

دفعہ ۷۰ اقبال ایک فریق کا نسبت دستاویز مصدقہ کے اس امرمیں کہ اسکي تکمیل خود اُسنے کي بمقابلہ اُسي فریق کے اسکي تکمیل کا ثبوت کافي ہوگا گو کہ وہ دستاویز ایسي ہو جسکا مصدق بگواہي ہونا قانوناً ضرور ہی *

اقبال فریق دستاویز نسبت اُسکي تکمیل کے

واضح رہے کہ اقبال مندرجہ دفعہ ھذا نسبت تکمیل دستاویز کے ہی اور اقبالات مندرجہ دفعہ ۲۲ و دفعہ ۶۵ ضمن (ب) نسبت مضمون وغیرہ دستاویز کے ہی *

پس اقبال مضمون دستاویز اور اقبال تکمیل دستاویز میں بہت فرق ہی اور اس فرق کی تصریح دفعہ ۶۴ کی شرح پڑھنے سے معلوم ہوگی [۸] *

دفعہ ۷۱ اگر گواہ تصدیق کنندہ دستاویز پر اپنی گواہی کرنے سے انکار کرے یا اس کو یاد نہو تو جایز ہی کہ اسکی تکمیل اور شہادت سے کی جائے *

ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ تکمیل دستاویز سے منکر ہو

دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ — ایکٹ ہذا متعلق ہیں اُن دستاویزات سے جنکا مصدقہ ہونا ضرور ہی — پس ان چاروں دفعات کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ خلاصہ مضمون ان چاروں کا یہہ ہی :—

اول — جب کبھی کوئی گواہ تصدیق کنندہ زندہ ہو اور اُسپر حکمنامہ عدالت جاری ہو سکتا ہو اور وہ قابل اداے شہادت ہو تو اُسکا بلانا لازمی ہی *

دوم — جبکہ کوئی گواہ تصدیق کنندہ زندہ نہو یا اُس پر حکمنامہ عدالت جاری نہو سکتا ہو یا قابل اداے شہادت نہو تو یہہ دو امور ثابت کرنے ضرور ہیں —

۱ — تصدیق کم سے کم ایک گواہ تصدیق کنندہ کی خاص اُسیکے ہاتھہ کی لکھی ہوئی ہو *

۲ — دستخط تکمیل کنندہ دستاویز کے اُسیکے ہاتھہ کے لکھے ہوئے ہوں *

سوم — جبکہ فریق دستاویز مصدقہ کا اُسکی تکمیل سے اقبال کرے تو بمقابلہ اُسکے کسی شاہد تصدیق کنندہ کے بُلانے کی ضرورت نہیں *

چہارم — جبکہ گواہ تصدیق کنندہ تکمیل دستاویز سے انکار کرے یا بھول گیا ہو تو اور شہادت داخل ہو سکتی ہی — لیکن دفعہ ۷۱ کے الفاظ سے جسمیں کہ لفظ گواہ کا مفرد ہی یہہ معلوم نہیں ہوتا کہ اگر

[۸] دیکھو صفحہ ۲۹۱ —

ایک گواہ تصدیق کنندہ بھول گیا ھو یا انکار کرتا ھو اور آور گواہ حکمنامہ عدالت کي رسائي کے اندر ھو تو کیا کرنا چاھیئے *

حسب دفعہ ۹۰ - ایکٹ ھذا دستاویز سي سالہ کے ثابت کرنیکے لیئے گواہ تصدیق کنندہ کے بُلانے کي ضرورت نہیں ھی *

دفعہ ۷۲ دستاویز مصدقہ جسکے مصدق بگواھي ھونے کے لیئے قانون میں حکم نہو اس طور پر ثابت کي جا سکتي ھی کہ گویا وہ مصدق نہ تھي *

ثبوت دستاویزات جنپر گواھي ھوني قانوناً لازمي نہیں

مضمون دفعہ ھذا یہہ ھی کہ جس دستاویز کے مصدق بگواھی ھونے کے لیئے قانون میں کوئي حکم نہیں ھی اُسکے ثابت کرنے کے لیئے گواہ تصدیق کنندہ کي شہادت لیني لازمي نہیں ھی بلکہ ھر قسم کي شہادت جو کہ موافق اِس ایکٹ کے قابل ادخال قرار دي گئي ھی داخل ھو سکتي ھی پس مضمون دفعہ ھذا اُس قاعدہ علم سے جو نسبت دستاویزات واجب التصدیق کے جنکا ذکر دفعہ ۶۸ میں ھی صریح ایک مستثنی صورت ھی پس دستاویزات جنکي شہادت گذر سکتي ھی یا تو اُس قسم کي ھوتي ھیں جنکو قانون نے مصدق ھونا لازمي قرار دیا ھی او اُنکي نسبت احکام دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ میں مندرج ھیں اور یا ایسي دستاویزات ھیں جنکا مصدق ھونا قانوناً لازمي نہیں ھی --- اس قسم کي دستاویزات ھر قسم کي شہادت سے ثابت ھو سکتي ھیں *

دفعہ ۷۳ واسطے تحقیق اس امر کے کہ فلاں دستخط یا تحریر یا مہر اُسي شخص کي ھی یا نہیں

خطوط کا مقابلہ

جس کے ظاهر هوتے هي جایز هی که وه
دستخط یا تحریر یا مهر جو اسي شخص
کي تسلیم کي گئي هو یا حسب اطمینان
عدالت ثابت هوچکي هو اسکے ساتهه جسکا
ثبوت مطلوب هی مقابل کي جائے گو که وه
دستخط یا تحریر یا مهر واسطے کسي اور
غرض کے پیش یا ثابت نهو چکي هو *

عدالت کو جایز هی که کسي شخص کو
جو حاضر عدالت هی کسي لفظ یا رقم کے
لکهنے کا باین غرض حکم دے که عدالت اس
لفظ اور رقم کو جو اس نهج پر لکهي جاے
کسي لفظ یا رقم کے ساتهه جو اس شخص
کے هاتهه سے لکهي هوئي بیان کي گئي هو
مقابل کرسکے *

منجمله اُن طریقوں ثبوت دستاویزات کے جنکا ذکر مفصل شرح دفعه
۴۷ میں هوچکا هی اس دفعه میں ایک طریقه ثابت کرنے اور تحقیق
کرنے کا هی — دوسرے فقره دفعه هذا کے دیکهنے سے معلوم هوگا که یهه طریقه
اطمینان عدالت کے لیئے واضعان قانون نے قائم کیا هی *

واضح رهے که واسطے مقابله کرنے کے ایک دوسري تحریر عدالت کو
دیکهني چاهیئے وه تحریر یا تو مسلمه هو یا مثبته هو ورنه اگر وه بهي
متنازعه فیه هی اور اُسکي اصلیت کي نسبت کوئي ثبوت نهیں هی تو

اُس سے مقابلہ کرنا جائز نہیں هی [۱] پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ جبکہ کسي هندوستان کي زبان کے دستخط یا تحریر کي نسبت بحث هو تو هندوستاني حاکم کي راے بہ نسبت حکام هائي کورت کي راے کے زیادہ قابل اعتبار هی [۱] - لیکن مقابلہ خط میں نہایت احتیاط لازم هی اور حکام پریوي کونسل نے ایک اور مقدمہ میں یہہ تجویز کیا هی کہ ایسي صورت میں جبکہ اور قسم کي شہادت نسبت جعل کے طلب هو سکتي تهي لیکن طلب نکرائي گئي هو تو صرف محض مقابلہ خط پر کسي دستاویز کا جعلي قرار دینا قابل پسند نہیں هی [۲] *

سرکاري دستاویزات

دفعہ ۷۴ دستاویزات مفصلہ

دستاویزات سرکاري

ذیل سرکاري دستاویزات هیں :—

(ا) دستاویزات مشتمل ایکت یا کاغذات متعلقہ ایکت :—

۱ — مصدرہ سلطان وقت *

۲ — مصدرہ سرکاري جماعتوں اور عدالتوں کے *

۳ — مصدرہ عہدہ داران سرکاري من قبیل واضعان قوانین و حاکمان

---

۹ پورن چندر چترجي بنام کریش چندر چترجي ویکلي جلد ۹ صفحہ ۳۵۰ دیواني

۱ چندرناتھہ پہلدار بنام جگندرناتھہ پہلدار بنگال جلد ۷ صفحہ ۲۶۹

۲ کرالي پرشاد مصر بنام اننت رام مصرا بنگال جلد ۸ صفحہ ۲۹۲

عدالت و عاملان برٹش انڈیا یا کسي اور حصه قلمرو ملکه معظمه یا ملک غیر کے *

(۲) سرکاري دفاتر خانگي دستاویزات کے جو برٹش انڈیا میں کسي جگهه محفوظ رکھے گئے هوں *

مضمون فقره اول دفعه هذا جس میں تصریح دستاویزات سرکاري کي هی صاف هی اور اُسکي شرح لکھنے کي ضرورت نهیں هی *

لیکن فقره نمبر ۲ دفعه هذا قابل غور هی اور وه نقلیں دستاویزات کي جو که حسب قانون رجستري رجسترار کے دفتر میں رهتي هیں دستاویزات سرکاري هیں اور اُن نقلوں سے جو باضابطه نقل لیجاوے اُس سے ضمن هذا متعلق هی - اس قسم کي دستاویزات کي نسبت ایکٹ ۸ سنه ۱۸۷۱ع کي دفعه ۵۱ و ۵۷ پڑھني چاهیئے اور فیلڈ صاحب نے نهایت تلاش سے یهه بیان کیا هی که موافق منشاء ایکٹ مذکور جو حال کا قانون رجستري هی پانچ رجستر رکھنے کا حکم هی جنمیں اول چار تو هر رجستري کے دفتر میں رهتے هیں اور ایک پانچواں رجستر هر رجسترار کے دفتر میں رهتا هی *

رجستر نمبر اول میں تمام وه دستاویزات مندرج هوتي هیں جو متعلق جائداد غیر منقوله کے هوں *

رجستر نمبر ۲ میں وجوهات انکار رجستري مندرج هوتے هیں *

رجستر نمبر ۳ میں وصیت نامے اور اجازت نامجات تبنیت داخل هوتے هیں *

رجستر نمبر ۴ میں متفرق دستاویزات داخل هوتي هیں جو که متعلق جائداد غیر منقوله کے نهوں *

رجستر نمبر ۵ میں وصیت نامے جو که بند لفافوں میں امانت رکھے جاتے هیں مندرج هوتے هیں *

رجستر نمبر ۱ و ۲ و فہرست رجستر نمبر ۱ کو ہر شخص ملاحظه کر سکتا هی اور جس شخص کا جي چاهے اُسکي نقل کي درخواست کر کے حاصل کرلے *

دستاویزات رجستر نمبر ۳ و ۴ کي نقل صرف اُن لوگوں کو مل سکتي هی جنکو اُسکي تعمیل سے علاقه هو یا اُسکي بناء پر دعوي کرتے هوں اور وہ بہ ثبوت مضمون دستاویز اصلي کے حسب دفعه ۵۷ - ایکٹ ۸ سنه ۱۸۷۱ع داخل هو سکتي هی *

اسي طرح پر اشخاص اُن رجستروں کے دیکھنے اور نقل حاصل کرنے کے مجاز هیں جو که نکاح کے رجستر رهتے هیں حسب منشاء ایکٹ ۱۵ سنه ۱۸۷۲ع کے دفعات ۷۹ و ۸۰ کے - اقرارنامجات چھاپهخانه والوں کے حسب دفعه ۹ - ایکٹ ۲۵ سنه ۱۸۶۷ع کے دیکھے جا سکتے هیں اور اُنکي نقل حاصل هو سکتي هی *

رجستر حق تصنیف کتابوں کا جو که گورنمنٹ آف اِنڈیا کے سیکرٹري کے دفتر میں رهتا هی حسب منشاء ایکٹ ۲۰ سنه ۱۸۴۷ع وہ بھي دیکھا جا سکتا هی اور نقل اُسکي حاصل هو سکتي هی - رجستر جائینٹ اسٹاک کمپني کا جو حسب منشاء ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۶ع رهتا هی دیکھا جا سکتا هی اور اُنکي نقل حاصل هو سکتي هی *

جن قوانین کا اُوپر ذکر هوا هی اُنمیں سے کسي میں بھي چارہ کار اس امر کا نہیں لکھا که اگر نقل دینے سے انکار هو تو کیاکیا جاوے *

مابقي رجسترونکا هم ذکر کر چکے هیں *

دفعه ۷۵ تمام دیگر دستاویزات خانگي هیں *

دستاویزات خانگي

مضمون دفعه هذا یهه هی که جو دستاویزیں دفعه ۷۴ کي کسي قسم میں سے نہیں وہ سب دستاویزات خانگي تصور هونگي اور اُنکي وہ وقعت باعتبار آساني ثبوت کے نہیں هی جو که دستاویزات سرکاري کي حکماً ایکٹ هذا نے قائم کي هی *

دفعہ ۷۶ هر عہدہ دار سرکاري

دستاویزات سرکاري کي نقول مصدقہ

محافظ کسي ایسي سرکاري دستاویز کا جس کے معائنہ کرنے کا هر شخص کو استحقاق هی اُس شخص کو نقل اُس دستاویز کي بروقت ادا هونے اُس کي رسوم معینہ قانون کے حوالہ کریگا اوراُس نقل کے ذیل میں تصدیق اس امر کي لکھہ دیگا کہ وہ نقل مطابق اصل دستاویز مذکور یا اُسکے جزو کے هی یعنی جیسي کہ صورت هو اور وہ تصدیق بقید تاریخ هوگي اور اُس کے ذیل میں عہدہ‌دار مذکور اپنا نام اور عہدہ کا نام مرقوم کریگا اور جس حال میں کہ اُس عہدہ دار کو قانوناً مہر کے استعمال کرنے کي اجازت هو مہر بهي اُسپر ثبت کي جائیگي اور وہ نقلیں جنپر اس طور کي تصدیق هو نقول مصدق کہلائینگي *

تشریح — هر عہدہ دار سرکاري جس کو اُسکي سرکاري خدمت معمولي کے ذریعہ سے ایسي نقول کے حوالہ کرنے کي اجازت هو محافظ اُن دستاویزات کا بحسب معني مقررہ دفعہ هذا متصور هوگا *

ضابطہ دیواني کے بموجب ڈگري اور فیصلہ عدالت ابتدائي اور عدالت اپیل کي ڈگري کي نقل فریقین مقدمہ کو مل سکتي هی لیکن اور کسي کاغذات مسل کي نقل کي نسبت کوئي حکم نہیں هی لیکن اکثر نقلیں عطا هوتي هیں *

احکام ضوابط دیواني و فوجداري نسبت عطاے نقول

فوجداري کے مقدمات میں جو ملزم هائي کورٹ میں سپرد کیا جاوے اُسکو نقل فرد قرار داد جرم کي بلا کسي اُجرت کے ملتي هی اور اظہاروں کي نقل بھي مل سکتي هی [۳] *

اور نقل فیصلہ کي بھي حسب ضابطہ مذکور ملزم کو عطا هو سکتي هی [۴] *

اور جو شخص قید هو اور اپیل کرنا چاهے اُسکو بلا استامپ کے نقل مل سکتي هی لیکن سواے اُن کاغذات کے جنکا ذکر هوا اظہارات وغیرہ کي نقل ملنے کا لازمي حکم نہیں هی ایک مقدمہ میں هائي کورٹ مدراس نے سشن جج کو نقل اظہارات وغیرہ دینے کي هدایت کرنے سے انکار کیا [۵] لیکن هائي کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ مجسٹریٹ کو جنکن کاغذات کي نقل دینے سے انکار کرنا درست نہیں هی [۶] *

نسبت نقول باضابطہ کے حسب دفعہ ۷۹ — ایکٹ هذا قیاس قانوني صحت کا هی *

---

۳ دیکھو دفعہ ۱۹۹ و ۲۰۱ ضابطہ فوجداري یعني ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

۴ دیکھو دفعہ ۴۷۶ — ضابطہ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

۵ ملکہ بنام سبھاباگڈو جلد ۱ مدراس صفحہ ۱۳۸

۶ مقدمہ شب پرشاد پانڈے جلد ۲ بنگال صفحہ ۵۹ ضمیمہ

نقول مصدقه دستاویزات سرکاري داخل هوسکتي هين

دفعه ۷۷ جایز هی که ایسي نقول مصدق به ثبوت مضامین اُن دستاویزات سرکاري یا جزو دستاویزات سرکاري کے جنکي وه نقلیں معلوم هوتي هوں پیش کي جائیں *

دیگر دستاویزات سرکاري کا طریقه ثبوت

دفعه ۷۸ جایز هی که دستاویزات سرکاري مفصله ذیل حسب ذیل ثابت کي جائیں :—

(ا) ایکت یا حکم یا اشتهارات ایکزکیوتف گورنمنت برتش انڈیا کے جو کسي صیغه سے هوں یا کسي لوکل گورنمنت یا کسي صیغه لوکل گورنمنت کے * چاهیئے که وه اُس صیغه کي تحریر مصدقه سر دفتر صیغه مذکور کے ذریعه سے ثابت هوں *

یا کسي ایسي دستاویز سے جس سے ظاهر هوتا هو که اُس گورنمنت کے حکم سے مطبوع هوئي هی *

(۲) عمل تحریری واضعان قانون *
واضعان مذکور کی تحریرات موقت الشیوع
سے یا ایکٹ یا ایکٹوں کے خلاصہ مشتہرہ
سے یا اُن نقول سے جنسے معلوم ہوتا ہو
کہ بحکم گورنمنٹ چھاپے گئے ہیں *
(۳) اشتہارات اور احکام یا قوانین
جو حضور ملکہ معظمہ یا پریوی کونسل یا
ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کے کسی صیغہ
سے جاری ہوئے ہوں *
بذریعہ نقول یا انتخابات کے جو لنڈن
گزٹ میں درج ہوں یا جنسے ظاہر ہوتا
ہو کہ ملکہ معظمہ کے مہتمم مطبع کے
چھاپے ہوئے ہیں ثابت کیئے جائیں *
(۴) ایکٹ مصدرہ حاکم عامل یا
عمل تحریری واضعان قانون کسی ملک
غیر کے *
بذریعہ تحریرات موقت الشیوع کے جو
وہاں کے حاکم نے مشتہر کی ہوں یا اُس
ملک میں عموماً وہ ایسے سمجھی گئی ہوں

یا بذریعہ نقل مصدق بمہر ملک یا
فرماں رواے ملک کے ثابت کیئے جائیں یا
کسي سرکاري ایکت مصدرہ نواب گورنر
جنرل بہادر ہند اجلاس کونسل میں وہ
تسلیم کیئے گئے هوں *

(۵) عمل تحریري کسي جماعہ
میونیسپلیتي برتش اندیا کا *

بذریعہ نقل عمل تحریري مذکور کے
جسپر تصدیق اُسي تحریر کي مصدقہ
محافظ قانوني کي هو یا بذریعہ کتاب
مطبوعہ کے جس سے ظاهر هوتا هو کہ اُس
جماعہ کے حکم سے مشتہر کي گئي هي ثابت
کیا جاے *

(۶) اور قسم کي سرکاري دستاویزات
جو ملک غیر میں هوں بذریعہ اُن کي
ایسي اصل یا نقل کے ثابت کي جائیں جو
اُن کے محافظ قانوني تصدیق کي هو اور
اُسپر تصدیق بمہر نوتري پبلک یا سرکا

انگریزی کے وکیل یا مختار مہام ملکي کي باین مضمون ھو کہ اس نقل کي تصدیق حسب ضابطه اُس عہده دار نے جو قانوناً محافظ اُسکي اصل کا ھی کي ھی اور اُس دستاویز کي حیثیت کو حسب قانون اُس ملک غیر کے ثابت کرلیا ھی *

قیاسات نسبت دستاویزات کے

دفعه ۷۹ عدالت کو لازم ھی کہ

قیاس نسبت صحت نقول مصدقه

ھر ایسي دستاویز کو جس سے پایا جاتا ھو کہ وہ ایک تصدیق یا نقل مصدق یا اور دستاویز ھی جو قانوناً بطور شہادت کسي امر واقعه خاص کے قابل منظوري قرار دي گئي اور جس سے معلوم ھوتا ھو کہ برٹش انڈیا میں یا کسي ھندوستاني ریاست میں جس کو ملکه معظمه کے ساتھه رابطه اتحاد ھی کسي ایسے عہده دار نے اُس کي تصدیق کي ھی جسکو نواب گورنر جنرل

یہاں کی حضور سے حسب ضابطہ اجازت اسکے تصدیق کرنے کی دی گئی ہی غیر جعلی قیاس کرے مگر شرط یہہ ہی کہ وہ دستاویز ازروے اسکے مضمون مندرجہ کے اُس طرز کی اور اُس طور پر تکمیل یافتہ معلوم ہوتی ہو جسکی قانوناً اسکے واسطے ہدایت ہی اور عدالت کو یہہ بھی قیاس کر لینا لازم کہ ہر عہدہدار جسکے دستخط یا تصدیق کی ہوئی وہ دستاویز معلوم ہوتی ہو بر وقت دستخط کرنے کے وہی منصب ازروے عہدہ رکھتا تھا جو اس دستاویز میں اُسنے اپنے واسطے لکھا ہو *

اس دفعہ میں دو قسم کے قیاسات لازمی قرار دیئے ہیں *
اول — نسبت دستاویز مصدقہ کے *
دوم — نسبت منصب عہدہداران تصدیق کنندہ کے *

جو خاص حالتیں کہ ایسے قیاس کے قائم کرنے کے لیئے ضروری ہیں وہ متن دفعہ ہذا سے صریح معلوم ہوتی ہیں اور اس جگہہ پر فقرہ اوسط دفعہ ۴ کے دیکھنے سے یہہ معلوم ہوگا کہ لزوم قیاس کسکو کہتے ہیں اور قیاس کے لازمی ہوتے اور ثبوت قطعی میں بڑا فرق ہی پس کل قیاسات نسبت دستاویزات کے جو کہ دفعہ ہذا اور گیارہ دفعات مابعد میں بیان کیئے گئے ہیں ایسے ہیں کہ فریق مخالف کو اُن قیاسات کے خلاف ثبوت دیکر اُنکو معدوم کرنے کا اختیار ہی اور وہ یہہ ثابت کر سکتا ہی کہ جس عہدہدار کے دستخط اُسپر ہیں اُسکو منصب دستخط کرنے کا نہیں تھا *

دفعه هذا میں جو قیاس که نسبت دستاویز کي نقل کي اصلي هونے کے هی وہ قیاس درستي دستخط و مهر سے بھي متعلق هی *

نسبت سارٹیفکٹ کے دیکھو دفعات ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۰۲ ضابطه فوجداري ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع جس میں که مثالیں اُس کي مندرج هیں *

قیاس نسبت شهادت کے جو مسل میں تحریر هوکر رکھي گئي هو

دفعه ۸۰ جب کوئي ایسي دستاویز کسي عدالت میں پیش کي جاے جس سے معلوم هوتا هو که وہ تحریر یا یادداشت شهادت یا جزو شهادت کسي گواہ مقدمه عدالت کي یا ایسے گواہ کي هی جسنے روبرو کسي ایسے عهدہدار کے شهادت اداکي جو قانونا مجاز اُسکي گواهي لینے کا تھا یا وہ ایک بیان یا اقبال کسي قیدي یا شخص ملزم کا هو اور قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا هو اور اس سے یهه معلوم هوتا هو که وہ دستخطي کسي جج یا مجسٹریٹ یا کسي ایسے عهدہدار کا هی جسکا ذکر کیا گیا تو عدالت کو یهه قیاس کر لینا لازم هی که *

وہ دستاویز غیر جعلي هی اور جو بیانات نسبت اُن حالات کے کیئے گئے جن

میں کہ وہ لي گئي ہو اور اُسسے یہہ معلوم ہوتا ہو کہ شخص دستخط کنندہ کے ہیں وہ راست ہیں اور نیز یہہ کہ وہ شہادت یا بیان یا اقبال حسب ضابطہ قلمبند کیا گیا تھا *

ہر مقدمہ میں جس میں کوئي اظہار داخل ہو تو اس دفعہ کے موافق اُسکي نسبت قیاس قائم ہوتا ہی چنانچہ مقدمات فوجداري میں جس میں کہ مدعاعلیہ پر الزام جرم حلف دروغي کا لگایا جاوے اُس کا اظہار جسکي نسبت کہ حلف دروغي کا بیان ہی شہادت میں داخل ہوکر اُسکے خلاف استعمال ہو سکتا ہی لیکن ملزم کو اختیار اس امر کا ہی کہ ثابت کرے کہ جو بیان اُس نے پہلے کیا تھا وہ في الحقیقت اظہار میں نہیں لکھا گیا *

ان لفظوں کے کہ " قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا ہو " یہہ معني ہیں کہ بعد حلف ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع کے ہوا ہو لیکن اگر دیسي زبان میں اظہار لکھا گیا ہو اور افسر عدالت نے اپنے ہاتھہ سے نہ لکھا ہو تو وقعت اظہار میں کچھہ فرق نہیں آتا چنانچہ ایک مقدمہ میں ہائي کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ گو کلکٹر نے اپنے ہاتھہ سے مظہر کے بیان کي یادداشت انگریزي میں نہیں لکھي تاہم چونکہ دیسي زبان میں پورا اظہار لکھا گیا تھا تو وہ اظہار بمقابلہ اُس ملزم کے جسپر الزام حلف دروغي کا لگایا گیا ہی مستعمل ہو سکتا ہی [۷] *

دفعہ ۸۱　عدالت ایسي ہر دستاویز کو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ لندن گزٹ آف انڈیا یا کسي لوکل گورنمنٹ کا سرکاري گزٹ یا

قیاس نسبت گزٹوں کے

۷　مقدمہ بہاري لال بنام بنگال جلد ۹ صفحہ ۶۹ ویکلي رپورٹر فوجداري

کسي نوابادي یا مضافات یا مقبوضات قلمرو شاه برتانیه کا سرکاري گزٹ یا کوئي اخبار یا کاغذ موقت الشیوع یا نقل کسي مخصوص ایکٹ پارلیمنٹ کي چهاپي هوئي مهتمم مطبع ملکه معظمه کي هی اور نیز هر دستاویز کو جس سے معلوم هوتا هو که وه ایسي دستاویز هی جسکي نسبت قانونا حکم هی که کوئي شخص اسکو مرتب رکهے غیر جعلي قیاس کر لیگي بشرطیکه اس دستاویز کو بحسب محکومه قانون بجنسه مرتب رکها هو اور جو ذریعه مناسب که اسکي حفاظت کا هی اس سے نکال کر پیش کي گئي هو *

نسبت واقعه نوع علم مندرجه کسي ایکٹ یا نوتیفکیشن کي دفعه ۳۷ ایکٹ هذا اور نسبت دستاویزات کي دفعه ۹۰ - ایکٹ هذا کے دیکهنے سے معلوم هوگا که تیس برس سے زیاده کي دستاوز کي نسبت کیا قیاس هی *

قیاس اُن دستاویزات کي نسبت جو انگلستان میں بغیر ثبوت مهر یا دستخط قابل ادخال هیں

دفعه ۸۴ جب کوئي دستاویز کسي عدالت میں پیش کي جاے اور اُس سے پایا جاتا هو که وه ایسي دستاویز هی جو ازروے قانون مجریه وقت ملک انگلستان

یا ایرلینڈ کے بہ ثبوت کسي امر کے کسي عدالت انگلستان یا ائرلینڈ میں بغیر ثبوت مہر یا اسٹامپ یا دستخط تصدیق کنندہ کے یا منصب عدالت یا عہدہ اُس شخص کے جس کے دستخط کا ثبت ہونا اُس سے پایا جاتا ہو قابل منظوري ہی تو عدالت کو یہہ قیاس کرلینا لازم ہی کہ وہ مہر یا اسٹامپ یا دستخط اصلي ہی اور اُسپر دستخط کرنے والا بروقت دستخط کرنے کے وہي منصب عدالت یا عہدہ کا رکھتا تھا جو اُسنے اپنے واسطے لکھا *

اور وہ دستاویز اُسي غرض کے لیئے قابل منظوري ہوگي کہ جس کے واسطے انگلستان یا ایرلینڈ میں قابل منظوري ہوسکتي *

چونکہ جس قسم کي دستاویزات کا ذکر دفعہ ہذا میں ہی ہندوستان میں بہت کم پیش ہوتي ہیں اِس لیئے اُنکي نسبت یہاں کچھہ لکھنا ضرور نہیں ہی *

دفعہ ۸۳ عدالت کو لازم ہی

ثبوت نقشہ جات جو کسي خاص غرض کے لیئے طیار کیئے گئے ہوں

کہ جن نقشہ جات زمین یا عمارت سے پایا جاتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنٹ طیار کیئے گئے تھے اُنکا

اُسي طور پر طیار کیا جانا اور صحیح ھونا قیاس کرلے لیکن جو نقشہ جات زمین یا عمارت کہ کسي اور غرض سے طیار کیئے گئے ھوں اُن کا صحیح ھونا ثابت کرنا پڑیگا *

یہہ ظاھر ھی کہ جو نقشجات ماقبل نزاع بحکم گورنمنت تیار کیئے گئے ھو اُنکي وقعت اُن نقشجات سے جو کہ بعد نزاع طیار کیئے گئے ھوں بہت زیادہ ھی اس اُصول کا مقابلہ اُصول مندرجہ ضمن ۴ و ۵ و ۷ دفعہ ۳۲ سے کرو — اور نسبت نقشجات کے دفعہ ۳۶ دیکھو *

دفعہ ۸۴ عدالت کو اصلیت

قیاس نسبت مجموعہ ھاے قانون یا نظایر مقدمات منفصلہ

ھر ایسي کتاب کي قیاس کرلیني لازم ھی جس سے معلوم ھوتا ھو کہ وہ بحکم گورنمنت کسي ملک کے چھپي یا مشتہر کي گئي تھي اور اُس میں کوئي قوانین اُس ملک کے درج ھیں *

اور نیز ھر ایسي کتاب کے جس سے پایا جاتا ھو کہ اُس میں اُس ملک کي عدالت کے فیصلہ جات کي رپورٹ بطور نظایر مندرج ھی *

اِس مضمون سے متعلق ۳۸ ھی اُسکو اِسکے ساتھہ پڑھو *

دفعه ۸۵ عدالت کو لازم هی

قیاس نسبت مختارنامه کے

که جس دستاویز سے پایا جاتا هو که وه مختارنامه هی اور اُسکي تکمیل روبرو اور به تصدیق کسي نوتري پبلک یا عدالت یا جج یا مجسٹریت یا وکیل یا نائب وکیل ملکي سرکار انگریزي یا وکیل ملکه معظمه یا گورنمنٹ هند کے هوئي تهي اُسکو قیاس کرلے که وه اُسي طور پر تکمیل اور تصدیق کیا گیا تها *

اس دفعه کے ساتهه مختارنامه کے متعلق دیکهو ضمن ۷ دفعه ۱۸ و نیز دفعه ۳۳ قانون رجستري ایکٹ ۸ سنه ۱۸۷۱ع *

دفعه ۸۶ عدالت کو یهه قیاس

قیاس نسبت نقول مصدقه مسل عدالت هاے ملک غیر

کر لینے کا اختیار هی که هر دستاویز جس سے پایا جاتا هو که وه نقل مصدق کسي ایسے ملک کے دفتر عدالت کي هی جو که جزو قلمرو ملکه معظمه کا نهیں هی وه اصل اور صحیح هی بشرطیکه اُس دستاویز کا مصدق هونا

اُس طور پر پایا جاتا هو جسکي نسبت
کسي سفیر متعینه جناب ملکه معظمه یا
گورنمنت هند نے جو اُس ملک میں رهتا
هو یهه تصدیق کي هو که کاغذات عدالت
کي نقول کي تصدیق کے واسطے اُس ملک
میں عموما یهي دستور هی *

اُس دفعه کے ساتهه پڑهو دفعه ۷۸ کي ضمن ٦ و دفعه ۸۲ — ایکٹ هذا

دفعه ۸۷ عدالت کو یهه قیاس

قیاس نسبت کتابوں اور نقشهجات کے

کر لینے کا اختیار هی که هر
کتاب جس سے وه اِستدلال
واسطے دریافت اُمور متعلقه اغراض سرکاري
یا عام کے کرے اور هر نقشه مشتهره جسکے
اُمور مندرجه واقعات متعلقه هوں اور معائنه
کے واسطے پیش کیا جائے وه اُسي شخص
کا اور اُس وقت اور مقام کا لکها یا مشتهر
کیا هوا هی جو اُس سے ظاهر هوتا هو *

اِس دفعه کے ساتهه دیکهو دفعه ۳٦ و ۳۸ و فقره ما قبل فقره اخیر
دفعه ۵۷ — ایکٹ هذا

دفعه ۸۸ عدالت کو یهه قیاس

قیاس نسبت خبر تاربرقي

کرلینے کا اختیار هی که جو پیام که کسي دفتر تاربرقي سے کسي ایسے شخص کے پاس بهیجا گیا هو جس کے نام اُس پیام کا بهیجا جانا پایا جاتا هو وه مطابق اُسي پیام کے هی جو روانگي کے واسطے اُس دفتر میں جهاں سے اُس پیام کا بهیجا جانا معلوم هوتا هی دیا گیا تها لیکن عدالت کوئي قیاس اپني طرف سے نسبت اُس شخص کے قایم نه کریگي جس نے که وه پیام بهیجنے کے واسطے دیا تها *

واضعان قانون نے اِس مضمون کو مسوده ایکت هذا میں اس طرح پر لکها تها :—

دفعه ۷۹ عدالت کو یهه تسلیم کرنا لازم هی که تصویر عکسي اور

نسبت تصاویر عکسي

کلوں کي نقلیں اور دیگر شبیهات اشیاء مادي کي جو ایسي تدبیر سے بنائي گئي هوں جنسے اطمینان اُنکي صحت کا پایا جاتا هو وه شبیهات صحیحه هیں اور جو پیام که کسي دفتر تار برقي سے کسي ایسے شخص کے پاس بهیجا گیا هو جسکے نام اُس پیام کا بهیجا جانا پایا جاتا هو وه مطابق اُسي پیام کے هی جو روانگي کے واسطے اُسي شخص نے جسکي طرف سے اُسکا بهیجا جانا پایا جاتا هو حواله کیا تها یا حواله کرایا تها *

اِس دفعه کے ساتهه تشریح ۲ دفعه ۶۲ و ضمن ۲ دفعه ۶۳ دیکهو *

دفعہ ۸۹ عدالت کو یہہ قیاس کر لینا لازم ھی کہ ھر دستاویز جس کے حاضر کرنے کا حکم دیا گیا اور بعد اُس اطلاع کے جو اُس کے پیش کرنے کے لیئے دي گئي نہ پیش کي گئي وہ مصدق اور مہري اور تکمیل یافتہ حسب قاعدہ منحکومہ قانون تھي *

قیاس نسبت تکمیل اُن دستاویزات کے جو پیش نہیں ہوئیں

مضمون دفعہ ھذا اُس اصول پر مبني ھی کہ جو دستاویز پیش نکرے اُس کا مضمون اُس شخص پیش نکرنیوالے کے خلاف سمجھنا چاھیئے جیسا کہ تمثیل (ز) دفعہ ۱۱۴ - ایکٹ ھذا سے ظاھر ھی اِس لیئے کہ اِستامپ وغیرہ سے اُس دستاویز کي وقعت قایم ھوتي ھی اِس لیئے اُس دستاویز سے فایدہ اُس شخص کا ھی جو کہ اُسکو طلب کرتا ھی اور نقصان اُس شخص کا ھی جو کہ اُسکو پیش نہیں کرتا — اور علاوہ اِسکے حسب منشاء تمثیل و دفعہ ۱۱۴ — ایکٹ ھذا کے قیاس کارروائیوں کے ٹھیک ھونے پر ھونا ھی — دفعات ۶۶ و ۱۶۴ - ایکٹ ھذا اس دفعہ کے ساتھہ دیکھو *

دفعہ ۹۰ جبکہ کوئي دستاویز جس سے معلوم ھوتا ھو یا ثابت ھو کہ وہ تیس برس کي ھی کسي شخص کي ایسي حراست سے جس کو عدالت اُس خاص مقدمہ میں

دستاویزات جو تیس برس سے پہلے کي ھوں

واجبي تصور کرے پیش کي جاوے تو
عدالت کو یہہ قیاس کرلینا جائز هی کہ
دستخط اور هر جزو اُس دستاویز کا جو
کسي خاص شخص کے هاتهہ کا لکها هوا
معلوم هوتا هو اُسي خاص شخص کا لکها
هوا هی اور جس حال میں کہ کسي
دستاویز کي تکمیل یا تصدیق بگواهي کي
گئي هو تو یہہ قیاس کر لینا جایز هوگا کہ
جن اشخاص کي تکمیل یا مصدق بگواهي
کي هوئي وہ معلوم هوتي هی اُنهیں نے
اُسکي تکمیل اور تصدیق حسب ضابطہ کي
تهي *

تشریح — اُن دستاویزات کا حراست
واجبي میں رهنا کہا جائیگا جو اُس مقام
میں اور اُس شخص کے پاس هوں جس
میں اور جسکے پاس اُنکا هونا خاصة
چاهیئے اور کوئي حراست بصورت اس
ثبوت کے کہ وہ دراصل جائز تهي یا یہہ

کہ حالات اُس خاص مقدمہ کے ایسے ھیں
کہ اسکا در اصل جایز ھونا قرین قیاس ھی
غیر واجب متصور نہ ھوگي *

یہہ تشریح دفعہ ۸۱ سے بھي متعلق
ھی *

تمثیلات

(الف) زید ملکیت اراضي پر ایک مدت دراز
سے قابض ھی اور اُسنے اپني حراست سے اُسي اراضي کي
بابت وثایق پیش کیئے جنسے اُسکي حقیت ظاھر ھوتي
ھی یہہ حراست واجبي ھی *

(ب) زید نے وثایق ملکیت اراضي کے جسکا وہ
مرتہن ھی پیش کیئے اور راھن قابض اُس اراضي کا
ھی پس یہہ حراست واجبي ھی *

(ج) زید نے جو عمرو کا رشتہ‌دار ھی اراضي
مقبوضہ عمرو کے وثایق پیش کیئے جنکو عمرو نے
حفاظت سے رکھنے کے لیئے اُسکے حوالہ کیا تھا یہہ
حراست واجبي ھی *

تجربہ انساني سے یہہ ثابت ھو گیا ھی کہ تیس برس ایک ایسي
مدت ھی کہ جسمیں اکثر ایسے لوگ جنھوں نے کسي دستاویز پر گواھي
کي ھو زندہ نھیں رھتے اِسلیئے وہ قواعد اور لوازمات جو ثبوت دستاویزات
جدید کے لیئے درکار ھیں ایسي دستاویزات کے ثابت کرنے کے لیئے متعلق کرنے

سے اکثر وہ قابل ادخال نرهتے پس گو وہ آسانی جو اِس دفعه میں ایسی دستاویزات کی نسبت بخشی هی خالی از نقص نهیں هی لیکن حقیقت میں ایسی دستاویز کے مطلق داخل هونے سے اُس کا با وجود اُس نقص کے داخل کرنا اولی هی لیکن عدالتوں کو اِس امر کی احتیاط چاهیئے که هر دستاویز کو جس پر تاریخ قبل تیس سال کی لکھی هوئی هو صحیح نه تصور کرلے هائی کورت کلکته نے ایک مقدمه میں یهه تجویز کیا که فی نفسه ایک پته پر قدیم تاریخ لکھی هونے سے ایسی صورت میں جبکه کوئی شهادت نسبت اُسکے قدیم هونے کی نهیں هی کافی ثبوت اُسکے صحت کا نهیں هی [8] ایک اور مقدمه میں هائی کورت مذکور نے یهه تجویز کیا که در حالیکه کوئی ثبوت اس امر کا نهیں هی که دستاویز کسکی حراست سے پیش کی گئی هی اور وہ کسکی حراست میں رهی هی فی نفسه صرف تاریخ قدیم هونے سے اُسکی وقعت نهیں [9] اور نه اُسکے قدیم هونے سے خواہ مخواہ یهه ثابت هوتا هی که وہ حراست مناسب میں رهی بلکه بحالت نه هونے ایسے ثبوت حراست کے تیس برس کی دستاویز اپنے تئیں خود ثابت نهیں کرے [1] لیکن واضح رهے که ایک مقدمه میں پریوی کونسل نے یهه تجویز کیا که اگر کوئی تمسک اُن لوگوں کے قبضه میں رها هو جنکو اُس سے حق هی اور جنکو اُسکے قبضه کا حق هی تو یهه حراست مناسب هی [2] اور اسی اُصول کو حکام هائی کورت کلکته نے بھی ایک حال کے مقدمه میں مانا هی [3] *

نسبت فرمان شاهی وغیرہ کے جس سے کوئی معافی وغیرہ عطا هوئی هو ایک خاص حکم قانون ۲ سنه ۱۸۱۹ع کی دفعه ۲۸ میں درج هی *

---

۸ اتکا بنام کاشی چندردت ویکلی جلد ۱ صفحه ۳۱ صیغه دیوانی

۹ گرو پرشاد رائے بنام کاشی چندردت ویکلی جلد ۱ صفحه ۱۳۱ صیغه دیوانی

۱ گروداس دے بنام شنبهو ناتهه چکروتی جلد ۳ بنگال صفحه ۲۵۸ دیوانی

۲ داراجی گیاجی بنام گردا بهائی گورنهاے جلد ۲ بنگال صفحه ۸۱ پریوی کونسل

۳ محمد عزالدین شاہ بنام شفیع الله بنگال جلد ۸ صفحه ۲۶ و ۲۹

فصل ٦ — نامنظوري شهادت زباني كي بمقابله شهادت دستاويزي كے

دفعه ۹۱ جس صورت ميں كه شرايط كسي معاهده يا عطيه يا كسي اور انتقال جائداد كي بشكل ايك دستاويز كے ضبط تحرير ميں آئيں اور نيز ايسي تمام صورتوں ميں جن ميں كسي معامله كا قانوناً بشكل دستاويز منضبط كيا جانا ضرور هي جايز نهوگا كه به ثبوت اُس معامله كے كوئي اور شهادت بجز خود اُسي دستاويز كے يا بجز شهادت منقولي كے جس حال ميں كه شهادت منقولي بموجب احكام مندرجه ماسبق قابل منظوري هي داخل كيجاے*

شهادت نسبت شرايط معاهده تحريري

فصل پانچ ايكت هذا ميں شهادت دستاويزي كا ذكر هي اور دفعات ۵۹ و ۶۴ سے بخوبي ظاهر هوتا هي كه شهادت نسبت مضمون دستاويز كے جبكه اُسكو بطور مضمون دستاويز كے ثابت كرنا منظور هو تو سواے بذريعه خود دستاويز كے ثابت نهيں كيا جا سكتا = اس مسئله قانوني كيا

تصریح مفصل طورپر دفعات مذکورہ کي شرح میں ہم لکھہ چکے ہیں فصل پنجم کي باقي دفعات نوعیت طریقہ ثبوت دستاویزات سے متعلق ہیں اور اُن قیاسات سے جو کہ دستاویز کے صحیح ہونے کي نسبت قانون نے قائم کیئے ہیں *

لیکن دفعہ ۹۱ سے ایک نئي فصل ایکٹ ھذا کي شروع ہوتي ہی اور اس فصل میں طریقہ ثبوت دستاویز سے کچھہ غرض نہیں ہی لیکن واضح طور پر یہہ بیان کیا گیا ہی کہ کن کن صورتوں میں بحالت موجودگي شہادت دستاویزي کے شہادت لساني نسبت اُسي مضمون کے داخل نہوگي - لیکن دفعہ ھذا میں ہر دستاویز کي نسبت بحث نہیں ہی بلکہ خاص اُس قسم کي دستاویزات سے جنمیں کہ معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد داخل ہو *

پس متن دفعہ پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اُسمیں دو صورتوں کا ذکر ہی جسکي وجہہ سے شہادت دستاویزي موجود ہوتے ہوئے شہادت منقولي داخل نہوگي اور وہ یہہ ہیں :—

اول — جبکہ فریقین نے شرایط معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد کي دستاویز میں مندرج کي ہوں *

دوم — جبکہ قانونا تحریري ہونا دستاویز کا لازمي ہو *

نسبت حکم اول کے واضح رہے کہ وجہہ اس قسم کي شرط کے لگانے کي یہہ ہی کہ جبکہ فریقین ایک معاہدہ نے یا تکمیل کنندہ دستاویز نے خود اپني مرضي سے باہم یہہ قرار دیا کہ شہادت اُس معاملہ کي جو کہ اُنکے باہم طی ہوا ہی تحریر ہو تو اُنکو لازم ہی کہ جس قسم کي شہادت پر اُنہوں نے سب سے زیادہ بھروسہ کیا تھا اُسي قسم کي شہادت پیش کي جاوے اور وجہہ اسکي یہہ ہی کہ اگر وہ معاملات جنکو بعد کافي صلاح مشورہ کے فریقین احاطہ تحریر میں لاتے ہیں اور اُسکے بھروسہ پر رہتے ہیں اگر اُس معاملہ کي نسبت شہادت داخل کي جاوے تو جو اصل مقصود شرایط کے تحریر کرنے سے ہی وہ فوت ہو جاتا ہی اور بہت موقع معاہدات میں فرق ڈالنے کا بددیانت شخص کو ملتا ہی - اس مضمون کے ساتھہ دفعہ ۱۳۳ ایکٹ ھذا کو دیکھنا چاھیئے *

نسبت حکم دوم کے واضح رهے که یهه امر صاف هی که جب قانون نے کسي خاص مضمون کے تحریر هونے کي نسبت حکم نافذ کیا هی تو اُس مضمون کي نسبت سواے تحریري شهادت کے اور کوئي شهادت نهین لي جاسکتي اور وجهه اِسکي یهه هی که جس قسم کي صورتوں میں قانون نے تحریري هونے کا لازمي حکم جاري کیا هی وہ ایسي صورتیں هیں که جنکا انسان کے حافظه مین رهنا سخت دشوارهی بلکه محال هی *

مثلاً مفصله ذیل صورتیں هیں جنمیں حسب احکام قانون کے مضمون تحریري هونا چاهیئے :—

اظهارات گواهان بمقدمه دیواني (بموجب ضابطه دیواني) *

اظهارات گواهان بمقدمه فوجداري (دفعه ۳۳۲ و ۳۳۳ – ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ ع *

تحریرات و ڈگریات عدالت دیوالي (ضابطه دیواني) *

تحریرات و احکام اخیر عدالت فوجداري (دفعه ۲۶۳ و ۲۶۴ – ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع) *

بیانات اشخاص ملزم فوجداري (دفعه ۳۴۶ – ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع) *

اقرارات جنکي وجهه سے تمادي محفوظ هوتي هی (دفعه ۲۰ و ۲۱ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع *

معاملات بلا معاوضه (حسب دفعه ۲۵ – ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع) *

معاهدات ثالثي (استثناء ۲ دفعه ۲۸ – ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع)

* احکام دفعه ۵۰ – ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع جو که

هندیوں سے بهي متعلق کیئے گئے هیں (حسب ایکٹ ۲۱ سنه ۱۸۷۰ع *

جن صورتوں میں که بےضابطه طور پر بیان ملزم کا مقدمه فوجداري میں لکها گیا هو تو حسب منشاء دفعه ۳۴۶ ضابطه فوجداري کے بیانات ملزم کي نسبت شهادت لساني گذر سکتي هی *

الفاظ " احکام مندرجه مِلسیق سے " جو که دفعه هذا میں مستعمل هوئے هیں دفعه ٦٥ — ایکٹ هذا مراد هی جسکي شرح هم پورے طور پر اُپر لکهه آئے هیں *

مستثنی ۱ — جبکه کسي عهدہ دار سرکاري کا تقرر بذریعه تحریر کے عمل میں آنا قانوناً ضرور هي اور یهه ثابت کیا جاے که کسي خاص شخص نے بطور اُس عهدہ دار کے عمل کیا هی تو وہ تحریر جسکي رو سے که وہ مقرر کیا گیا محتاج ثبوت کي نهیں هی *

مستثنی ۲ — جائز هی که وصیت نامجات [۲ جنکا پرو بیٹ برٹش انڈیا میں حاصل کیا گیا هو] بذریعه پرو بیٹ کے ثابت کیئے جائیں *

مستثنی اول مبني هی اِس قیاس اغلب پر که جسنے بحیثیت کسي عهدہ کے عملدرآمد کیا هی تو قریب‌الیقین هی که اُسکو وہ عهدہ واقع میں حاصل هوا تها اِس لیئے که عهدہ ایسي ایک علم اور مشهور چیز هی که کوئي شخص بلا واقعي منصب کے کار منصبي کسي عهدہ دار کا کرے تو لوگوں کو اُسکي حقیقت کهل سکتي هی *

مستثنی دوم کا اُصول بهي ظاهر هی که جب پروبیٹ بعد تحقیقات کے نسبت ایک وصیت نامه کے مل چکا هو تو اصل وصیت نامه کي نسبت

۲ ترمیم بموجب دفعه ۷ — ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع

پوري تحقیقات هوچکي هی اور اِس لیئے اُسکي ضرورت زیادہ نہیں رهتي هی *

نسبت مضمون وصیت‌نامجات کے دفعات ۵۷ و ۶۰ و ۲۰۸ و ۲۰۹ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع قابل ملاحظہ هیں اُن دفعات کے دیکھنے سے جو احکام قانون نسبت وصیت‌نامجات کے هیں کہل جاوینگے چونکہ وہ ایکٹ هندو اور مسلمانوں سے متعلق نہیں هی اِس لیئے اُسکي نسبت زیادہ بحث کي ضرورت نہیں هی *

تشریح ۱ — یہہ دفعہ اُن صورتوں سے جنمیں کہ معاهدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد متذکرہ بالا کا ایک دستاویز میں مندرج هو اور اُن صورتوں سے جنمیں کہ کئي دستاویزات میں مندرج هو یکساں متعلق هی *

تشریح ۲ — جس حال میں کہ کئي اصل دستاویزات هوں تو صرف ایک کا ثابت کرنا ضرور هی *

تشریح ۳ — کسي دستاویز میں بیان کیا جانا کسي واقعہ کا بجز واقعات متذکرہ دفعہ هذا کے مانع اِسکا نهوگا کہ اُس واقعہ کي شہادت زباني منظور کي جائے *

تشريحات ۱ و ۲ کے ساتهه مضمون دفعه ۹۲ ديکهنا چاهيئے جسکي شرح ميں هم بيان کر آئے هيں که کن صورتوں ميں اصل دستاويز کي ايک سے زيادہ هو سکتي هی تشريح نمبر ۳ سے تمثيل (د) و (ه) دفعه هذا متعلق هی اور ان دونوں تمثيلوں پر غور کرنے سے معلوم هوگا که کس قسم کے واقعات متذکرہ دستاويز کي نسبت شهادت لساني داخل هو سکتي هی مثلاً تمثيل (د) ميں بيان اداے قيمت نيل کا هی اُسکو اُس دستاويز کے معاهدہ سے کچهه علاقه نهيں اور اس ليئے وہ غير متعلق واقعه هی جسکا که عارضي طور پر اتفاقاً ذکر اُس دستاويز ميں هی اور دستاويز کے معاهدہ کي شرايط سے کچهه علاقه نهيں رکهتا علیٰ هذالقياس تمثيل (ه) ميں رسيد صرف ايک يادداشت هی اداے روپيه کي اور نه ايسي دستاويز جسکي بنا پر کوئي معاهدہ قائم هو جسکي شرايط کے موافق روپيه ادا هوا هو *

غرضکه اصول عام يهه هی که جب کسي شرايط معاهدہ مندرجه دستاويز کي بحث هو تو اُس صورت ميں اُس دستاويز کا في نفسه خود پيش هونا لازمي هی ليکن جبکه اتفاقي و عارضي طور پر کسي واقعه کا بيان اُسميں درج هو جاوے تو ايسا اندراج مانع ادخال شهادت لساني نهيں هی مثلاً کوئي شخص جو بذريعه ايک رهنامه کے مرتهن هوکر قابض هوا اور کسي مقدمه ميں صرف يهه بحث هی که آيا فلاں شخص واقع ميں قابض جايداد کا هی يا نهيں تو رهن‌نامه کا پيش کرنا لازمي نهيں هی بلکه لساني شهادت قبضه کي گذر سکتي هی ليکن اگر کسي مقدمه ميں يهه بحث هو که شرايط اُس رهنامه کي کيا تهيں يا که کس قدر روپيه کي عوض وہ رهن هوا تها تب البته رهنامه کا پيش هونا لازمي هی — اسيطرح پر اگر کوئي کرايه‌دار بذريعه ايک پٹه کے قابض اراضي هو تو صرف بغرض ثابت کرنے اُسکے قبضه کے يا ادا کرنے کرايه کے شهادت لساني بلا پيش کيئے کرايه‌نامه کے گذر سکتي هی ليکن شرايط مندرجه کرايه‌نامه کي نسبت شهادت لساني داخل نهيں هو سکتي — اسي طرح پر جبکه دو شخص شريک هوکر ايک تجارتي کام کريں تو في نفسه يهه بات که فلاں دو شخص شريک تهے هر قسم کي شهادت سے ثابت هو سکتي هی ليکن شرايط شراکت کي نسبت شراکت‌نامه پيش کرنا لازم هی *

تمثیلات

(الف) اگر ایک معاهدہ کئي خطوط میں مندرج هو چاهیئے کہ تمام خطوط جنمیں کہ وہ درج هو ثابت کیئے جائیں *

(ب) اگر ایک معاهدہ کسي بل اف ایکسچینج میں مندرج هو تو اُس بل اف ایکسچینج کا ثابت کیا جانا ضرور هی *

(ج) اگر کسي بل آف ایکسچینج کے تین پرت هوں تو اُن میں سے صرف ایک کا ثابت هونا چاهیئے *

(د) زید نے بذریعہ تحریر عمرو سے واسطے حوالگي نیل کے مشروط بچند شرایط معاهدہ کیا اور اُس معاهدہ میں یہہ لکھا گیا کہ عمرو نے زید کو قیمت دوسرے نیل کي جسکا زباني معاملہ کسي اور وقت هوا تھا ادا کردي *

زباني شهادت اِس امر کي پیش کي گئي کہ اُس دوسرے نیل کي قیمت نہیں ادا هوئي هی یہہ شهادت قابل منظوري هی

(ہ) زید نے عمرو کو رسید اُس روپیہ کي حوالہ کي جو کہ عمرو نے دیا تھا *

زباني شهادت اُسکے ادا هونے کي پیش کي گئي *

یہہ شهادت قابل منظوري هی *

دفعہ ۹۲ جبکہ شرایط کسی

خارج کرنا شہادت نسبت اقرار لسانی کے

معاہدہ یا عطیہ یا اور انتقال جائداد کی یا کسی معاملہ کی جس کا قانوناً بشکل ایک دستاویز کے منضبط ہونا چاہیئے حسب دفعہ ماسبق کے ثابت ہو جائیں تو کوئی شہادت کسی زبانی اقرار یا بیان کی جو مابین اُنہیں فریق دستاویز قسم مذکور کے یا اُن کے قایمقامان حقیت کے ہوا ہو بغرض تردید یا تبدیل یا ازدیاد اُن شرایط کے یا اخراج کسی امر کے اُن شرایط میں سے منظور نہ کی جائیگی *

دفعہ ہذا مبنی ہی اُسی اصول اخراج شہادت پر جسپر کہ دفعہ ۹۱ مبنی ہی دفعہ ۹۱ میں اِس امر کی بحث ہی کہ جس حالت میں دستاویز مشعر معاہدہ وغیرہ پیش کیجاوے تو اُسکی نسبت شہادت لسانی نگذریگی اور دفعہ ہذا میں اِس امر کی بحث ہی کہ جب ایسی دستاویز پیش بھی ہو جاوے تو اسکے مضمون کے ذریعہ سے کسی بیان کی نہ تردید کیجا سکتی ہی نہ تبدیل کیجا سکتی ہی نہ ازدیاد ہو سکتا ہی نہ اخراج ہو سکتا ہی غرض کہ واضعان قانون کا یہہ منشاء ہی کہ سوا اُن چھہ حالتوں میں جنکا شرایط دفعہ ہذا میں ذکر کیا گیا ہی جب ایک معاہدہ کی شرایط احاطہ تحریر میں آ چکی ہوں تو اُسکی نسبت افراط تفریط جایز نہیں *

لیکن دفعه ۹۱ و ۹۲ میں فرق یهه هی که دفعه ۹۱ متعلق هی تمام اشخاص سے گو وه فریق دستاویز هوں یا نه هوں لیکن دفعه هذا صرف اُن لوگوں سے متعلق هی جو فریق دستاویز یا اُنکے قائم مقام هوں اور دفعه ۹۹ کي رو سے یهه امر صاف کردیا گیا هی که جو اشخاص فریق دستاویز یا اُنکے قائم مقام نهوں اس قسم کي افراط تفریط ثابت کرنے کے مجاز هیں *

پس دفعه هذا میں امور مفصله ذیل قابل ملاحظه هیں *

اول — یهه که نوعیت دستاویز کي اُس قسم کي هو جسکا ذکر هی اور وه حسب دفعه ۹۱ داخل هو چکي هو *

دوم — کوئي شهادت کسي زباني اقرار کي نه داخل هوگي *

سوم — بشرطیکه ادخال چاهنے والا فریق دستاویز یا اُسکا قائم مقام هو *

چهارم — جبکه ادخال بغرض افراط تفریط کے هو *

اس قاعدہ عام سے مفصله ذیل شرایط مستثنی هیں :—

شرط ا — جایز هی که هر ایسا امر واقعه ثابت کیا جائے جس کے سبب سے کوئي دستاویز نا جایز هو جاتي هو یا جس کے سبب سے کوئي شخص مستحق ڈگري یا حکم کا اُس کي بابت هوتا هو مثلاً فریب یا تخویف یا ناجوازي بحسب قانون یا عدم تکمیل حسب ضابطه یا بے منصبي کسي فریق کي متعاقدین میں سے یا نه ادا کرنا [° یا عدم ادائے] یا قصور ادائے

° ترمیم بموجب دفعه ۸ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع

زر ثمن یا غلطي کسي امر واقعه یا امر قانوني کي *

یهه امر ظاهر هی که جب سرے سے دستاویز کو بےاثر کرنا منظور هو تب اُسي شخص کو جسکو اُس دستاویز سے ضرر پهونچتا هی منصب اُس دستاویز کے بےاثر ثابت کرنے کا هی کیونکه مثلا بحالت غلطي یا فریب وغیره کے یهه ظاهر هی که منشاء فریق معاهده کا وه نهیں تها جو که غلطي سے دستاویز سے ظاهر هوتا هی اور اِس لیئے اُس قسم کي شهادت کا داخل هونا جائز رکها گیا هی اور ایسي هي هر قسم کي شهادت کا داخل کرنا جائز رکها گیا هی که جس سے ایک ایسي غلطي ثابت هو جس سے فریق دستاویز کو ایک ڈگري ملنے کا استحقاق هو تمثیل پانچ قابل ملاحظه هی *

شرط هذا میں اُمور مفصله ذیل سے دستاویز بےاثر هو جاتي هی *

۱ — فریب – دفعه ۱۷ و ۱۹ و ۸۳ – ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع و دفعه ۲۸ – ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع *

۲ — تخویف – دفعه ۱۵ – ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع قانون معاهده *

۳ — ناجوازي بحسب قانون – دفعه ۲۳ و ۲۴ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع و دفعه ۱۴ – ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع و دفعه ۲۳ تعزیرات هند *

۴ — عدم تکمیل حسب ضابطه *

۵ — بےمنصبي کسي فریق کي – دفعه ۱۱ و ۱۲ قانون معاهده ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع *

۶ — نه ادا کرنا زر ثمن کا – دفعه ۲۵ – ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع *

۷ — غلطي کسي امر واقعه یا قانوني کي – دفعه ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ – ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع و تمثیل (د) و (ه) لیکن کسي فریق کو یهه منصب نهیں که کسي معاهده کو اپنا فائده اُٹهانے کے لیئے فریبي ثابت کرے اور فریق مخالف کو اُسي سے پابند قرار دے [۶] *

[۶] سالا مکهن لال بنام سري کشن سنگهه بنگال جلد ۲ صفحه ۳۹ پریوي کونسل

شرط ۲ — موجودگي كسي عليحده اقرار زباني كي نسبت كسي امر كے جو كه دستاويز ميں نه لكها گيا هو اور اُسكي شرايط كے مغاير نهو جائز هى كه ثابت كي جاے اور يه تجويز اِس امر كے كه يهه شرط قابل لحاظ هى يا نهيں عدالت اِس بات پر غور كريگي كه دستاويز كس درجه تك حسب ضابطه هى *

اس شرط كي تمثيلات (و) (ز) (ح) ملاحظه طلب هيں *
واضح رهے كه متن شرط هذا ميں عدالت پر يهه لازمي ركها گيا هى كه نوعيت دستاويز پر جسكي نسبت شهادت لساني شرط هذا كي داخل كرني جائز كي گئي هى غور كرے اور تمثيل (ح) كے ديكهنے سے ظاهر هوگا كه صورت اول ميں جبكه دو سو روپيه ماهواري پر زيد نے بكر سے مكان كرايه پر ليا اور اُسكي نسبت صرف مجمل طور پر ايك بےضابطه دستاويز ميں ذكر اُس معاهده كا لكهديا تو زباني شهادت اُسكے مضمون پر ايزاد كرنے كے ليئے داخل كرني جائز ركهي گئي اور دوسري صورت ميں جبكه زيد نے كرايه نامه ايك نهايت باضابطه تحرير كيا اُس صورت ميں زباني شهادت واسطے ايزاد مضمون دستاويز كے داخل نهوگي وجهه اُسكي يهه هى كه ايك اُصول قانون شهادت كا هى كه قياس اغلب هى كه جس شخص نے كسي معاهده كو اسقدر احتياط سے كرايا هو وه كوئي امر بيرون دستاويز نچهوڑيگا اور پهلي صورت ميں چونكه خود معاهده كے تحرير هونے كي نسبت احتياط نهيں كي گئي تو قياس قانوني مانع اِس امر كا نهيں هى كه شايد كوئي امر زباني ره گيا هو — ايك مقدمه ميں جس ميں كه اس امر كي بحث تهي كه پته ميں كسقدر زمين داخل

هی اور اُس پٹہ مین کچھہ حدود اراضي کي جو بذریعہ اُس پٹہ کے دي گئي تھي مندرج نہ تھین هائي کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ زباني شہادت نسبت وسعت حدود اراضي کے جسکا کہ پٹہ دیا گیا هی لیجا سکتي هی اس لیئے کہ شرایط کے متغایر نہین بلکہ پٹہ اُسکي نسبت ساکت هی [۷] لیکن واضح رهے کہ اگر بعوض هونے ایسے ایک بیضابطہ پٹہ کے اگر ایک بیعنامہ باضابطہ تحریر هوا هوتا اور اُس مین حدود اربع کسي اراضي کي تحریر نہوتین تو حسب شرایط هذا اجازت ادخال شہادت نسبت کسي اقرار زباني کے متعلقہ وسعت حدود داخل نہوسکتي جیسا کہ تمثیل (ج) دفعہ هذا سے ظاهر هی *

شرط ۳ — موجودگي کسي علحدہ

اقرار زباني کي جو ایک ایسي شرط هو کہ کسي معاهدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد سے جو ذمہ داري عاید هوتي هو اُس پر وہ مقدم هی جایز هی کہ ثابت کي جاے *

اس شرط کے ساتھہ تمثیل (ي) قابل ملاحظہ هی *

شرط ۴ — موجودگي کسي صاف

و صریح اقرار زباني ما بعد کي در باب تنسیخ یا ترمیم کسي معاهدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد مذکور کے جائز هی کہ ثابت کي جائے بجز اُن مقدمات کے جن مین کہ معاهدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد کا ازروے

---

[۷] موهن لال راے بنام ارونر ماداسي ویکلي جلد ۹ صفحہ ٥٦٦ دیواني

قانون تحریراً ہونا ضروري هی یا مطابق قانون رجستري دستاویزات مجریہ وقت کے جس کي رجستري ہو چکي ہو *

یہہ شرط اس اُصول قانون پر مبني هی کہ جو چیز ایک قسم کے وسائل سے قائم کي گئي ہو تو وہ اُس سے کم درجہ کے وسیلوں سے معدوم نہیں ہو سکتي پس شرط ھذا میں معاهدہ —

جسکا قانوناً تحریري ہونا لازمي ہو — یا —

جسکي رجستري حسب قانون رجستري ہو چکي ہو —

وہ زباني معاهدہ سے نہ ترمیم ہو سکتا هی نہ باطل ہو سکتا هی *

واضح رہے کہ لفظ زباني قابل غور هی کیونکہ تحریري معاهدے یا رجستري شدہ معاهدہ کے وجود کي نسبت جس سے کوئي معاهدہ تحریري یا رجستري شدہ سابق ترمیم ہوتا ہو یا باطل ہوتا ہو اُسکي شہادت قابل ادخال هی لیکن چونکہ فصل ھذا میں صرف اُن صورتوں کا بیان هی جنمیں شہادت لساني بمقابلہ شہادت دستاویزي کے داخل نہیں ہو سکتي اس وجہہ سے واضعان قانون نے یہاں صراحت نہیں کي اور في الحقیقت بے محل ہوتي *

شرط ۵ — جائز هی کہ ہر رسم یا رواج ثابت کیا جائے جس کے ذریعہ سے وہ لوازم جو کہ کسي دستاویز معاهدہ میں صراحتاً مرقوم نہوئے ہوں اس قسم کے معاهدات میں معمولاً لاحق ہوتے ہوں مگر شرط یہہ هی کہ لاحق ہونا کسي ایسے

لوازم کا اس دستاویز کي شرایط صریح کے خلاف یا مغایر نہو *

اس قسم کے دستورات کا ثبوت قانون نے اِسي وجهه سے قابل ادخال تصور کیا هی که قیاس اغلب همیشه یهه هوتا هی که جبکه ایک دستور کسي امر کي نسبت پورے طور پر قائم هی تو جب اُس امر کي نسبت کوئي معاهده هو تو گو صراحتا ظاهر نه کیا گیا هو ضمنا همیشه مفهوم هوتا هی مثلا بعض مقاموں میں آم بحساب سیکڑه کے بکتے هیں اور هر سو پر پانچ آم زیاده ملتے هیں پس اگر ایسے مقام پر کهیں معاهده نسبت خریداري پانچ سیکڑه کے هو تو حسب شرط هذا کے نزاع باهمي میں یهه امر ثابت کیا جا سکتا هی که گو دستاویز میں پانچ سیکڑه مندرج هیں لیکن مراد پانسو پچیس تهي *

پریوي کونسل نے ایک مقدمه میں یهه تجویز کیا که جس معاهده میں سود کي نسبت کچهه شرط نهو تو سود عدالت نه دلوایگي جب تک پورے طور پر یهه ثابت نه هو که رواج تجارتي اسقدر عام تها که بلا اندراج شرط سود کے سود ملتا تها[8] لیکن خلاف منشاء صریح دستاویز کے شهادت رسم کي نسبت هنڈوي کے داخل نهیں هو سکتي کیونکه وقعت ضمني شرط رسم کي اُس صورت میں هوتي هی جبکه صراحت دستاویز میں نه هو[9] لیکن ایک مقدمه میں جس میں که یهه رسم مهاجني طور پر ثابت هوئي که گماشته پر هنڈوي کي ذمهداریه عاید نهیں هو سکتي هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که ایسي رسم قابل پذیرائي هی[1] چنانچه ایک مقدمه میں جسمیں که ایک خاص فصل اناج کي خریداري کي دستاویز میں شرط تهي اور بایع نے اُس معاهده کے پورا کرنے میں بعوض اسکے که کل اناج فصل مذکور کا مشتري کو دے دو فصلوں کا اناج مشتري کو ملاکر دیا اور یهه عذر پیش

---

۸ جگموهن گهوس بنام کیسري چندر جلد ۹ مورزانڈین اپیل صفحه ۵۵۶

۹ اندر چندر ترنگر بنام اچهمیں بیبي جلد ۷ بنگال صفحه ۲۸۲

۱ هري موهن بیساکهه بنام کرشنو موهن بیساکهه جلد ۹ بنگال صفحه ۱ ضمیمه

کیا کہ ایسی رسم ہی کہ ایک قسم کا اناج کو دو مختلف فیصلوں کا ہو ملا کر بیچ سکتے ہیں عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ قرار دیا کہ درصورتیکہ دستاویز میں شرط اناج کی فلاں فصل کے ہونے کی صریح ہی تو کوئی شہادت خلاف ایسے معاہدہ کے نہ لیجاویگی [۲] لیکن ایک اور مقدمہ میں جبکہ پورے طور پر یہہ ثابت کردیا کہ حسب رسم ممالک مغربی و شمالی کے رعیت کو خاص ضلع میں اختیار کھودنے کنوے یا لگانے درخت کا ہی اراضی زمیندار پر تو اُسکا یہہ فعل نقض معاہدہ کاشتکاری سمجھا گیا [۳] *

لیکن عدالتوں کو شرایط معاہدہ پر رسم کی وجہہ سے معنی پہنانے میں از حد احتیاط لازم ہی اور جب تک نہایت صریح طور پر وجود رسم ثابت نہو تو دستاویز کی پوری تعمیل ہونی چاہیئے *

شرط ۹ — ہر ایسا واقعہ جائز ہی کہ ثابت کیا جائے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ کس طور پر عبارت دستاویز کی واقعات موجودہ سے علاقہ رکھتی ہی *

جبکہ کوئی وسیلہ اس امر کے تحقیق کرنے کا نہیں ہی کہ دستاویز کس شی سے یا کس امر سے متعلق ہی تو البتہ شہادت لسانی دستاویز کے معنی صاف کرنے کی غرض سے لیجا سکتی ہی مثلا اگر کسی شخص نے بیعنامہ میں یہہ لکھا کہ میںنے نیم والی حویلی فلاں شخص کے ہاتھ بیع کردی اور بایع کی دو حویلیاں ہوں جنمیں نیم کا درخت ہی تو اس امر کی شہادت لیجا سکتی کہ اُن دونوں میں سے کونسی حویلی مراد تھی علیٰ ہذالقیاس *

لیکن اس مثال میں اور تمثیل (ج) میں فرق یہہ ہی کہ ایک میں یہہ لا معلوم ہی کہ کونسی حویلی مراد ہی اور تمثیل (ج) میں حدود جایداد واقع رام کے نقشہ سے ظاہر ہیں *

---

۲ مکفرلین بنام کار جلد ۸ بنگال صفحہ ۴۵۹

۳ کنہیاری بھاؤک بنام شہر پالک ہوئی کورٹ آگرہ

تمثیلات

(الف)   ایک تحریر بیمه کي بابت اُس مال کے عمل میں آئي جسپر یهه لکها تها که — کلکته سے لندن جانیوالے جهازوں میں — اور وه مال ایک خاص جهاز میں لادا گیا جو که تباه هو گیا پس یهه واقعه که وهي خاص جهاز زباني تحریر بیمه سے مستثنی کیا گیا تها ثابت کیا جا سکتا هی *

(ب)   زید نے بذریعه تحریر کے مطلقاً اقرار کیا که عمرو کو ایک هزار روپیه یکم مارچ سنه ۱۸۷۳ع کو دونگا ثبوت اس واقعه کا نه لیا جائیگا که اُسي وقت یهه زباني اقرار هوا تها که روپیه ۳۱ مارچ تک ادا نه هونا چاهیئے *

(ج) ایک محال جو رامپور کي چاے کا محال کهلاتا هی بذریعه ایک وثیقه کے جس میں نقشه جائداد معینه کا مندرج هی بیع کیا گیا پس ثبوت اِس واقعه کا که جو اراضي نقشه میں داخل نهیں هی جزو اُس محال کي متصور هوتي رهي هی اور بذریعه وثیقه کے اُسکا منتقل هو جانا مراد تها نه لیا جائیگا *

(د) زید نے کسي کان میں جو که عمرو کي ملکیت سے هی خاص شرایط پر کام کرنے کے لیئے عمرو کے ساتهه معاهده کیا زید کو اِس بات کي ترغیب اِس وجهه سے

هوئي تهي کہ عمرو نے اُس کان کي حيثيت کو خلاف واقع بيان کيا تها جائز هی کہ يہہ واقعہ ثابت کيا جائے *

(ہ) زيد نے عمرو پر بحسب مندرجہ معاهدہ معاهدہ کي تعميل کے ليئے نالش داير کي اور مستدعي هوا کہ اُس معاهدہ کي ايک شرط کي اصلاح کي جائے اِس واسطے کہ وہ شرط اُس ميں بغلطي درج هوئي تهي جائز هی کہ زيد يہہ ثابت کرے کہ وہ ايسي غلطي تهي جسکي اصلاح کرانے کا وہ قانوناً مستحق هی *

(و) زيد نے بذريعہ ايک خط کے عمرو کو مال بهيجنے کے ليئے لکها اور اُس ميں در باب وقت اداے قيمت کے کچهہ مرقوم نہ هوا اور بر وقت حوالگي کے اُسنے وہ مال لے ليا عمرو نے اُس قيمت کي زيد پر نالش کي جائز هی کہ زيد يہہ ثابت کرے کہ وہ مال ايک ايسي مدت کے اودهار پر بهيجا گيا تها جو اب تک منقضي نہيں هوئي هی *

(ز) زيد نے عمرو کے هاتهہ ايک گهوڑا بيچا اور اُسکے اطمينان کے ليئے زباني کہا کہ يہہ تندرست هی زيد نے عمرو کو ايک کاغذ بايں عبارت لکهہ ديا کہ زيد سے ايک گهوڑا پانچ سو روپيہ کو خريد کيا گيا جائز هی کہ عمرو اُس زباني کلام کو ثابت کرے *

(ح) زيد نے عمر سے مکان کرايہ ليا اور عمر کو ايک پرچہ بايں الفاظ لکهديا کہ مکان دو سو روپيہ ماهوار

پر زید کو اِس زباني اقرار کا ثابت کرنا جائز هی کہ اُس شرط میں کھانے کا خرچ بھي داخل تھا *

زید نے عمرو کا مکان ایک سال کے لیئے کرایہ پر لیا اور ایک اقرارنامہ حسب ضابطہ کاغذ اسٹامپ پر جسکا مسودہ ایک اٹرني نے کیا تھا مابیں اُنکے لکھا گیا اور اُس میں کھانے کا ذکر کچھہ نہیں لکھا هی تو زید سے اِس بات کا ثبوت نہ لیا جائیگا کہ کھانے کا خرچ زباني اُن شرایط میں داخل کیا گیا تھا *

(ط) زید نے عمرو سے بابت اُس قرضہ کے جو یافتني زید کا تھا درخواست کي اور روپیہ کي رسید بھیجدي عمرو نے وہ رسید رکھہ چھوڑي اور روپیہ نہ بھیجا پس اُس روپیہ کي بابت جو نالش دایر هو اُس میں زید اِسبات کا ثبوت داخل کر سکتا هی *

(ي) زید اور عمرو نے ایک معاهدہ تحریري کیا جو ایک امر کے وقوع پر عمل میں آنے والا تھا اور وہ تحریر عمرو کے پاس چھوڑي گئي اور اُسنے اُسکے ذریعہ سے زید پر نالش کي زید کو جائز هی کہ وہ حالات ثابت کرے جنمیں کہ وہ تحریر حوالہ کي گئي تھي *

دفعہ ۹۳ جب کہ عبارت کسي دستاویز کي بادي النظر میں مبہم یا ناقص هو تو جایز

خارج کرنا شہادت کا جس سے توضیح دستاویز مبہم کي هوتي هو

نہیں ھی کہ شہادت ایسے واقعات کي پیش کي جائے جن سے اُس کے معني کي توضیح یا سقم کا دفعیہ ھوتا ھو *

تمثیلات

(الف) زید نے بذریعہ تحریر کے عمرو کے ھاتھہ ایک گھوڑا ایک ھزار یا پندرہ سو روپیہ پر بیچنے کا اقرار کیا *

شہادت اسبات کي داخل نہ ھو سکیگي کہ کس قیمت پر گھوڑا دینا چاھیئے *

(ب) ایک دستاویز میں چند خالي جگھہ ھیں شہادت اُن واقعات کي داخل نہیں ھو سکتي ھی جنسے یہہ ظاھر ھو کہ اُن جگھوں کو کس طرح پر کرنا مرکوز تھا *

دفعہ ۹۱ میں واضعان قانون نے شہادت لساني کو نسبت اُن شرایط معاھدہ کے قائم کرنے کے جوایک دفعہ دستاویز میں مندرج ھو چکي ھوں منع کیا ھی اور دفعہ ۹۲ میں اُسي قسم کي دستاویزي شرایط کي بذریعہ شہادت لساني کے تردید یا تبدیل یا ازدیاد نہیں ھو سکتا *

دفعہ ۹۳ سے دفعہ ۹۷ تک واضعان قانون نے ترتیب وار وہ قاعدے بیان کیئے ھیں کہ جنکے موافق بحالت مبہم ھونے دستاویز کے شہادت لساني لیکر معني صاف کیئے جا سکتے ھیں اور کن صورتوں میں نہیں - واضح رھے کہ دستاویزات کے مطلب میں دو قسم کا ابہام واقع ھو سکتا ھی *

اول — ابہام جلي یعني ایسا ابہام کہ جس سے منشاء صریح دستاویز کا صریح طور پر بیمعني ھوتا ھو اور اِس وجہہ سے قانوناً اُسکے منشاء کا نفاذ ھو *

دوم — ابہام خفي یعني ایسا ابہام جو کہ گو صریح طور پر دستاویز کو بیمعني نہیں کرتا لیکن جبکہ واقعات موجودہ سے منشاء دستاویز کو متعلق کرنا ھوتا ھی تب اُس کا مبہم ھونا معلوم ھوتا ھی *

قانون شہادت میں أصول یہہ هی که جس صورت میں که دستاویز

نسبت ابہام جلي

میں ابہام جلي هو تو أسکے منشاء کو ظاهر
کرنے کے لیئے شہادت لساني نہیں لیجا سکتي
هی کیونکه در حقیقت ایسي شہادت کے لینے سے جو اصل منشاء تحریر دستاویز سے هوتا هی أس میں بآساني افراط تفریط هو سکتي هی پس ایسي دستاویز جو که جلي طور پر مبہم هو باعتبار شہادت محض بیکار هی اور یہي أصول قانون معاهده میں بهي مانا گیا هی اور دفعه ۲۹ — ایکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع اور أسکي تمثیلات کے دیکھنے سے واضح هوگا که قانوناً ایسے معاهدات جنکے معني سمجھه میں نه آتے هوں کالعدم هیں *

البته ابہام خفي ایک ایسا ابہام هوتا هی که جو صریح دستاویز کو

نسبت ابہام خفي

لغو نہیں کر دیتا بلکه جسمیں صرف بوجهه
هونے ایک شبهه کے شرایط دستاویز کا قانوناً
نافذ کرنا مشکل هوتا هی — وہ شبهه إس قسم کا هوتا هی که جس سے آدها بیان نسبت کسي چیز کے متعلق هوتا هی اور آدها غلط جیسا که تمثیل دفعه ۹۵ کے دیکھنے سے معلوم هوگا — پس إس قسم کے ابہام کي نسبت معني صاف کرنے کے لیئے شہادت زباني قابل ادخال هی — دفعه هذا اور دفعات ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ — ایکت هذا یا تو ابہام جلي کي صورتیں هیں یا ابہام خفي کي اور هر ایک کے نیچے مختصر طور پر أسکي شرح بیان هوگي *

یہه امر ظاهر هی که دفعه هذا صورت ابہام جلي کي هی اور إس وجهه سے دستاویز کے معني متعین کرنے کے لیئے قانوناً شہادت زباني قابل ادخال نہیں *

دفعه ۹۴ جبکه عبارت کسي

خارج کرنا ایسي شہادت کا جس سے مضمون دستاویز واقعات غیر سے متعلق هو جاوے

دستاویز کي في نفسه صاف هو اور وہ واقعات موجودہ سے صحت کے ساتھه متعلق کي جاے تو ایسي شہادت داخل نہیں

هو سکتي هی جس سے ظاهر هو که اُن واقعات سے اُسکا متعلق هونا مقصود نه تها *

تمثیل

زید نے عمرو کے هاتهه بذریعه وثیقه کے بایں عبارت بیع کي که میرا محال واقع رامپور مشتمل اوپر اراضي سو بیگهه ـــ اور زید کا محال رامپور میں هی اور وه سو بیگهه کا هی پس شهادت اس بات کي داخل نہیں هو سکتي هی که وه محال جسکا بیع کرنا مقصود تها وه کسي اور جگهه اور کسي اور مقدار کا تها *

دفعه هذا میں فی الحقیقت کوئي ابهام نہیں هی بلکه معني صاف هیں اور واقعات موجوده سے منشاء دستاویز متعین هو سکتا هی پس اُسي اصول پر جسپر که دفعه ۹۲ مبني هی شهادت زباني نسبت مضمون صریح دستاویز کے اس وجهه سے نہیں لیجا سکتي که ایسي شهادت زباني سے مضمون دستاویز کي تردید هوتي هی لیکن دفعه هذا اور دفعه ۹۲ میں فرق یهه هی که

فرق مابین دفعه ۹۲ و ۹۴

گو دونو دفعات ایک اصول پر مبني هیں لیکن دفعه ۹۲ صرف دستاویز معاهده سے جسکا ذکر دفعه ۹۱ میں هی متعلق هی اور یهه دفعه هر قسم کي دستاویز سے علاقه رکهتي هی چونکه تحریر ایک اعلی قسم کي شهادت هی به نسبت بیان زباني کے اس لیئے اصول عام قانون کے موافق که ادنی چیز اعلی کو باطل نہیں کر سکتي لساني شهادت سے اُس دستاویز کے معنیوں کی تردید نہیں هو سکتي لیکن ابزاد یا تبدیل یا اخراج کي نسبت احکام دفعه ۹۴ کے اس قدر سخت معلوم نہیں هوتے جیسے دفعه ۹۲ کے اور وجهه اسکي یهه هی که دفعه ۹۲ میں صرف اُن دستاویزات کا ذکر هی جو که یا تو دستاویزات معاهده وغیره هیں یا ایسي هیں جنکا تحریري هونا قانوناً لازمي هی اور اس دفعه میں اس قسم کي کوئي قید نہیں هی *

دفعه ۹۵ جبکه عبارت کسي دستاویز کي في نفسه صاف هو لیکن بلحاظ واقعات موجودہ کے بے معني هو تو شهادت اِس امر کي داخل هو سکتي هی جس سے ثابت هو که وہ کسي خاص معني میں مستعمل کي گئي تهي *

شهادت جس سے دستاویز کے معني کا تعلق واقعات موجودہ سے ظاهر هو

تمثیل

زید نے عمرو کے هاتهه بذریعه وثیقه کے باین عبارت بیع کي که میرا مکان واقعه کلکته *

زید کا کوئي مکان کلکته میں نہیں هی لیکن معلوم هوتا هی که اُسکا ایک مکان هوڑا میں هی اور اُسپر عمرو اُس وثیقه کي تکمیل کے وقت سے قابض هی *

اُن واقعات کا ثبوت یهه بات ظاهر کرنے کے لیئے داخل هو سکتا هی که وہ وثیقه اُس مکان سے متعلق تها جو که هوڑا میں هی *

اس دفعه میں ابهام خفي کي صورت بیان هوئي هی اور اس وجهه سے اُسکے معني معین کرنے کے لیئے شهادت داخل هو سکتي هی مثلاً تمثیل کے دیکهنے سے ظاهر هوتا هی که لفظ میرا مکان مطلب دستاویز کو صاف کردیتا هی لیکن لفظ واقع کلکته سے ابهام واقع هوتا هی اور ایسا ابهام رفع هو سکتا هی کیونکه اُس سے دستاویز کے معنوں میں کوئي فرق نهیں آتا *

دفعه ۹۶ جبکه واقعات ایسے هوں که عبارت مستعمله کے معني چند اشخاص یا اشیاء میں سے ایک سے متعلق هو سکتے هوں اور ایک سے زیاده سے متعلق نهو سکتے هوں تو شهادت اس بات کي داخل هوسکتي هی که اُن اشخاص یا اشیاء میں سے کس سے متعلق هونا مقصود تها *

شهادت نسبت تخصیص تعلق مضمون دستاویز جب که وه مضمون چند اشخاص یا اشیاء میں سے صرف ایک سے متعلق هوسکتا هی

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو کے هاتهه گهوڑا ایک هزار روپیه کو بایں الفاظ فروخت کرنے کا اقرار کیا که میرا سفید گهوڑا اور زید کے دو سفید گهوڑے هیں پس شهادت اُن واقعات کي داخل هو سکتي هی جنسے ظاهر هو که کونسا گهوڑا مقصود تها *

(ب) زید نے عمرو کے ساتهه حیدرآباد جانے کا اقرار کیا شهادت اس بات کي داخل هو سکتي هی که کونسا حیدرآباد مقصود تها آیا حیدرآباد واقعه دکن یا حیدرآباد واقعه سنده *

اس دفعه کے دیکهنے سے ظاهر هوگا که اِس دفعه میں ایک صورت ابهام خفي کي هی کیونکه دونوں تمثیلوں میں یهه امر تو صاف هی که

زید نے ایک سفید گھوڑا بیچنے کا یا حیدرآباد جانیکا اقرار کیا تھا صرف
یہہ امر کہ کونسا گھوڑا بیچنے کا اقرار اور کونسے حیدرآباد جانے کا اقرار
کیا تھا صاف نہیں ھی پس در حالیکہ منشاء نویسندہ دستاویز میں کوئی
مخالفت واقع نہیں ہو سکتی تو شہادت زبانی سے یہہ امر صاف کیا
جا سکتا ھی کہ زید کو اور نیز مشتری کو بیع کے وقت کونسا گھوڑا مراد
تھا یا دوسری صورت میں کونسا حیدرآباد مراد تھا *

دفعہ ۹۷ جبکہ عبارت مستعملہ

شہادت نسبت تعلق مضمون دستاویز جبکہ اُسکی عبارت دو قسم کے واقعات میں سے کسی ایک سے متعلق نہیں ہوسکتی

جزء ایک قسم کے واقعات موجودہ سے متعلق ھو اور جزء دوسری قسم کے واقعات موجودہ سے لیکن کل عبارت صحت کے ساتھہ کسی ایک سے بھی متعلق نہو سکتی ھو تو شہادت اس بات کی داخل ھوسکتی ھی کہ اُن دونوں اقسام میں سے کونسی قسم کے واقعات سے متعلق ھونا مقصود تھا *

تمثیل

زید نے عمرو کے ھاتھہ بایں لفظ بیچنے کا اقرار کیا
کہ میری زمین واقعہ مقام (غ) مقبوضہ (ف) اور
زید کی زمین بمقام (غ) موجود ھی لیکن (ف)

کے قبضہ میں نہیں ھی اور اُسکي زمین جو (ف) کے قبضہ میں ھی وہ بمقام (غ) نہیں ھی پس شہادت اُن واقعات کي داخل ہو سکتي ھی جنسے ظاہر ہو کہ اُسے کسکا پہچنا مرکوز تھا *

اِس دفعہ میں ایک صورت ابہام خفي کي ھی اور تمثیل کے دیکنے سے منشاء دفعہ کا صاف ہوتا ھی *

دفعہ ۹۸ شہادت بہ ثبوت معني

> شہادت نسبت حروف غیر مفہوم وغیرہ

ایسے حروف کے جو پڑھے نہ جاتے ہوں یا عموماً سمجھہ میں نہ آتے ہوں یا معني عبارات ملک غیر اور متروک اور اصطلاحي اور مختص المقام اور مستعملہ ملک خاص کے اور معني مخففات کے اور ایسے الفاظ کے جو کیسي خاص معني میں مستعمل ہوں داخل ہوسکتے ہیں *

تمثیل

اگر ایک سنگتراش عمرو سے اپني دستکاري کي اشیاء کي بابت بیچنے کا اقرار کرے اور اُن اشیاء کے بیان میں صرف شروع کے حروف لکھدے اور وہ حروف دلالت اُسکي مصنوعات اور آلات دونوں پر کرتے ہوں تو

جائز ہی کہ شہادت اسبات کی داخل کی جائے کہ کس چیز کے بیچنے سے اُسکی مراد تھی *

اِس دفعہ کے ساتھہ فقرہ ماقبل فقرۂ آخر دفعہ ۴۹ قابل ملاحظہ ہی *

دفعہ ۹۹ جو اشخاص کہ متعاقدین

دستاویز کے مضمون کے خلاف شہادت دینے کا کس کو منصب ہی

کسی دستاویز کے یا اُنکے قایمقام حقیت نہوں اُنکو جائز ہی کہ شہادت ایسے واقعات کی ادا کریں جنسے اُسیوقت کا ایک ایسا اقرار ظاہر ہوتا ہو جو کہ دستاویز کی شرایط سے مغایر ہو *

تمثیل

زید و عمرو نے بذریعہ تحریر کے یہہ معاہدہ کیا کہ عمرو زید کے ہاتھہ کچھہ روئی بیچیگا جس کی قیمت بروقت حوالگی ادا کی جائیگی اور اُسی وقت اُن دونوں میں زبانی باہم یہہ اقرار ہوا کہ تین مہینے کی مہلت زید کو دی جائیگی پس ثبوت اس کا مابین زید و عمرو کے نہ لیا جائیگا لیکن اگر بکر کے حق میں وہ کسی نہج سے موثر ہو تو وہ اُس کا ثبوت دے سکتا ہی *

دفعہ ۹۲ کی شرح میں ہم بیان کرچکے ہیں کہ شرایط مندرجہ دفعہ مذکور صرف اُن لوگوں سے متعلق ہیں جو دستاویز کے فریق یا اُنکے

قايمقام هوں اور ايساهي أس دفعه كے متن سے ظاهر هى اور دفعه هذا ميں صاف كرديا گيا هى كه جو لوگ فريق دستاويز نهيں هيں أن كو اختيار هى كه أسي وقت كا ايسا اقرار ثابت كريں جو دستاويز كي شرايط كے مغاير هو *

لفظ مغاير جو كه اس دفعه كے ترجمه ميں استعمال هوا هى وهي لفظ هى جس كا ترجمه دفعه ۹۲ ميں به لفظ تبديل هوا هى اور دفعه هذا ميں ترديد و ابزاد و اخراج كا ذكر نهيں هى ليكن ميرے نزديك جبكه غير شخص مغاير معاهده كو ثابت كرسكتا هى تو أس كو ترديد اور ابزاد اور اخراج كا بهي منصب هونا چاهيئے *

دفعه ۱۰۰ كوئي امر مندرجه فصل هذا قانون وراثت مجريه هند (نمبر ۱۰ سنه ۱۸۶۵ ع) كے كسي احكام كا مخل درباب تصريح معني وصيت نامجات كے نهوگا *

معاني احكام قانون وراثت مجريه هند

ايكٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ ع سے أس كا باب ۱۱ دفعات ۶۱ لغايت ۹۸ مراد هى *

باب ۳

شهادت كا پيش كرنا اور أسكي تاثير

باب اول ايكٹ هذا ميں اس امر كا ذكر هى كه كن كن صورتوں ميں اور كون كون امر واقعات متعلقه هيں اور موثر شهادت تصور كيئے جا سكتے هيں يعني كونسي شهادت داخل هو سكتي هى *

باب دوم ميں اس امر كا ذكر هى كه كس كس شهادت كي كيا كيا وقعت هى *

اور باب سوم ميں يعني باب هذا ميں واضعان قانون نے اس امر كا ذكر كيا هى كه شهادت كس طرح پر پيش هوني چاهيئے اور جب پيش

هوچکے تو اُس کا کیا اثر هوگا پس مختصر طور سے اس ایکت کے مضمون کو یوں بیان کرسکتے هیں که باب اول متعلق شهادت سے اور باب دوم متعلق وقعت شهادت سے اور باب سوم اثر شهادت سے متعلق هی *

فصل ۷ — بار ثبوت

دفعه ۱۰۱

بار ثبوت کي تعريف

جو فريق عدالت سے درخواست صدور فيصله کي نسبت ايسے قانوني حق يا ذمه داري کے گذرانے جس کا مدار ايسے واقعات پر هو جنپر وه اصرار کرتا هی اُسي فريق کو لازم هوگا که واقعات مذکور کا وجود ثابت کرے *

اور جب کسي شخص پر کسي واقعه کے وجود کا ثابت کرنا لازم هو تو يهه امر بايں عبارت تعبير کيا جاتا هی که اُس شخص پر بار ثبوت هی *

تمثيلات

(الف) زيد عدالت سے يهه فيصله صادر هونے کا مستدعي هوا که عمرو کو بعلت اُس جرم کے جس کا ارتکاب عمرو نے کيا هی سزا هوني چاهيئے *

زید کو ثابت کرنا چاهیئے که عمرو نے ارتکاب جرم کیا هی *

(ب) زید عدالت سے یهه فیصلہ صادر هونے کا مستدعي هوا که وہ مستحق اراضي مقبوضه عمرو کا از روے ایسے واقعات کے هی جنپر وہ یعني زید اصرار کرتا هی اور عمرو اُن کي صداقت سے انکار کرتا هی *

زید کو لازم هی که اُن واقعات کا وجود ثابت کرے *

اِس فصل میں قانون شهادت کے ایک نهایت مشکل اور پر از دقت مسئله کي بحث هی اور جس قدر وہ مسئله مشکل هی اُسیقدر وہ اهم اور مقدم هی کیونکه هر قسم کي کارروائي قانوني میں اِس امر کي بحث آتي هی که فریقین میں سے بار ثبوت کس پر هی اور اکثر مقدمات میں جیتنا هارنا اِس مسئله کي تنقیح پر منحصر هوتا هی پس هم اِس فصل میں حتی الوسع واضح طور پر اِس مسئله کي تشریح کرینگے اور اُسکو جهاں تک هو سکیگا آسان کرینگے *

اُصول جسپر بار ثبوت مبني هی

اصل اُصول بار ثبوت کا اِس اُصول منطقي پر مبني هی که جو شخص کسي امر کا وجود بیان کرتا هو اور فریق ثاني اُس امر کے وجود سے منکر هو تو اُس شخص پر جو که وجود بیان کرتا هی اُس امر کا ثابت کرنا چاهیئے اِس لیئے که قیاس نسبت عدم هر چیز کے هوتا هی اور اُسکو معدوم سمجهنا چاهیئے جب تک ثابت نهو مثلاً جیسا که تمثیلات دفعه هذا کے دیکھنے سے ظاهر هوگا که ایک صورت میں زید یهه کهتا هی که عمرو نے ایک جرم کیا هی پس صاف هی که عمرو کي شکل دیکھنے سے یهه ظاهر نهیں هوتا که اُسنے جرم کیا هی یا نهیں اور جب تک که زید یهه ثابت نکرے که عمرو نے جرم کیا هی یا نهیں اُسکو سزا نهیں مل سکتي اور دوسري صورت میں بهي جبکه بقول ,, القبض دلیل الملک ،، مالک اپني جائداد پر قابض هوتا هی اور زید باوجود قبضه عمرو کے چند ایسے واقعات کا وجود بیان کرتا هی جنسے عمرو منکر هی تو بار ثبوت زید پر هی *

یہہ اُصول بار ثبوت کا اِس سبب سے قائم نہیں کیا گیا ہی کہ ہر واقعہ کا عدم ثابت کرنا متحال ہی بلکہ اِس وجہہ پر کہ واقعہ کا وجود ثابت کرنا سیدھے طور پر ہو سکتا ہی اور اُسکا عدم ثابت کرنا نہایت ہیر پھیر کے ساتھہ ممکن ہی مثلاً اگر یہہ ثابت کرنا منظور ہو کہ عید کے دن زید دہلی کی جامع مسجد میں تھا پس جو شخص یہہ بیان کرتا ہی اُسپر اُسکا بار ثبوت ہی اِس لیئے کہ وہ بآسانی ایسے گواہ طلب کرا سکتا ہی جنھوں نے زید کو اُس روز اُس جگہہ دیکھا تھا لیکن جو شخص کہ زید کے دہلی میں ہونے سے منکر ہی اُسکو یہہ ثابت کرنا کہ زید عید کے دن دہلی میں نہ تھا سخت دشوار ہی گو متحال نہیں ہی البتہ عدم اِس واقعہ کا مفصلہ ذیل اُمور سے ثابت ہو سکتا ہی *

۱ — یہہ کہ زید عید کے دن دوسری جگہہ تھا *

۲ — یہہ کہ اُس جگہہ سے دہلی کی جامع مسجد تک اِسقدر فاصلہ ہی کہ کسی وسیلہ سے زید جامع مسجد میں موجود نہو سکتا تھا *

پس ظاہر ہی کہ اُس شخص کو جو زید کا جامع مسجد میں موجود ہونا بیان کرتا ہی زیادہ آسانی ہی بہ نسبت اُس شخص کے جو کہ اُس امر سے منکر ہی اور یہہ بات اکثر پیش آتی ہی کہ منکر کسی واقعہ کے عدم کو ثابت نکر سکے مثلاً اِس تمثیل میں اگر شخص منکر کو یہہ معلوم نہو کہ زید عید کے دن کہاں تھا تو زید کا جامع مسجد میں نہونا ثابت نہیں کر سکتا — لیکن یہہ اُصول بار ثبوت محض دشواری اور آسانی پر مبنی نہیں ہی بلکہ اِس اُصول اِنصاف پر مبنی ہی کہ جو شخص جس بیان سے مستفید ہونا چاہتا ہی اُس بیان کو وہ ثابت کرے اور یہہ خلاف اِنصاف ہوتا کہ اُس شخص پر جسکا کہ کسی اور واقعہ کے ثابت ہونے سے ضرر ہوتا ہی اُس واقعہ کا بار ثبوت قرار دیکر ثابت کرایا جاوے — اِس امر کے طی کرنے میں کہ جو شخص واقعہ کا وجود بیان کرتا ہی اُسپر بار ثبوت پڑنا چاہیئے یہہ احتیاط لازمی ہی کہ فقرہ کی عبارت کے منفیہ یا مثبتہ ہونے سے گھپلا واقع نہو — اِس امر کی بحث کہ ایک ہی بات کو مثبتہ اور منفیہ طور پر کیونکر بیان کر سکتے ہیں ہم پہلے لکھہ آئے ہیں [۴] اور صورت فقرہ سے عدم اور وجود واقعہ کی

۴ دیکھو صفحہ ۴۰ و ۴۱

نسبت بحث طی نہیں هو سکتي بلکه بیان کا اصل مقصد دیکھنا چاهیئے مثلاً کسي کرایهدار پر مالک مکان دعوي اِس امر کا کرے که کرایه دار مذکور نے اپنے معاهدہ کے موافق مکان کو حالت مرمت میں نرکھا اور اِس وجهه سے ذمهدار مطالبه هرجه کا هي بار ثبوت اِس امر کا که مدعاعلیه کرایدار نے مکان کو بحالت مرمت نرکھا بذمه مالک مکان کے هی اِس لیئے که اگر وہ خسته حالت مکان کي ثابت نکرے تو اُسکا دعوي ڈسمس هو جاویگا ـ اِس تمثیل سے ظاهر هوتا هی که گو نحوي حالت اِس فقرہ کي منفیه هی تاهم در حقیقت مضمون اُس فقرہ کا مثبته هي کیونکه وجود خستگي مکان ایک واقعه هی جسکي بنا پر دعوي مدعي مبني هی اور اگر وہ وجود اُس واقعه کا ثابت نکر سکے تو دعوي ڈسمس هو جاویگا *

مفصله ذیل تمثیل سے اِس اُصول کي اور صراحت هو گي *

زید یهه کهتا هی که موضع اِسلامپور پانچ هزار روپیه کو بکا تها عمرو بیان کرتا هی که موضع مذکور نو هزار کو بکا اب جو لوگ که منطق سے واقف نہیں هیں

تصریح پڑنے بار ثبوت کي

وہ خیال کرینگے که دونو بیان مثبته واقعات هیں اور زید کو چاهیئے که پانچ هزار ثابت کرے اور عمرو کو چاهیئے که نو هزار ثابت کرے اور هر ایک پر اپنے اپنے بیان کا بار ثبوت هی لیکن کسي مقدمه میں بارثبوت ایک هي امر کا فریقین پر نہیں پڑسکتا اور اس مثال میں مقدار زر ثمن کا ثبوت فریقین پر عاید نہیں هوسکتا ـــ بیان زید و بیان عمرو نسبت زر ثمن کے درحقیقت یوں هیں :ـــ

عمرو زید کے اِس بیان کو که زر ثمن میں پانچ هزار شامل تھے تسلیم کرتا هی اور نو هزار کے کهنے سے یهه مراد هی که چار هزار اور زیادہ تهے پس وجود پانچ هزار مسلمه فریقین هی باقي چار هزار کے وجود سے زید منکر هی پس صریح بار ثبوت ذمه عمرو کے هی *

اس قدر تقریر سے یهه ظاهر هوگا که جس شخص کے حق میں قیاس هوتا هی اُس شخص کے مخالف پر بار ثبوت هوتا هی اس دفعه کي شرح میں قیاسات کا ذکر کرنا بیجا هوگا اور اُن اصول کا بهي ذکر کرنا جن کي وجهه سے بار ثبوت اُلٹ جاتا هی اِس جگهه ضرور نہیں هی لیکن آیندہ اس فصل کي دفعات کي شرح میں اُن اصول کا ذکر هوگا *

دفعہ ۱۰۲ بار ثبوت کا ہر نالش

کسپر بار ثبوت ہوتا ہی

یا کارروائي میں اُس شخص پر ہوتا ہی جو طرفین سے مطلق کسي شہادت کے نہ گذرنے کي صورت میں مقدمہ ہار جاے *

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو پر بابت اراضي مقبوضہ عمرو کے نالش کي اور وہ یہہ بیان کرتا ہی کہ اُس کے واسطے عمرو کا باپ ازروے وصیت چھوڑ مرا تھا *

اگر اس مقدمہ میں طرفین سے شہادت نہ گذرے تو عمرو بحالي قبضہ کا مستحق ہوگا *

بنابراں بار ثبوت زید پر ہی *

(ب) زید نے بابت زر تمسک کے عمرو پر نالش کي *

تمسک کي تکمیل سے اقبال ہی لیکن عمرو یہہ کہتا ہی کہ وہ تمسک فریب سے کرالیا گیا تھا اور زید کو اس بات سے انکار ہی *

اگر طرفین سے کوئي شہادت نہ گذرے تو زید مقدمہ میں کامیاب ہوگا اس واسطے کہ تمسک کي نسبت انکار نہیں ہی اور فریب ثابت نہیں کیا گیا *

پس بار ثبوت عمرو پر ہی *

اس دفعہ میں واضعان قانون نے ایک علامت بار ثبوت کے تنقیح کرنے کي بیان کي هی اور وہ نتیجہ جو کہ ثبوت نگذرنے سے پیدا هوتا هی بیان کیا هی لیکن

بار ثبوت کي علامت

اس دفعہ کے پورے طور پر سمجھنے کے لیئے اور کام میں لانے کے لیئے اُن اُصولوں پر جنکا کہ هم دفعہ ۱۰۱ کي شرح میں ذکر کر آئے هیں خیال رکھنا لازمي هی — ایک اور علامت بار ثبوت کے دریافت کرنے کي یہہ هی کہ جس امر کے بار ثبوت کو دریافت کرنا منظور هو کہ کس فریق پر هی اُس امر کو فرض کیا جاوے کہ بیان هي نہیں هوا تھا اور پھر دیکھنا چاهیئے کہ مقدمہ کا کیا نتیجہ هوتا هی — جو شخص اُس بیان کے معدوم هوجانے سے هار جاوے اُسي پر بار ثبوت هی — مثلاً زید نے عمرو پر موضع اسلامپور کي مقابضت کا دعوی کیا بیانات فریقین حسب ذیل هیں :—

زید کہتا هی کہ موضع اسلامپور میري جائداد موروثي هی اور شرعاً میں بعد وفات اپنے باپ کے اُسکا مالک هوں اور مجھکو قبضہ ملنا چاهیئے *

عمرو کہتا هی کہ زید کے باپ نے یہہ جائداد میرے پاس پانچہزار روپیہ کو رهن کردي هی اور وہ روپیہ اب تک ادا نہیں هوا اسلیئے مجکو حق مقابضت حاصل هی *

اب جائداد کا زید کي ملکیت هونا تسلیم هی زید واقعہ رهن سے منکر هی پس عمرو کو رهن ثابت کرنا چاهیئے کیونکہ اگر بیان رهن کالعدم تصور کیا جائے تو زید کو قبضہ اسلامپور کا ملجاویگا اور اسلیئے بار ثبوت عمرو پر هی لیکن اگر عمرو یہہ بیان کرتا کہ جائداد زید کي نہیں هی تو بار ثبوت اس امر کا کہ جائداد زید کي هی ذمہ زید کے هوتا کیونکہ اگر بیان زید نسبت اُسکي ملکیت کے کالعدم تصور کیا جاوے تو عدالت اُسکو مقابضت کي ڈگري ندیگي *

اس بیان سے ظاهر هوگا کہ علاوہ قیاس کے اقبال بھي بار ثبوت کو اُلٹ دیتا هی جیسا کہ تمثیل مذکور میں عمرو کا یہہ تسلیم کرنا کہ موضع اسلامپور زید کے باپ کي ملکیت تھا بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا یعني حق مقابضت مرتہنانہ کا اُسکے ذمہ ڈال دیتا هی ورنہ زید پر اپني ملکیت ثابت کرنے کا بار ثبوت هوتا *

اُلٹنا بار ثبوت کا

یہہ امر کہ بار ثبوت کیونکر قاعدہ عام کے برخلاف (جسکا ذکر دفعہ ۱۰۱ کي شرح میں ہوچکا ہی[۱])فریق مخالف پر اُلٹ جاتا ہی اور اثر یہہ ہوتا ہی کہ بدلے اسکے کہ اُس شخص پر جو مثبت امر بیان کرتا ہی بارثبوت پڑے اُس شخص پر بار ثبوت جا پڑتا ہی جو کہ اُس واقعہ کے وجود سے مطلقاً انکار کرتا ہی ـــ وہ دو سبب یہہ ہیں :ـــ

اول ـــ جبکہ منکر نے کبھي صحيح ہونے بیان فریق ثاني کو تسلیم کیا ہو یعني اُسکا اقبال *

دوم ـــ جبکہ قیاسؔ بحق شخص منکر ہو *

ان دونوں صورتوں مفصلہ بالا میں شخص منکر پر عدم واقعہ کے ثابت کرنے کا بار ثبوت قانوناً عاید ہوتا ہی *

اُلٹنا بار ثبوت کا بوجھہ اقبال کے

یہہ امر کہ اقبالات کس قسم کي شہادت ہیں اور اُنکا اثر کیا ہوتا ہی اور کن کن صورتوں میں وہ شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں ہم پہلے بیان کر آئے ہیں ° اب چند صورتیں ایسي بیان کرینگے جنسے ظاہر ہوگا کہ بارثبوت کیونکر اقبال کي وجہہ سے اُس شخص پر جا پڑتا ہی جو کہ وجود کسي واقعہ سے منکر ہو مثلاً کسي مقدمہ میں جس میں کہ زید نے عمرو پر بر بناے تمسک نوشتہ عمرو دعوی دایر کیا تمسک مذکور میں عمرو نے یہہ لکھا تھا کہ مینے پورا روپیہ وصول پایا اسؔ مقدمہ مین عمرو مدعاعلیہ نے تحریر تمسک سے اقرار کیا لیکن یہہ بیان کیا کہ روپیہ وصول نہیں ہوا پس ظاہر ہی کہ اس مقدمہ میں اثبات کرنیوالا اس امر واقعہ کا روپیہ ادا ہوا زید مدعي ہی اور منکر وجود واقعہ سے عمرو ہی پس اُس عام قاعدہ کے موافق جسکا ذکر دفعہ ۱۰۱ کي شرح میں کر آئے ہیں بار ثبوت اداے زر کا ذمہ زید کے ہوتا نہ ذمہ عمرو کے جو منکر ہی لیکن چونکہ دستاویز تمسک میں ایک اقبال اداے زر کا منجانب عمرو کے ہی اسلیئے بار ثبوت اداے زر کا زید کے ذمہ سے اُلٹ کر عمرو کے ذمہ جا پڑا یہي صورت بعینہ تمثیل (ب) دفعہ ہذا کي ہی اور

° دیکھو صفحہ ۹۵ سے ۹۸ تک و ۱۱۹ سے ۱۲۱ تک

وہ تمثیل غالباً ایک فیصلہ اجلاس کامل هائي کورٹ کلکتہ [۶] پر مبني هی جسکو حکام پریوي کونسل نے بهي تسلیم کیا [۷] *

قیاس ایک دوسري وجہہ هی جسکے سبب سے بار ثبوت خلاف قاعدہ علم متذکرہ دفعہ ۱۰۱ کے فریق مخالف پر اُلٹ جاتا هی مسئلہ قیاس و مسئلہ بارثبوت في الحقیقت ایک هیں کیونکہ جب یہہ معلوم هو جاوے کہ دو فریق کے حق میں سے کسکے حق میں قیاس هی تو اُسکے خلاف یہہ نتیجہ نکلتا هی کہ جس شخص کے حق میں قیاس نہیں هی اُسکے اُوپر بار ثبوت هی — مضمون قیاسات اور بار ثبوت اسقدر متحد هیں کہ واضعان قانون نے فصل هذا میں بارثبوت کے ساتهہ اُن قیاسات کا بهي ذکر کیا هی جیسا کہ اس فصل کي دفعات آیندہ سے ظاهر هوگا *

> اُلٹنا بارثبوت کا بوجہہ قیاس کے

نوعیت قیاس کا ذکر هم پہلے کرچکے هیں اور یہاں مناسب معلوم هوتا هی کہ اقسام قیاسات کا ذکر کریں تاکہ مسئلہ بار ثبوت کے سمجهنے میں آساني هو *

قیاسات دو قسم کے هوتے هیں —

> اقسام قیاسات

اول قیاسات قانوني *

دوم قیاسات واقعاتي *

قیاسات قانوني وہ قیاسات هیں جو کہ اصول انصاف و قواعد قدرت اور تجربہ مجمع عقول انساني پر مبني هیں اور جنکو قانون نے صاف طور پر بغرض وقعت دینے کے قائم کیا هی *

قیاسات واقعاتي وہ قیاسات هیں جنکو کہ قانون نے کوئي خاص وقعت عطا نہیں کي هی تاهم وہ غالب هونے واقعات پر مبني هیں *

قیاسات واقعاتي اور قیاسات قانوني میں یہہ فرق هی کہ قیاسات قانوني هر حالت میں اور هر مقدمہ سے پورے طور پر متعلق هوتے هیں اور

---

۶ علي بي بي بنام نصیرالدین متها بنگال جلد ۲ صفحہ ۵۶ اجلاس کامل و رامانک لال بابو بنام رامداس مورزمدار بنگال جلد ۱ صفحہ ۹۲ — و رگهو ناتهہ بنام لچهمیں نراین سنگهہ ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۷

۷ چودهري دیبي پرشاد بنام چودهري دولت سنگهہ مورزانڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۳۴۷ — و صاحب پرهلاد سین بنام بدهو سنگهہ مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۵

قیاسات واقعاتي هر مقدمه خاص کے حالات سے جانچے جاتے هیں اور اُنکي وقعت حسب حالات مختلف مقدموں کے مختلف هوتي هی اور قیاسات قانوني کے برابر وقعت نهیں هوتي هی *

قیاسات قانوني کي دو قسمیں هیں —

اقسام قیاسات قانوني

۱ — قیاسات قطعي (جنکو که ایکٹ هذا نے ثبوت قطعي کہا هی) *

۲ — قیاسات غیر قطعي *

قیاس قطعي

قیاسات قطعي اُن قواعد قانون کو کہتے هیں جنسے که قانون نے یهه امر معین کردیا که کس قسم کي شهادت (کسي واقعه کے غالب هونے کي) درجه ثبوت کو پهونچ جاتي هی *

یهه قیاسات اُس تجربه انساني پر مبني هیں که جب دو واقعات اِس قدر علم طور پر اور بلا استثناء کے همیشه ساتهه وجود پذیر هوتے هیں اور کبهي یا نهایت شاذ و نادر وه ساتهه نهیں هوتے تو قانون نے اس تجربه کي بناء پر اُن واقعات کے تعلق کو بغرض مصلحت قائم رکهنے امن گروه انساني کے درجه تحقیق کے خلاف شهادت دینے کي اجازت نهیں دی *

ایکٹ هذا میں دفعه ۴۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ میں وه صورتیں بیان هیں جنمیں قیاس غالب کو قیاس قطعي قرار دیکر ثبوت قطعي قرار دیا هی اور حسب دفعه ۴ کے اُسکے خلاف شهادت دینے کي عدالت اجازت نهیں دیتي سوائے اُن قیاسات کے ایکٹ هذا میں اور کسي کو درجه قیاس قطعي یا ثبوت قطعي کا عطا نهیں کیا *

لیکن اور ایکٹوں میں بوجهه خاص حکم قانون کے قیاسات قطعي اور ثبوت قطعي قانون نے قائم کیا هی [۸] *

قیاسات غیر قطعي

قیاس غیر قطعي وه قیاسات قانون هیں جنکو گو قانون نے بوجهه اغلب هونے کے قایم کیا هی اور اُسي اصول پر مبني هیں جنپر که قیاسات قطعي هیں لیکن اُن میں درجه اغلب هونے کا اس قدر قوي نهیں هوتا که اُنکو قانون ثبوت

---

۸ دیکهو دفعه ۱۷۱ ضابطه فوجداري ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ و دفعه ۹ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۰ع و دفعه ۵ — ایکٹ ۲۷ سنه ۱۸۷۱ع ؛ دفعه ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع

قطعي قرار دے لیکن تب بهي چونکه ایسا اکثر هوتا هی که دو واقعات اکثر ساتهه هوں تو قانون میں یهه بیان کر دیا هی که قیاسات کس طرف هوتے هیں اور اس وجهه سے فریق مخالف پر بار ثبوت همیشه هوتا هی اس قسم کے قیاسات قانوني اول تو ایکٹوں میں بیان هوئے هیں اور دوسرے اصول قانون پر مبني هیں مثلاً تمام قیاسات نسبت دستاویزات کے جنکا ذکر ایکٹ هذا کي دفعه ۷۹ سے ۹۰ تک مندرج هی قیاسات غیر قطعي هیں اور اُنکے خلاف شهادت دي جا سکتي هی — اسي طرح پر ایکٹ میں دفعات ۱۰۷ سے ۱۱۱ تک اور صورتیں قیاسات غیر قطعي کي بیان کي هیں اور اُنکي تشریح هر دفعه کي شرح میں کیجاویگي — سواء ان دفعات کے اور بهي خاص صورتیں ایسي هیں جنمیں ایکٹوں کا قیاس قائم کیا هی مثلاً دفعه ۱۱ — ایکٹ ۴ سنه ۱۸۷۲ع کے دیکهنے سے معلوم هوگا که قانوناً پنجاب احاطه کے هر گانوں میں وجود شفع قیاس کرلیا گیا هی جب تک که خلاف اُسکے ثابت نهو علاوه اسکے اور بهي مختلف قانونوں میں احکام نسبت قیاسات غیرقطعي کے مندرج هیں [9] *

یهه مثالیں اُن قیاسات قانوني غیرقطعي کي هیں جنکو که ایکٹوں نے قایم کیا هی اب جو قیاسات غیرقطعي اُصول قانون پر مبني هیں اُنکي چند مثالیں بیان کیجاتي هیں *

مثلاً هر شخص بیگناه تصور کیا جاویگا جب تک که اُسپر جرم ثابت نهو *

هندو خاندان کي جائداد مشترک سمجهي جاویگي جبکه اُسکي تقسیم ثابت نهو *

اور اس قسم کے قیاسات کا آئنده ذکر کیا جاویگا *

قیاسات واقعاتي کي تعریف پهلے هوچکي اور ایکٹ هذا میں واضعان

قیاسات واقعاتي

قانون نے صرف ایک دفعه میں اس قسم کے قیاسات کا ذکر کیا هی اور اُنکے قائم کرنے کي اجازت دي هی گو اُنکا قائم کرنا لازمي نهیں ٹهیرایا وه دفعه ۱۱۴ هی جسکي تمثیلات کے دیکهنے سے واضح هوگا که کن کن صورتوں میں کس کس قسم کے قیاسات عدالت قائم کرسکتي هی لیکن اِن قیاسات کا قائم کرنا بالکل عدالت کي رائے پر چهوڑ دیا هی جیسا که دفعه ۴ میں جواز قیاس کي تعریف سے معلوم هوگا *

---

۹ دفعات ۳ و ۴ و ۵ و ۱۵ و ۱۶ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع — و دفعه ۱۳ ایکٹ ۵ سنه ۱۸۶۶ع — و دفعات ۳۰ و ۳۶ و ۱۷۰ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۶ع و دفعه ۹ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع

مفصلہ ذیل شجرہ سے اقسام قیاسات کي معلوم ہونگي اور جو جو قسم جس دفعہ ایکٹ ھذا سے متعلق ھی وہ بھي واضح ہوگي - اور یہہ امر قابل لحاظ ھی کہ قیاسات واقعاتي کل ایسے ہوتے ھیں کہ جنکا قائم کرنا رائے عدالت پر چھوڑا گیا ھی پس وہ لازمي نہیں لیکن قیاسات قانوني قطعي تو سب لازمي ھیں اور قیاسات غیر قطعي کي دو قسمیں ھیں ایک تو وہ ھیں جو لازمي ھیں اور دوسري قسم اختیاري عدالت ھیں جیسا کہ شجرہ سے ظاہر ہوگا —

شجرہ اقسام قیاسات

نظائر متعلق جنمیں کہ قیاس کي وجہہ سے بار ثبوت الٹ گیا
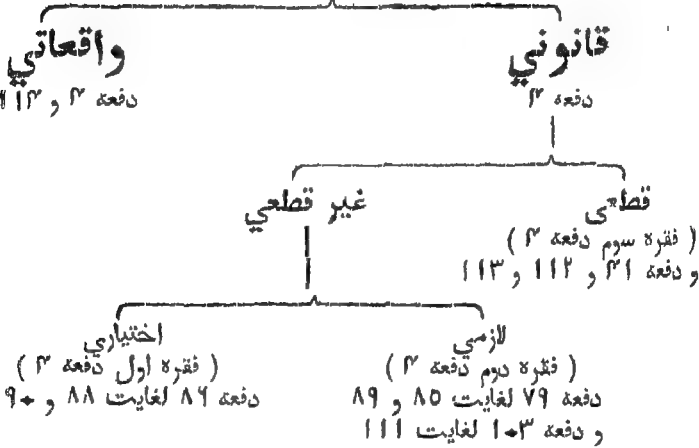
ہم یہہ امر بیان کر چکے ھیں کہ اقبال کي وجہہ سے کیونکر بار ثبوت اُلٹ سکتا ھی اور قیاس قانوني قطعي کا بھي دفعات سے حوالہ ہوچکا ھی اور یہہ قیاسات غیر قطعي قانوني جنکا کہ ایکٹوں کي دفعات میں ذکر ھی بیان ہوچکا ھی اب اُن چند صورتوں کا ذکر کرتے ھیں کہ جنمیں قانوني قیاس کي وجہہ سے بار ثبوت اُلٹتا ھی گو وہ قانوني قیاس کسي ایکٹ کي دفعہ کي وجہہ سے قائم نہوئے ہوں *

بار ثبوت فریب و سازش

یہہ ایک اصول عام قانوني ھی کہ کسي کارروائي کو فریبي یا سازشي نہیں تصور کیا جاتا جب تک فریب یا سازش ثابت نہ کیجاوے اور جب کبھي کوئي شخص کسي معاملہ کو فریبي یاسازشي قرار دینا چاھتا ھی اور اُسکي بنا پر اُس

معامله کو ناجائز ٹھہرانا چاهتا هی تو اُسکا ذمه بار ثبوت ۱ اِس لیئے که همیشه قیاس بحق درستي معامله کے هوتا هی *

جن نظائر کا همنے حواله دیا هی اُن کے دیکھنے سے مختلف اقسام کے

بار ثبوت نسبت دباو ناجائز یا جبر کے

فریب معلوم هونگے اور دفعه ۱۷ و ۱۵ قانون معاهدہ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع کے دیکھنے سے تعریف فریب قانوني واضح هوگي لیکن فریب و سازش کے سوا اور بھي ایسي وجوهات قانوني هیں جنکي وجهه سے معاهدات وغیرہ واجب‌التعمیل نهیں رهتے دفعات ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ ایکٹ مذکور کے دیکھنے سے نوعیت دباو ناجائز کي معلوم هوگي — پس اگر کسي مقدمه میں کوئي شخص اِس قسم کا عذر پیش کرے تو بار ثبوت دباو ناجائز وغیرہ کے ثابت کرنے کا اُسکے ذمه هی حکام پریوي کونسل نے اِس اُصول کو چند مقدمات میں تسلیم کیا هی ۲ *

تمام مقدمات میں جنمیں که مدعي کا دعوی صرف اُس صورت میں

بار ثبوت نسبت مقدمه کے مابین میعاد هونے کے

قابل سماعت عدالت متصور هوتا هی جبکه وہ مابین میعاد هو تو بار ثبوت اِس امر کا که دعوی مابین میعاد هی همیشه مدعي کے ذمه هوتا هی کیونکه حسب دفعه ۱۰۲ یعني دفعه هذا اگر وہ اپنے دعوی کو مابین میعاد نه ثابت کرے تو وہ هار جاویگا چنانچه بارها یهه تجویز هوچکا هی که جبکه مدعي کسي اراضي سے مدعاعلیه کو بیدخل کرنا چاهتا هی اور مدعاعلیه عذر قبضه مخالفانه دوازدہ ساله پیش کرتا هی تو بار ثبوت اِس امر کا که مدعي مابین دوازدہ سال قابض تها ذمه مدعي کے هی اور

۱ راچندر ناراین بنام بھجے گوبند سنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۲ صفحه ۱۸۱ — و مسماۃ سودر کنور بنام جے نراین سنگهه ویکلي جلد ۱ صفحه ۳ — و اجیب سنگهه بنام کشن پرشاد سنگهه ویکلي جلد ۱ سنه ۱۸۶۴ع صفحه ۳۷ — و انند موئي دیبي بنام شب دیال پٹواري ویکلي جلد ۲ صفحه ۲ دیواني — و گریش چندر جاتر جي بنام مهیش چندر بهالنکو ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۱۷۳ دیواني — و رام گهي بنام مختار بي بي ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۲۸۰ — و لاله روپ رام‌سادا بنام بنودیرام سین ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۳۲۱ —

۲ موتي لال اوپدها بنام جگناتهه گرگ مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحه ۱ و راني نازیب وردي قاچیز بنام جسارو ارما کموا یناتا ماتکا مورزانڈین اپیل جلد ۷ صفحه ۳۲۱ — و چدو ناتهه گهوس بنام شمس‌النسا بیگم مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۱۰۲ —

نه یهه که مدعاعلیه اپنا قبضه مخالفانه دوازده سال ثابت کرے ۳ اور اِسی اُصول کو حکام پریوي کونسل نے تسلیم کیا هی ۴ - بمقدمات شفع جبکه بغرض انفصال عذر تمادي یکساله یهه امر طی کرنا ضرور هو که آیا قبضه واقعي مشتري کا بتاریخ بیعنامه هوا یا بعد ازیں تو بار ثبوت اس امر کا که قبضه مشتري تاریخ بیعنامه سے نهیں هی اور دعوی مابین میعاد هی ذمه مشتري کے هی ۵ *

بار ثبوت نسبت مقدار زر ثمن بمقدمات شفع

جبکه کسي مقدمه میں مابین شفیع مدعي اور مشتري مدعاعلیه کے نسبت مقدار زر ثمن کے نزاع هو اور مدعاعلیه مشتري کي طرف سے بیعنامه به ثبوت اپنے بیان کے پیش کرے تو بار ثبوت اِس امر کا که مقدار زر ثمن مندرجه بیعنامه غلط هی ذمه مدعي شفیع کے هوتا هی اِس وجهه سے که قیاس نسبت درستي بیعنامجات کے هوتا هی - هائي کورٹ کلکته نے ایساهي تجویز کیا هی ۶ لیکن یهه ایک متنازعه فیه مسئله هی اور دفعه ۱۰۶ ایکٹ هذا قابل ملاحظه هی *

قیاس قانوني نسبت مشترک هونے جائداد اهل هنود کے

حکام پریوي کونسل نے ایک بڑے نامي مقدمه انوهر بنام رامسهارین یهه تجویز کیا هی که نوعیت جائداد اهل هنود کي مشترک تصور هوگي اور همیشه حسب احکام شاستر هر جائداد مشترکه قیاس کي جاویگي جب تک که اُسکا منقسم هونا ثابت نهو ۷ *

۳ دیناٿند هوسیارے بنام جي فرلانک ویکلي جلد ۹ صفحه ۱۵۵ دیواني و جگد مسا چودهراین بنام چندر دیو بخشي ویکلي جلد ۶ صفحه ۳۲۷ دیواني و کلکٹر رنگپور بنام پرسنو کمار ٹهاکر ویکلي جلد ۵ صفحه ۱۱۵ دیواني - و پرمانند گوسٹیں بنام سرکار ویکلي جلد ۵ صفحه ۱۳۶ دیواني - و بولي سنگهه بنام هوبنس نراین ویکلي جلد ۷ صفحه ۲۱۲ دیواني — و ناظر سندي بابو علي جان بنام اومیش چندر متو ویکلي جلد ۲ صفحه ۷۵ دیو قي — و مرزا محمد حسن بنام مارۃالنسا خانم ویکلي جلد ۲ صفحه ۸۹ دیواني - و گروداس راے بنام هرروناتهه راے ویکلي جلد ۲ صفحه ۲۲۶ دیواني — و رام لوچن چودهري بنام جے درگا داس ویکلي جلد ۹ صفحه ۲۸۳

۴ کنور منهوا سنگهه بنام نند لال مورزانڈین اپیل جلد ۸ صفحه ۱۹۹

۵ قمر علي بنام عظمت علي ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۸۳ - و هر نراین سنگهه بنام نواب محمود علي خاں منفصله هائي کورٹ الهآباد مورخه ۳ مئي سنه۱۸۷۶ع

۶ شیخ محمد نورالحسن بنام شیخ حیدر بخش ویکلي جلد سنه ۱۸۶۳ع صفحه ۳۰۲ - و شیخ محمد نورالحسن بنام شیخ حیدر بخش ویکلي جلد ۱۳ صفحه

۷ انوهر بنام رام سهارین مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۷۵

پس بار ثبوت جائداد اهل هنود کے منقسم هونے کا ذمه اُس شخص کے هی جو اُسکا منقسم هونا بیان کرتا هی ۸ اور قیاس شاستري یهه بهي هی که هر جائداد هندوں کي موروثي متصور هوگي اور جوشخص اُسکو مکسوبي قرار دینا چاهتا هی اُسي کے ذمه اُسکا بار ثبوت هی ۹ *

بار ثبوت نسبت منقسم هونے جائداد هنود کے

یهه اکثر مسئله مسلمه شاستري هی که بیوه کو صرف قبضه حین حیاتي کا اختار هی اور جب کبهي کوئي بیوه رهن یا کسي قسم کا انتقال جائداد کا کرے تو وہ ناجایز تصور کیا جاتا هی جبتک که کسي ضرورت شاستري کا پورا ثبوت نهو — پس جو شخص که بغرض جایز کرنے کسي ایسے انتقال کے جس کو بیوه نے کیا هو بیان کرتا هی اُس کے ذمه بار ثبوت ثابت کرنے ایسي ضرورت کا هی ۱ *

قیاس قانوني نسبت عدم اختیار نسبت انتقال جائداد کے

---

۸ مسماة جسیا بنام بابو موهن لال موروزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۳۸۰ و رام چندردت بنام چندر کمار منڈل موروزانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحه ۱۸۱ — و پران کشن مار چودهري بنام متهورا موهن مار چودهري موروزانڈین اپیل جلد ۱۰ صفحه ۴۰۳ — و لچهمن راو سداسنو بنام ملهر راؤ باجي سدر ایند پریوي کونسل ججمنٹ صفحه ۱ — و کهاماتا چند بنام راجه شیو گنگا موروزانڈین اپیل جلد ۹ صفحه ۵۳۹ — و شیوغلام سنگهه بنام پرن سنگهه بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحه ۱۶۴ و امرت ناتهه چودهري بنام گوري ناتهه چودهري بنگال جلد ۶ صفحه ۲۳۲ پریوي کونسل — و سرنراین سرکار بنام پیکدري هادي ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۱۶ — و یشهبر سرکار بنام سرودهي داسي ویکلي جلد ۳ صفحه ۲۱ — و گرو پرشاد مکرجي بنام کالي پرشاد مکرجي ویکلي جلد ۵ صفحه ۱۲۱

۹ رام پرشاد تراري بنام شیو چرن داس موروزانڈین اپیل جلد ۱۰ صفحه ۳۹۱ و سري راجه بلاسلاویکیاما بنام سري راجه بیاسلا اوجیا ریکندرا موروزانڈین اپیل جلد ۳ صفحه ۳۳۳ — و شیورین کنور بنام گور بهاري بهگت ویکلي جلد ۷ صفحه ۲۳۹ دیواني — و رادها امن کشندو بنام پهول کماري بي بي ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۲۸ دیواني — و لاله بهاري لال بنام لاله مادهو پرشاد ویکلي جلد ۶ صفحه ۲۹ دیواني

۱ کرلي دتکیا ترائین ما بنام کلکٹر مسلي پٹم موروزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۶۱۹ — و کلکٹر مسلي پٹم بنام کرلي دتکیا ترائین ما موروزانڈین اپیل جلد ۸ صفحه ۵۲۹

اسي طرح پر انتقالات ولي نابالغ هندو پر بهي يهي شرايط عايد هوتي هيں. اور ضرورت كا ثابت كرنا ذمه أس شخص كے هي جو أس انتقال جايداد سے مستفيد هونا چاهتا هي ۲ *

بار ثبوت بمقدمات اضافه و تخفيف لگان

يهه بهت سے مقدمات ميں طے هو چكا هي كه جب زميندار كاشتكار پر اضافه لگان كي نالش كرے تو أسپر بار ثبوت وجوهات اضافه كا هونا چاهيئے ۳ اسي طرح پر جب كه كاشتكار زميندار پر تخفيف لگان كا دعوى كرے تو بار ثبوت وجوهات تخفيف لگان كا ذمه كاشتكار كے هي ۴ *

قياس بحق درستي كارروائيهاے عدالت

جو كارروائي كه عدالت كرتي هي يا معرفت اپنے كسي اهلكار كے كراتي هي أسكو صحيح تسليم كرنا چاهيئے جب تك كه أسكے خلاف نه ثابت هو اور اسليئے بار ثبوت أن أمور كا جو كه خلاف كارروائي عدالت ثابت كيئے جاتے هيں ذمه أن اشخاص كے هي جو كارروائيوں كو باطل كرنا چاهتے هيں چنانچه ايك مقدمه ميں جسميں كه ايك مدعي دعويدار منسوخي نيلام كا بر بناء عدم اختيار كلكٹر تها هائي كورٹ كلكته نے يهه تجويز كيا كه بار ثبوت عدم اختيار كلكٹر ثابت كرنے كا ذمه مدعيكے هي ۵ اسي طرح پر جبكه ايك مدعي تنسيخ فيصله عهدهداران گورنمنٹ كا جو بحيثيت عهدهداران سروے كے صادر كريں دعويدار هو اور بيان كرے كه حدود قايم كرده افسران مذكور غلط هيں تو بارثبوت ذمه أس مدعي كے

---

۲ لاله بنسي دهر بنام كنور بنسري ديپ سنگهه مورزانڈين اپيل جلد ۱۰ صفحه ۵۵۵ — و هنومان پرشاد پانڈے بنام مسماة ببوي هنسراج كنور مورزانڈين اپيل جلد ۶ صفحه ۳۹۳

۳ راج كرشنا مكرجه بنام كالي چرن دوپاٹي بنگال جلد ۶ صفحه ۱۲۲ — و غلام علي بنام گوپال لال ٹهاكر ويكلي جلد ۹ صفحه ۶۵ ديواني

۴ تامسن سي دي بنام اوديي ناتهه بهوس ويكلي جلد ۲ صفحه ۲۷ — ايكٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ ع — و بنواري لال بنام جے فرلانگ ويكلي جلد ۹ صفحه ۳۳۹ ديواني

۵ كالي كمار مكرجه بنام مهاراجه بردوان ويكلي جلد ۵ صفحه ۳۹ ديواني

هی [6] اسيطرح پر جو شخص كه صحت رپورت امين پر معترض هو تو بارثبوت اعتراض كے ثابت كرنے كا اُسكے ذمه هی گو وه مدعاعليه كيوں نهو ايسي صورت ميں مدعي پر بارثبوت صحت رپورت امين ثابت كرنے كا نهيں هی [7] *

بار ثبوت بمقدمات اجرائڈگري

جبكه ايک ڈگريدار نے حكمنامه اجرائڈگري مديون كي جائداد پر حاصل كرليا هو اور مديون كے پاس كچهه جائداد نهيں هی تو ڈگريدار كو اختيار هی كه مديون كي ذات پر ڈگري جاري كرے اور بارثبوت اس امر كا كه مدعاعليه كے پاس كوئي وسيله اداے ڈگري كا نهيں هی ذمه مديون ڈگرے كے هی اور ڈگريدار پر اس امر كا بارثبوت نهيں هی كه يهه ثابت كرے كه مديون كو قيد ميں بهيجنے سے اُسكے قرضه كے ادا هونے كي كوئي صورت نكليگي [8] اور جبكه ايک شخص ثالث ايک ايسي جائداد پر جوكه اجرائڈگري ميں قرق هوچكي هی دعويدار هی تو بارثبوت اس امر كا كه جائداد اُسكي هی اور قابل قرقي نهيں هی ذمه مدعي كے هی [9] اسيطرح پر جبكه كوئي شخص بموجب ضابطه ديواني اُس امر كا دعويدار هو كه جائداد جوكه اجرائڈگري ميں قرق هوئي هی اُسكے قبضه ميں هی اور مدعاعليه سے اُسكو كچهه تعلق نهيں هی تو بارثبوت جائداد كو قرقي سے بري ثابت كرنے كا ذمه اُس شخص كے هی ليكن يهه كچهه ضرور نهيں هی كه وه اپنے استحقاق ملكيت كا كچهه ثبوت دے بلكه محض اپني مقابضت ثابت كرنا كافي هوگا *

۶ راجه لهلانند سنگهه بهادر بنام مهاراجه مهيشر سنگهه مورزانڈين اپيل جلد ۱۰ صفحه ۸۱ *

و راجه بهلانند سنگهه بهادر بنام راجه مهندر نراين مورزانڈين اپيل جلد ۱۳ صفحه ۵۷

۷ گوري نراين موزمدار بنام مادهو سرن هت ويكلي جلد ۲ صفحه ۱ نظاير ايكٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع

۸ سي سيڈن بنام اے ايس باني جان بنگال جلد ۸ صفحه ۲۵۵ ديواني

۹ لكا تهاتا بنام ايف ان برن بنگال جلد ۲ صفحه ۹۱ اجلاس كامل

قیاسات واقعاتي کا ذکر دفعه ۱۱۴ کے دیکھنے سے معلوم هوگا یهه وه قیاسات هیں جو که حسب حالت مقدمه عدالت خود قائم کرسکتي هی اور جبکه وه قائم هوجاتے هیں تو بارثبوت خواه مخواه فریق ثاني پر جا پڑتا هی اِن قیاسات کا ذکر دفعه ۱۱۴ کي شرح میں کیا جاویگا *

ثانیاً بارثبوت کا بوجهه قیاسات واقعاتي

دفعه ۱۰۳ بارثبوت نسبت هر خاص واقعه کے اُس شخص پر هوتا هی جو عدالت کو اُسکے وجود کا باور کرانا چاهتا هو اِلا اُس حال میں که قانوناً حکم هو که داخل کرنا اُس واقعه کے ثبوت کا ذمه فلاں شخص هی *

بار ثبوت نسبت واقعه خاص کے

تمثیل

زید نے عمرو پر سرقه کي نالش کي اور عدالت کو یهه باور کرانا چاها که عمرو نے اُس سرقه کا اقبال بکر سے کیا تها زید کو وه اقبال ثابت کرنا چاهیئے *

عمرو نے عدالت کو یهه باور کرانا چاها که اُس وقت وه کهیں اور تها پس اُسکو لازم هی که یهه بات ثابت کرے *

دفعه هذا درحقیقت اُس اُصول پر مبني هی جسپر که دفعه ۱۰۱ مبني هی لیکن مابین دفعه مذکور اور دفعه هذا کے یهه فرق هی که دفعه ۱۰۱ میں کل اُن واقعات کا بار ثبوت جنپر نتیجه مقدمه

کا منحصر هی ذمه اُس شخص کے ڈالا گیا هی جو اُنکے وجود کو بیان کرتا هو اور نتیجه اُن واقعات کے ثابت نکرنے کا وہ هوگا جو که دفعه ۱۰۲ میں بیان هوا هی یعني یهه که وہ شخص مقدمه هار جاویگا دفعه هذا صرف واقعات خاص سے متعلق هی اور اُس شخص کو جو کسي واقعه خاص کا وجود بیان کرتا هو اُس واقعه کا وجود ثابت کرنا چاهیئے لیکن اگر وہ وجود ثابت نکر سکے تو خواہ مخواہ اُسکا نتیجه یهه نهوگا که وہ مقدمه هار جاوے - اس فرق کي تشریح دفعه ۱۰۱ کي تمثیل الف اور دفعه هذا کي تمثیل سے مقابله کرنے سے ظاهر هوگي - تمثیل الف دفعه ۱۰۱ کے دیکهنے سے معلوم هوگا که مقدمات فوجداري میں بار ثبوت اِس امر کا که مدعاعلیه نے جرم کیا هی ذمه مدعي کے هوتا هی اور اگر وہ جرم ثابت نکر سکے تو مدعاعلیه رها هوگا اور تمثیل دفعه هذا میں یهه ضرور نهیں هی که اگر عمرو مدعاعلیه اپنا کهیں اور هونا ثابت نکر سکے تو خواہ مخواہ اُسکو قید هو یعني اُسکے خاص واقعه کے ثابت نکرنے سے وہ نتیجه پیدا نهوگا جسکا ذکر دفعه ۱۰۲ میں مندرج هی اور ممکن هی که عمرو مدعاعلیه اپنا کسي دوسري جگهه هونا نه ثابت کر سکے اور تب بهي وہ اس وجهه سے که زید مدعي نے وقوع جرم ثابت نهیں کیا رها هو جاوے *

واضح رهے که جزو اول تمثیل دفعه هذا میں اقبال عمرو کا ثابت کرنا ایک ایسا خاص واقعه هی که جسکا بار ثبوت ذمه مدعي کے هی اور جزو اخر میں اُسکا دوسري جگهه هونا ایک ایسا واقعه هی جسکا بار ثبوت ذمه مدعاعلیه کے هی مگر ان دونوں کے ثبوت یا عدم ثبوت سے وہ نتیجه نهیں پیدا هوتا جسکا ذکر دفعه ۱۰۲ میں هی یعني عمرو کے اقبال جرم نه ثابت هونے سے نه خواہ مخواہ وہ رها هو جاویگا اور عمرو کے جاے دیگر هونے کے نه ثابت کرنے سے نه وہ خواہ مخواہ قید هو جاویگا - پس حکم مندرجه دفعه ۱۰۲ متعلق دفعه ۱۰۱ سے هی نه دفعه ۱۰۳ سے *

قیاس بحق درستي حالت ظاهري اشیاء کے

جبکه ظاهرا اشیاء کي حالت ایک خاص طرح پر هی تو بار ثبوت اِس امر کا که در حقیقت واقع میں اور کچهه حالت هی ذمه اُس شخص کے هی جو که ایسا بیان کرتا هی ۱ *

۱ ایاقت علي بنام کورٹ آف وارڈس ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۲۲۳ دیواني

اسي طرح پر جبکه کوئي شخص کسي دستاويز کے ايسے معني بيان کرتا هی جو خلاف اُسکے بادي النظري معني کے هو تو بار ثبوت اس امر کا که کسي خاص رواج کي وجهه سے دستاويز کے معني دوسرے هونے چاهيئيں ذمه اُس شخص کے هی جو يهه بيان کرتا هی [۲] *

اسي طرح پر جو شخص بيان کرتا هو که کوئي خاص بيع بينامي هوئي هی اور در حقيقت اجراے ڈگري کے نيلام ميں خود مدعي مديون ڈگري هی تو بار ثبوت اس امر کا که روپيه مديون ڈگري نے ادا کيا ذمه اُس شخص کے هی جو اُس بيع کو فرضي قرار ديتا هی [۳] اور جب کبهي کوئي شخص سلسله وراثت کو بوجهه کسي خاص رسم کلاچر کے قائم کرنا چاهتا هی اور جايداد کو عام اصول وراثت سے بري کرنا چاهتا هی تو بار ثبوت اس خاص رسم کا ذمه اُس شخص کے هی جو اُسکو بيان کرتا هی [۴] اس طرح پر اگر کوئي هندو حيات ميں بيوه کے اُسکو بيدخل کرنا چاهتا هی تو وجهه اِس بيدخلي کي ثابت کرنا ذمه اُس شخص کے هی [۵] اور اگر کوئي مديون اداے زر سود سے اس بنا پر بري هونا چاهتا هی که اُسنے قرضه کا روپيه داين کو دينا چاها تها اور اُسنے اُسکو نه ليا اس وجهه سے اُس تاريخ سے سود نه ملنا چاهيئے تو بار ثبوت اس طرح پر روپيه پيش کرنے کا ذمه اُس شخص کے هی جو که سود سے بري هونا چاهتا هی [۶] جبکه ايک کاشتکار کسي زميندار کي بهت سي اراضي کي کاشت کرتا هی ليکن چند خاص قطعات کي نسبت کوئي خاص شرط نامناسب بيان کرتا هی تو بار ثبوت اُسکے ثابت کرنے کا ذمه کاشتکار کے هی [۷] *

---

۲ مهاراج تيج چند بهادر بنام سري چند نتهه گهوس موررزانڈين اپيل جلد ۳ صفحه ۲۶۱

۳ سري چندر ديو بنام گوپال چندر چکربتي موررزانڈين اپيل جلد ۱۱ صفحه ۲۸

۴ گردهاري سنگه بنام ملايك موررز انڈين اپيل جلد ۲ صفحه ۳۴۴

و پاربتي چرن چودهري بنام سوردا سندري داسي بنگال جلد ۳ صفحه ۱۵۹ ديواني

۵ پر خورشور داسي بنام سري ناتهه بهوس ويکلي جلد ۹ صفحه ۲۶۳ ديواني

۶ راني سرپ سندري ديبي بنام ڈاکٹر ميهن سنگه ويکلي جلد ۵ صفحه ۶۹ قطاير ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ ع

۷ رام کمار راے بنام بيچے گوبند پٹل ويکلي جلد ۷ صفحه ۵۳۵ ديواني

دفعه هذا کے احکام کے موافق تمام اقبالات فریق ثاني کے جو که کسي کارروائي میں ثابت کرنے منظور هوں تو بار ثبوت اُن اقبالات کے ثابت کرنے کا اُس شخص کے ذمه هی جو اُن اقبالات کا کیا جانا بیان کرتا هی *

بار ثبوت نسبت اقبالات کے

حسب دفعه ۸۹ ضابطه فوجداري کے هر شخص پر اُن دفعات تعزیرات هند کے جرائم کي نسبت پولیس یا مجسٹریٹ کو اطلاع دینا لازمي هی اور بار ثبوت اس امر کا که کیوں نهیں اطلاع دي ذمه اُس شخص کے هی جسپر که اطلاع دینا لازمي تها *

دفعه ۱۰۴ اگر کوئي ایسا واقعه هو که جب وه ثابت هو جائے تب کوئي شخص کسي اور واقعه کي نسبت شهادت داخل کرسکے تو اُس واقعه اول الذکر کا ثبوت ذمه ایسے شخص کے هی جو شهادت داخل کیا چاهتا هو *

بار ثبوت نسبت ایسے واقعه کے جس سے شهادت قابل ادخال هو جاوے

تمثیلات

(الف) زید چاهتا هی که عمرو کا اقرار جو اُسنے وقت نزع کیا ثابت کرے *

پس زید کو عمر کي وفات ثابت کرني چاهیئے *

(ب) زید بذریعه شهادت منقولي کے ایک دستاویز گمشده کے مضمون کو ثابت کیا چاهتا هی *

زید کو ثابت کرنا چاهیئے که وه دستاویز گم هو گئي *

تمثیلات دفعه هذا کے دیکھنے سے معنی متن دفعه کے صریح معلوم هونگے - ظاهر هی که تمثیل (الف) متعلق هی دفعه ۳۲ سے اور تمثیل (ب) متعلق هی دفعه ٦٥ سے دفعات سابق کی شرح میں بارها دفعه هذا کا حواله دیا گیا هی اور یهه قاعده عام هی که جب کبهی کسی شهادت کے داخل هونے کے لیئے شرایط لازمی هیں تو بار ثبوت اِس امر کا که وه شرایط موجود هیں ذمه اُس شخص کے هي جو که اُس شهادت کو داخل کرنا چاهتا هی - مضمون دفعه هذا سے مقابله کرنا چاهیئے دفعه ۱۳٦ - ایکٹ هذا سے علی الخصوص اُسکے فقره دوم سے جو که قریب قریب اِس دفعه کے مضمون سے متعلق هی *

دفعه ۱۰۵ جب کسی شخص پر الزام کسی جرم فوجداری

بار ثبوت اِس امر کا که مقدمه متعلق مستثنیات هے

کا رکھا جاے تو بار ثبوت موجودگی ایسے حالات کا جنکي سبب سے مقدمه مستثنیات عامه مندرجه مجموعه تعزیرات هند سے متعلق هو جائے یا کسي اِستثناے خاص یا حکم خاص مندرجه کسي اور جزو مجموعه مذکور یا کسي قانون سے جس میں اُس جرم کي تعریف لکھي هو متعلق هو اُسي شخص پر هوگا اور عدالت اُن حالات کا عدم تصور کریگي *

تمثیلات

(الف) زید جسپر قتل عمد کا اِلزام رکھا گیا یہہ بیان کرتا هی کہ بوجهہ فتور عقل کي اُسنے نوعیت اُس فعل کي نهیں جاني تهي *

بار ثبوت زید پر هی *

(ب) زید جسپر اِلزام قتل عمد کا رکها گیا یہہ بیان کرتا هی کہ بوجهہ سخت اور ناگهاني اِشتعال طبع کے وہ اپنے تئیں ضبط کرنے کي طاقت نهیں رکھتا تها —

بار ثبوت زید پر هی *

(ج) از روئے دفعہ ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات هند کے یہہ حکم هی کہ جو شخص بجز صورت متذکرہ دفعہ ۳۳۵ کے بالارادہ ضرر شدید کا باعث هوتا هی وہ مستوجب فلاں سزاؤں کا هی *

زید پر بالارادہ ضرر شدید پهونچانے کا اِلزام حسب دفعہ ۳۲۵ کے رکها گیا *

بار ثبوت اُن حالات کا جنسے مقدمہ داخل دفعہ ۳۳۵ هو جائے زید پر هی *

تعزیرات هند میں هر جرم کي تعریف اور اُسکي سزا درج هی لیکن باب چهارم میں مستثنیات عامہ کا ذکر هی جنکي وجهہ سے خاص حالتوں میں نوعیت اُن افعال کي جو کہ تعزیرات هند کے موافق جرم قرار دیئے گئے هیں بدل جاتي هی اور ملزم بري‌الذمہ قرار پاتا هی باب مذکور میں مستثنیات عامہ کا ذکر هی لیکن علاوہ اُن مستثنیات کے تعزیرات هند کي مختلف دفعات میں علاحدہ علاحدہ ایسي صورتیں بهي

بیان کی گئی ہیں کہ جنکی وجہہ سے جرایم کی سزا میں نہایت فرق واقع ہوتا ہی اُن مستثنیات کو مستثنیات خاصہ کہتے ہیں *

جبکہ کسی شخص پر الزام کسی دفعہ تعزیرات ہند کا قائم کیا جاوے تو اُسکی نسبت فرد قرارداد جرم طیار کیجاتی ہی اور احکام نسبت فرد قرارداد جرم کے دفعہ ۴۳۹ ضابطہ فوجداری میں مندرج ہیں اُس میں مستثنیات کا کچھہ ذکر نہیں ہی قانوناً یہہ تصور کیا گیا ہی کہ ہر شخص کا فعل جو کہ جرم ہی مستثنیات عامہ اور خاصہ سے خارج ہی جبتک کہ ملزم یہہ ثابت نکرے کہ نوعیت اُسکے فعل کی اُن مستثنیات میں داخل ہی جنکی وجہہ سے وہ فعل جرم تصور نہیں ہوتا پس بار ثبوت ثابت کرنے مستثنیات کا حسب دفعہ ہذا ذمہ مدعاعلیہ ملزم کے ہی — ہندوستان میں اکثر ملزم جو کہ اقبال جرم کرتے ہیں اُنکو باوجود موجود ہونے صورت مستثنی کے وہ اُس عذر کو پیش نہیں کرتے پس حاکم عدالت کو لازم ہی کہ حسب احکام دفعہ ۲۵۶ و ۲۶۴ ضابطہ فوجداری و دفعہ ۱۶۵ — ایکٹ ہذا کے اگر شہادت سے مستثنی حالت ہونا کسی خاص جرم کا ثابت ہو تو اُسکو لحاظ رکھے *

دفعہ ۱۰۶ جب کوئی امر واقعہ بالخصوص کسی شخص کے حد علم میں ہو تو بار ثبوت اُس امر واقعہ کا اُسی شخص پر ہی *

بار ثبوت ایسے واقعہ کا جو خصوصاً علم میں ہو

تمثیلات

(الف) جب کہ کوئی شخص ایک فعل کسی ایسے ارادہ سے کرے جو اُس فعل کے خاصہ اور حالات سے نہ پیدا ہوتا ہو تو بار ثبوت اُس ارادہ کا اُسی شخص پر ہی *

(ب) زید پر یهه الزام رکها گیا که اُسنے بغیر ٹکٹ کے ریلوے پر مسافت طے کي بار ثبوت اِس امر کا که زید کے پاس ٹکٹ تها زید کے ذمه هی *

دفعه هذا ایک اور طریقه تنقیح بار ثبوت کا هی اور تحقیقات سے ظاهر هی که اگر یهه آساني ندي جاتي تو اُن لوگوں پر جنکو کچهه وسائل ثابت کرنے کے نہیں هیں نہایت ظلم هوتا *

عموماً مقدمات رهن میں مقدار زر رهن کا ثابت کرنا اور حساب نسبت منافع جائداد کے ثابت کرنا ذمه مرتہن کے هوتا هی اول اس وجهه سے که رهنامه همیشه بقبضه مرتہن هوتا هی اور بعد اُسکي وفات کے اُسکے ورثاه کے قبضه میں آتا هی دوسرے اسوجهه سے که جائداد مرتہن کے قبضه میں رهتي هی اور اُسکے منافع اور خرچ کا حال اُسکو معلوم رهتا هی - پس جب کبهي مابین راهن اور مرتہن کے بحث نسبت مقدار زر رهن کي پیش هو تو بار ثبوت ثابت کرنے کا ذمه مرتہن کے هوتا هی [8] *

اسي طرح پر جبکه کسي اهل هنود کے وارث منتقل الیه مورث پر دعوي تنسیخ انتقال کا بر بناد بد چلني مورث منتقل له کے دایر کریں تو گو بارثبوت اس امر کا که بروقت انتقال جائداد داین یا مشتري نے یهه دیکهه لیا تها که ضرورت شاستري موجود هی بذمه داین یا مشتري کے هی لیکن ثبوت مورث کي بد چلني یا فضول خرچي کا ذمه ورثاه مورث کے هوتا هی اسلیئے که اُنکو زیاده وسائل واقفیت کے هیں *

جب کبهي کوئي دستاویز ایسي پیش هو که جس میں چند لفظ کاٹ کر بنائے گئے هوں تو بار ثبوت اس امر کا که وه الفاظ قبل تکمیل اُس دستاویز کے بنائے گئے تهے ذمه اُسي شخص کے هی جو که اُس سے فائده اُٹهانا چاهتا هی [9] *

---

۸ بهجن لال بنام رام لال منفصله هائيکورٹ شمال و مغرب مورخه اپیل خاص نمبر ۳۴ سنه ۱۸۷۵ع

۹ پتمبو مانک جي بنام موتي چند مانکجي مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحه ۴۲۰ و مسماة خوب کنور بنام بابو مدنراین سنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۹ صفحه ۱

اس دفعه کا متعلق کرنا عدالت کے اختیار میں هی کیونکه اُسکو تجویز کرنا چاهیئے که کس فریق کو نظر بحالات مقدمه زیاده وسائل ثابت کرنے کسي امر کے هیں لیکن جب تک که یهه تحقیق نهو که کسکے پاس زیاده وسائل واقفیت کے هیں اُس وقت تک یهه دفعه متعلق نهوگي *

دفعه ۱۰۷ جب بحث اس امر کي هو که فلان شخص زنده هی یا مرگیا اور یهه ثابت کیا جائے که وه ۳۰ سال کے اندر زنده تها تو بارثبوت اُسکے فوت هوجانے کا ذمه اُس شخص کے هی جو اُسکا مر جانا بیان کرتا هی *

بار ثبوت وفات ایسے شخص کے جوتیس برس کے اندر زنده هو

اس دفعه سے وه قیاسات قانوني شروع هوتے هیں جنکو قیاسات قانوني غیر قطعي کهتے هیں اِنکي نوعیت کی نسبت هم پهلے ذکر کر آئے هیں[۱] دفعه هذا اس قیاس پر مبني هی که هر شخص جو که تیس برس کے اندر زنده پایا گیا تها وه اب بهي زنده هوگا اور اُس شخص کو جو که اپنے حق کو شخص مذکور کي وفات پر مبني کرتا هی اُسکي وفات ثابت کرني چاهیئے *

دفعه ۱۰۸ [مگر شرط یهه هی که[۲]] جب بحث اس امر کي هو که فلان شخص زنده

بار ثبوت وفات ایسے شخص کی جسکی سات برس سے کچهه خبر نه ملي هو

۱ دیکهو صفحه ۳۶۴

۲ ترمیم بموجب ۹ سه ایکت ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

هی یا فوت هوگیا اور یهه بات ثابت کیجائے
که جن شخصوں کو درصورت اُسکي حیات
کے اُسکي خبر ضرورِ ملتي اُنکو سات برس سے
اُسکي کچهه خبر نهیں ملي هی تو بارثبوت
اُسکے زنده هونے کا اُس شخص [کیطرف
منتقل هوتا هی ۳] جو اُسکا زنده هونا
بیان کرے *

دفعه هذا بهي قیاس قانوني غیر قطعي پر مبني هی قیاسات قانوني کا ذکر اوپر هوچکا هی ۴ *

حسب احکام شرع محمدي کے مقدمات وراثت میں یهه قاعده هی که شخص مفقودالخبر کي تاریخ ولادت سے نوے برس کے بعد اُسکو متوفي سمجهینگے اور یهه اُصول بذاته اور کتابوں سے لیکر هائي کورت شمال و مغرب نے بهي اختیار کیا هی چنانچه چند مقدمات میں اسي بناء پر فیصله کیا هی ۵ اور حسب احکام شاستر بهي مفقودالخبر کي جائداد بعد اُسکے باره برس تک مفقودالخبر رهنے کے اُسکے ورثاء میں تقسیم هوتي هی ۶ لیکن دفعه هذا سے یهه بحث قائم هوتي هی که مفصله بالا قواعد شرع و شاستر نسبت اشخاص مفقودالخبر کے عدالتوں پر واجب التعمیل هیں یا نهیں اِس وجهه سے که در حقیقت اُن دونوں مسئلوں کو مسئله قانون شهادت تصور کرنا چاهیئے لیکن چونکه یهه قانون وراثت سے نهایت متعلق

۳ ترمیم بموجب دفعه ۹ — ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع

۴ دیکهو صفحه ۳۶۲

۵ امام علي خان بنام عبدالعلي خان منفصله هائي کورت شمال و مغرب مورخه ۷ جنوري سنه ۱۸۶۷ ع و مسماة دولتخاتون بنام خواجه علي خان ایضا مورخه ۱۵ جنوري سنه ۱۸۶۷ ع و مسماة رکهي بي بي بنام مسماة الفت بي بي ایضا مورخه ۲۰ مارچ سنه ۱۸۷۵ ع

۶ جمنا جتي مزمدار بنام کیشب لعل گهوس بنگال جلد ۲ صفحه ۱۳۴ دیواني و گورداس ناگ بنام موتي لعل ناگ بنگال جلد ۶ صفحه ۱۶ ضمیمه

هي تو گو ایک مسئله قانون شهادت کا هی تاهم مثل مسئله اقبال بالنسب و قیاس صحبت دایمي مادر کے حکام عدالت هاے برتش انڈیا اُنپر معاملات وراثت کے طے کرنےمیں لحاظ رکھتے هیں چنانچه منجمله اُن نظائر کے جنکا حواله اُنهوں دے چکے هیں ایک فیصله سنه ۱۸۷۵ع کا هی جو بعد نفاذ ایکٹ هذا صادر هوا هی مگر ایک مقدمه حال میں جسمیں که مدعیان نے اِس بیان سے دعوي کیا تھا که وہ بعد جانکي راے شخص مفقودالخبر کے وارث سالگ راے متوفي کے هوتے هیں اور بیوہ سالگ راے متوفي نے مدعاعلیهما کے نام انتقال جائداد غیر منقوله کا کردیا لهذا وہ انتقال منسوخ کیا جاے مدعاعلیهما کي طرف سے یهه عذر پیش هوا که هرگاه شاستر کے موافق جب تک که بارہ برس مفقودالخبر کو نه گذر جاٸیں وہ مردہ تصور نهیں کیا جا سکتا اور جانکي راے کو مفقودالخبر هوئے صرف آتهه یا نو برس هوئے هیں پس ایسي صورت میں مدعیان کو بحالت عدم ثبوت وفات جانکي‌راے کے کوئي حق دعویداري کا نهیں هی - فریقین کي طرف سے کوئي شهادت نسبت زندہ یا متوفي هونے جانکي‌راے کے نه تهي پس بحث اِس امر کي تهي که ایسي صورت میں شاستر متعلق هوگا یا قانون شهادت اور قیاس قانوني کس طرف هی اور بار ثبوت کس فریق پر هی — عدالت هائي کورت الهآباد نے اجلاس کامل سے یهه تجویز کیا که بحالت عدم موجودگي ثبوت کے جانکي‌راے مفقودالخبر متوفي تصور کیا جاے اور دفعه هذا اِس صورت سے متعلق هی نه دهرم شاستر ۷ *

دفعه ۱۰۹ جب بحث اِس امر کي هو که فلاں اشخاص شریک اور زمیندار اور رعایا هیں یا مالک اور گماشته هیں اور یهه بات ثابت کیجاے که وہ اُسیطور پر باهم عمل

> بار ثبوت نسبت شراکت کرایه‌داري و گماشتگي

۷ پرمیشري‌راے بنام پهیشوسنگهه منقضله هائي کورت الهآباد مورخه ۲۲ اگست سنه ۱۸۷۵ع

کرتے رہے ہیں تو بار ثبوت اِس امر کا کہ یہہ واسطہ اُنکے درمیان نہیں ہی یا موقوف ہوگیا ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو اُس واسطہ کا ہونا بیان کرتا ہو *

متن دفعہ ہذا گورنمنٹ کے ترجمہ سے نقل کي گئي ہی اور اُسکے الفاظ کو بجنسہ اوپر نقل کردیا ہی لیکن اُس میں ایک سخت غلطي واقع ہوئي ہی بدلے اِس عبارت کے کہ بار ثبوت اُس شخص پر ہی جو اُس واسطہ کا ہونا بیان کرتاہو یہہ عبارت چاہیئے بار ثبوت اُس شخص پر ہی جو کہ ایسا بیان کرتا ہو (یعني واسطہ کا موقوف ہو جانا) *

بار ثبوت محکومہ دفعہ ہذا مبني ہی اِس قیاس پر کہ جسطرح پر حالت ایک شی کي تھي اُسي طرح پر اُسکا رہنا تصور کرنا چاہیئے جب تک کہ اُسکے خلاف نہ ثابت ہو دفعہ ہذا میں تین تعلقوں کا ذکر ہی *

۱ — رشتہ شرکاء *

۲ — رشتہ زمیندار و کاشتکار *

۳ — رشتہ اصل مالک و گماشتہ *

نسبت رشتہ اول کے باب ۱۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع و علی الخصوص دفعہ ۲۶۳ قابل ملاحظہ ہی *

نسبت رشتہ دوم کے واضح رہے کہ چند نظائر اِس اُصول پر قبل نافذ ہونے ایکٹ ہذا کے قائم ہوچکي ہیں — چنانچہ ایک مقدمہ میں یہہ تجویز ہوا کہ جب کاشتکار اراضي کے چھوڑنیکي اِطلاع حسب ضابطہ دے چکا ہو تو بار ثبوت اِس امر کا کہ باوجود اِس اطلاع کے کاشتکار اراضي پر قابض رہا ذمہ زمیندار کے ہی لیکن جبکہ کاشتکار نے با ضابطہ اطلاع نہیں دي تو زمیندار کا قبضہ اور اپني بیدخلي ثابت کرنا ذمہ کاشتکار کے ہی [۸] لیکن جبکہ پٹہ ایک میعاد معینہ کے لیئے کاشتکار کو دیا گیا ہو اور وہ میعاد منقضي ہوچکي ہو تو بار ثبوت اِس امر کا کہ باوجود انقضاے میعاد معینہ

۸ مسٹر جیمس ارسکن بنام رامنہار واے ویکلي جلد ۸ صفحہ ۲۲۴ دیواني

کے کاشتکار اراضي پر قابض رها ذمه زمیندار کے هی جو که کاشتکار پر دعوي واسطے لگان کے کرتا هی [۹] *

نسبت رشته سوم کے باب ۱۰ — ایکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع قابل ملاحظه هی علی الخصوص دفعه ۱۰۶ *

دفعه ۱۱۰ جب بحث اِس امر کي هو که ایک شخص جو ایک شی کا قابض هی وه اُسکا مالک هی یا نهیں تو بار ثبوت اِس امر کا که وه مالک نهیں هی ذمه اُس شخص کے هی جو اُسکا مالک نهونا بیان کرتا هو *

بار ثبوت نسبت ملکیت شی مقبوضه

بار ثبوت محکومه دفعه هذا مبني هی مسئلهٔ القبض دلیل الملک پر اور اِسي وجهه سے جب کبهي کوئي شخص کسي شخص قابض کو کسي جائداد منقوله یا غیر منقوله سے بیدخل کرنا چاهتا هو تو بار ثبوت اِس امر کا که مدعاعلیه کو حق ملکیت حاصل نهیں هی ذمه اُس شخص کے هی جو که اُس کو بیدخل کرنا چاهتا هی *

اِس قسم کے مقدمات میں استحقاق مدعاعلیه قابض سے کچهه بحث هوتي هی اور جب تک که مدعي کوئي اپنا حق اعلی ثابت نکرے اُس وقت تک اُس کو ڈگري نهیں مل سکتي [۱] چنانچه جب کبهي گورنمنت کسي جائداد کي نسبت اِس بنا پر که متوفی لاوارث مرا اور اِس لیئے گورنمنت کو اُس کي جائداد کي نسبت استحقاق پیدا هوا ذمه گورنمنت کے هی اور جب تک گورنمنت یهه

۹ تلک پاتک بنام مهابیر پانڈے بنگال جلد ۷ صفحه ۱۱ ضمیمه

۱ جوالا بخش سنگهه بنام دهرم سنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۱۰ صفحه ۵۲۸ — و رام نراین راے بنام فرخ النسا مورزانڈین اپیل جلد ۴ صفحه ۲۳۳ — و راجه پورن کشن راے بنام بابو چند کمار راے مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحه ۱۴

نہ ثابت کرے تو مدعاعلیہ قابض کي بے استحقاقي سے کچھہ سروکار نہیں ہوسکتا ۲ لیکن جبکہ ایک مدعي اپنا استحقاق بادي‌النظري طور پر ثابت کردے اور دستاویزات اپنے نام کي نسبت جائداد کے پیش کرے تو بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا ذمہ مدعاعلیہ کے جا پڑتا هی ۳ *

مقدمات مقابضت حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع

لیکن بعض مقدمات مقابضت حسب احکام دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے دایر ہوتے ہیں اور اُنسے اصول مفصلہ بالا متعلق نہیں هی اُس قسم نالشات کي نوعیت جو دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے ملاحظہ سے ظاهر ہوگي اور اُس دفعہ کو ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع قانون تمادي نے منسوخ نہیں کیا اور حسب دفعہ ۲۶ — ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ع احکام مصدورہ دفعہ مذکور قابل اپیل و تجویز ثاني نہیں ہیں — دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ ع یہہ هی —

دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۹ ع

”اگر کوئي شخص سواے بذریعہ عمل قانوني کے اپني کسي جائداد غیر منقولہ سے بلا رضامندي اپنے اور طرح پر بیدخل کیا جاے تو اگر شخص مذکور یا شخص دیگر جو اُس کے ذریعہ سے دعویدار هو نالش دلا پانے قبضہ اوپر جایداد مذکورہ کے عدالت میں رجوع کرے تو شخص مذکور باوصف پیش ہونے کسي اور استحقاق کے قبضہ پانے کا مستحق ہوگا مگر شرط یہہ هی کہ نالش مذکور تاریخ بیدخلي سے چھہ مہینہ کے اندر دایر کي جاے اور ملحوظ رهے کہ اِس دفعہ کي کسي عبارت سے اُس شخص کو جس سے قبضہ چھوڑا لیا گیا هو یا کسي اور شخص کو ممانعت اِس بات کي نہ ہوگي کہ وہ نالش بغرض ثبوت استحقاق اپنے اور حصول قبضہ جایداد اندر میعاد مقررہ ایکٹ هذا پیش کرے“ *

اِس دفعہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ اِس قسم کے مقدمات میں مدعاعلیہ کا قبضہ جایداد پر بجبر یا فریباً دھوکے سے حاصل ہوتا هی

---

۲ گردھاري لال راے بنام گورنمنت بنگال مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۸ و ایضا ایضا بنگال جلد اول صفحہ ۴۴ پریوي کونسل

۳ سردار عاصفي اور بنام سري نیاس کرنل بنگال جلد ۶ صفحہ ۱۲۵

اور اِس وجہہ سے اُسکي مقابضت کے حق میں وہ قیاس قانوني نہیں پیدا ہوتا جسکي وجہہ سے بار ثبوت ذمہ مدعي یعني شخص بیدخل شدہ کے پڑے پس جبکہ مدعي اپنا قابض ہونا قبل ایسي بیدخلي کے ثابت کردے تو بار ثبوت اپنے استحقاق ملکیت ثابت کرنے کا اِس قسم کے مقدمات میں مدعاعلیہ کے ذمہ ہوتا ہی لیکن استحقاق کي تجویز ان مقدمات میں نہیں ہوتي اور مدعي کو صرف اپنا قبضہ سابق ثابت کرنا کافي ہی [۴] اور جبکہ حسب منشاء دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کسي شخص کا قبضہ بحال کردیا جاوے اور پھر نمبري نالش اُس شخص پر نسبت جایداد مذکور کے دایر ہو تو بار ثبوت نسبت استحقاق ملکیت حسب قاعدہ عام ذمہ مدعي کے پڑیگا [۵] *

یہہ قیاس جو کہ کسي شخص کے جائداد پر قابض رہنے سے ہوتا ہی اُن صورتوں میں جبکہ کسي فریب یا جبر کي وجہہ سے قبضہ حاصل کیا گیا ہو تو نسبت شخص قابض کے نہیں ہوتا اور گو کسي شخص بیدخل شدہ نے دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے موافق قبضہ نہ حاصل کیا ہو اور حسب منشاء ضمن ۳ ضمیمہ ۲ – ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع اُسکے اِس قسم کے دعوے میں تمادي عارض ہوجاوے تاہم اگر وہ نالش نمبري میں جس میں کہ وہ خود مدعي ہو یہہ بات ثابت کردے کہ میں فریباً یا جبراً بیدخل کیا گیا ہوں تو بارثبوت اپنے استحقاق ثابت کرنے کا ذمہ مدعاعلیہ کے ہوگا اسلیئے کہ کوئي شخص اپنے خلاف قانون فعل سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا اور گو مدعاعلیہ قابض ہو لیکن چونکہ اُسنے فریباً یا جبراً قبضہ حاصل کیا ہی اسلیئے اُسکے حق میں قیاس قانوني نہیں ہی اور اُسکے ذمہ بارثبوت نسبت حق

قبضہ جو کہ فریباً و جبراً حاصل کیاگیا ہو قیاس ملکیت نہیں پیدا کرتا اور مدعي پر بارثبوت نہیں ہی

---

۴ گوبِاري بنام ادما پسنداسي ديبي ويکلي جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۲ ديواني — و رادھا ننت گرشائيں بنام کشن گوبند اوڈھائيں ويکلي جلد ۹ صفحہ ۷۱ ديواني — و چندر ناتھ بنام رام سندر سواما ويکلي جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ ديواني — و موہن چندر پنڈا پاديہي بنام سري مني پرودا ديبي بنگال جلد ۲ صفحہ ۲۷۵ — اپيل ديواني

۵ مولوي معين‌الدين بنام گريش‌چندر رائے چودھري ويکلي جلد ۷ صفحہ ۴۳۶ ديواني

ملکیت کے ھی [6] اور مدعی اپنی مقابضت سابق لسانی شہادت سے ثابت کرا سکتا ھی [7] وجہہ اس قاعدہ قانونی کی یہہ ھی کہ مقابضت سابق ایک اعلی حق ھی بہ نسبت اُس شخص کے حق کے جسنے ناجائز طور پر قبضہ حاصل کیا هائی کورت کلکتہ نے چند مقدمات کی تجویزوں کے ساتھہ اس مسئلہ کی بحث کی ھی اور وہ قابل ملاحظہ ھیں [8] لیکن اب باب ۳ قانون تمادی ایکت ۹ سنہ ۱۸۷۱ع نے اس امر کو صاف کر دیا ھی اور وہ قابل ملاحظہ ھی [9] لیکن قبضہ ظاھری خیال ملکیت پیدا کرتا ھی اور اگر مدعی یہہ بیان کرے کہ مدعاعلیہ بحیثیت سربراہ کاری قابض ھی تو بارثبوت ایسی سربراہ کاری ثابت کرنے کا ذمہ مدعی کے ھی [1] *

دفعہ ۱۱۱ جب فیمابین فریقین

بار ثبوت نیک نیتی ایسے معاملہ کا جو معتمدعلیہ کے ساتھہ کیا گیا ھو

کسی معاملہ میں نیک نیتی کے باب میں گفتگو ھو اور ایک اُنمیں سے ایسے منصب میں ھو کہ اُسپر کوئی عمل کرنے کا اعتماد کیا جائے تو بارثبوت راستی معاملہ کا اُسی فریق کے

---

6 تارچند گھوس بنام سدھنتر سیونک بھتا چارج جلد ۳ بنگال صفحہ ۲۹۸ اپیل دیوانی

7 منیرام دیپ بنام دیبیچرن دیپ بنگال جلد ۳ صفحہ ۹۷ — اجلاس کامل

8 خواجہ عنایت‌اللہ چودھری بنام کشن‌چندر سوما ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۸۷ دیوانی — و عایشہ بیبی بنام کھنی مولا ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۶ دیوانی و ساماں سندری دیبی بنام کلکٹر مالدہ ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۳ دیوانی

9 دیکھو صفحہ ۷۵ لغایت ۸۲ و دفعہ ۲۹ — ایکت ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

1 کیسری سنگھہ بنام رامداس ویکلی جلد ۸ فیصلجات اجلاس کامل سنہ ۱۸۶۲ع

ذمہ ھی جو اُس عمل میں معتمدعلیہ ھونے کا منصب رکھتا ھی *

تمثیلات

(الف) ایک موکل نے ایک مختار پر درباب ایک بیع کے اعتماد کیا اور موکل نے جو ایک نالش اسی باب میں دائر کي اُسمیں راست معاملگي کي بحث ھی پس بارثبوت راست معاملگي کا اُس مقدمہ میں ذمہ مختار کے ھی *

(ب) ایک بیع کے معاملہ میں بیتے کي جانب سے جو ابھي بالغ ھوا ھی باپ کي نسبت نیک نیتي سے معاملہ کرنے کي بحث ایک مقدمہ میں واقع ھی اور وہ مقدمہ بیتے کي طرف سے دائر ھوا ھی بارثبوت نیک نیتي سے معاملہ کرنے کا باپ کے ذمہ ھی *

یہہ اصول تجربہ انساني پر مبني ھی کیونکہ اکثر وہ لوگ جنکو کہ منصب صلاح کاري کا حاصل ھوتا ھی اپنے نفع ذاتي کے لیئے ایسے معاملات کر لیتے ھیں جنسے اُنکا فایدہ متصور ھوتا ھی *

نوعیت اس رشتہ اعتماد کي تمثیلات دفعہ ھذا سے ظاھر ھوگي لیکن علاوہ ان تمثیلات کے تمام اور رشتہ اعتمادي کي وجہہ سے بھي بار ثبوت ذمہ اُس شخص کے ھوگا جو ایسے معاملہ سے مستفید ھونا چاھتا ھی — اس قسم کي بحث ھندوستان میں اکثر مستورات پردہ نشین کي نسبت واقع ھوتي ھی اور حکام پریوي کونسل نے بارھا یہہ تجویز کیا ھی کہ جب کبھي کوئي پردہ نشین عورت کسي ایسے شخص کے حق میں جو اُسکا صلاح کار ھو کوئي دستاویز لکھے یا اور کسي قسم کا معاملہ کرے تو وہ معاملہ نیک نیتي کا نہ سمجھا جاویگا جب تک کہ کوئي شخص جو اُس سے مستفید ھونا چاھتا ھی تحریري ثبوت نیک نیتي کا نہ داخل

کرے اور بار ثبوت ایسي نیک نیتي کا اُسکے ذمه هوتا هی [۲] اور هائي کورت کلکته نے بهي اُسي اصول پر جهت سے فیصلهٔجات ناقذ کیئے هیں [۳] اور ایک مقدمه میں جسمیں که ولیه پرده نشین نے اپنے نابالغوں کي جایداد منتقل کر دي تهي اور نابالغوں نے بعد بلوغ کے مشتریان پر تنسیخ کا دعوي کیا تو بار ثبوت نیک نیتي معامله کا ذمه مشتریان قایم هوا [۴] اسي طرح پر جبکه معامله مابین صلاحکار قانوني اور اُسکے موکل کے تها تو یهه تجویز هوا که معامله بوجهه دباؤ ناجایز کے تصور کیا جاویگا جب تک که اُسکے خلاف ثبوت نه هو اور بار ثبوت ذمه اُس شخص کے هی جو ایسے معامله سے مستفید هونا چاهتا هی [۵] غرض که اِس قسم کے معاملات میں قانون نے نهایت صاف طور پر بار ثبوت نیک نیتي کا بذمه اُس شخص کے رکها هی جسنے که بحالت معتمد الیه هونے کے اپنے معتمد سے کوئي معامله کرلیا هو اور اُسکي مختلف نظیریں دیکهنے سے نوعیت اس قسم کے مقدمات کي معلوم هوگي [۶] *

دفعه ۱۱۲ یهه واقعه که کوئي شخص بایام قایم رهنے ازدواج جایز مابین اُسکي والده اورکسي اور شخص کے پیدا هوا تها یا اُس ازدواج

ولادت بایام ازدواج ثبوت قطعي صحت نسب

۲ منشي بزل الرحیم بنام شمس النسا بیگم موررانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۵۵۱ — و تکور دین تیواري بنام نواب سید علي حسین خان ویکلي جلد ۲۱ صفحه ۳۴۰ — و مسماة عظیم النسا بنام بقر خان بنگال جلد ۱۰ صفحه ۲۰۵

۳ عبدالعلي بنام کریم النسا ویکلي جلد ۹ صفحه ۱۵۳ نظایر دیواني — و سندر کماري دیبي بنام کشوري لعل ویکلي جلد ۵ صفحه ۲۳۴ دیواني

۴ روپ نراین سنگهه بنام گنگا پرشاد ویکلي جلد ۹ صفحه ۳۹۷ دیواني

۵ کشنگ بنام مینا حاراین بنگال جلد ۱ صفحه ۹۵ اپیل دیواني

۶ کنهیا لعل جوهري بنام کامني دیبي بنگال جلد ۱ صفحه ۳۱ و ۳۲ — و منوهرداس بنام بهگ متي داسي بنگال جلد ۱ صفحه ۲۸ ابتدائي — و پنا لعل پهول بنام سري متي باما سندري داسي بنگال جلد ۶ صفحه ۷۳۲ — و گوروسي بنام امرتاماني داسي بنگال جلد ۶ صفحه ۱ ابتدائي — و رام پرشاد مصر بنام راني پهول متي ویکلي جلد ۷ صفحه ۹۹ دیواني — و رام پرشاد مصر بنام راني پهول متي موررانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحه ۲۳۱

کے فسخ ہونے کے بعد مابین ۲۸۰ یوم کے پیدا ہوا اور اُسکي والدہ بے شوہر رہي ثبوت قطعي اِس امر کا ہوگا کہ وہ صلبي بیٹا اُس شخص کا ہی الا اُس حال میں کہ یہہ ثابت ہو کہ زوجہ اور شوہر اُس زمانہ میں کہ اُسکا حمل ہو سکتا تھا باہم صحبت نہیں رکھتے تھے *

لفظ صلبي بیٹا انگریزي عبارت قانوني کا صحیح ترجمہ نہیں ہی — صحیح النسب بیٹا مراد ہی *

پانچ دفعات ماسبق میں جو قیاسات کا ذکر ہی وہ قیاسات قانوني غیر قطعي ہیں دفعہ ہذا و دفعہ ۱۱۳ میں وہ دو قیاس قائم کیئے گئے ہیں جنکو قیاسات قانوني قطعي کہنا چاہیئے اور انکي نسبت ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں ۷ قیاس قطعي اور ثبوت قطعي ایک چیز ہیں *

مسئلہ قانون شہادت مندرجہ دفعہ ہذا مصلحت ملکي پر مبني ہی اور نیز قیاس پر جو کہ انسان کے روز مرہ تجربہ سے قائم ہوتا ہی *

شرع محمدي میں بھي قیاس صحت نسب ایک نہایت اعلی درجہ کا قیاس تصور کیا گیا ہی اور حکام عدالتہاے دیواني نے بارہا یہہ تجویز کیا ہی کہ جو اولاد کہ ایسے ایام میں پیدا ہو کہ جو مدت سے ایک مرد اور ایک عورت بطور زن و شو کے ساتھہ رہے ہوں اور کوئي امر مانع نکاح مابین اُس مرد اور عورت کے نہو تو وہ اولاد صحیح النسب تحقیقاً تصور ہوگي ۸ اور بلا ثبوت کامل اس امر کے کہ آیا اُس عورت اور مرد کے باہم نکاح شرعي ہوا ہی یا نہیں اُنکي اولاد صحیح النسب تصور ہوگي ۹

---

۷ دیکھو صفحہ ۳۶۳ — ۳۶۵

۸ خواجہ ہدایت‌اللہ بنام راے جان خانم موورزانڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۹۵

۹ محمد باقر حسین خاں بہادر بنام شرف‌النسا بیگم موورزانڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۳۶ — و ولس بنام صندل‌النسا چودھراین موورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۷

اور جو اولاد کہ بعد نکاح ایام قیام نکاح میں پیدا ہو وہ شرعاً لازمي طور پر صحیح النسب قرار پاویگي جب تک کہ پورا ثبوت اس امر کا نہو کہ والدین ایک دوسرے تک رسائي اُن ایام میں نہیں رکھتے تھے کہ جس میں اولاد کا پیدا ہونا ممکن ہو [1] نسبت تعریف ثبوت قطعي کے دیکھو دفعہ ۴ [2] *

دفعہ ۱۱۳ اشتہار مندرجہ گزٹ آف انڈیا بایں مضمون کہ ایک حصہ عملداري سرکار انگریزي کا کسي ہندوستاني ریاست یا والي ملک یا فرمانروا کو مفوض کیا گیا ہی ثبوت قطعي اس امر کا ہوگا کہ تفویض ملک کي اُس تاریخ میں جو اُس اشتہار کے اندر لکھي ہو جوازاً عمل میں آئي *

ثبوت تفویض ملک

دفعہ ۱۱۴ عدالت کو جائز ہی کہ وجود کسي واقعہ کا جو اُسکي دانست میں غالباً وقوع میں آیا ہو قیاس کرلے البتہ معمولي طریقہ واقعات طبعي اور رویہ انساني اور

عدالت کو بعض واقعات کا وجود قیاس کرلینا جایز ہی

[1] جسونت سنگھہ جي بنام جیت سنگھہ جي مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۴۵

[2] دیکھو صفحہ ۳۵ و ۳۷ و ۳۸

سرکاري اور خانگي کار وبار کا بنظر اُس نسبت کے جو اُس مقدمہ کے واقعات کے ساتھہ اُنکو هی ملحوظ رکھنا هوگا *

تمثیلات

عدالت کو اُمور مفصلہ ذیل کے قیاس کرلینے کا اختیار هی *

(الف) یهہ کہ جس شخص کے پاس سرقہ کے بعد زمانہ قریب مین مال مسروقہ هو وہ خود چور هی یا دانستہ اُسنے مال مسروقہ لیا هی الا اُس حال مین کہ وہ اپنے پاس اُسکے آنے کي وجهہ بیان کرے *

(ب) یهہ کہ شریک جرم اعتبار کے قابل نهین هی الا اُس حال مین کہ مقدم کے اهم اُمور جزئي مین اُسکے بیان کي تائید اور طور سے هوتي هو *

(ج) یهہ کہ ایک هنڈي جو سکاري هوئي یا پشت پر بیچا لکھي هوئي هی وہ بابت معاوضہ کافي کے سکاري گئي هوگي یا اُسکي پشت پر بیچا لکھا گیا هوگا *

(د) یهہ کہ ایک شي یا حال اشیاء کا موجود هونا ثابت کیا گیا اور اُس وقت سے اُس قدر عرصہ نهین گذرا جسکے اندر ایسي اشیاء یا حالات اشیاء معدوم هوجایا کرتے هون تو اُنکي نسبت یهہ قیاس کر لینا جائز هی کہ اب تک موجود هونگي *

(۵) یہہ کہ عدالت اور دفتر کے کام حسب ضابطہ انجام دیئے گئے ہیں *

(و) یہہ کہ معمولی طریقہ کاروبار کا خاص اُمور میں مرعی رکھا گیا ہی *

(ز) یہہ کہ جو شہادت پیش ہو سکتی تھی اور پیش نہیں کی گئی اگر وہ پیش کیجاتی تو جس شخص نے کہ اُسکو دبا رکھا اُسکے حق میں مضر ہوتی *

(ح) یہہ کہ ایک شخص ایک سوال کا جواب نہیں دیتا ہی اور وہ جواب دینے پر قانوناً مجبور نہیں کیا جاسکتا ہی اُسکا جواب اگر وہ دیتا تو اُسکے حق میں مضر ہوتا *

(ط) یہہ کہ ایک دستاویز جس سے کوئی ذمہ‌داری پیدا ہوتی ہی دستاویز کے لکھہ دینے والے کے پاس ہی تو اُس ذمہ‌داری سے برأت حاصل ہوئی ہوگی *

لیکن عدالت کو ایسے واقعات جنکا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہی بہ‌تجویز اس امر کے ملحوظ رکھنے ضرور ہیں کہ یہہ قاعدے خاص مقدمہ مرجوعہ سے متعلق ہوتے ہیں یا نہیں *

تمثیلات جو متعلق اس دفعہ کے ہیں یہاں ختم ہوچکی ہیں لیکن واضعان قانون نے بعرض صراحت مزید ہر تمثیل کی نسبت ایک صورت بیان کی ہی اور اُس ہر صورت کو اُس تمثیل کے ساتھہ پڑھنا چاہیئے جس سے کہ وہ متعلق ہی ۞

مثلاً تمثیل (الف) ایک دوکاندار کے روپیہ کي تھیلي میں ایک نشان کیا ھوا روپیہ اُسکے چورائے جانے کے بعد عرصہ قریب میں موجود ھی اور وہ بتصریح نہیں کہہ سکتا ھی کہ اُسکے پاس کیونکر آیا لیکن اپنے معمولي اثناءُ کاروبار میں ھمیشہ روپیہ لیا کرتا ھی *

تمثیل (ب) ایک شخص نہایت مہذب کي تجویز بعلت باعث ھلاکت ھونے ایک شخص کے اس نہج سے کہ اُسنے ایک کل کي ترکیب میں غفلت کي پیش ھی اور عمرو ایک شخص ویسا ھي نیک نام جو اُسکي ترکیب میں شریک تھا بصحت اُن حالات کو جو وقوع میں آئے بیان کرتا ھی اور تسلیم کرتا ھی اور بوجوہ کہتا ھی کہ زید سے اور اُس سے جیسا کہ ھو جایا کرتا ھی بےاحتیاطي ھوئي *

تمثیل (ب) ایک جرم کا ارتکاب چند اشخاص سے ھوا اور مجرموں میں سے تین شخص زید اور عمرو اور بکر موقع واردات پر پکڑے گئے اور ایک دوسرے سے علاحدہ رکھا گیا اور اُنمیں سے ھر ایک جرم کا ایسا بیان کرتا ھی جس سے خالد بھي ماخوذ ھو اور وہ بیانات مؤید ایک دوسرے کے اس طور پر ھیں کہ سازش سابقہ نہایت قرین قیاس ھی *

یہاں ترجمہ گورنمنٹ میں غلطي هی ـــ بدلے لفظ قرین قیاس
کے لفظ بعید قیاس هونا چاهیئے *

تمثیل (ج) زید ایک هنتي کا لکھنے والا ایک
شخص کاروباري هی اور عمرو اُسکا سکارنیوالا نو عمر اور
ناواقف اور بالکل زید کي داب میں هی *

تمثیل (د) ثابت کیا گیا کہ پانچ برس پیشتر
ایک دریا ایک سمت میں بهتا تھا لیکن معلوم هوا کہ اس
عرصہ میں طغیاني پاني کي هوئي جس سے دهار اُسکي
بدل گئي هوگي *

تمثیل (ه) ایک عمل عدالت کا جسکے با ضابطہ
هونے کے بابت شبہہ هی خاص حالات میں انجام دیا
گیا تھا *

تمثیل (و) بحث اس امر کي هی کہ ایک خط
پهونچا تھا یا نهیں اور اُسکي نسبت ڈاک میں ڈالا
جانا ثابت کیا گیا لیکن مفسدے کے باعث ڈاک کا معمولي
راستہ بند هوگیا تھا *

تمثیل (ز) ایک شخص ایک دستاویز کو پیش
نهیں کرتا هی جو ایک چھوٹے سے معاملہ میں جسکي بابت
اُسپر نالش هی موثر هوتي لیکن ایسابهي هی کہ پیش
هونا اُسکا اُسکے گھرانے کي ناگواري اور بد نامي کا موجب
هوتا *

تمثیل (ح) ایک شخص ایسے سوال کا جواب نہیں دیتا هی جسپر قانوناً جواب دینے کے لیئے جبر نہیں کیا جا سکتا هی لیکن اُسکا جواب دینا ایسا هی که جس معامله میں اُس سے سوال کیا گیا اُسی سے علیحدہ معاملات میں اُسکا نقصان هوتا هی *

تمثیل (ط) ایک تمسک اُسکے لکھه دینے والے کے پاس هی لیکن حالات مقدمه کے ایسے هیں که اُسنے اُسکو چورا لیا هوگا *

دفعه هذا کے الفاظ سے ظاهر هی که جن قیاسات کا ذکر اس میں کیا گیا هی وہ قیاسات اختیاری هیں دفعه ۴ میں یهه الفاظ دو جایز هی که قیاس کرلے " کے معنی بیان هوئے هیں ــ قیاسات کی نسبت دفعه ۱۰۲ کی شرح میں مفصل طور پر ذکر کراے هیں ۳ تمثیلات دفعه هذا میں چند قسمیں قیاسات واقعاتی کی جوکه قدرتی اُصول پر مبنی هیں بیان کی گئی هیں ــ ان قیاسات سے بهی اُسی فریق پر جو که مخالف قیاس هی بارثبوت جا پڑتا هی مثلاً تمثیل (الف) کے دیکھنے سے اُمور مفصله ذیل ظاهر هونگے *

اول یهه که هر شخص کے بیگناہ هونے کا قیاس هوتا هی *

اُس قیاس کے مقابله پر دوسرا قیاس یهه هی که اُس شخص کے قبضه میں مال مسروقه هی اور جبکه یهه ثابت هوجاوے تو دونوں قیاس برابر هوجاتے هیں اور یهه بات که سرقه کے مال کا خود قبضه بهی ایک قیاس خلاف اُس شخص کے قایم کرتا هی پس جب تک که وہ اپنی بیجرمی نه ثابت کرے وہ مجرم تصور هوگا پس بار ثبوت اس طرح پر اس قسم کے قیاس سے بهی اولٹ جاتا هی ــ علاوہ ان قیاسات کے جنکا که ذکر تمثیلات دفعه هذا میں هی صدها اور قسم کے قیاسات هیں جنکا ذکر ممکن نهیں هی *

۳ دیکھو صفحه ۳۶۴ لغایت ۳۶۵ ۔

فصل ۸ موانع تقریر مخالف

دفعه ۱۱۵ جب کسي شخص نے اپنے اظہار یا فعل یا ترک سے عمداً دوسرے شخص کو کسي چیز کي نسبت یهه باور کرایا هو یا اسکو باور کرنے دیا هو که وه راست هی اور اُسي اعتبار پر اس سے عمل کرایا هو یا اسکو عمل کرنے دیا هو تو وه یا اسکا قایم مقام مجاز اسکا نهوگا که کسي نالش یا کارروائي میں جو فیمابین اسکے اور اس شخص یا اسکے قایمقام کے هو اس چیز کي صداقت سے انکار کرے *

موانع تقریر مخالف

تمثیل

زید نے عمداً اور بدروغ عمرو کو یهه باور کرایا که فلاں زمین زید کي هی اور اس طور سے عمرو کو اُس زمین کے خریدنے اور اُسکي قیمت کے ادا کرنے کي ترغیب دي *

بعد ازآں وه زمین زید کي ملک میں آئي اور زید نے چاها که وه بیع اِسی بناء پر منسوخ هو جاے که

بروقت بیع کے وہ اُس پر کچھہ اِستحقاق نہیں رکھتا تھا پس زید مجاز اُسکا نہوگا کہ اپنے عدم اِستحقاق کا ثبوت پیش کرے *

ہم دفعہ ۴ کي شرح میں نوعیت قیاس قانوني قطعي کي جسکو ثبوت قطعي کہتے ہیں بیان کرآے ہیں اور دفعہ مذکور کے متن کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ جہاں کہیں ثبوت قطعي موجود ہو اُسکے خلاف عدالت شہادت داخل نہ ہونے دیگي — مانع تقریر مخالف جسکا ذکر دفعہ ہذا میں ہی بمقابلہ خاص شخص کے وہي اثر رکھتا ہی جو کہ ثبوت قطعي بمقابلہ ہر شخص کے رکھتا ہی یعني اُسکے خلاف شہادت نہیں داخل کي جاسکتي لیکن ثبوت قطعي اور مانع تقریر مخالف میں یہہ فرق ہی کہ ثبوت قطعي ہمیشہ قیاس راستي واقعہ پر مبني ہوتا ہی اور مانع تقریر مخالف ایک حجت الزامي بلا لحاظ راستي واقع کے بطور جواب دنداں شکن کے ہوتا ہی — دفعہ ۱۱۲ میں ایک صورت ثبوت قطعي کي مندرج ہی اور دفعہ ہذا میں صورت مانع تقریر مخالف کي بیان کي گئي ہی *

مانع تقریر مخالف کے صادق آنے کي شرایط

دفعہ ہذا کے صادق آنے کے لیئے اُمورات مفصلہ ذیل ضرور ہیں :—

اول — یہہ کہ کسي شخص نے اپنے قول فعل سے یا ترک فعل سے دوسرے کو یقین دلایا ہو یا یقین کرنے دیا ہو *

دوم — یہہ کہ اُس شخص کا ایسا قول یا فعل یا ترک فعل ارادتاً ہوا ہو *

سوم — یہہ کہ دوسرے شخص نے اُس قول یا فعل یا ترک فعل کے بھروسہ پر کوئي کام کیا ہو *

چہارم — وہ شخص اول کسي مقدمہ میں جو کہ مابین اُسکے اور اُس دوسرے شخص کے دایر ہو اپنے قول یا فعل یا ترک فعل کي راستي سے منکر نہیں ہو سکتا *

مگر یہہ امر واضح رہے کہ اور مقدمات میں جو کہ بھروسہ کرنے والے کے مقابلہ پر نہیں ہیں وہ شخص اول اُس سے انکار کرنے کا مجاز ہی

چنانچہ چونکہ دو شخصوں نے ملکر ایک جھوت امر ایک شخص ثالث کے دعوي کے جواب میں بیان کیا تھا بعد ازآن اُن دونوں شخصوں کے خود مابین ایک مقدمہ قائم ہوا تو یہہ قرار پایا کہ چونکہ اِن دونوں فریق نے ایک دوسرے کے بیان پر کچھہ بھروسہ نہیں کیا تھا بلکہ دانسِتہ جھوت بیان کیا تھا اِس لیئے ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ اُن دونوں کے باہم ہو اُنکا کذب سابق مانع تقریر متخالف نہیں تصور ہو سکتا اور فریقین کو اختیار ہي کہ اپنے بیان سابق کا جھوت ہونا ثابت کریں [۴] اور نیز یہہ امر قابل لحاظ ہي کہ قبل اِسکے کہ مسئلہ مانع تقریر متخالف صادق آوے دوسرے شخص کا بھروسہ کر کے کچھہ عملدرآمد کرنا ضروري ہی ورنہ مانع تقریر متخالف پیدا نہیں ہوتا [۵] *

تمثیل دفعہ ہذا ایک سادہ بیانِ مسئلہ مانع تقریر متخالف کا ہی قریب قریب اِسي قسم کا ایک مقدمہ کلکتہ میں پیش ہوچکا ہی اُسکے واقعات یہہ تھے کہ زید نے اپنے نام کا بیعنامہ نسبت اپنے ایک بھائي کي جائداد کے لکھہ لیا اور بکر کو یہہ دھوکا دیکر کہ جائداد مذکور میري ہی اُسکے ہاتھہ بیع کردي بعد ازآن بیعنامہ جعلي جو کہ زید نے اپنے نام لکھہ لیا تھا منسوخ ہوا اور اُسکے بعد زید کے بھائي کا انتقال ہوگیا اور وہ وارث شرعي اپنے برادر متوفي کا قرار پایا پھر زید کا بھي انتقال ہو گیا اور اُسکے وارثوں نے بحیثیت ورثاء زید بکر پر دعوي واسطے بلا پانے اُس جائداد کے جسکو زید نے بلا منصب فروخت کیا تھا دایر کیا یہہ تجویز ہوا کہ چونکہ زید نے خود اپنے فعل سے بکر کو ایک امر واقعہ کا جھوت یقین دلاکر بکر کے ہاتھہ جائداد بیچي تھي تو اُسکو منصب انکار کا ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مابین زید اور بکر کے نسبت جائداد مذکور کے ہوتا حاصل نہ تھا اور اُسکي اولاد کو بھي حاصل نہیں ہی جو کہ اُسکو خود حاصل نہیں تھا اور مانع تقریر متخالف اُنکے دعوي میں عارض ہی [۶]

---

۴ رامسرن سنگھہ بنام پران پیاري ویکلي جلد ۱ صفحہ ۱۵۶

۵ گریشچندر گھوس بنام ایشرچندر مکرجي بنگال جلد ۳ صفحہ ۳۳۷ اپیل دیواني و چندرکیت چکر بتي بنام بہاري موہن دت ویکلي جلد ۵ صفحہ ۲۰۹

۶ منشي سید امیرعلي بنام سیف علي ویکلي جلد ۵ صفحہ ۴۸۹ دیواني و بابو رادھاکشن بنام مسماۃ شرف النساء ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۱ دیواني و دریدالنساء بنام رحمت ویکلي جلد ۲ صفحہ ۳۶

اسي اصول پر يهه بهي تجويز هوا هى كه ايسي صورت ميں كه جب كسي شخص كو ايك حق محدود حاصل هى اور وه اُس حق سے زياده كسي شخص كو منتقل كرے اور بعد اُس انتقال كے وه حق زائد بهي اُسكو حاصل هوجاوے تب اپنے انتقال سابق كو وه منسوخ نهيں كرا سكتا هى چنانچه ايك مقدمه ميں جسميں كه ايك شخص كو ذيلي پٹه دينے كا اختيار تها ليكن اُسنے پٹه دوامي دو هزار روپيه كے عيوض ميں ديديا اور اُسكي حق ملكيت اُس پٹه دهنده كو حاصل هوا تو يهه تجويز هوا كه گو بوقت پٹه دينے كے اُسكو اختيار پٹه دوامي دينے كا نه تها اور اب اُسكو حاصل هوگيا تاهم اُس پٹه دوامي كو منسوخ نهيں كرا سكتا ۷ *

يهه ايك صورت مانع تقرير مخالف بوجهه قول اور فعل كے هى اب

مانع تقرير مخالف بوجهه ترک قول و فعل

هم دوعيتت اُن موانع تقرير مخالف كي جو كه بوجهه ترک قول يا فعل كے قائم هوتي هيں بيان كرتے هيں مثلاً اگر ايك جائداد كو جو كه ملكيت زيد كي هى عمرو اپني بيان كر كے بكر كے هاتهه بيچتا هى اور زيد باوجود اپني موجودگي كے معترض نهيں هوتا تو اُسكو بعد ازآں يهه منصب باقي نهيں رهتا كه بكر مشتري پر به بيان اِس امر كے كه عمرو بائع كو منصب بيع كرنے كا نه تها اور يهه جائداد ميري هى دعوي دائر كرے چنانچه ايك مقدمه ميں جس ميں كه اصل مالك نے ايك اسم فرضي مشتري كو اِس امر كي اجازت دي كه اشخاص غير كو يهه يقين دلائے كه وه جائداد واقع ميں اُسكي هى اور اُن اشخاص غير نے اسم فرضي مالك كو مالك واقعي تصور كركے رهنامه اپنے نام لكهوايا يهه تجويز هوا كه مالك اصلي بوجهه اپنے عملدرآمد كے مرتهنان پر دعوى تنسيخ رهن نهيں كرسكتا اور مانع تقرير مخالف اُسكے مقابله ميں عارض هى اور وه مالك اسم فرضي كے افعال كا پابند هى ۸ اور ايك اور مقدمه ميں جسكي واقعات همشكل مقدمه مذكور

---

۷ كزن جوبے بنام جانكي پرشاد مفصله هائيكورٹ شمال و مغرب مورخه ۲۲ اگست سنه ۱۸۶۶ع

۸ بابا سندري ديبي بنام رشماني ديبي ويكلي جلد ۲ صفحه ۳۶ ديواني

تھي اور سواے اسکے مالک اصلي نے رهننامہ پر گواهي بهي کردي تھي تو وهي
اُصول اس مقدمہ سے بهي متعلق هوا ۹ يهي اُصول جو کہ مالک سے متعلق
هی مرتہن سےبهي متعلق هی چنانچہ ايک مقدمہ ميں جبکہ ايک جائداد
ايک شخص کے پاس رهن تھي اور بعد ازآن راهن نے اُسي جائداد کي کفالت
پر اور روپيہ قرض لينا چاها اور مرتہن نے اُس کے قرض دلوانے ميں مدد
کي اور اپنے مطالبہ کا کچھہ ذکر نہيں کيا تو هائي کورت شمال و مغرب
نے يہہ تجويز کيا کہ مرتہن اول نسبت اپنے مطالبہ کے يہہ حق رکھتا هی
کہ بدلے اِسکے کہ اُسکے مطالبہ کو سبقت ملے مرتہن ثاني کو سبقت مليگي
اور بعد اداے اُسکے مطالبہ کے اگر جائداد ميں سے کچھہ بچے تو مطالبہ
مرتہن اول ادا کيا جاويگا ۱ اسي طرحپر جبکہ ايک شخص داين نے
باجراے ڈگري زر نقد مديون کي ايک جائداد قرق کرائي ليکن اِسبات کا
کچھہ ذکر نہيں کيا کہ وہ جائداد ايک اور مطالبہ داين مذکور ميں
مستغرق هی اور اُس جائداد کو ايک شخص ثالث نے خريد ليا اور اُسکے
بعد دائن مذکور نے بر بناء کفالت مذکور اُس جائداد کو پهر قرق کرايا
اور جبکہ عذرداري مشتري نيلام کي بصيغہ متفرقہ نامنظور هوئي اور اُسنے
نالش نمبري ڈگريدار پر بغرض تنسيخ حکم متفرقہ داير کي تو هائي کورت
کلکتہ نے يہہ تجويز کيا کہ داين مذکور کا بر وقت اجراے ڈگري زر نقد کے
اپنے مطالبہ کفالت کا کچھہ ذکر نکرنا ايک ايسا ترک-فعل هی کہ جو
اُسکو مشتري کے مقابلہ پر کامياب هونے سے باز رکھتا هی اور مانع تقرير
مخالف اُسکے خلاف عائد هی ۲ اسي طرح پر ايک مقدمہ ميں جس
ميں کہ ايک شخص نے بحيثيت مشتري حقوق مدعي بجاے نام مدعي
کے اپنا نام داخل کرايا اور مدعاعليہ نے اسپر کچھہ عذر نہيں کيا تو يہہ
تجويز هوا کہ مدعاعليہ کو کوئي ايسا حق نہيں هی کہ بعد ازآن اس امر
کي بحث کرے کہ مشتري قايممقام جائز مدعي کا نہيں هی اور اسليئے
مقدمہ ختم هونے کے لايق هی ۳ *

---

۹ برجناتهہ گهوس بنام کيلاس چندربانرجي ويکلي جلد ۹ صفحہ ۵۹۳ ديواني
۱ راے سيتارام بنام کشنداس منفصلہ هائي کورت شمال و مغرب مورخہ
۸ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ ع
۲ داس سرکار بنام کشنکمار بخشي بنگال جلد ۳ صفحہ ۳۰۷
۳ پيو چندر بنام پنسي دهر بنگال ۳ صفحہ ۲۱۴ ديواني

مسئلہ مانع تقریر مخالف بوجہہ سکوت کے سمجھنے کے لیئے نوعیت اقبالات بوجہہ عمل درآمد اشخاص سمجھنا چاہیئے اور اُسکا ذکر پہلے ہوچکا ہی تشریح دفعہ ۱۷ ایکٹ ھذا - اور دفعہ ۱۴۳ و ۱۹۴ و ۲۳۸ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع قانون معاہدہ کی قابل ملاحظہ ہیں *

اُصول شرع محمدی نسبت زایل ہوجانے حق شفع سکوت کی وجہہ سے اِسی اُصول پر مبنی ھی اور اگر شفیع خریداری سے اِنکار کرے اور اُسکے بعد ایک شخص غیر نے اُس جائداد کو خرید لیا اور بعد ازآن اُس شفیع نے پھر دعوی شفع کا اُس مشتری پر کیا تو یہہ قرار پایا کہ فعل مدعی بر وقت بیع متنازعہ فیہ ایک مانع تقریر مخالف ھی کہ جو اُسکے دعوی میں عارض ھی اور دعوی ڈسمس ہوا ۴ ایک اور مقدمہ میں جسمیں کہ بحث اِس امر کی تھی کہ ایا وصیتنامہ حسب شرع محمدی جائز ھی یا نہیں اور مدعی نے وصیتنامہ تنسیخ طلب پر دستخط کر دیئے تھے یہہ تجویز ہوا کہ اُسکا حق تنسیخ وصیتنامہ زائل ہوگیا ۵ پس یہہ ایک اُصول علم یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعنامجات اور رہن‌نامجات پر گواہ حاشیہ ہونا ایک ایسا فعل ھی کہ جو اُن دستاویزات کے اثر معدوم کرنے کو مانع ھی ایک ہندو بیوہ نے ایام نابالغی اپنے پسر میں چند اِنتقالات بلا ضرورت شاستری کیئے تھے بعد بلوغ پسر مذکور کے مشتریان اور بیوہ مذکور کے مابین جائداد مذکور کی مقابضت کی نسبت نزاع ہوئی اور مسماۃ کی طرف سے اُسکے بیٹے نے جوابدعوی داخل کیا جسکا مضمون جواز اِنتقالات مذکور تھا بعد ازآن پسر مذکور نے دعوی تنسیخ بیعنامجات مذکور بمقابلہ مشتریان کے دایر کیا تو یہہ قرار پایا کہ فعل پسر مذکور یعنی اُسکا اپنی ماں کی طرف سے جوابدعوی داخل کرنا ایک ایسا فعل ھی جو وقعت مانع تقریر مخالف کی رکھتا ھی ۶ *

---

۴ برجاکشور سرما بنام کرتی‌چندر سرما بنگال جلد ۷ صفحہ ۱۹

۵ خدیجہ بی‌بی بنام صفر علی ویکلی جلد ۴ صفحہ ۳۶ دیوانی

۶ کول کرشنو داس بنام رام کمار ساہا ویکلی جلد ۹ صفحہ ۵۷۱ دیوانی

مانع تقرير مخالف بوجهه معاملات اسم فرضي

جبکہ کوئي شخص کسي جائداد کو اس نيت سے کہ اُسکي ملکيت کي نسبت اصلي واقفيت لوگوں کو نهو اسم فرضي خريدے اور پهر اُس شخص کو جسکے نام جائداد اسم فرضي خريدي گئي هی ايسا عملدرآمد کرنے دے کہ گويا وہ اُسکا مالک واقعي هی تو بعد ازآں اُسکو منصب نهيں رهيگا کہ اُس جائداد کا اُن لوگوں کے مقابلہ ميں جو اس بهروسہ پر عملدرآمد کريں دعوی کرسکے بجز ايسي صورت کے کہ يهہ امر ثابت هو کہ منتقل اليہ کو اسم فرضي هونے کي واقفيت تهي [۷] چنانچہ ايک مقدمہ ميں جسميں کہ جائداد اس غرض سے کہ دائنان اپنا روپيہ نہ وصول کرسکيں مديون يعني مالک واقعي نے اسم فرضي منتقل کردي تهي يهہ تجويز هوا کہ اُسکے بعد مالک واقعي يا اُسکے قائممقام بغرض تنسيخ اُن انتقالات اسم فرضي کے بہ بيان فريب دعويدار نهيں هوسکتے [۸] اور اسي اُصول پر اور مقدمات بهي اسي قسم کے تجويز هوئے هيں [۹] *

احکام قانون نسبت خريداري اسم فرضي

احکام قوانين نسبت خريد اسم فرضي کے قابل غور هيں — حسب دفعہ ۲۶۰ ضابطہ ديواني (ايکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع) جو اراضي اجرائےڈگري ميں نيلام هو اور سارٹيفکٹ خريدار نيلام کے نام طيار کيا جائے تو نالش واسطے بيدخلي مشتري نيلام سارٹيفکٹ يافتہ کے مقابلہ ميں تسمس هوجائيگي اور مدعي اس بيان کرنے سے منع کيا جائيگا کہ جس شخص کے نام سارٹيفکٹ طيار هی وہ محض اسم فرضي هی اور واقعي مشتري مين هوں يهي قاعدہ نسبت مشتري نيلام سارٹيفکٹ يافتہ جسنے کہ جائداد کو بعلت نيلام بقايا مالگذاري کے خريدا هو متعلق

---

۷ بهگوانداس بنام ايرچ سنگهہ ويکلي جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۵ ديواني — و بيني پرشاد بنام مان سنگهہ ويکلي جلد ۸ صفحہ ۶۷

۸ لکهي نراين چکربتي بنام تارمنی داسي ويکلي جلد ۳ صفحہ ۹۲ ديواني

۹ پهولمني پرشاد بنام احيدن ويکلي جلد ۵ صفحہ ۱۷۷ ديواني — و روشن بي بي بنام شيخ کريم بخش ويکلي جلد ۴ صفحہ ۱۲ ديواني — و رتن داني بنام راے گوري شنکر ويکلي جلد ۴ صفحہ ۷۲ ديواني و مارکينڈ ساهو بنام راداهاکشن ساهو ويکلي جلد ۳ صفحہ ۲۱۱

سمجها جائیگا دفعه ۳۶ ایکت ۱۱ سنه ۱۸۵۹ع نسبت نیلام بقایا مالگذاري ملک بنگاله اور دفعه ۱۸۳ ایکت ۱۹ سنه ۱۸۷۳ نسبت اضلاع شمال مغرب متعلق اسي مضمون کے هیں اور اُنمیں یهه احکام مندرج هیں — اور ایکت ۱ سنه ۱۸۴۵ع کي دفعه ۲۱ میں بهي ایسے هي احکام مندرج تهے *

لیکن اُصول مذکورہ بالا متعلق مدعي هی اور اگر خریدار واقعي قابض جائداد هوجائے اور پهر اُسپر دعوی منجانب سارتیفکت یافته کے دائر هو تو پریوي کونسل سے یهه تجویز هوا هی که خریدار واقعي کو اختیار هی که بمقابله سارتیفکت یافته کے یهه عذر پیش کرے که اُسکا نام سارتیفکت میں اسم فرضي داخل کیا گیا تها اور اصلي مالک میں هوں [۱] *

بمقدمه رامپرشاد بنام شیوپرشاد جسکے واقعات یهه تهے که مالکان واقعي جائداد نے بغرض محفوظي اجرائے دستک بقایا مالگذاري کے اسم فرضي بیع ایسے شخصوں کے هاتهه کردي جو که ملک غیر میں سکونت پذیر تهے اور محکمه مال نے اُس جائداد کو مستاجري بندوبست کرکے زر باقي مالگذاري وصول کیا اور بعد ازآں مالکان کو جائداد واپس کردي اور پهر مشتري اسم فرضي نے دعوي دلاپانے جائداد کا بمقابله بایعان قابض کے دائر کیا عدالت هائي کورت سے یهه تجویز هوا که گو اگر بایعان بیدخل هوتے اور مشتریان اسم فرضي دخیل هوتے بایعان مداخلت کا دعوی نهیں کر سکتے تهے لیکن تاهم چونکه اس صورت میں بایعان قابض هیں اور مصلحت ملکي بهي یهه هی که اصل مالک قابض رهیں لهذا دعوی قابل ڈسمس هی [۲] *

مگر قبل اِسکے که مانع تقریر مخالف کا مسئله صادق آوے لازم هی که تمام وہ صورتیں صاف طور پر ظاهر کي جائیں جنکے بغیر مانع تقریر مخالف قائم نهیں هوتا [۳] چنانچه ایک مقدمه میں جسمیں که مدیون نے تمسک میں یهه اقرار کیا تها که جو رقومات دائن کو بابت قرضه تمسک کے دي جاوینگی وہ پشت تمسک پر وصول

کل شرایط مانع تقریر مخالف کا صادق آنا ضرور هی ورنه نتیجه اثر نهیں پیدا هوتا

۱ مسماۃ بهنس کنور بنام لاله بهورے لعل بنگال جلد ۱۰ صفحه ۱۵۹

۲ رامپرشاد بنام شیوپرشاد منفصله هائي کورت شمال مغرب مورخه ۶ جولائي سنه ۱۸۶۶ع

۳ مستر اریتي بنام پورن چندر گنگولي ویکلي جلد ۸ صفحه ۱۲۵ دیواني

دیدي جایا کریگي اور اگر ایسا نکیا جاویگا تو عذر اداے زر قرضه بطریق دیگر پیش نه چلیگا عدالت هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا که باوجود ایسے اقرار کے جب مدیون پر داین بابت قرضه کے نالش کرے تو مدعاعلیه مدیون کو اختیار هی که اداے قرضه دوسرے طریقه سے ثابت کرے اور اُسکے مقابله پر مانع تقریر مخالف عاید نهین هی [۴] اسي طرح پر عدالت مذکور نے یهه تجویز کیا که محض بیان بیدخلي سے جو که کسي شخص دعویدار نے حسب منشاء دفعه ۲۶۹ ایکت ۸ سنه ۱۸۵۹ع اپني عرضي میں درج کیا هو شخص مذکور پر ایسي پابندي لازم نهین آتي که اگر وه دعوي نمبري واسطے استقرار حق وبحالي قبضه کے دائر کرے تو اُس دعوي میں اپنا قابض جائداد هونا بیان نه کر سکے اور مانع تقریر مخالف اُسکے مقابله پر عاید نهین هی گو اُسکا بیان مندرجه عرضي نسبت بیدخلي کے سچ هو یا جهوت [۵] *

ایک هندو نامي بلدیوبخش مالک اصلي جائداد متنازعه فیه نے ایک بیوه مسماة لاڈو اور دو پسران کلیان و شب‌لعل چهوڑکر وفات پائي کلیان بحیات بلدیوبخش اپنے باپ کے لاولد اپني زوجه اودےکنور چهوڑکر مرگیا بعد اُسکے شب‌لعل پسر نابالغ بهي فوت هوگیا اور مسماة لاڈو اُسکي ماں نے دعوي وراثت حصه شب‌لعل کا کیا لیکن اُودےکنور کي طرفسے یهه عذر پیش هوا که قبل اِس نزاع کے مسماة لاڈو اُس حصه کي نسبت بهي اُودےکنور کا حق بذریعه ایک عرضي کے تسلیم کر چکي هی اور اپنے حق سے دستبرداري کرچکي هی اور اُسکا نام خانه ملکیت میں داخل کرا چکي هی عدالت هائي کورت شمال مغرب نے یهه تجویز کیا که چونکه عرضي مذکور مسماة لاڈو نے بغرض رفع کرنے عذر مرتهنان کے مقدمه اِنفکاک رهن میں دي تهي اُسکا اثر یهه نهین هو سکتا که مسماة لاڈو کو مقدمه هذا میں منصب اِسبات کا باقي نرهے که اُس جائداد کو اپنا قرار دیکر دعوي کرے اور مانع تقریر مخالف اُسکے مقابله پر عاید نهین هی [۶] *

---

۴ کالیداس متر بنام تاراچند راے ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۱۶ دیواني

۵ مسماة بي بي خانم‌جان بنام رتولال ویکلي جلد ۸ صفحه ۹۵ دیواني

۶ مسماة لاڈو بنام مسماة اُودےکنور منفصله هائي کورت شمال مغرب باجلاس کامل مورخه ۲۱ اگست سنه ۱۸۶۶ع

ایک ہندو بیوہ نے جسکو کہ بوراثت اپنے شوہر کے جائداد پائی تھی اور ایک جزو اُس جائداد کا بہ بیان ضرورت شاستری مندرجہ بیعنامہ کے بیع کیا اور اُس بیعنامہ پر اُس شخص نے جو کہ بعد وفات بیوہ کے وارث جائداد کا ہوتا دستخط ثبت کیئے بعد ازاں وہ مرگیا اور اُس شخص نے جو کہ شخص متوفی دستخط کنندہ کے بعد وارث ہوتا دعوی تنسیخ بیع مذکور کا دایر کیا لیکن بر وقت تحریر بیعنامہ کے دعویدار پیدا نہیں ہوا تھا تو یہہ تجویز ہوا کہ رضامندی وارث ما قبل دستخط کنندہ کی وقعت مانع تقریر مخالف کی بمقابلہ دعویدار حال کے نسبت وجود ضرورت شاستری کے نہیں رکھتی گو کہ مشتری کی نیک نیتی کی نسبت وارث ما قبل کا دستخط کرنا ثبوت متصور ہی ۷ اور اُسکی وجہہ یہہ ہی کہ مدعی اِستغاثہ کا جائداد کا دعوی بذریعہ وراثت شخص متوفی دستخط کنندہ کے دعویدار نہ تھا بلکہ اُسکا دعوی بوراثت شوہر بیوہ تھا اور اِس لیئے وارث ادنی کے دستخط کرنے سے کوئی پابندی اُسپر لازم نہیں آتی کیونکہ وارث اولی وارث ادنی کا مورث نہیں ہوتا *

ایک ہندو ایک پسر نابالغ اور تین بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑ کر مرگیا بعد اُسکی وفات کے پسر نابالغ بھی فوت ہوگیا بیوہ نے بہ بیان اجازت شوہری بذریعہ وصیتنامہ کے ایک متبنی کیا اُسکے بعد اُن بیٹیوں میں سے ایک کے بیٹا ہوا اور اُس لڑکے کی ماں نے نالش واسطے استقرار حق نسبت ترکہ مورث اور نیز واسطے تنسیخ تبنیت بہ بیان عدم اجازت و غیر صحت وصیت نامہ کے والثاً دائر کی مدعاعلیہ کی طرف سے یہہ بحث پیش ہوئی کہ بر وقت تبنیت کے مدعیہ ولیہ کو تبنیت کے ہونے سے واقفیت تھی اور وہ رضامند ہوگی اسلیئے اب اُسکو منصب بوجہہ مانع تقریر مخالف ایسی نالش کرنیکا نہیں ہی یہہ تجویز ہوا کہ گو ایسا بھی ہو تاہم اُسکی عمل درآمد سے اُسکی بیٹی کے حقوق پر کچھہ اثر نہیں پہونچ سکتا کیونکہ وہ اُسوقت تک پیدا بھی نہیں ہوا تھا جب

۷ مادرچندر ھجرا بنام گوبند چندر چاٹرجی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۳۵۰ نقلاپر دیوانی

تبنیت ہوئی تھی ۸ اِس فیصلہ کي بھي وجہہ ویسي ہي ھی جیسي کہ نظیر ماقبل کي ھی یعنی شاستر میں نواسہ وارث اپنے نانا کا ہوتا ھی اور اِس مقدمہ میں نابالغ بیٹے نے جائداد کا دعوي اپني ماں کي وراثت سے نہیں کیا تھا *

ایک ھندو نے ایک بیٹا متبنی کیا اور بعد ازآں بایام حیات پسر متبنی ایک دوسرا بیٹا متبنی کیا شاستراً ایسي تبنیت ثاني ناجائز ھی پسر متبنی اول نے بعد اپنے بلوغ کے اِس امر سے اپني رضامندي ظاھر کي کہ اُسکا باپ ھر دو پسران متبنی کے درمیان میں جائداد تقسیم کردے یہہ تجویز ہوا کہ گو بوجہہ ایسي رضامندي کے پسر متبنی اول اُس تقسیم سے جو کہ اُسکے باپ نے جائداد مکسوبہ کي کي تھي معترض نہیں ھو سکتا لیکن تاھم نسبت جائداد موروثي کے وہ ایسي تقسیم کا پابند نہیں ھی ۹ *

ایک مقدمہ بیع بالوفا میں مرتھنان نے قابض جائداد پر جو اپنے تئیں حقوق راھني کا مشتري بیان کرتا تھا ایک اطلاعنامہ بیعبات جاري کرایا اُسکے بعد اُس شخص نے دعوي اِنفکاک رھن کا دائر کیا تب مرتھنان نے یہہ عذر پیش کیا کہ مدعي قائمقام راھن نہیں ھی پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ اُس اطلاعنامہ بیعبات کے جاري کرنے سے ایسي تسلیم مدعي کے حق کي لازم نہیں اتي کہ جس سے مرتھنان کو اب ایسا عذر پیش کرنیکا منصب باقي نرھے اور اُنکے مقابلہ پر اِس بارہ میں مانع تقریر مخالف عارض نہیں ھی ۱ *

بلحاظ دفعہ ۳۱ ایکٹ ھذا کے یہہ امر ھمیشہ قابل لحاظ ھی کہ اقبال اُس صرف حالت میں مانع تقریر مخالف کا اثر رکھتا ھی کہ جب دفعہ ھذا کي شرایط صادق آجاوین ورنہ اقبال کے خلاف شہادت داخل ھو سکتي ھی چنانچہ ایک مقدمہ میں ایک عہدہ‌دار سرکاري نے بغرض اپنے عہدہ کے بچانے کے ملکیت جائداد سے اِنکار کیا اور اُسکے وارثوں نے پھر بعد اُسکي

---

۸ تاريني چرن چودھري بنام انند چندر چودھري بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۲۵ دیواني

۹ ریکم بنام اجھا موورزانڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱

۱ پران ناتھہ راے چودھري بنام رفعت‌بیبي موورزانڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۳۵۹

وفات کے اُسي حقیت کي نسبت دعوي پیش کیا تو اُنکے مورث کا بیان مانع تقریر مخالف نهیں قرار دیا گیا ۲ اِس لیئے که اُس بیان کے بهروسه پر مدعاعلیهما نے کوئي اپني حالت نهیں تغیر کي - اِسي طرح پر جب که ایک فریق مقدمه نے ایک اقبال ایک دوسرے مقدمه میں کیا تها جسمیں که اور لوگ فریق تهے تو یهه تجویز هوا که اُن لوگوں کے مقابله میں جنکو اُس بیان سے کچهه اثر نهیں پهونچا وه اقبال مانع تقریر مخالف کا نهیں رکهتا ۳ *

محض بیان سے جوکه مقدمه سابق میں کیا جائے مانع تقریر مخالف قائم نهیں هوتا اور اگر شرایط مانع تقریر مخالف موجود نهوں تو جائز هي که بیان سابق کے خلاف واقعات ثابت کرنے کي اجازت دیجائے گو که ثبوت مدخله مقدمه حال سے بیان سابق کا کذب لازم آتا هو ۴ *

ایک مسلمان نے اپنے مورث کے وصیت‌نامه کا پروبیت حاصل کیا اور بعد ازآں اُسکے وارثوں نے اُسکي تنسیخ چاهي تو اُنکے مقابله میں مانع تقریر مخالف عارض نهیں قرار دیا گیا ۵ *

دفعه ۱۱۶ کوئي دخیل جائداد غیر منقوله کا یا وه شخص جو بذریعه ایسے دخیل کے دعویدار هو بایام دخیل کاري کے اِس بات کے کهنے کا مجاز نهوگا که اُسکے دخل کي جائداد مذکور کا مالک بروقت شروع هونے

مانع تقریر مخالف بمقابله کرایه دار وغیره

۲ شیخ محمد واحد بنام مسماة صغیرالنساء ویکلي جلد ۶ صفحه ۳۸

۳ چندرنتهه چکروتي بنام پیاري موهن دت ویکلي جلد ۵ صفحه ۲۰۹

۴ بشیشوري دیبي بنام جانکي داس مهتهه ویکلي جلد اول صفحه ۱۶۲ - وجے نراین بنام شیخ تراین منقصله هائي کورٹ شمال مغرب مورخه ۷ اپریل سنه ۱۸۶۸ ع و مهاراج جگندر تیواري بنام دینديال چاترجي ویکلي جلد اول صفحه ۳۱۰

۵ محمد مدن بنام خدیجة النساء ویکلي جلد ۲ صفحه ۱۸۱ دیواني

أسکي دخيلکاري کے أس جائداد غير منقوله پر استحقاق نرکھتا تھا اور کوئي شخص جو کسي جائداد غير منقوله پر باجازت شخص قابض جايداد کے دخيل هو اسبات سے انکار کرنیکامجاز نهوگا که وه شخص استحقاق قبضه کا بروقت دینے أس اجازت کے رکھتا تھا *

متن دفعه هذا بلفظه ترجمه سرکاري سے نقل کر دیا گیا هی لیکن أس ترجمه میں دو تین مقدم لفظوں کا غلط ترجمه هوا هی - مثلاً لفظ دخیلکار سے وه معني ظاهر نهیں هوتے جو قانون کي اصل عبارت انگریزي سے مراد هیں - جس لفظ کا ترجمه دخیلکار هی وه ٹینینٹ هی اور اس لفظ انگریزي کے قانوني معني یهه هیں که وه شخص جو چند شرایط پر کسي ایسي جایداد کا جسکا وه خود مالک نهیں هی قبضه اور تصرف برضامندي اصل مالک کے رکھتا هو - پس ظاهر هی که اس تعریف میں کرایهدار و پٹهدار و کاشتکار شامل هیں - اور أس لفظ سے وجود ایسے رشته کا مراد هی جو که مابین اشخاص مفصله ذیل کے هوتا هی -

۱ پٹهدار و پٹه دهنده *
۲ کرایهدار و مالک مکان *
۳ ٹهیکهدار و ٹهیکه دهنده *
۴ کاشتکار و زمیندار *
۵ مرتهن و راهن *

اور دیگر اسي قسم کے تعلقات جو که بوجهه معاهده اور رضامندي مابین مالک جایداد غیر منقوله اور شخص غیر کے پیدا هوتے هیں پس ظاهر هی که لفظ دخیلکار ترجمه ٹهیک نهیں هی *

دوسرے قسم کے اشخاص جنسے دفعه هذا متعلق هی وه لوگ هیں جو که نه بوجهه کسي معاهده کے بلکه صرف برعایت و اجازت مالک کے جایداد پر قابض هوتے هیں *

دفعہ هذا میں امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ هیں —

اول — یہہ کہ جس شخص کے مقابلہ پر مانع تقریر مخالف هوتا هی وہ کرایہ‌دار وغیرہ یا اُسکا قائم‌مقام هو یا ایسا شخص هو کہ جو باجازت مالک قابض هوا هو *

دوم — بایام پٹہ‌داري یا کرایہ‌داري وغیرہ یا اجازتي دخیلکاري *

سوم — ایسے اشخاص کو اس بات سے انکار کرنیکا منصب نہ هوگا *

چہارم — بوقت ابتدا اُنکے دخیلکاري کے دخل دهندہ کو استحقاق نسبت جایداد مقبوضہ کے تها *

لیکن پٹہ‌دار یا کرایہ‌دار وغیرہ کو یہہ اختیار هی کہ یہہ بیان کریں کہ بعد ابتداء اُنکي مداخلت کے دخل دهندہ کا حق نسبت جایداد کے بوجہہ مختلف وجوهات کے زایل هو گیا گو کہ وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ جب اُنکو دخل ملا تها تب دخل دینے والے کو استحقاق نہ تها *

اُصول مندرجہ دفعہ هذا پر چند نظایر هو چکي هیں [۶] اور یہہ تجویز هو چکا هی کہ ادا کرنا کرایہ کا اقبال کرایہ دار هونے کا هی [۷] لیکن یہہ ایک ایسا اقبال هی جو ثبوت قطعي نہیں هی بلکہ اُسکے برخلاف شہادت دیگر یہہ ثابت کیا جا سکتا هی کہ رشتہ کرایہ‌دار و مالک جائداد موجود نہیں هی [۸] اور اس لیئے مسئلہ مانع تقریر مخالف مندرجہ دفعہ ۱۱۶ — اُس سے متعلق نہیں — ایک مقدمہ میں یہہ قرار پایا هی کہ جبکہ زمیندار باوجود کل واقفیت کے اپنے کاشتکار کے مرتہن سے لگان وصول کرے تو بعد ازان اُسکو رهن مذکور کي نسبت بحث کرنیکا منصب باقي نہیں رهتا [۹] لیکن گورنمنٹ اگر کسي شخص سے جو شخص لا وارث کي جایداد پر قبضہ کرلے مالگذاري وصول کرے تو اُسکا فعل ایسا نہیں هی کہ جسکي وجہہ سے وہ اُس جایداد کي نسبت بوجہہ لا وارث هونیکے دعوي نکرے [۱] *

---

۶ جے نراین گہوس بنام خادم بیبي داسي بنگال جلد ۷ صفحہ ۷۲۳

۷ اوبهي گوبند چودهري بنام ببي گوبند چودهري ویکلي جلد ۹ صفحہ ۱۶۲ دیواني

۸ بیني مادهب بنام ٹهاکر داس منڈل ویکلي جلد ۹ صفحہ ۷۱

۹ رام‌کشن بنام رام گت راے منفصلہ هائي کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۱۴ جنوري سنہ ۱۸۶۷ ع

۱ گورنمنٹ بنام گردهاري لال راے ویکلي جلد ۴ صفحہ ۱۳ دیواني

اور اگر کوئی زمیندار ایک شخص سے لگان کا دعوی کرے اور بعد ازاں یہہ معلوم ہو کہ اصل میں وہ شخص صرف اسم فرضی کاشتکار ہی اور واقعی کاشتکار ایک دوسرا شخص ہی تو زمیندار کو اختیار ہی کہ اس شخص ثالث پر دعوی لگان کا کرے اور زمیندار کے مقابلہ پر مانع تقریر مخالف عارض نہیں ہی [۲] *

دفعہ ۱۱۷ کوئی سکارنیوالا بل

مانع تقریر مخالف بمقابلہ سکارنیوالا و لیسنس‌دار

آف ایکسچینج کا اِس بات سے انکار کرنے کا مجاز نہوگا کہ اُسکا لکھنےوالا اختیار اُسکے لکھنے کا یا اُسکی پشت پر بیچا کرنیکا رکھتا تھا اور نہ کوئی امانت‌دار یا لیسنس‌دار اِس بات سے انکار کرنے کا مجاز ہوگا کہ امانت یا لیسنس دہندہ کو بر وقت شروع ہونے امانت یا لیسنس کے اختیار اُس امانت یا عطاے لیسنس کا تھا *

تشریح ۱ — کسی بل آف ایکسچینج کا سکارنیوالا یہہ بات کہہ سکتا ہی کہ وہ بل آف ایکسچینج حقیقت میں اُسی

[۲] پرسن کمار پال چودھری بنام کہلاس چندر پال چودھری ویکلی جلد ۷ صفحہ ۴۲۸ دیوانی

شخص کا لکھا هوا نه تها جسکا لکھنا اُس سے پایا جاتا هی *

تشریح ۲ — اگر ایک امانتدار مال امانتي کو بجز اُس شخص کے جسنے امانت رکھا هو کسي اور کے حواله کرے تو اُسے یهه ثابت کرنا جایز هی که بمقابله اُس شخص کے جسنے امانت رکھوایا تها اُس دوسرے شخص کو استحقاق مال مذکور کا هی *

مضمون دفعه هذا نهایت صاف هی اور اُسکے ساتهه باب ۹ قانون معاهده ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع قابل ملاحظه هی *

فصل ۹ — گواه

دفعه ۱۱۸ تمام اشخاص مجاز گواهي دينے کے هونگے اِلا اُس حال میں که عدالت یهه تصور کرے که [بوجهه صغر سن یا نهایت عمر رسیده هونے کے یا بباعث سقم جسماني یا عقلي کے یا اسي طور کي اور کسي وجهه

کون مجاز گواهي دينے کے هين

سے اُن سوالات کے سمجھنے مین جو اُنسے پوچھے جاوین یا اُنکے جواب دینے میں معذور هیں [۳]] *

تشریح — ایک شخص مجنون کا گواهي دینا ناجائز نہیں هی الا اُس حال میں کہ وہ جنون کے باعث اُن سوالات کے سمجھنے میں جو اُس سے پوچھے جائیں اور اُنکے معقول جواب دینے میں معذور هو *

یہہ دفعہ اس اُصول پر مبني هی کہ گواهوں کي قسم کا کچھہ قانون کو لحاظ نہیں هی بلکہ اُنکے قابل اعتبار هونے پر قانون نے لحاظ رکھا هی پس هر حاکم کو اس امر کا اختیار هی کہ اپني راے نسبت معتمد هونے گواہ کے قائم کرے اور محض تعداد گواهوں پر لحاظ کرنے سے کوئي نتیجہ نسبت صدق و کذب شہادت کے نہیں نکالنا چاهیئے [۴] *

اس اُصول کي اس درجہ تک پابندي کي گئي هی کہ جبکہ چند شخصوں پر کوئي الزام فوجداري ساتھہ لگایا جاوے تو هر ملزم کا اظہار بمقابلہ ملزموں کے لیا جاسکتا هی [۵] لیکن ملزم کا خود اظہار اپنے حق میں اسلیئے نہیں لیا جاتا هی کہ حسب دفعہ ۳۴۲ ضابطہ فوجداري اُسکو حلف نہیں دیا جا سکتا هی ورنہ کوئي وجہہ نہیں معلوم هوتي جبکہ مقدمہ دیواني میں مدعي مدعاعلیہ کے اظہار هوسکتے هیں تو مقدمہ فوجداري میں کیوں مدعاعلیہ کا اظہار نہوسکے *

---

۳ ترجمہ مصدقہ مندرجہ گورنمنٹ گزٹ اضلاع شمال و مغرب مورخہ ۷ دسمبر سنہ ۱۸۷۲ ع صفحہ ۱۰۵۷

۴ شاہ ذتھو بنام گھنشام سنگھہ ویکلي جلد ۸ صفحہ ۲۶۷ دیواني

۵ ملکہ بنام شیخ اشرف ویکلي جلد ۶ صفحہ ۹۱ فوجداري

دفعه ۱۱۹ جو گواه که بول نهين سکتا هی وه کسي اور طور سے بهي جو سمجهه مين آنے کے لايق هو يا بذريعه تحرير يا اشارات کے گواهي دے سکتا هی ليکن تحرير اور اشارات بر سر اجلاس عدالت هونے چاهيئيں اور ايسي گواهي شهادت زباني متصور هوگي *

گونگا گواه

دفعه ۱۲۰ تمام کارروائي هاے ديواني مين اهالي مقدمه اور هر فريق مقدمه کا شوهر يا اُسکي زوجه گواهي دينے کي مجاز هوگي اور کارروائي هاے فوجداري مين بمقابله شوهر کے زوجه يا زوجه کے مقابله مين شوهر گواهي دينے کا مجاز هوگا *

گواهي زوجين بمقابله يکدگر جايز هی

دفعه هذا مين صرف اجازت دينے شهادت اُن فريق کي بحق وبمقابله ايک دوسرے کے قابل ادخال هی ليکن اس دفعه کو دفعه ۱۲۲ کے ساتهه پڑهنا چاهيئے اور اُس دفعه کي شرايط کے مطيع هی *

ايک فيصله اجلاس کامل هائي کورٹ کلکته مين ايسا هي تجويز هوچکا هی [۶] *

۶ ملکه بنام خيرالله ويکلي جلد ۶ صفحه ۲۱ فوجداري

دفعہ ۱۲۱ هر جج یا مجسٹریت

گواهي جج اور مجسٹریت

بجز حکم خاص اُس عدالت کے جسکا وہ ماتحت ھو بابت اپنے عمل کے جو اُسنے عدالت میں بمنصب جج یا مجسٹریت کیا ھو یا بابت کسي امر کے جو اُس منصب سے عدالت میں اُسکو معلوم ھوا ھو کسي سوالات کے جواب دینے پر مجبور نکیا جاویگا لیکن جایز ھی کہ بابت دیگر امور کے جو اُسکے روبرو اس وقت کہ وہ اُس طور پر عمل کرتا ھو وقوع میں آئیں اُس سے اظهار لیا جاوے *

تمثیلات

(الف) زید نے عدالت سشن کے روبرو اپنے مقدمہ کے تجویز ھونے کے وقت کہا کہ عمرو مجسٹریت نے اظهار بطور نامناسب لیا تھا پس عمرو بجز حکم خاص عدالت بالا تر کے اسی باب میں سوالات کا جواب دینے پر مجبور نهیں کیا جا سکتا *

(ب) زید پر عدالت سشن کے روبرو الزام اس بات کا کیا گیا کہ اُسنے روبرو عمرو مجسٹریت کے

جھوٹي شہادت دي تھي عمرو سے بجز حکم خاص عدالت بالا تر کے اس امر کي بابت جو زید نے کہا کوئي سوال نہیں کیا جا سکتا *

(ج) زید پر عدالت سشن کے روبرو الزام اس بات کا کیا گیا کہ جس وقت اُسکے مقدمہ کي تجویز روبرو عمرو سشن جج کے ہو رہي تھي اُسنے اہلکاران پولیس کے قتل کا قصد کیا جایز ہی کہ جو حال وقوع میں آیا ہو اُسکي بابت عمرو سے اظہار لیا جاوے *

لفظ جج کي تعریف اس ایکٹ میں نہیں ہی لیکن دفعہ ۱۹ تعزیرات ہند قابل ملاحظہ ہی — ایک مقدمہ میں ہائي کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ہی کہ جج ایک گواہ قابل اداے شہادت کے ہی یک ایسے مقدمہ میں جو کہ اُسي کے روبرو پیش ہو بشرطیکہ اُسکي کوئي ذاتي غرض متعلق نہو جسکي وجہہ سے کہ وہ حاکم ہونے سے معذور ہو [7] لیکن یہہ امر ضرور ہی کہ وہ خود عام طور پر اپني شہادت کو باضابطہ مقدمہ کي مثل میں داخل کرے [8] نسبت اسیسران وغیرہ کے دفعہ ۲۵۸ ضابطہ فوجداري قابل ملاحظہ ہی — دفعہ ہذا سے لغایت ۱۳۰ تک جو ذکر شہادت کا ہی وہ شہادت زباني و دستاویزي دونوں سے متعلق ہی

دفعہ ۱۲۲ کوئي شخص جسکا ازدواج ہو یا جسکا ازدواج ہوچکا ہو اُس امر کے ظاہر کرنے پر

اطلاع بایام ازدواج

---

[7] ملکہ بنام مکتا سنگھہ بنگال جلد ۲ صفحہ ۱۵

[8] کشوري سنگھہ بنام گنیش مکر جي ویکلي جلد ۹ صفحہ ۲۵۲ دیواني سے وروسو بنام کنتہ ویکلي جلد ۷ صفحہ ۱۹ دیواني

جس سے درانثاء اِزدواج اُس شخص نے جسکے ساتھہ اُسکا اِزدواج هوا هی مطلع کیا هو مجبور نکیا جائیگا اور نه اُس امر کے ظاهر کرنے کي اُسکو اِجازت دي جائیگي الا اُس حال میں که وه شخص جس نے که اُس امر کي اطلاع دي یا اُسکا قایم‌مقام حقیت راضي هو بجز ان مقدمات کے جو فیمابین ان اشخاص کے هوں جنکا باهم ازدواج هوا یا ان کارروائیوں کے جنمیں که ایک فریق اِزدواج پر ایسے جرم کي نالش هو جسکا اِرتکاب اسنے بمقابله دوسرے فریق اِزدواج کے کیا هو *

بهه اُصول قانون اِس دلیل پر مبني هی که اِس قسم کي شهادت کے قابل ادخال کرنے سے خانه‌داري کے معاملات میں فساد واقع هوتا جس سے زن و شو اُس راحت دلي کو جو که اُنکو آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے هوتي هی حاصل نکر سکتے - پس یهه قاعده ممانعت ادخال شهادت کا مابعد منقطع هونے عقد نکاح کے بهي نسبت اُن اُمور کے جو ایام اِزدواج میں زن‌وشو نے آپس میں ایک دوسرے سے کهے تهے متعلق هی لیکن اُن اُمور سے جو قبل نکاح یا بعد نکاح ایک مرد و عورت نے آپس میں ایک دوسرے سے کهے هوں یهه قاعده متعلق نهیں *

جبکه شخص بیان کننده یا اُسکا قائم‌مقام راضي هو جاوے تب البته اِس قسم کے اُمور کي نسبت بهي جو ایام اِزدواج میں زن و شو نے ایک دوسرے سے کهے هیں شهادت لیجا سکتي هی *

يهه قاعده عام مطلع هي أس استثناء كے جو كه جزو آخر دفعه هذا ميں بيان هوا هي يعني —

اول — جبكه مقدمه مابين أن اشخاص كے هو جنكا باهم ازدواج هوا – اِس سے مراد هي كه مقدمات دفعه ۵۲ قانون طلاق هند هوں ۹ *

دوم — كارروائي جس ميں جرم ايك فريق نكاح نے دوسرے كے مقابله كيا هو مثلاً جورو كو پيٹنا يا أسكے ساتهه بيرحمي سے پيش آنا اِتنی قسم كي شهادت اِس ليئے قابل ادخال كي گئي هي كه ممكن هي بلكه اكثر يهه هوتا هي كه سوائے خود فريق كے كوئي گواه نهيں هوتا * ٠

اِس دفعه كے ساتهه دفعه ۱۲ * كو پڑهنا چاهيئے *

دفعه ۱۲۳ كوئي شخص ايسے حال كو ادائے شهادت ميں بيان كرنيكا مجاز نهوگا جو كه أسكو أموراتِ سلطنت كے سركاري دفاتر غير مشتهره سے معلوم هوا هو بجز اجازت افسر أس سرشته كے جس سے كه تعلق هو اور أسكو اختيار هوگا كه حسب صوابديد اپنے أسكو اِجازت دے يا نه دے *

شهادت نسبت أمورات سلطنت

يهه دفعه مصلحت ملكي پر مبني هي اور اِسميں يهه امر قابل لحاظ هي كه شهادت كا قابل ادخال هونا يا نهونا حاكم عدالت كي رائے پر مبني نهيں هي بلكه افسر سرشته كي رائے پر هي *

اور يهه أصول بمقدمه راجه كرك بنام ايست انڈيا كمپني مانا گيا هي *

۹ كيلي بنام كيلي بنگال جلد ۲ صفحه ۲ ضميمه

دفعه ۱۲۴ جو اطلاع که کسي عهدہدار سرکاري کو باعتبار رازداري اسکے عهده کے دي گئي هو اور اُسکي دانست میں اُسکے افشا سے اغراض سرکاري میں فتور واقع هوتا هو اُسکے ظاهر کرنے کے لیئے وه عهدہدار مجبور نکیا جائیگا *

اطلاع عهده دار سرکاري

یهه دفعه بهی اُسي اُصول پر مبني هی جسپر دفعه ۱۲۳ هی - اور اس میں یهه امر قابل لحاظ هی که خود گواه کي راے پر قابل ادخال هونا یا غیر قابل ادخال هونا شهادت کا چهوڑا گیا هی - فرق مابین دفعه ۱۲۳ و ۱۲۴ کے یهه هی که دفعه ۱۲۳ متعلق اُس شهادت کے هی جو که غیر مشتهر کاغذات سرکاري سے حاصل کي گئي اور هر شخص سے متعلق هی اور دفعه ۱۲۴ صرف افسران سرکاري سے متعلق هی *

دفعه ۱۲۵ کوئي مجسٹریت یا عهدہدار پولیس اِس بات کے کهنے پر مجبور نکیا جائیگا که کسي جرم کے ارتکاب کے باب میں اُسکو اطلاع کهاں سے هوئي *

اطلاع نسبت ارتکاب جرم

اِس دفعه میں واضعان قانون نے صرف مجسٹریٹوں اور افسران پولیس کو ایک استحقاق دیا هی لیکن اگر وه چاهیں اور کچهه اُنکو عذر

نہو تو ہر قسم کا بیان اپنے اظہار میں کر سکتے ہیں اور قانوناً اُسکے شہادت میں داخل کرنے کی ممانعت نہیں ہی *

دفعہ ۱۲۶ کوئی بیرسٹر یا اٹرنی

اطلاع بحیثیت پیشہ وری

یا سوال و جواب کنندہ یا وکیل بلا صریح رضامندی اپنے موکل کے کسی وقت مجاز افشا اُس امر کا نہوگا جسکی اطلاع در اثناء اور بغرض اُسکی ماموری کے بکار بیرسٹر یا اٹرنی یا وکیل کے اُسکے موکل نے دی ہو یا موکل کی طرف سے دی گئی ہو اور نہ مجاز بیان کرنے مضامین یا شرایط کسی دستاویز کا ہوگا جس سے کہ وہ اپنے پیشہ کے کام پر مامور رہنے کے اثناء میں یا اسکی غرض سے مطلع ہوا ہو اور نہ مجاز افشاے کسی مشورہ کا ہوگا جو اُسنے اپنے پیشہ کے کام میں یا بغرض اُسکے اپنے موکل کو دیا ہو *

مگر شرط یہہ ہی کہ از روے کسی عبارت دفعہ ہذا کے یہہ لازم نہوگا کہ امور مفصلہ ذیل کا بھی اخفا کیا جاوے *

۱ — ھر ایسي اطلاع جو کسي غرض [خلاف قانون] کے پیش رفت کے لیئے کي جاوے *

۲ — ھر ایسا واقعہ جسکو کسي بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا اٹرني یا وکیل نے در اثناۓ اپني ماموري کے مشاھدہ کیا ھو اور اُس سے ثابت ھوتا ھو کہ اُسکي ماموري کے اغاز کے بعد کوئي جرم یا فریب کیا گیا ھی *

اس امر سے کچھہ بحث نہیں ھی کہ اُس واقعہ کي طرف اُسکے موکل نے یا اُسکي طرف سے کسي اَوْر نے اُس بیرسٹر [یا سوال جواب کنندہ ۱] یا اٹرني یا وکیل کو متوجہہ کیا نہیں *

تشریح — جو ذمہداري کہ اِس دفعہ میں بیان کي گئي ھی کام پر ماموري کے موقوف ھونے کے بعد بھي قائم رھیگي *

ترمیم بموجب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

تمثيلات

(الف) زيد ايک موکل نے اپنے اترني عمرو سے کہا کہ ميں نے جعل کيا هى اور ميں جانتا هوں کہ تم ميري طرف سے جوابدهي کرو *

جو کہ جوابدهي منجانب ايسے شخص کے جسکا مجرم هونا معلوم هى جرم کا کام نہيں پس ايسي اطلاع کا افشاء ممنوع هى *

(ب) زيد ايک موکل نے اپنے اترني عمرو سے کہا کہ ميں ايک دستاويز جعلي کے ذريعہ سے جايداد کا قبضہ حاصل کيا چاهتا هوں تم اُسکي بناء پر نالش رجوع کرو *

يهہ اطلاع ايک غرض مجرمانہ کي پيش رفت کے ليئے کي گئي هى اِسليئے افشا اُسکا ممنوع نہيں هى *

(ج) زيد پر الزام غبن کا کيا گيا اور اُسنے عمرو ايک اترني کو اپني طرف سے جوابدهي کرنے کے ليئے مقرر کيا در اثناء کار روائي مقدمہ عمرو نے ديکها کہ زيد کي بهي حساب ميں ايک رقم ايسي داخل هى جو زيد کے نام پر بقدر اُسي مبلغ کے لکهي هوئي هى جسکي غبن کا بيان کيا گيا اور وہ رقم اُسکي ماموري کے آغاز کے وقت اُس بهي ميں نہ تهي *

جو کہ یہہ ایک ایسا واقعہ ھی کہ اُسکو در اثناء اپني ماموري کے عمرو نے دیکھا اور اُس سے ثابت ھوتا ھی کہ وہ فریب کارروائي مقدمہ کے شروع ھونے کے بعد کیا گیا اِس لیئے اُسکا افشا ممنوع نہیں ھی *

یہہ دفعہ اِس مصلحت پر مبني ھی کہ اگر صلاح‌کار قانوني اِطلاع دینے پر مجبور ھوتا تو کبھي کوئي شخص اپنے معاملہ کا حال کسي صلاح کار سے نہ کہہ سکتا اور کوئي شخص عدالت سے ٹھیک طور پر اپنا چارہ‌کار حاصل نکر سکتا – لیکن رضامندي صریح موکل سے وہ بیان کر سکتا ھی *

لفظ کسي وقت سے جو کہ متن دفعہ میں استعمال ھوا ھی اُس سے وہ مراد ھی جو کہ تشریح دفعہ هذا میں بیان کي گئي ھی یعني بعد انقضاء رشتہ وکیل و موکل بھي یہہ شرط قید قانوني قائم رھتي ھی *

واضح رھے کہ ھر قسم کے بیانات و معاملات سے یہہ دفعہ متعلق نہیں ھی بلکہ صرف اُن اُمور سے جو کہ اثناء کار منصبي میں ھوں متعلق ھی خواہ قبل اِبتداء نالش اُنکي نسبت ذکر ھوا ھو یا بعد – اِس دفعہ میں بیرسٹر و اٹرني و پلیڈر (جسکا ترجمہ سوال جواب کنندہ ھی) و وکیل داخل ھی اور یہہ امر قابل بحث ھی کہ ایا مختار اُنکے حد و تعریف میں آتے ھیں یا نہیں – قبل نفاذ ایکٹ هذا ھائي کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ھی کہ مختار اِسمیں داخل نہیں ھی اور اِس قاعدہ سے مستثنیٰ ھی [۲] *

شرایط جو کہ اِس دفعہ کے ساتھہ متعلق کي گئي ھیں وہ محض اِس امر کے لیئے قایم کي گئي ھیں کہ اِس قانون کي وجہہ سے دھوکہ و فریب نہ چھپے *

تمثیلات دفعہ هذا کو پڑھنے سے شرایط کے معني واضح ھونگے اور تشریح متعلق دفعہ ۱۲۳ – ایکٹ هذا بھي قابل ملاحظہ ھی [۳] *

شرط اول سے تمثیل (ب) متعلق ھی اور شرط دوم سے تمثیل (ج) *

---

۲ ملکہ بنام چندرگنت چکر پٹي بنگال جلد ۱ صفحہ ۸ فوجداري

۳ دیکھو صفحہ ۳۱۷

تعلق دفعه ۱۲۷ مترجمان وغیرہ سے

← **دفعه ۱۲۷** احکام دفعه ۱۲۶ کے مترجمان اور بیرسٹر اور اٹرنی اور وکلا اور سوال و جواب کرنے والوں کے محرر یا ملازموں سے متعلق هونگے *

یهه دفعه اُسي مصلحت پر مبني هی جسپر دفعه ۱۲۶ کیونکه دفعه ۱۲۶ کے قاعده کا کچهه اثر نهوتا اگر ان لوگوں سے جو اکثر وسیله خط و کتابت مابین وکیل و موکل کے هوتے هیں وه قاعده متعلق نه کیا جاتا*

شهادت ممنوع مرضي سے دینے سے حق اخفا زائل نهیں هوتا

دفعه ۱۲۸ اگر کوئي فریق مقدمه اپني خوشي سے یا اور نهج پر اُسي مقدمه میں ادائے شهادت کرے تو وه ایسا متصور نهوگا که اِس سبب سے وه واسطے افشا اُس نوع کے جسکا ذکر دفعه ۱۲۶ میں کیا گیا هی راضي هوا اور اگر کوئي فریق مقدمه یا کارروائي کسي بیرسٹر یا اٹرني [یا سوال جواب کنندہ [۲]] یا وکیل کو بطور گواه کے پیش کرے تو راضي هونا اِس نوع

[۲] ترمیم بموجب دفعه ۱۰ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

کي افشاء کي نسبت صرف اُسي صورت
میں متصور ہوگا جب کہ وہ بیرسٹر
یا اٹرني یا وکیل سے ایسے اُمور کي نسبت
سوال کرے جنکو در صورت نہ کرنے ایسے
سوال کے اُسے اختیار ظاہر کرنے کا نہوتا*

اس دفعہ میں یہہ بات صاف کردي گئي ہی کہ مدعي طلب کرنے سے بیرسٹر وکیل وغیرہ کي رضامندي نسبت افشاء راز کے نہ تصور ہوگي جب تک کہ سوالات نہ کیئے جاویں *

ایک مقدمہ میں یہہ تجویز ہوچکا ہی کہ جس مقدمہ میں کوئي شخص وکیل ہو اُسي مقدمہ میں باوجود اسکے کہ وہ سوال و جواب کرتا ہی گواہي دے سکتا ہی ¹ *

دفعہ ۱۲۹ کوئي شخص عدالت

اُمور رازداري جو مستشار قانوني سے لیے گئے ہوں

میں واسطے افشاء اُن اُمور
رازداري کے مجبور نکیا
جائیگا جنکا مشورہ فیمابین اُسکے اور اُسکے
مستشار قانوني کے عمل میں آیا ہو اِلّا
اُس حال میں کہ وہ اپنے تئیں گواہ قرار
دے اور اُس صورت میں جائز ہی کہ
وہ واسطے افشاء ہر امر کے منجملہ اُمور
مذکور جو عدالت کو اُسکي شہادت کي

¹ رام پرشاد بنام پرتاب ... جلد ۵ صفحہ ۲۸ ضمیمہ

تصریح کے واسطے ضروري متصور هو مجبور کیا جائے نه واسطے کسي اور اُمور کے *

واضح رهے که دفعات ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ متعلق نهیں وکیل وغیره سے جبکه وہ بطور گواه طلب هو - دفعه هذا موکل سے متعلق هی جب وہ بطور گواه کے پیش هو اور اُسکو وهي استحقاق قانوني عطا کیا هی جو که اُسکے وکیل وغیره کو عطا کیا هی - یهه امر صاف نهیں معلوم هوتا که منشاء قانوني سے وهي لوگ مراد هیں جنکا که ذکر دفعات ماسبق میں هوچکا هی یا مختار وغیره کل داخل هیں *

دفعه ۱۳۰ کوئي گواه جو فریق مقدمه نهیں هی اپنے قبالهجات کسي جائداد کے

پیشي قبالجات مملوکه گواه

یا کوئي دستاویز جسکے ذریعه سے وہ کسي جائداد پر بطور مرتهن قابض هو یا کوئي دستاویز جسکے پیش کرنے سے احتمال اُسکے مجرم قرار دیئے جانے کا هوتا هو پیش کرنے پر مجبور نکیا جائیگا الا اُس حال میں که اُسنے بذریعه تحریر اُنکے پیش کرنے کا اقرار اُس شخص سے کیا هو جو اُن دستاویزات کو پیش کرانا چاهتا هی یا کسي ایسے شخص سے کیا هو جسکے ذریعه سے وہ شخص دعویدار هی *

یہہ دفعہ اصل مالک سے متعلق ہی اور دفعہ ۱۳۱ گماشتہ سے – جبکہ بیرسٹر یا وکیل وغیرہ کے قبضہ میں کوئي دستاویز ہو تو دفعہ ۱۲۹ کے بموجب وہ اُسکے معني افشا کرنے سے بري ہی *

دفعہ ۱۳۱

پیش اُن دستاویزات مقبوضہ گواہ کی جنکے پیش کرنے سے شخص دیگر انکار کر سکتا

کوئي شخص ایسي دستاویزات کے پیش کرنے پر جو اُسکے پاس ہوں مجبور نکیا جائیگا جنکے پیش کرنے کے لیئے کوئي اور شخص درصورت اُنپر قابض ہونے کے اُنکے پیش کرنے سے انکار کرنے کا استحقاق رکھتا الا اُس حال میں کہ یہہ شخص آخرالذکر اُنکے پیش کرنے پر راضي ہو *

دفعہ ہذا سے اُن لوگوں کو جنکي دستاویزات غیروں کے قبضہ میں ہوں قانون نے افشاء راز سے امن دیا ہی – اور ایسي دستاویزات بلا رضامندي اصل شخص کے لازمي طور پر پیش نہیں کرائي جا سکتیں *

دفعہ ۱۳۲

غیر متعذري گواہ سوالات مستوجب افشاء جرم سے

کوئي گواہ کسي سوال کے جواب دینے سے درباب کسي معاملہ متعلقہ امر تنقیح طلب کے کسي نالش یا کسي کارروائي عدالت دیواني یا فوجداري میں اس وجہہ سے متعذر نہوگا کہ اُس سوال

کے جواب دینے سے وہ گواہ مجرم ٹھہریگا یا
وہ جواب صراحتاً یا من وجہ باعث اُسکے
مجرم ٹھہرائے جانے کا ہوگا یا اُسکو کسي
قسم کي سزا یا تاوان کا مستوجب کریگا یا
صراحتاً یا من وجہ باعث اُسکے مستوجب
سزا یا تاوان ہونیکا ہوگا *

مگر شرط یہہ ھی کہ کوئي گواہ اُس
جواب سے جسپر وہ مجبور کیا جائے
مستوجب گرفتاري یانالش فوجداري کا نہوگا
اور نہ وہ کسي مقدمہ فوجداري میں بمقابلہ
اُسکے ثبوت میں پیش کیا جائیگا بجز اُس
مقدمہ فوجداري کے جو بذریعہ اُسي جواب
کے جھوٹي گواھي دینے کي علت میں ھو *

اس دفعہ میں دو اُمور قابل لحاظ ھیں *

۱ — سوال متعلق کسي امر تنقیح طلب کے ھو *

۲ — یہہ کہ وہ شہادت جو کہ وہ ادا کرے حسب شرط متعلقہ دفعہ
ھذا کسي کارروائي فوجداري میں اُسکے مقابلہ پر استعمال نہیں ھو سکتي
سوائے اُس حالت کے کہ اُسپر مقدمہ دروغ حلفي قائم کیا جاے — لیکن
یہہ شرط مقدمات دیواني سے متعلق نہیں ھی *

دفعہ ھذا کے ساتھہ دفعات ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۳۲ ضابطہ فوجداري ایکٹ
۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع قابل ملاحظہ ھیں اُنسے معلوم ھوگا کہ اھالیان پولیس
کو اختیار نہیں ھی گواہ سے جبراً جواب لیں *

دفعه ۱۳۳ شريک کسي جرم

گواهي شريک جرم

کا بمقابله کسي شخص ملزم کے گواه هونيکا مجاز هی اور کوئي حکم به ثبوت جرم محض اسوجهه سے ناجايز نهوگا که وه اُس شريک جرم کے ايسي گواهي کے اعتبار پر صادر هوا جسکي تائيد کسي اور شهادت سے نهيں هوتي هی *

دفعه هذا اُس ضرورت پر مبني هی جو که عدالتوں کو اکثر انفصال مقدمات فوجداري میں پيش هوتي هی که بلا لیئے اظهار شريک جرم کے مطلق حال جرم کا نهيں معلوم هوتا ليکن واضح رهے که گو قانون نے ايسي شهادت کے داخل کرنے کو اور اُسکي بنا پر سزا دينے کو جائز کيا هی تاهم نسبت وقعت شريک جرم کي شهادت کے کچهه نهيں لکها — شريک جرم اکثر وه لوگ هوتے هيں جو که صريح مجرم هونيکي وجهه سے غير قابل اعتبار هوتے هيں اور نيز اُنکو اکثر ايسي وجوهات هوتي هيں که جرم کي نسبت واقعات اس طرح پر جس سے اُنکا خود اپنا يا کسي اور شخص کا جسکو وه بچايا چاهيے هيں بچاؤ هو بيان کريں پس عدالت هاے فوجداري کو از حد احتياط موازنه وقعت شهادت بے تائيدي شريک جرم کي کرني ضرور هی — محض يهه امر که شريک جرم نے نهايت صفائي سے يا بلا اختلاف اظهار ديا هی کافي وجهه پوري وقعت اِس قسم کي شهادت کي نهيں هی اِس وجهه سے که گو ايک شريک جرم واقعات ٹهيک ٹهيک اور واضح طور پر بيان کرے ليکن ممکن هی که اُن واقعات کو بدلے اِسکے که زيد سے متعلق کرتا عمرو سے متعلق کردے پس سب سے زياده عدالت کو اِسي امر پر غور کرنا چاهيئے که گو في نفسه واقعات سچ هي هوں تو ايا وه واقعات خاص اُس ملزم سے متعلق

هیں یا نہیں جس سے که شریک جرم گواه نے اُنکو متعلق کیا هی اور
ایسا نہو که بدلے اِسکے که زید سزا پاوے عمرو سزا پا جاوے *

اُصول دفعه هذا مقابل نفاذ ایکٹ هذا کي بهي عدالت هائي کورٹ کلکته ایک نامي مقدمه میں تجویز کرچکي هی اور اُسي کے موافق ایکٹ هذا نے حکم جاري کیا هی[6] لیکن شریک جرم کي شهادت کو ضعیف سمجھنا چاهیئے یہاں تک که ایک مقدمه میں بلکه بارها یهه تجویز هوچکا هی که جن مقدمات میں تنقیح واقعات کي ذمه جوري کے هوتي هی اور جج بر وقت اختتام شهادت جوري کو یهه بات صریح طور پر نه جتاوے که اِس قسم کي شهادت نہایت احتیاط کے ساتهه قابل اعتبار سمجھني چاهیئے تو وه فیصله جوري کا جو بغیر ایسي هدایت کے کیا گیا هو خلاف قانون هی اور جوري کو سماعت واقعات اور تجویز دوباره لازمي هی[7] *

دفعه ۱۳۴ واسطے ثبوت کسي واقعه کے کسي مقدمه میں یهه ضرور نهوگا که گواه کسي خاص تعداد کے هوں *

تعداد گواهان

دفعه هذا اِس اُصول پر مبني هی که اثبات کسي واقعه کا مقدار شهادت پر مبني نہیں هی بلکه وقعت شهادت پر اور یهه امر پهلے بیان هوچکا هی که شهادت سے نتیجه نکالنے کے لیئے عدالت کو کیفیت شهادت پر لحاظ رکهنا چاهیئے نه کمیت پر – لیکن باوجود اِس اُصول مسلمه کے قانوناً کسي حاکم عدالت دیواني کو منصب اِس امر کا نہیں هی که کسي شهادت کو جو که قانوناً قابل ادخال هی محض اِس بنا پر که وه زاید یا فضول هی داخل نه کرے – اِس اُصول کو حکام پریوي کونسل نے

---

۶ ملکه بنام الهي بخش ویکلي جلد ۵ صفحه ۸۰ فوجداري

۷ ملکه بنام شمشیرجنگ ویکلي جلد ۹ صفحه ۵۱ فوجداري و ملکه بنام پدو ویکلي جلد ۸ صفحه ۱۸ فوجداري و ملکه بنام قطب شیخ ویکلي جلد ۲ صفحه ۱۷ فوجداري

تسلیم کیا هی اور ایک نامي مقدمه کو اِسي بنا پر واپس بهیجا که صدر نے عدالت ضلع کي اِس غلطي کو که اُسنے اظهارات گواهان لینے سے انکار کیا درست نهیں کیا تها ۸ یهه اُصول هائي کورٹ کلکته نے بهي بارها تسلیم کیا هی ۹ اور یهي اُصول مقدمات مال سے بهي متعلق هی ۱ لیکن فوجداري کے مقدمات میں مجسٹریٹ کو حسب دفعه ۳۵۹ – ضابطه فوجداري نسبت طلبي گواهوں کے اختیارات دیئے گئے هیں وه دفعه یهه هی *

دفعه ۳۵۹ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع

اگر مجسٹریٹ کي یهه راے هو که کسي گواه کا نام به نیت ایذا رساني یا تعویق تجویز مقدمه یا اِس نیت سے اسم نویسي میں داخل کیا گیا هی که انجام کار انصاف میں هارج هو تو جایز هی که وه شخص ملزم کو حکم دے که وه مجسٹریٹ موصوف کو اِس امر سے مطمئن کرے که وجهه معقول اس امر کے باور کرنے کي هی که اظهار گواه مذکور کا موثر مقدمه هی *

اگر مجسٹریٹ کو امر مذکوره بالا پر اِطمینان نهو تو اُسپر گواه مذکور کے نام سمن جاري کرنا واجب نهوگا لیکن جن مقدمات میں اُس امر کا شبهه هو اُنمیں سے جائز هی که ایسے گواهوں کے نام سمن جاري کردے بشرطیکه اُسقدر روپیه جو واسطے اداے اُس خرچه کے مجسٹریٹ کے نزدیک ضرور هو جو گواه کے حاضر کرانے میں صرف هوگا مجسٹریٹ کے محکمه میں داخل هو *

---

۸ جسونت سنگهه جي اوبهے سنگهه جي بنام جیسا سنگهه اوبهے سنگهه جي مورزانڈین اپیل جلد ۳ صفحه ۴۴۳

۹ راکول داس منڈل بنام پرتاب چندر هیرا ویکلي جلد ۱۷ صفحه ۴۵۵ دیواني و سوبرسنگهه بنام رامچندرلعل ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۶۳ و واني اوجالا کماري دهرجوالي دیبي بنام غلام مصطفی خاں ویکلي جلد ۶ صفحه ۶۰ و رام دین منڈل بنام رامچلي پر ماٹک بنگال جلد ۶ صفحه ۱۰ ضمیمه

۱ رامسو کوینٹي بنام نهي منڈل ویکلي جلد ۹ صفحه ۸۳ نظایر ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع

لیکن مجسٹریٹوں کو بھي پورا اختیار بلا کسي شرط کے نہیں هی بلکہ صاف صورتہاے مذکور میں قانون نے اختیار دیا هی اور ایک مقدمہ میں جو کہ مجسٹریٹوں نے گواہوں کے طلب کرنے سے انکار کیا ہائي کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ بے طلبي گواہ کے جو فیصلہ مجسٹریٹ نے صادر کیا وہ خلاف قانون هی [۲] *

دفعہ ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ ضابطہ فوجداري جنمیں گواہوں کي طلبي کا مقدمات فوجداري میں ذکر هی قابل ملاحظہ هی —

فصل ۱۰ — اظہار گواہاں

دفعہ ۱۳۵ ترتیب گواہوں کے

ترتیب پیشي و اظہارات گواہاں

پیش کیئے جانے اور اظہار لیئے جانے کي حسب قانون اور دستور عدالت مجریہ وقت متعلقہ عدالت دیواني اور فوجداري کے ہوگي اور جب کوئي ایسا قانون نہو تو عدالت کي تجویز کے موافق ہوگي *

گو دفعہ ہذا میں ذکر ضابطہ دیواني و فوجداري کا هی لیکن ضوابط مذکور میں ترتیب گواہاں کي نسبت کوئي حکم صریح نہیں پایا جاتا لیکن عدالت ہائي کورٹ کلکتہ نے یہہ قاعدہ قائم کیا هی کہ جس فریق پر جس امر کا بار ثبوت ہو وہ اپنے گواہوں کا اظہار پہلے سناتا هی اور بعد اُسکے وہ شخص اظہار کراتا هی جسپر کہ بار ثبوت نہیں هی یہي اُصول عموماً عدالت ہاے دیواني و فوجداري میں اختیار کیا جاتا هی گواہوں کے اظہار لینے میں احکام ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع مرعي رکھنے چاہیئیں —

[۲] رام سہاے چودھري بنام شنکر بہادر بنگال جلد ۹ صفحہ ۲۵ ضمیمہ

دفعه ۱۳۶ جب دونوں فريق

تجويز نسبت قابل ادخال هونے شهادت کے ذمه حاکم هے

ميں سے کوئي کسي امر واقعه کي شهادت گذراننا چاهيے تو حاکم عدالت کو جائز هی که جو فريق شهادت گذراننا چاهتا هو اُس سے پوچهے که واقعه مبينه اگر ثابت هو جائے تو کس طور پر متعلق مقدمه هوگا اور حاکم عدالت کے نزديک اگر وه امر واقعه درصورت ثابت هونے کے متعلق مقدمه هو تو شهادت کا لينا منظور کرے ورنه منظور نکرے *

اگر وه واقعه جسکے ثابت کرنے کي درخواست کيجائے ايسا هو که اُسکي شهادت صرف بشرط ثبوت کسي اور واقعه کے قابل منظوري هو تو يهه واقعه آخرالذکر قبل پيش هونے شهادت واقعه اول الذکر کے ثابت هونا چاهيئے الا اس حال ميں که فريق مذکور اُس واقعه کا ثبوت داخل

کرنے کا ذمہ دار ہو اور عدالت کو اُسکی ایسی ذمہ داری پر اطمینان ہو *

اگر متعلق مقدمہ ہونا ایک واقعہ مبینہ کا منحصر اسپر ہو کہ دوسرا واقعہ مبینہ پہلے ثابت کرایا جاے تو حاکم عدالت کو حسب اپنے اقتضاے راے کے جائز ہی کہ واقعہ اول کی شہادت کا گذرنا قبل ثابت ہونے دوسرے واقعہ کے منظور کرے یا قبل داخل ہونے شہادت واقعہ اول کے شہادت واقعہ ثانی کی طلب کرے *

تمثیلات

(الف) ایک واقعہ متعلقہ مقدمہ کی بابت واسطے ثابت کرنے بیان ایک شخص کے جسکا فوت ہوجانا ظاہر کیا گیا درخواست کی گئی اور وہ بیان بموجب دفعہ ۳۲ کے واقعہ متعلقہ ہی *

یہہ واقعہ کہ وہ شخص مرگیا ہی اُسکے بیان کی شہادت کے گذرنے سے پہلے ثابت ہونا چاہیئے *

(ب) ایک دستاویز کے مضمون کو جسکا کھو جانا بیان کیا گیا بذریعہ نقل کے ثابت کرنے کے لیئے درخواست کی گئی *

یہہ واقعہ کہ اصل دستاویز کھوئی گئی ہی نقل کے
پیش ہونے سے پہلے اُس شخص کو ثابت کرنا چاہیئے جو
اُس نقل کو پیش کرنے کی درخواست کرتا ہو *

(ج) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُسنے ایک
شی مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا ہی *

اِس بات کے ثابت کرنے کی درخواست کی گئی کہ
اُسنے اپنے پاس اُس شی کے ہونے سے انکار کیا *

متعلق ہونا انکار کا اُس شی کی شناخت پر منحصر
ہی پس عدالت کو اپنی راے کے موافق اختیار ہی کہ اُس
شخص کا انکار ثابت ہونے سے پہلے اُس شی کی شناخت
کا ثبوت طلب کرے یا اُس شی کی شناخت سے پہلے اُس
شخص کے انکار کے ثابت کیئے جانے کی اجازت دے *

(د) ایک امر واقعہ (الف) کے ثابت کرنے کی
درخواست کی گئی اور بیان کیا گیا کہ امر تنقیحی
کی وجہہ یا نتیجہ وہی ہی اور چند واقعات درمیانی
(ب) و (ج) و (د) ایسے ہیں جنکے وجود کا ثابت
ہونا پیشتر اُس سے ضرور ہی کہ واقعہ (الف) وجہہ
یا نتیجہ واقعہ تنقیحی کا تصور کیا جاے پس عدالت
کو اختیار ہی کہ چاہے واقعات (ب) یا (ج) یا (د)
کے ثابت کرنے سے پہلے واقعہ (الف) کے ثابت کرنے کی
اجازت دے چاہے واقعہ (الف) کے ثبوت کی اجازت
دینے سے پہلے واقعات (ب) و (ج) و (د) کا ثبوت
طلب کرے *

حکم دفعه هذا اختياري هی اور نه لازمي اور اس دفعه کو دفعه ۱۰۲ کے ساتهه پڑهنا چاهيئے خاص کر تمثيلات (الف) و (ب) کے ساتهه *

دفعه ۱۳۷ جو سوال که گواه کا پيش کرنيوالا اُس گواه سے کرے وه فريق اول کا سوال کهلائيگا *

سوال فريق اول

اور جو سوال که فريق ثاني اُسي گواه سے کرے وه سوال فريق ثاني کہا جايگا *

سوال فريق ثاني

جو سوال که بعد سوال فريق ثاني کے گواه کا پيش کرنيوالا گواه سے کرے وه سوال مکرر فريق اول کہلائيگا *

سوال مکرر فريق اول

دفعه ۱۳۸ گواهوں سے ابتداءً سوال فريق اول کا کيا جائيگا بعد ازان اگر فريق ثاني چاهے تو سوال فريق ثاني کا هوگا اور اُسکے بعد اگر فريق حاضر کننده گواه چاهے تو اُسکا سوال مکرر هوگا *

ترتيب سوالات و غرض سوال مکرر فريق اول

سوال فریق اول اور سوال فریق ثاني واقعات متعلقہ کي بابت هوگا لیکن یهہ ضرور نهیں هی کہ سوال فریق ثاني کا محض اونهیں واقعات کي نسبت هو جنکي گواهي گواہ نے سوال فریق اول پر دي هو *

سوال مکرر فریق اول نسبت تصریح اُن اُمور کے هوگا جو سوال فریق ثاني میں بیان کیئے جاویں اور اگر کوئي نیا امر باجازت عدالت سوال مکرر فریق اول کي بحث میں پیدا هو تو فریق ثاني کو اختیار هی کہ اُس امر پر پهر سوال کرے *

مقصد سوال فریق اول

جسب احکام دفعہ ۱۳۵ کے اظہار گواهان کے شروع هوتے هیں اور سوالات وہ شخص کرنے شروع کرتا هی جو گواہ طلب کراتا هی غرض ان سوالات سے یهہ هوتي هی کہ جس مد کا وہ گواہ هی اور جن جن اُمور کے ثابت کرنے کے لئے طلب هوا هی وہ عدالت کے روبرو ظاهر کیئے جاویں *

مقصد سوال جرح

جس اصطلاح کو متن دفعہ ۱۳۷ و ۱۳۸ میں سوال فریق ثاني کہا هی اُسکا ترجمہ سوال فریق مخالف یا سوال جرح کرنا بهتر هوتا ان سوالات سے اصل مقصود یهہ هوتا هی کہ جو تعلق گواہ کو فریق مقدمہ سے هوتا هی وہ معلوم کریں اُسکي اغراض اُسکي نسبت اُسکے خیالات اُسکا چال چلن اسکے تعصبات اور اُسکے وہ وسائل جنسے اُسکو علم دهونچا اور وہ طریقہ

جس طرح پر کہ اُسکی واقفیت حاصل کي اور قوت اُسکے حافظہ کي یہہ سب اُمور عدالت کے سامنے واضح طور پر پیش هوں تا کہ اُسکے اظہار کي وقعت معلوم هو اور اگر کہیں نقیض باتیں وہ بیان کرے یا ایسے جوابات دے کہ جنسے اُسکے حافظہ کي قوت معلوم نهو تو اُسکے اظہار کي وقعت کم هوگي — جو لوگ کہ سوالات جرح خوب کرنا جانتے هیں اُنکے سوالات کرنے کے بعد ممکن نہیں کہ گواہ کا صدق و کذب صاف طور پر معلوم نهو جاوے *

متن دفعہ هذا سے واضح هی کہ واقعات متعلقہ کي نسبت جو سوال

دل چاهے وہ سوال جرح کنندہ کر سکتا هی اور یہہ اُصول هائي کورت کلکتہ نے مانا ۲ هی	دائرہ سوال جرح

علاوہ اسکے دفعہ ۱۳۶ ایکت هذا قابل ملاحظہ هی *

سوالات جرح کا ایک ایسا حق مستقل هی کہ کوئي شہادت کسي شخص کے مقابلہ پر داخل نہیں هو سکتي جبتک کہ اُسکو ایک منصب سوال جرح کرنیکا نہ ملا هو ۳ اور دفعہ ۳۳ کا بھي اُصول یہي هی *

سوال مکرر فریق اول سے غرض اُن امور کے مطلب صاف کرنے کي

هوتي هی جو کہ فریق ثاني نے سوالات جرح کے ذریعہ سے عدالت کے سامنے پیش کیئے اور جبکہ	مقصد سوال مکرر فریق اول

سوالات مکرر فریق اول میں کوئي نئے امور داخل کیئے جاویں تو فریق مخالف کو باجازت عدالت پھر اختیار سوال جرح کرنیکا هی ضابطہ فوجداري کي دفعات ۱۹۱ و ۲۱۴ و ۲۳۷ قابل ملاحظہ هیں *

دفعہ ۱۳۹ جو شخص کہ دستاویز کے پیش کرنے کے لیئے طلب کیا جاے وہ محض اِس

	سوالات جرح اُس شخص سے جو بغرض پیش کرنے دستاویز کے طلب هوا هو

۲ ملکہ بنام ایشان دت بنگال جلد ۹ صفحہ ۸۸ ضمیمہ

۳ رام بخش لال بنام گوري موهن سہاے بنگال جلد ۳ صفحہ ۲۷۳ دیواني و گوراچن سرکار بنام رام نراین چودھري ویکلی جلد ۹ صفحہ ۵۸۷ دیواني

جاتا سے که اُس دستاویز کو پیش کرے گواه
نہیں هو جاتا هی اور تا وقتیکه وه بطور
گواه نه طلب کیا جاے اُس سے سوال
طرفثانی کا نہیں هو سکتا هی *

حسب احکام ضابطه دیوانی کے هر شخص کو جسپر که سمن واسطے
طلبی دستاویز کے جاری هو اختیار هی نه خود آوے یا اُس کو پیش
کرواے سمن کی تعمیل کافی هوگی *

دفعه ۱۳۰ جو گواه کے چال

گواه کا چال چلن

چلن کی بابت هو اُس سے
سوال فریق ثانی اور سوال مکرر فریق اول
هوسکتا هی *

یہه دفعه صرف تصریح کے لیئے هی لازمی نہیں هی *

دفعه ۱۳۱ ایسا سوال جس

سوال موصل الی المقصود

سے وه جواب نکلتا هو جو
پوچھنے والا اُسکا چاهتا هی یا جسکی اُمید
رکھتا هی وه سوال موصل الی المقصود
کہلائیگا *

تعریف سوال موصل الی المقصود جسکو سوال هدایتی کہنا بہتر هوتا
هر دفعه هذا میں مندرج هی اور پہچان اسکی یہه هی که جسکے
جواب میں مقصد سائل کا دینے سے دوسرا جواب هو جاوے مثلا —

تم دهلي کے رهنیوالے هو *

تمهارا نام زید هی *

تم عمرو کے نوکر هو *

یہہ سب هدایتي سوالات هیں اور ان سے بدلے اسکے کہ کچهہ اطلاع حاصل هوتي هو در حقیقت سوال کنندہ خود اطلاع بخشتا هی *

دفعه ۱۴۲ سوالات موصل الی المقصود کي نسبت اگر فریق ثاني اعتراض کرے تو وہ سوال فریق اول میں یا سوال مکرر فریق اول میں بجز اجازت عدالت کے اور نهج پر نہ پوچھے جائیں *

سوالات هدایتي کب نہیں کیئے جا سکتے

عدالت سوالات موصل الی المقصود کي اجازت اُن اُمور کي بابت دیگي جو کہ مقدمہ کے مبادیات یا غیر متنازعہ فیہ هوں یا عدالت کي راے میں پہلے بوجهہ کافي ثابت هو چکے هوں *

دفعه ۱۴۱ میں نوعیت سوال هدایتي کي بیان هو چکي هی اور قاعدہ عام یہہ هی کہ کوئي شخص اپنے خود گواہ سے هدایتي سوال نہیں کرسکتا لیکن جیسا کہ فقرہ ثاني دفعه هذا سے ظاهر هوتا هی اور نیز حسب منشاء دفعه ۱۵۴ عدالت کو اختیار اجازت دیئے اس قسم کے سوالات کا دیا گیا هی اس دفعه میں وہ اجازت صرف مفصلہ ذیل تین صورتوں میں جایز کي گئي هی *

۱ نسبت مقدمہ کے مبادیات یعنی تمہیدی امور کے *

۲ نسبت اُن امور کے جو فریقین کو تسلیم ہیں *

۳ جو امور کہ عدالت کی راے میں کافی ثابت ہو چکے ہیں *

وجہہ اِس قسم کی اجازت دینے کی یہہ ہی کہ ہدایتی سوال سے شہادت کم عرصہ میں لیجاتی ہی اور اس لیئے اس قاعدہ کے قائم کرنے سے نہ تو انصاف کرنے میں کچھہ خلل واقع ہوتا ہی اور نہ عدالت کا وقت ضایع ہوتا ہی مثلاً کسی شخص کو بلا کر گواہ سے پوچھنا کہ یہہ فلاں شخص ہی یا نہیں ایک ہدایتی سوال ہی لیکن اس قسم کے سوال کی اجازت اس لیئے دی گئی ہی کہ حلیہ بیان کرنا ایک طول طویل طریقہ پر ہو سکتا ہی اور بعض دفعہ جبکہ گواہ کی یاد سے ایک بات نکل گئی ہو لیکن اُسکے روبرو اُسکا ذکر کرنے سے اُسکو یاد آ جاوے تب بھی سوالات ہدایتی کی اجازت حسب اختیار خود عدالت دے سکتی ہی مثلاً کسی شخص کو کسی دوکان کے شرکاء کا نام نہ معلوم ہو تو اُسکے سامنے نام لیکر یہہ پوچھا جاسکتا ہی کہ یہہ اُسکے شریک ہیں یا نہیں یہہ اُسی اصول پر مبنی ہی جسپر کہ دفعہ ۱۵۹ مبنی ہی *

اسی طرح پر جبکہ کسی گواہ کو اُسکے بیان پر جھٹلانا منظور ہو تو اُسکا بیان سابق دوہرا کر بیان کیا جا سکتا ہی *

دفعہ ۱۴۳ سوالات موصل الی المقصود فریق ثانی کے سوال میں پوچھے جاسکتے ہیں *

سوالات ہدایتی کب کیئے جاسکتے ہیں

دفعہ ہذا کے متعلق کرنے کے لیئے تعریف سوال ہدایتی مندرجہ دفعہ ۱۴۱ کو مد نظر رکھنا چاہیئے — سوال ہدایتی سے مراد یہی ہی کہ ہر سوال فریق مخالف اس طرح پر کرے کہ گواہ کو صرف ہاں یا نہ کہنا پڑے اور نہ اس قسم کے سوالات کی اجازت دی جا سکتی ہی کہ جو ایک

ایسے خیال پر مبنی ہوں کہ گویا کوئی واقعہ ثابت ہو چکا ہی جو کہ درحقیقت ثابت نہیں ہو چکا ہی اور نہ اسطرحپر سوال کرنا چاہیئے کہ گواہ کو خواہ مخواہ دھوکا لگے اور اس طرحپر سوال کیا جاوے کہ فلاں بات تو آگے کہہ چکا ہی جو کہ درحقیقت وہ نہیں کہہ چکا *

دفعہ ۱۴۴ کسی گواہ سے جب

اظہار گواہ نسبت مضمون دستاویزات

کہ وہ اِظہار دیتا ہو یہہ پوچھا جا سکتا ہی کہ کوئی معاہدہ یا عطیہ یا اور انتقال جایداد جسکی بابت وہ اداے شہادت کرتا ہی کسی دستاویز میں مندرج ہی یا نہیں اور اگر وہ یہہ کہے کہ مندرج ہی یا وہ نسبت مضمون کسی دستاویز کے کچھہ بیان کرنے کو ہو جسکا پیش کرنا عدالت کی راے میں مناسب معلوم ہو تو فریق مخالف کو یہہ عذر کرنا جایز ہی کہ جب تک وہ دستاویز پیش نہ کیجائے یا جب تک وہ واقعات ثابت نہوں جنسے فریق پیش کنندہ گواہ مذکور شہادت منقولی کے داخل کرنے کا مستحق ہو وہ گواہ اداے شہادت نکرے *

تشریح — گواہ کو جائز ہی کہ جو بیانات اور اشخاص نے بابت مضمون دستاویزات کے کیئے ہوں اگر وہ فی نفسہ واقعات متعلقہ ہیں تو اُنکی زبانی شہادت دے *

تمثیل

سوال یہہ ہی کہ زید نے عمرو پر حملہ کیا یا نہیں *

بکر یہہ اظہار دیتا ہی کہ اُس نے زید کو خالد سے یہہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ عمرو نے ایک خط میں میری نسبت اتہام سرقہ کا لکھا ہی اور میں اُس سے بدلا لونگا یہہ بیان واقعہ متعلقہ ہی اس واسطے کہ اُس سے زید کے لیئے وجہہ تحریک حملہ کرنے کی پائی جاتی ہی پس اس بات کی گواہی دی جاسکتی ہی گو اور کوئی شہادت بابت اُس خط کے نہ دی جائے *

دفعہ ہذا کا اثر یہہ ہی کہ فریقین مقدمہ کو منصب اُن اعتراضات کے لازمی طور پر پیش کرنے کا ہی اور اُن قواعد کی تعمیل کرانے کا استحقاق ہی جو کہ حسب شرائط دفعہ ۹۱ و ۹۲ — اُنکو حاصل ہیں دفعات مذکور کی تعمیل ضرور ہی گو فریقین عذر پیش کریں یا نکریں *

نمبرہ آخر دفعہ ۱۶۵ ایکٹ ہذا و دفعہ ۲۵۶ ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ہیں *

سوالات جرح نسبت بیانات سابقہ جو تحریر میں کیئے گئے ہوں

دفعہ ۱۴۵ گواہ سے فریق ثانی نسبت اُن بیانات سابقہ کے جو اُسنے بذریعہ تحریر کیئے ہوں یا وہ بضبط تحریر لائے گئے ہوں اور اُمور تحقیق طلب سے متعلق ہوں اُس تحریر کے دکھلانے یا اُس کے ثابت کیئے جانے کے بدوں سوال کر سکتا ھی لیکن جس حال میں کہ بذریعہ اُس تحریر کے اُس گواہ کی تردید مقصود ہو تو قبل ازانکہ وہ تحریر ثابت کی جائے اُس گواہ کو اُس تحریر کے اُن مضامین کا خیال کرانا چاہیئے جن کے ذریعہ سے اُس کی تردید کرنی مقصود ھی *

دفعہ ھذا میں صرف یہہ امر قابل غور ھی کہ جب کبھی گواہ سے سوال جرح نسبت اُسکے بیان سابق کے جو کہ اُسنے لکھا ہو مثلا کوئی خط یا دستاویز یا جو کہ بضبط تحریر لایا گیا ہو مثلا اُسکا اظہار سابق کیا جاوے تو اُسکو جتا دیا جاوے کہ وہ ایسا بیان پیشتر کر چکا ھی *

کونسے سوالات جرح جایز ہیں

دفعہ ۱۴۶ جب کسی گواہ سے فریق ثانی سوال کرے تو اُس کے علاوہ سوالات مذکورہ دفعہ ماسبق کے ہر ایسا سوال

پوچھا جا سکتا هی جس سے اُمور مفصلہ ذیل حاصل هوتے هوں —

(۱) اُس کي صداقت کا امتحان *

(۲) یهہ معلوم هوتا هو کہ وہ کون هی اور کس حیثیت کا هی *

(۳) تزلزل اُس کے اعتبار میں اُسکے چال چلن میں نقص پیدا کرنے سے گو کہ ایسے سوالات کے جواب میں صراحتاً یا من وجهہ وہ گواہ مجرم تهہرے یا اُس پر کوئي سزا یا تاوان عاید هو یا صراحتاً یا من وجهہ سزا یا تاوان کے عاید هونے کي طرف منجر هو *

جن اُمور کا ذکر دفعہ هذا میں هی وہ ماسواے اُن اُمور کے هیں جنکا ذکر فقرہ دوم دفعہ ۱۳۸ میں هوچکا هی یعني ماسواے واقعات متعلقہ کے هیں اور اغراض مذکورالصدر کے لیئے سوالات جرح هوسکتے هیں — لیکن اس اجازت سے یهہ مطلب نہیں هی کہ گواہ سے سوالات بیمحل اور غیرمتعلق کیئے جاویں کہ جس سے غرض اُس سے تقیضین کهلانیکي نہو کیونکہ سواے اُن صورتوں کے جنکا ذکر دفعہ ۱۵۳ میں هی اُن سوالات کے خلاف جو کہ صرف بغرض هلانے اعتبار کے کیئے جاتے هیں شہادت نہیں لیجا سکتي اور نہ حسب دفعہ ۱۵۵ ضمن ۳ کوئي ایسي شہادت نقیض گذر سکتي هی جسکے خلاف شہادت دینے کا منصب نہو *

نسبت قائم کرنے وقعت اظہار گواهان کے پریوي کونسل نے یہه تجویز کیا هی که عدالت اپیل کو رائے عدالت ابتداء سے اختلاف کرنے میں نہایت احتیاط کرني چاهیئے کیونکه عدالت ابتدائي کو هر قسم کے موقع تحریر بیان گواهان وغیره سے وقعت اُسکے قایم کرنے کے موقع ملتے هیں اور جو اپیل که محض اظہارونکے نامعتبر هونے کي بناء پر هی وه اکثر کمزور اپیل هوتا هی *

دفعه ۱۴۷ اگر کوئي ایسا سوال کسي امر متعلقه مقدمه یا کارروائي سے علاقه رکھتا هو تو احکام دفعه ۱۳۲ کے اُس سے متعلق هونگے *

گواه سوال کے جواب دینے پر کب مجبور هی

دفعه هذا ایک گونه مشابه دفعه ۱۳۲ کے هی لیکن واضح رهے که احکام دفعه ۱۳۲ متعلق هیں صرف اُن واقعات سے جو اُمور تنقیح طلب سے متعلق هوں اور دفعه هذا اُسي حکم کو تمام واقعات سے جو متعلق مقدمه هو خواه تنقیح طلب هوں یا نهوں متعلق هی *

دفعه ۱۴۸ اگر کوئي ایسا سوال کسي ایسے امر سے علاقه رکھتا هو جو مقدمه یا کارروائي سے متعلق نهیں هی بجز اسیقدر کے که اُس گواه کے چال چلن کو عیب لگانے سے اُس کے اعتبار میں خلل ڈالے تو عدالت تجویز کریگي که گواه اُس کے

اختیار عدالت نسبت جواز سوال و مجبوري گواه جواب دینے پر

جواب دینے پر مجبور کیا جائے یا نہیں اور اگر مناسب جانے تو گواہ کو مطلع کرے کہ اُس سوال کا جواب دینا اُس پر لازم نہیں ہی مگر اس اختیار پر عمل کرنے میں عدالت کو لازم ہی کہ امور مفصلہ ذیل کو ملحوظ رکھے :—

(۱) ایسے سوالات اُس صورت میں مناسب ہیں جب کہ وہ اس نوع کے ہوں کہ صداقت اُس الزام کی جو اُن سے عاید ہوتا ہو گواہ کے اعتبار کی نسبت اُس معاملہ میں جس کی وہ گواہی دیتا ہو عدالت کی راے بدرجہ عظیم بدل جاے *

(۲) ایسے سوالات اُس صورت میں نامناسب ہیں جب کہ وہ الزام جو اُن سے عاید ہوتا ہو ایسے معاملات زمانہ بعید یا ایسی قسم کے معاملات سے علاقہ رکھتے ہوں کہ صداقت اُس الزام کی گواہ کے اعتبار کی نسبت اُس معاملہ میں جس کی وہ

گواهي دیتا هو عدالت کي رایے کو نه بدلے۔ یا بدرجه خفیف بدلے *

(۳) ایسے سوالات اُس صورت میں نا مناسب هیں جب که اُس کي شهادت کي ضرورت اُس قدر نهو جتنا بڑا اُس کے چال چلن کي نسبت اُن سے الزام پیدا هوتا هو *

(۴) عدالت کو اختیار هی که اگر مناسب جانے تو جواب دینے میں گواہ کے انکار سے یهه استنباط کرے که اگر وه جواب دیتا تو مفید نهوتا *

دفعه هذا میں یهه بات گویا فرض کرکے که تمهید متعلق سوالوں کے جواب دینے هی کوئي گواہ مجبور نهیں هو سکتا یهه قاعده قرار دیا گیا که اگر سوالات نسبت چال چلن کے کیئے جاویں تو عدالت کو اختیار هوگا که یهه تجویز کرے. که کونسے سوالوں کا جواب دینا اُسکو لازمي هی اور کونسے کا نهیں – پهر دفعه ۱۵۳ میں یهه قرار دیا گیا هی که ایسے سوالوں کي حقیقت جو که صرف گواہ کے چال چلن کي نسبت هوں شهادت نهیں گذر سکتي اسلیئے که چال چلن گواہ صرف اُسکي وقعت قائم کرنے کے لیئے ضروري هی اور درحقیقت اُمور متعلقه اور واقعات مقدمه کے متعلق نهیں *

یهه الفاظ متن دفعه هذا که (جو مقدمه یا کارروائي سے متعلق نهیں هی بجز اسقدر کے که اُس گواہ کے چال چلن کو عیب لگانے سے) وه مراد هی جسکا کہ پهر ذکر دفعه ۱۵۳ میں اُن الفاظ کے ساتهه کیا گیا هی – (جو تحقیقات سے صرف اسقدر تعلق رکهتا هو که اُس کے چال چلن میں نقص ظاهر هونے سے اُس کے اعتبار کے تزلزل کي طرف منجر هو) * نسبت فقره آخر دفعه هذا کے ملاحظه کرو تمثیل (٥) دفعه ۱۴ *

دفعه ۱۴۹ ایسا سوال جس کا ذکر دفعه ۱۴۸ میں هوا نه پوچھا جانا چاهیئے الا اُس حال میں که پوچھنے والے کي دانست میں بوجهه معقول یهه ثابت هو که جو الزام اُس سے عاید هوتا هی وه واجبي هی *

نا جوازي سوالات نا معقول

تمثیلات

(الف) ایک بیرسٹر سے ایک اٹورني یا وکیل نے کہا که گواه جسکي گواهي اهم هی ڈکیت هی پس یهه وجهه معقول اُس گواه سے اس سوال کے پوچھنے کي هی که تم ڈکیت هو یا نهیں *

(ب) ایک شخص نے ایک وکیل سے عدالت میں یهه کہا که گواه جسکي گواهي اهم هی ڈکیت هی اور وکیل نے جو اُس شخص سے وجهه پوچھي تو اُسنے وجوه اپنے بیان کے صداقت کي حسب اطمینان بیان کیں پس یهه وجهه معقول اس بات کي هی که اُس گواه سے یهه سوال کیا جائے که تم ڈکیت هو یا نهیں *

(ج) ایک گواه سے جسکا کچهه حال معلوم نهیں اتفاقاً یهه پوچھا گیا که تم ڈکیت هو پس اِس صورت میں کوئي وجهه معقول ایسے سوال کي نهیں هی *

(د)　ایک گواہ کا کچھہ حال معلوم نہیں ھی مگر جب اُس سے یہہ پوچھا گیا کہ تمہاري معاش کیا ھی اور کس طور پر بسر کرتے ھو تو اُس نے جواب قابل اطمینان نہ دیئے پس یہہ وجہہ معقول اس سوال کي ھی کہ کیا تم ٹکیت ھو *

تمثیلات دفعہ ھذا سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ وجہہ معقول سے مراد ھی کہ جس سے شبہہ پیدا ھوتا ھو اور اُس سے ایسي وجہہ مراد نہیں کہ جسپر مختلف حالات میں کوئي شخص شبہہ یا الزام لگاوے پس وکیل کو جبکہ نسبت چلن گواہ کے سنا ھو اختیار ھی کہ ایسے سوالات کرے یہانتک کہ گواہ جواب ناقابل اطمینان دینا کافي وجہہ اس قسم کے سوالات کي ھی *

دفعہ ۱۵۰　اگر عدالت کي یہہ راے ھو کہ کوئي سوال بلا وجوہ معقول پوچھا گیا تو اُسکو اختیار ھی کہ اگر کسي بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا وکیل یا اِٹرني نے کیا ھو تو کیفیت حالات مقدمہ عدالت ھائي کورٹ یا اور حاکم کو جسکا کہ وہ بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا وکیل یا اٹرني اپنے اُس پیشہ میں ماتحت ھو بھیجے *

ضابطہ عدالت ایسي صورت میں کہ جب سوال بلا وجہہ معقول پوچھاجاوے

دفعہ ۱۵۱ عدالت کو جائز هی

سوالات فحش و تہتک آمیز

کہ جن سوالات یا استفسارات کو فحش یا تہتک آمیز سمجھے اُنکي ممانعت کرے گو کہ وہ سوالات یا استفسارات کچھہ تعلق اُمورات نزاعي مرجوعہ عدالت سے رکھتے هوں الا اُس حال میں کہ اُنکو واقعات تنقیحي سے علاقہ هو یا ایسے اُمور سے جنکا جاننا واسطے تجویز اور غور اس امر کے ضروري هو کہ واقعات تنقیحي کا وجود هی یا نہیں *

دفعہ ۱۵۲ عدالت کو لازم هی

سوالات موجب رنج و توهین

کہ جو سوالات اُسکے دانست میں توهین یا رنج دینے کے لیئے هوں یا عدالت کے نزدیک ایسے هوں کہ گو في نفسہ مناسب هیں مگر اُنکے طرز سے بلا ضرورت باعث خشم انگیزي هونگے اُنکي ممانعت کرے *

يهه تينوں دفعات اِس غرض سے قائم كي گئي هيں كه صاف طرح پر وكلا هر درجه كو اُن سوالات كے كرنے ميں جو كه بغرض گواه كے چال چلن دريافت كرنے كے ليئے كيئے جاويں يهه معلوم رهے كه كس قسم كے سوالات كرنيكا اُنكو اختيار هى اور كس قسم كا نهيں اور عدالت كو اختيار ديا گيا هى كه ايسے سوالات سے منع كرے جو كه ناحق رنج ديں *

تخريج شهادت جو بغرض تكذيب جوابات متعلق صداقت گواه پيش كي جاوے

دفعه ١٥٣ جب كسي گواه سے كوئي ايسا سوال پوچها جائے اور وه اسكا جواب دے جو تحقيقات سے صرف اسقدر تعلق ركهتا هو كه اُسكے چال چلن ميں نقص ظاهر هونے سے اُسكے اعتبار كے تزلزل كي طرف منجر هو تو اُسكي ترديد ميں كوئي شهادت نه گذراني جائيگي ليكن جس حال ميں كه وه جهوٹا جواب دے تو من بعد جهوٹي گواهي دينے كا الزام اُسپر عايد هوگا *

مستثنى ١ — اگر كسي گواه سے پوچها جائے كه وه پيشتر كسي جرم كا مجرم ثابت هوا تها يا نهيں اور وه اُسكا اقبال نكرے تو اُسپر پيشتر كا جرم ثابت هونے كي شهادت گذر سكتي هى *

مستثنیٰ ۲ — اگر گواہ سے کوئي ایسا سوال پوچھا جائے جس سے اُسکے بلا طرفدار ہونے پر حرف آتا ہو اور وہ اُن واقعات سے جو اُس سوال سے نکلتے ہوں اِنکار کرے تو جایز ہی کہ اُسکي تردید کیجائے *

تمثیلات

(الف) ایک بیمہ کرنے والے پر دعوی کیا گیا اور اُس کي جوابدهي اس نہج پر کي گئي کہ وہ مبني بر فریب ہی *

مدعي سے پوچھا گیا کہ پہلے معاملہ میں تمنے دعوی مبني بر فریب کیا تھا یا نہیں اُسنے انکار کیا *

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کي گئي کہ اُسنے ایسا دعوي کیا تھا *

یہہ شہادت قابل منظوري نہیں ہی *

(ب) ایک گواہ سے پوچھا گیا کہ وہ بد دیانتي کي علت میں عہدہ سے موقوف کیا گیا تھا یا نہیں اُسنے انکار کیا *

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کي گئي کہ وہ بعلت بد معاملگي کے موقوف کیا گیا تھا *

یہہ شہادت قابل منظوري نہیں ہی *

(ج) زید نے کہا کہ فلاں تاریخ اُسنے عمرو کو لاھور میں دیکھا تھا زید سے پوچھا گیا کہ وہ اُسي تاریخ کو کلکتہ میں تھا یا نہیں اُسنے انکار کیا *

شہادت یہہ بات ثابت کرنے کے لیئے پیش کي گئي کہ زید اُس تاریخ کو کلکتہ میں تھا *

یہہ شہادت قابل منظوري ھی نہ بایں وجہہ کہ اُس سے تردید ایسے واقعہ کي ھوتي ھی جس سے اُس کا اعتبار جاتا رھے بلکہ اس وجہہ سے کہ اُس سے تردید اس واقعہ مبینہ کي ھوتي ھی کہ عمرو تاریخ تحقیق طلب کو لاھور میں دیکھا گیا تھا *

ان مقدمات میں سے ھر ایک میں اگر گواہ کا انکار جھوتا ھو تو اُسپر جھوتي گواھي دینے کا الزام عاید ھو سکتا ھی *

(د) زید سے پوچھا گیا کہ تمھارے خاندان اور عمرو کے خاندان سے جسکے خلاف وہ گواھي دیتا ھی ایسا فساد ھوا تھا یا نہیں جس میں خونریزي ھوئي *

اُسنے انکار کیا پس جایز ھی کہ اُس کي تردید اس بنا پر کي جائے کہ یہہ سوال اُس کي طرفداري کے ظاھر ھونے کي طرف منجر ھوتا ھی *

دفعہ ھذا کے ساتھہ دفعہ ۱۴ کي تمثیلات (ن) و (س) و نیز دفعہ ۱۵ ایکت ھذا ملاحظہ کرنے کے لایق ھیں *

دفعہ ۱۵۴ عدالت کو بحسب اپنی اقتضاے راے کے اختیار هی که جو شخص کوئي گواہ پیش کرے اُسے اجازت ایسے سوالات کرنے کي دے جو که فریق مخالف اپني طرف سے کرسکتا هو *

سوالات فریق مقدمہ خود اپنے گواہ سے

جو اختیار که حسب منشاء دفعہ ہذا کے عدالت کو دیا گیا هی اُن صورتوں سے متعلق هی جنمیں که جو شخص ایک فریق مقدمہ کا گواہ بن کر آتا هی اُسي فریق کے خلاف عمداً شہادت دے ایسا خاص کر ایسي صورتوں میں هوتا هی جب که ایک فریق دوسرے فریق کو بطور اپنا گواہ قرار دیکر طلب کراتا هی تو ایسی صورت میں ظاهر هی که اظہار گواہ کا خلاف هوگا اور اِس وجہہ سے عدالت کو اختیار هی که ایک فریق مقدمہ کو خود اپنے گواہ سے سوالات جرح کرنیکے اختیارات دے — علاوہ خود فریق مقدمہ کے بعضي ایسي صورتیں بھي هو سکتي هیں که مدنمبو، گواہ بوجہہ خاص حالات کے مخالف اُس فریق کے گواهي دے جسنے اُسکو طلب کرایا هی ایسي صورت میں بھي عدالت کو سوالات جرح کرنے دینے کا اختیار هی *

دفعہ ۱۵۵ گواہ کے اعتبار پر فریق مخالف یا بمنظوري عدالت کے وهي فریق جو اُسے پیش کرے حسب مفصلہ ذیل اعتراض کر سکتا هی :—

اعتراض گواہ کي معتبري پر

(۱) بشہادت اُن اشخاص کے جو اس بات کي گواهي ديں کہ جو کچھہ وہ اُس گواہ کي نسبت پهلے سے جانتے هيں اُسکي وجہہ سے وہ اس گواہ کو نامعتبر سمجھتے هيں *

(۲) بہ ثبوت اس امر کے کہ گواہ نے رشوت لي هی يا اُسنے رشوت کے ديئے جانيکو قبول کيا هی يا اور کوئي ترغيب ناجايز واسطے اداے شهادت کے اُسکو هوئي هی *

(۳) بہ ثبوت بيانات سابقہ کے جو مغائر کسي جزو اُسکي ايسي شهادت کے هوں جسکي ترديد هوسکتي هی *

(۴) جب ايک شخص پر نالش زنا بالجبر يا اقدام زنا بالجبر کي هو تو يهہ ثابت کرنا جائز هی کہ مدعيہ عموماً فاحشہ هی *

تشريح ـــ جو گواہ کہ کسي اور گواہ کو ناقابل اعتبار ظاهر کرے اُسے جائز

نهیں هی که جس فریق نے اُسکو پیش کیا هو اُسکے سوال پر وہ اپنے اس باور کرنے کي وجوہ بیان کرے لیکن فریق ثاني اپنے سوال میں اُس سے وجوہ طلب کرسکتا هی اور جو جواب وہ دے اُسکي تردید نہیں هوسکتي گو که در صورت جهوتے هونے اُن جوابات کے اُسپر من بعد جهوتي گواهي دینے کا الزام عائد هو *

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو پر بابت قیمت اُن اجناس کے جو عمرو کے هاتهه بیچي گئي تهیں اور اُسکو حوالہ کردي گئي تهیں نالش کي بکر نے کہا کہ اُس نے وہ مال عمرو کے حوالے کردیا *

شہادت بہ ثبوت اِس امر کے پیش کي گئي کہ پیشتر ایک مرتبہ اُسنے یہہ کہا تها کہ میں نے مال عمرو کو حوالے نہیں کیا هی یہہ شہادت قابل منظوري هی *

(ب) زید بعلت قتل عمد عمرو کے ماخوذ هوا *

بکر نے کہا کہ عمرو نے بر وقت فوت هونے کے یہہ ظاهر کیا تها کہ زید نے عمرو کو وہ زخم لگایا تها جس سے وہ مر گیا شہادت اِس امر کے بابت کرنے کے لیئے پیش

کي گئي کہ ایک مرتبہ پیشتر بکر نے کہا تھا کہ زید نے زخم نہیں لگایا یا یہہ کہ اُسکے سامنے نہیں لگایا گیا *
یہہ شہادت قابل منظوري هی *

تشریح دفعہ هذا متعلق ضمن اول دفعہ هذا سے هی اور ضمن ۲ دفعہ هذا کے ساتھہ مستثنی ۲ دفعہ ۱۵۳ پڑھنا چاهیئے — نسبت نمبر ۳ کے یہہ امر لازمي هی کہ اگر وہ بیان کسي تحریر نوشتہ گواہ میں مندرج هو تو قبل اِسکے کہ اُسکي تردید کي جاے دفعہ ۱۴۵ کي تعمیل کرني چاهیئے یعني یہہ کہ گواہ کي توجہہ اُس تحریر کي طرف پہلے مایل کر لي جاوے — نسبت ضمن ۴ کے واضح رهے کہ یہہ ایک خاص صورت هی جسمیں مستغیث عدالت فوجداري کے چال چلن کي نسبت شہادت داخل هو سکتي هی *

دفعہ ۱۵۶ جب کوئي گواہ جسکي تطبیق کرني منظور هی شہادت کسي واقعہ متعلقہ کي دے تو جائز هی کہ اُس سے اور ایسے واقعات پوچھے جائیں جو اُسنے واقعہ متذکرہ بالا کے وقوع کے وقت یا مقام پر یا اُسکے قریب دیکھے هوں مگر ایسي صورت میں کہ عدالت کي راے میں وہ حالات درصورت ثابت هوجانے کے مؤید گواهي اُس گواہ کے نسبت واقعہ متعلقہ کے هوں جسکي بابت وہ گواهي دے *

سوالات مؤید بیان گواہ نسبت واقعہ متعلق

تمثیل

زید ایک سازشي نے بیان ایک سرقے کا کیا جسمیں کہ وہ شریک تھا اور اُسنے ذکر کئي واقعات کا کیا جو سرقے سے کچھہ تعلق نہیں رکھتے هیں اور مقام ارتکاب سرقے کي راہ میں آنے اور جانے کے وقت هوئے تھے *

اِن واقعات کي شهادت خارجي گذر سکتي هی تا کہ اُسکي گواهي کي، جو نسبت نفس سرقہ مذکور کے هی تائید هو *

تمثیل دفعہ هذا متعلق شہادت اُن شریک جرم سے هی جنکا اظہار حسب دفعہ ۳۳۷ و ۳۳۸ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع لیا گیا هو اور ایک مقدمہ میں هائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ وہ مطلب جس سے کہ شہادت شریک جرم کي قابل اعتبار قرار پاوے ایسي هوني چاهیئے کہ جو علاوہ شہادت شریک جرم سے هو اور مزیدبرآں وہ تطبیق ایسی هونی چاهیئے جس سے شہادت شریک جرم کي اُس جزو کی تائید کرتی هو، جس سے یہہ ظاهر هوتا هو کہ ملزم بر وقت صدور جرم کے موجود تها اور اُس جرم کے سرزد هوئے میں شریک تها ۵ *

دفعہ ۱۵۷ واسطے تائید شہادت

بیانات سابق گواہ کے بغرض تائید اظہار

ایک گواہ کے جائز هی کہ کوئي بیان سابق اُسي گواہ کا جو اُسي امر واقعہ کے متعلق اُسکے وقوع کے وقت یا اُسکے قریب کیا گیا هو یا روبرو ایسے حاکم کے کیا گیا هو جو قانوناً اُس

۵ جلد ۱۶ صفحہ ۱۹ ورکلي رپورٹر (؟) ... (illegible portion) جلد ۱۹ صفحہ ۱۲ فوجداري

واقعہ کي تحقيقات کا مجاز هو ثابت کيا جائے *

دفعہ هذا کے ساتھہ تمثیلات (ي) و (ب) دفعہ ۸ قابل ملاحظہ هیں *

دفعہ ۱۵۸ جب کوئي بيان جو حسب دفعہ ۳۲ یا ۳۳ کے واقعہ متعلقہ هو ثابت کيا جائے تو جائز هی کہ واسطے اُسکے تائید یا تردید کے یا واسطے ضعف یا استحکام معتبري اُس شخص کے جس نے کہ وہ بيان کيا هو تمام ایسے اُمور ثابت کیئے جائیں جو اُس صورت میں ثابت کیئے جاتے جب کہ وہ شخص بطور گواہ کے طلب کيا جاتا اور بسوال طرفثاني اُس امر کي صداقت کي نسبت انکار کرتا جو کہ اُس سوال کے جواب کي طرف منجر هوتا هو *

امورات قابل ادخال نسبت بیانات دفعہ ۳۲ و ۳۳

دفعہ ۱۵۹ گواہ کو جائز هی کہ جب اُسکا اظهار هوتا هو تو یاد کرنے کے لیئے کسي ایسي تحریر کو معائنہ کرے جو خود اُسے

تازہ کرنا یاد کا

عین بروقت اُس معاملے کے جسکی بابت
اُس سے سوال کیا جائے یا اُسکے بعد اُسقدر
عرصہ قلیل میں کی ہو کہ عدالت کی
دانست میں وہ معاملہ اُسوقت اُسکو خوب
یاد تھا *

گواہ کو ایسے نوشتے کے معائنہ کا بھی
اختیار ہی جو کسی اور شخص نے کیا ہو
اور اُس گواہ نے زمانہ مذکورہ بالا کے اندر
پڑھا ہو اور بر وقت پڑھنے کے اُسکو
صحیح جانا ہو *

کب گواہ نقل دستاویز بغرض تازہ کرنے یاد کے مستعمل کر سکتا ہی

جب گواہ یاد کرنے کے لیئے کسی
دستاویز کا معائنہ کرسکتا ہو
تو اُسکو جائز کہ باجازت
عدالت اُس دستاویز کی نقل کو بھی اُسکام
کے لیئے مستعمل کرے بشرطیکہ عدالت کو
اطمینان اس امر کا حاصل ہو کہ اصل کے
نہ پیش کرنے کی وجہہ کافی ہی *

هر شخص کو بهي جو ماهر کسي فن کا هو اختيار هی که ياد کرنے کے ليئے اُس فن کي کتابوں کو معائنه کرے *

دفعه ۱۶۰ گواه کو ايسے واقعات کي نسبت بهي گواهي دينا جائز هی جواُس قسم کي دستاويز ميں مندرج هوں جسکا ذکر دفعه ۱۵۹ ميں هوا يا آنکه اُسکو بصحت خود اُن واقعات کي ياد نهو مگر اس شرط سے که اُسکو يهه يقين هو که وه واقعات اُس دستاويز ميں بصحت مرقوم هوئے تهے *

شهادت نسبت واقعات مندرجه دستاويز متذکره دفعه ۱۵۹

تمثيل

ايک بهي کا مرتب رکهنے والا اُن بهي جات ميں لکهے هوئے واقعات کي نسبت جنکو وه اپنے کار و بار کے اجراے ميں مرتب رکهتا رها هو شهادت دے سکتا هی بشرطيکه وه يهه جانتا هو که وه بهي جات بصحت مرتب رکهي گئي تهيں گو که اُن خاص معاملات مندرجه کو بهول گيا هو *

اُن دفعات کے ساتهه دفعه ۱۱۹ اور ۱۲۶ ضابطه فوجداري ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع قابل ملاحظه هيں *

دفعه ۱۶۱ هر نوشته جسکا معائنه حسب احکام دو دفعات ملحقه بالا کے کیا

استحقاق فریق مخالف نسبت تحریر کے جو بغرض تازگي یاد مستعمل هوئے هو

جاے لازم هی که اگر فریق ثاني چاهے تو اُسکے روبرو بهي پیش کیا جائے اور اُسکو دکهلایا جائے اور اگر وه فریق چاهے تو اُسکي بابت گواه سے سوال کرے *

دفعه ۱۶۲ جو گواه که واسطے پیش کرنے کسي دستاویز کے طلب کیا جائے اُسے لازم هی

پیشي دستاویزات

که اگر وه دستاویز اُسکے پاس یا اُسکے اختیار میں هو تو اُسکو عدالت میں لے آئے گو اُسکے پیش کرنے یا قابل منظوري هونے کي نسبت کچهه عذر بهي هو اور جواز اُس عذر کا عدالت تجویز کریگي *

عدالت اگر مناسب سمجهے تو اُس دستاویز کا معائنه کرے الا اُس حال میں که دستاویز مذکور معاملات سرکاري سے

تعلق رکھتی هو یا اُسکو جائز هی که اُسکے قابل منظوری هونے کے باب میں تجویز کرنے کے لیئے اور شهادت طلب کرے *

ترجمه دستاویزات

اگر اس غرض کے لیئے کسی دستاویز کا ترجمه کرانا ضروری هو تو عدالت کواختیار هی که اگر مناسب جانے تو مترجم کو اُسکے مضامین کے اخفا رکھنے کے لیئے هدایت کرے الا اُس حال میں که دستاویز شهادت میں گذر نے والی هو اور اگر مترجم اُس هدایت کی خلاف ورزی کرے تو وه مرتکب جرم محکومه دفعه ۱۶۶ مجموعه تعزیرات هند کا متصور هوگا *

نسبت فقره آخر دفعه هذا کے دفعه ۳۳۰ ضابطه فوجداری ایکت ۱۰ سده ۱۸۷۲ع قابل ملاحظه هی — دفعه ۱۶۶ تعزیرات هند متعلق عدول حکمی افسر سرکاری کے هی *

شهادت میں داخل کرنا دستاویزات طلب شده کا

دفعه ۱۶۳ اگر کوئی فریق اس دستاویز کو جسکے پیش کرنے کے لیئے فریق ثانی کو اُس نے اطلاع دی هو طلب کرائے اور وه دستاویز پیش کی جاے اور وه فریق جسنے طلب

کرائي ھو اُس کا معائنہ کرے تو اُسکو لازم ھی کہ اُس دستاویز کو شہادت گردانے بشرطیکہ فریق پیش کنندہ اس بات پراصرار کرے *

دفعہ ۱۶۴ اگر کوئي فریق کسي ایسي دستاویز کو جس کے پیش کرنے کے لیئے اطلاع اُسکو دي گئي ھو پیش نہ کرے تو وہ فریق اُس دستاویز کو من بعد بدون رضامندي فریق ثاني یا حکم عدالت کے شہادت میں نہیں گذران سکتا ھی *

ممنوع الادخال ھونا اُن دستاویزات کا جنکی پیشی سے انکار ھی

تمثیل

زید نے عمرو پر بر بناء ایک اقرارنامہ کے نالش رجوع کي اور عمرو کو اُسکے پیش کرنے کے لیئے اطلاع دي بر وقت تجویز زید نے اُس اقرارنامہ کو طلب کرایا اور عمرو نے اُسکے پیش کرنے سے انکار کیا زید نے اُسکے مضامین کي شہادت منقولي پیش کي عمرو نے اُس اصل اقرارنامہ کو واسطے تردید شہادت منقولي گذرانیدہ زید کے یا واسطے ثبوت اس امر کے کہ اقرار نامہ اسٹامپ پر نہیں ھی پیش کرنا چاھا پس اس صورت میں وہ ایسا مجاز نہیں ھو سکتا *

دفعہ ھذا کے ساتھ دفعہ ۶۶ و ۹۱ ایکٹ ھذا قابل ملاحظہ ھیں *

دفعہ ۱۶۵ حاکم عدالت کو اختیار

اختیار عدالت نسبت سوالات و طلبي دستاویزات

هی کہ واسطے انکشاف یا حصول ثبوت مناسب واقعات متعلقہ کے جو سوال چاھے کسي طور پر کسیوقت کسي گواہ سے یا کسي فریق سے کسي واقعہ متعلقہ یا غیر متعلقہ کي بابت کرے یا واسطے پیش کرنے کسي دستاویز یا کسي شی کے حکم دے اور اھالي مقدمہ یا اُن کے مختاروں کو یہہ استحقاق نہوگا کہ ایسے کسي سوال یا حکم پر عذر کریں اور نہ یہہ کہ بدون اجازت عدالت کے کسي گواہ کے جواب کي بابت جو ایسے سوال پر اُسنے دیا هو اُس سے کوئي سوال کریں *

مگر شرط یہہ هی کہ فیصلہ مبني ایسے واقعات پر هو جو ازروے ایکت هذا کے واقعات متعلقہ قرار دیئے گئے هیں اور حسب ضابطہ ثابت کیئے جائیں *

نیز شرط یہہ هی کہ اس دفعہ کي رو سے کسي حاکم عدالت کو یہہ اختیار نہوگا کہ

کسی گواہ کو کسی سوال کے جواب دینے
پر یا کسی دستاویز کے پیش کرنے پر مجبور
کرے جسکی بابت بموجب دفعات ۱۲۱
لغایت ۱۳۱ — ایکٹ ھذا کے اُسکو استحقاق
جواب نہ دینے یا پیش نکرنے کا اُسصورت
میں حاصل ہوتا جب کہ وہ سوال فریق
ثانی نے اُس سے کیا ہوتا یا وہ دستاویز
طلب کرائی ہوتی نہ حاکم عدالت کو ایسے
سوال کرنے کا منصب ہوگا جو حسب
دفعات ۱۴۸ یا ۱۴۹ کے کسی اَور شخص کو
کرنا نامناسب ہو اور نہ کسی حاکم عدالت
کو یہہ اختیار ہوگا کہ بجز اُن صورتوں کے
جو دفعات ماسبق میں مستثنیٰ کی گئی
ہیں کسی دستاویز کی شہادت اصلی کے
پیش ہونے سے درگذر کرے *

دفعہ ھذا دیوانی و فوجداری دونوں کی کارروائیوں سے متعلق ہے ـ
دفعات ۱۶۱ لغایت ۱۶۶ ضابطہ دیوانی کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ حاکم
عدالت دیوانی کو نسبت اظہار لینے فریقین مقدمہ کے یا نسبت طلبی
اُن دستاویزات کے جو اُسکے قبضہ میں ہوں قانون نے کیا کیا اختیارات
عطا کیئے ہیں اور دفعہ ۶ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ع کے دیکھنے سے معلوم
ہوگا کہ ایسی قسم کے اختیارات نسبت اور گواہوں کے بھی حاکم عدالت

دیواني کو حاصل هیں دفعه ۱۹۲ و ۲۱۴ و ۳۵۱ ضابطه فوجداري کے دیکھنے سے معلوم هوگا که اسي قسم کے اختیارات حکام فوجداري کو بھي قانون نے عطا کیئے هیں *

یهه امر بحث طلب هی که مقدمات دیواني میں جب که فریق ثاني کوئي عذر پیش نکرے تو آیا حاکم عدالت کو یهه منصب هی که کسي سوالات یا شهادت کو ناقابل ادخال قرار دے لیکن یهه بات معلوم هوتی هی که حسب دفعه ۱۲۹ ضابطه دیواني جو نسبت دستاویزات کے هی عدالت کو صاف اختیار هی که شهادت دستاویزي کو اگر غیر متعلق اور ناقابل ادخال تصور کرے تو اُن دستاویزات کو منظور نه کرے اور بملاحظه دفعه ۵ و ۷ و ۶۴ ایکٹ هذا یهه ظاهر هوگا که منشاء واضعان قانون یهه هی که عدالت بلا لحاظ عذر فریقین کے قواعد منضبطه ایکٹ هذا کو ملحوظ رکھے — اور ایک فیصله عدالت هائي کورٹ کلکته بھي موید اِس رائے کا هی [6] *

مقدمات فوجداري میں حسب دفعه ۲۵۶ ضابطه فوجداري کے حاکم عدالت کا یهه فرض هی که کل اُمور نسبت شهادت کے خود طی کرے *

جن گواهوں کو که حسب منشاء قواعد مذکور عدالت خود طلب کرے اُن سے سوالات جرح کرنے کا فریقین کو اختیار هوگا یهه امر فیصله جسٹس لاک صاحب جج هائي کورٹ کلکته سے ظاهر هوتا هی [7] *

دفعه ۱۶۶ اُن مقدمات میں جنکو اهل جوري تجویز کریں یا باعانت اسیسروں کے تجویز کیئے جائیں اهل جوري یا اسیسروں کو جائز هی که کوئي سوالات جنکو حاکم عدالت خود کرتا اور جنکو

اختیار جوری و اسیسران نسبت سوالات

۶ ملکه معظمه بنام پتمبر سردار ویکلي جلد ۷ صفحه ۲۵ فوجداري

۷ قاریني چرن چودهري بنام سروړا سندري داسي بنگال جلد ۳ صفحه ۴۵۸

مناسب سمجھتا گواھوں سے معرفت یا باجازت حاکم عدالت کے کریں *

دفعہ ھذا صرف متعلق کارروائی ھاے فوجداری سے ھی اس لیئے کہ ھندوستان میں دیوانی کے مقدمات میں جوری کبھی نہیں بیٹھتی — دفعہ ۲۳۳ و ۲۳۴ ضابطہ فوجداری کے دیکھنے سے معلوم ھوگا کہ کن کن مقدمات میں جوری بیٹھتی ھی اور دفعہ ۲۵۷ ضابطہ مذکور کے دیکھنے سے واضح ھوگا کہ جوری کا کیا کام ھی *

فصل ۱۱ اقبال بیجا اور نامنظوری شہادت

دفعہ ۱۶۷ اقبال بیجا یا شہادت

ممانعت نسبت تجویز جدید مقدمہ بوجہ نامناسب اخراج یا ادخال شہادت

کی نامنظوری کسی مقدمہ میں براے خود وجہہ تجویز جدید یا تنسیخ فیصلہ کی ایسے حال میں نہوگی جب کہ اُس عدالت کو جسکے روبرو ایسا عذر پیش کیا جاوے یہہ معلوم ھو کہ قطع نظر اُس شہادت کے جسکی نسبت اعتراض ھی یا اُس اقبال کے شہادت کافی اس بات کی ھی کہ فیصلہ جائز رکھا جاے یا یہہ کہ وہ شہادت نا منظور شدہ

اگر منظور ہوتي تو بھي فیصلہ میں کوئي تبدیل لازم نہوتي *

ترجمہ دفعہ ہذا میں لفظ اقبال کے بدلے لفظ ادخال یا لفظ منظوري ہوتا تو بہتر ہوتا *

یہہ دفعہ مقدمات دیواني اور فوجداري دونوں سے متعلق ہی ۸ اور اُسکے معني یہہ ہیں کہ اگر عدالت ماتحت مقدمہ کي تجویز ایسي شہادت کي بناء پر کرے کہ جسکا ایک جزو تو قانوناً قابل ادخال ہو اور کُچھہ قابل ادخال نہو تو یہہ لازم نہیں اتا کہ صرف اسي وجہہ سے فیصلہ عدالت ماتحت کا منسوخ ہو جاے بلکہ عدالت اپیل کو لازم ہی کہ یہہ امر طی کرے کہ آیا وہ جزو شہادت جو کہ قانوناً قابل ادخال ہی واسطے تائید تجویز عدالت ماتحت کے کافي ہی یا نہیں اور اگر کافي سمجھے تو فیصلہ بحال رکھنا چاہیئے چنانچہ ایسا ہي حکام پریوي کونسل نے قبل نفاذ ایکٹ ہذا کے تجویز کیا ہی ۹ یہہ امر واضح رہے کہ گو ایکٹ ہذا اُس زمانہ میں نافذ نہ تھا لیکن ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۵۵ع اُس زمانہ میں قانون شہادت ہندوستان میں تھا اور اُسکي دفعہ ۵۷ دفعہ ہذا سے بلفظہ مطابقت کہاتي ہی - اسي مضمون کے پریوي کونسل نے اور بھي فیصلہ کیئے ہیں ۱ *

لیکن اگر عدالت بالا دست کو یہہ ظاہر ہو کہ مقدمہ کے واقعات کي تجویز ناجائز شہادت پر ہوئي ہی تو اُس فیصلہ کو ناقص یا منسوخ کر سکتي ہی ۲ مگر یہہ امر کہ شہادت نامناسب وقت پر داخل کي

---

۸ ملکہ بنام ہري پرل چندر گھوس انڈین لاریپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷

۹ ہرمکھہ بنام فریبیا بنگال جلد ۳ صفحہ ۴۹۹ نظایر پریوي کونسل

۱ مہاراجہ کنور متھوراسنگھہ بنام بابو نند لال مورزانڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۹۹ — و لالہ بنسي دھر بنام گورنمنٹ بنگال جلد ۹ صفحہ ۳۷۱

۲ کرشانیں طوطا رام بنام راجہ رکماني بابب مورزانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۸۳

گئي هى قي نفسه وجهه ناجوازي اُس شهادت كي نهيں هى جب تك كه يهه ثابت نه كيا جاوے كه فريق ثاني كو اسي كارروائي سے ضرر پہونچا *

دفعه هذا كے ساتهه دفعات ۲۸۳ و ۲۸۴ ضابطه فوجداري قابل ملاحظه هيں *

خاتمہ

ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ع میں جس کي یہہ شرح لکھي گئي ہی صرف وہ قواعد منضبط ہیں جنسے کہ تعلق واقعات کا امر متنازعہ فیہ سے معلوم ہوتا ہی اور طریق ثبوت اور پیشی شہادت اور اُس کے اثر کے قواعد بھي تین ابواب میں تحریر کیئے گئے ہیں لیکن واضعان قانون نے وقعت شہادت قایم کرنے کي نسبت کوئي قواعد مقرر نہیں کیئے اور حقیقت یہہ ہی کہ ہر مقدمہ کے حالات اور قرینہ اور مقدمات سے اسقدر مختلف ہوتے ہیں کہ شہادت کي وقعت قائم کرنے کے لیئے کوئي قاعدہ بطور قانون کے جاري نہیں ہو سکتا پس حاکم عدالت پر یہہ بات چھوڑي گئي ہی کہ قراین مقدمہ سے اور حالت دستاویزات سے اور حیثیت گواہوں سے شہادت کي وقعت کي نسبت اپني راے قائم کرلے *

اس غرض سے کہ تحصیل کنندہ قانون کو اس ایکٹ کے یاد کرنے میں آسانی ہو اس کتاب کے اخیر میں تین شجرے شہادت کے لگائے ہیں - مگر ان شجروں کو کل متن قانون اور شرح کے پڑھے بغیر دیکھنے سے نہ تو ان کا مضمون بخوبي سمجھہ میں آویگا اور نہ اُن سے یاد کو مدد ملیگی لیکن بعد تحصیل کل کتاب کے اُن شجروں کے سمجھنے میں کچھہ دشواري پیش نہ آویگي اور اُمید ہی کہ طالب علم کو کچھہ کم آساني نہوگي *

شجرہ اول میں شہادت کو باعتبار اُس کي نوعیت کے دیکھا ہی اور جو دفعات ایکٹ ھذا اس کي فروعات سے متعلق ہیں اُنکا حوالہ دیا گیا ہی *

شجرہ دوم میں شہادت پر باعتبار اُصول کے نظر ڈالي ہی اور بحوالہ دفعات ایکٹ ھذا دیکھا ہی کہ ان اصولوں کا کیا اثر ہوتا ہی اور کیونکر ان کي بنا پر قواعد قائم کیئے گئے ہیں *

شجرہ سوم سب سے بڑا ہی اور اُس میں یہہ دکھایا گیا ہی کہ ثبوت کے ذریعے کیا ہیں اور کیونکر کام میں آتے ہیں یعني واقعات کا ثبوت کیونکر کیا جاتا ہی *

علاوہ ان تین شجروں کے متن کتاب میں اور شجرے بھی قابل تحصیل ہیں جن سے وقت طلب مسائل قانون شہادت حل ہوتے ہیں اور بعضی سخت مشکل دفعات کا مضمون بعد اُن کے پڑھنے کے ایک نظر میں سمجھہ میں آتا ہی اور یاد ہوتا ہی *

صول

تحریری یعنی دستاویزات

رکاری (دفعہ ۷۴)

خانگی (دفعہ ۷۵)

تی (دفعہ ۳۰)

غیر عدالتی (فقرہ دوم دفعہ ۷۴)

اقہ نام

حسب قواعد ماسبق

...یز نسبت قابل ادخال ہونے
...ت کے ذمہ حاکم تھی (دفعہ ۱۳۵) *
...یار عدالت نسبت سوالات وطلبی
[illegible]

(۱) بلا واسطہ

(دفعہ ۶۰
دیکھو صفحہ ۸)

۲ — وقعہ

سرکاري (

خاہ

ترجمہ

۱ —

۲ —

تقریري یعني گواهان

اول — باعتبار قابلیت

١ — کون مجاز گواهي دینے کے هیں (دفعه ١١٨ و ١٢٠) *

٢ — گونگا گواه (دفعه ١١٩) *

٣ — گواهان چال چلن (دفعه ١٢٠) *

٤ — کوئي خاص تعداد گواهان ضروري نهیں (دفعه ١٣٤) *

دوم — طریق اظهار گواهان

١ — ترتیب پیشي (دفعه ١٣٥) *

٢ — سوالات اور أنکي اقسام (دفعه ١٣٣) *

٣ — ترتیب اظهار گواهان (دفعه ١٣٢) *

٤ — مجبوري گواه جواب دینے پر (دفعه ١٤٣) *

٥ — سوالات هدایتي کیا هیں اور کب هو سکتے هیں (دفعه ١٤١) *

٦ — سوالات جرح جوکه جائز هیں (دفعه ١٤٦) *

٧ — اختیار عدالت نسبت کیئے جانے سوالات کے (دفعه ١٤٨ و ١٦٥) *

٨ — سوالات ممنوعه (دفعه ١٤٩ تا ١٥٣) *

٩ — سوالات بغرض غیر معتبر کرنے گواه کے (دفعه ١٥٥) *

١٠ — سوالات بعرض تائید بیان گواه (دفعه ١٥٦ و ١٥٧ و ١٥٨) *

١١ — سوالات نسبت معامله مندرجه تحریر (دفعه ١٤٤ و

تتمہ جات

ایکٹ نمبر ۱۸ بابت سنہ ۱۸۷۲ ع

ایکٹ بترمیم قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ

سنہ ۱۸۷۲ ع

چونکہ قرین مصلحت هی کہ قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کي ترمیم کیجاے لهذا حسب ذیل حکم ہوتا هی *

دفعہ ۱ جائز هی کہ یہہ ایکٹ قانون ترمیم قانون شہادت مجریہ ہند کے نام سے موسوم ہو *

یہہ قانون تاریخ نفاذ سے عمل درآمد ہوگا *

دفعہ ۲ قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع کي دفعہ ۳۲ کي ضمن ۵ و ۶ میں بعد لفظ رشتہ کے لفظ پدري یا مادري یا رشتہ ازدواجي یا تبنیت داخل کیا جائیگا *

دفعہ ۳ ایکٹ کي مذکور دفعہ ۴۱ کي سطر ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ میں بعد لفظ فیصلہ کے لفظ حکم ڈگري کا داخل کرنا چاهیئے *

دفعہ ۴ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۴۵ میں بعد لفظ هنر کي بابت کے یہہ عبارت هوني چاهیئے یا درباب شناخت دستخط کے *

دفعہ ۵ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۵۷ کے فقرہ ۳ میں بعد لفظ شارع عام کے لفظ خشکي یا تري کا زیادہ کرنا چاهیئے *

دفعہ ۶ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۶۶ کي سطر ۳ میں بعد لفظ دستاویز هي کے یهہ الفاظ داخل کرنے چاهیئیں یا اُسکے اٹرني یا وکیل کو *

دفعہ ۷ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۹۱ کے مستثنی میں بجاے الفاظ حسب قانون وراثت مجریہ [illegible] کے یهہ الفاظ قائم کرنے لازم هیں جنکا پروبیٹ برٹش انڈیا میں حاصل کیا گیا هو *

دفعہ ۸ قانون شہادت مجریہ هند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کي دفعہ ۹۳ کي شرط اول میں بجاے ان الفاظ کے یا قصور اداے یهہ الفاظ قائم کرنے چاهیئیں یا عدم ادا یا قصور اداے *

دفعہ ۹ اُسي ایکٹ کي دفعہ ۱۰۱ کي سطر اول میں بجاے لفظ جب کے یهہ الفاظ قائم کرنے چاهیئیں مگر شرط یهہ هي کہ جب اور سطر اخیر میں بجاے لفظ اُس شخص پر هي کے اُس شخص کي طرف منتقل هوتا هي *

دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۱۲۶ کي سطر ۲ میں بجاے لفظ اُسکو کے اُس بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا اٹرني یا وکیل کو قائم کرنا چاهیئے اور ایکٹ مذکور کي

دفعہ ۱۲۸ کي سطر ۳ میں بعد لفظ بیرسٹر کے لفظ یا سوال جواب کنندہ کا قائم کرنا چاھیئے *

ایکٹ مذکور کي دفعہ ۱۲۹ کي سطر ۸ میں بجاے لفظ مجرمانہ کے لفظ خلاف قانون قائم کرنا چاھیئے *

دفعہ ۱۱ اُسي ایکٹ کي دفعہ ۱۵۵ کے فقرہ ۲ میں بجاے ان الفاظ کے اُسے رشوت دینے کو کہا گیا ھی یہہ الفاظ قائم کرنے چاھیئیں کہ اُسنے رشوت کے دیئے جانے کو قبول کیا ھی *

دفعہ ۱۲ † قانون شہادت مجریۂ ھذا مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کي کسي عبارت سے یہہ متصور نہوگا کہ وہ مبطل دفعہ ۱۲ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۲ ع کا (متضمن ترمیم قانون اداے شہادت) ھی *

سہیہہ اس تصحیح میں ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ ع متذکرہ بالا کي سطور کي شمار میں طبع مندرجہ اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مشرقي مراد ھی *

† یہہ دفعہ منسوخ ہوئي ھی بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع کے

ایکٹ نمبر ۱۰ بابت سنہ ۱۸۷۳ع

قانون حلف مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ع

ایکٹ واسطے اجتماع قوانین متعلقہ حلف عدالت کے
اور واسطے دیگر اغراض کے

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہی کہ عدالت کے حلف کے طریقوں اور اظہار اور اقرار صالح کے متعلق قوانین کا اجتماع کیا جاے اور عہدہ ہاے سرکاري میں حلف اور اظہار اور اقرار صالح کرنے کے باب میں جو قوانین ہیں اُنکي تنسیخ ہو لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہی *

۱ — مراتب اِبتدائي

دفعہ ۱ جائز ہی کہ یہہ ایکٹ قانون حلف مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ع کے نام سے مرسوم ہو *

یہہ ایکٹ تمام برٹش اِنڈیا میں اور جسقدر کہ اُس کو تعلق رعایاے ملکہ معظمہ سے ہی اُن ہندوستاني والیان ملک اور ریاستوں کي قلمرو میں بھي جو حضور ملکہ معظمہ سے رابطہ اِتحاد رکھتي ہی نافذ ہوگا *

یہہ قانون یکم مئي سنہ ۱۸۷۳ع سے عمل درآمد ہوگا *

دفعہ ۲ قوانین کے احکام مندرجہ ضمیمہ منسلکہ ایکٹ ہذا جسقدر کہ اُس ضمیمہ کے خانہ سوم میں تصریح ہی منسوخ کیئے گئے *

دفعہ ۳   کوئي عبارت مندرجہ ایکٹ ھذا کورٹ مارشل کي کار روائیوں سے یا اُس حلف یا اظہار یا اقرار صالح سے متعلق نہ ھوگي جو از روے کسي ایسے قانون کے مقرر ھی جسکو حسب احکام قانون متعلقہ کونسل ھندی مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ع کے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اختیار منسوخ کرنے کا نہیں رکھتے ھیں *

۴ — اختیار حلف اور اقرار صالح کرانے کا

دفعہ ۴   عدالتوں اور اشخاص مفصلہ ذیل کو اجازت ھی کہ خود یا بذریعہ کسي عہدہ دار کے جسے اُنھوں نے اِس باب میں اختیار دیا ھو بانصرام اُن خدمات کے یا در اثناے عمل میں لانے اُن اختیارات کے جو اُن سے از روے قانون متعلق ھیں یا اُن کو مفوض ھیں حلف اور اقرار صالح کرائیں *

(الف)   تمام عدالتوں اور اشخاص کو جنھیں از روے قانون یا برضامندي اشخاص اختیار شہادت لینے کا ھی *

(ب)   کمان افسر ھر مقام فوج کو جہاں افواج ملازم ملکہ معظمہ مقیم ھوں مگر بشرایط مفصلہ ذیل —

۱   یہہ کہ حلف یا اِقرار صالح اُسي مقام کي حدود کے اندر کرایا جاے *

۲   یہہ کہ حلف یا اِقرار صالح ایسا ھو کہ ھر جستس آف دي پیس برتش اِنڈیا میں اُس کے کرانے کا مجاز ھو *

۳ — کن اشخاص کو حلف یا اقرار صالح کرنا چاہیئے

دفعہ ۵ حلف یا اقرار صالح اشخاص مفصلہ ذیل کو کرنا لازم ہی —

(الف) تمام گواہوں کو یعنی تمام اشخاص کو جن سے قانوناً کوئی عدالت یا ایسا شخص اظہار لے جسے حسب قانون یا برضامندی اشخاص ایسے اشخاص سے اظہار یا شہادت لینے کا اختیار ہو یا جو روبرو کسی ایسی عدالت یا شخص مذکور کے ادائے شہادت کریں یا جن کو ادائے شہادت کا حکم دیا جاے *

(ب) ایسے سوالات اور شہادت کے ترجمان کو جو گواہوں سے کیئے جائیں اور جسے گواہ ادا کریں *

(ج) اہل جوری کو *

دفعہ ہذا کی کسی عبارت سے یہہ جائز نہوگا کہ کار روائی فوجداری میں شخص ملزم سے حلف یا اقرار صالح کرایا جاے اور نہ یہہ ضرور ہوگا کہ کسی عدالت کے ترجمان مقررہ سے بعد ازآنکہ وہ اپنے عہدہ کی خدمات کے انصرام پر مامور ہوا ہو حلف یا اقرار صالح اس بات کا کرایا جاے کہ وہ بدیانت اپنی خدمات کو انجام دیگا *

دفعہ ۶ جس حال میں کہ گواہ یا ترجمان یا اہل جوری ہندو یا مسلمان ہو یا جس حال میں کہ اُس کو

حلف کرنے پر اعتراض هو اُسے لازم هی که بجاے حلف کے اقرار صالح کرے *

دوسري هر صورت میں گواه یا ترجمان یا اهل جوري کو لازم هی که حلف کرے *

۳ — نمونه حلف اور اقرار صالح کا

دفعه ۷ تمام حلف اور اقرار صالح جو حسب دفعه ۵ کیئے جائیں وه اُس نمونه کے مطابق کرائے جائینگے جو که عدالت هائي کورٹ وقتاً فوقتاً مقرر کرتي رهے *

اور جب تک که ایسے نمونے عدالت هائي کورٹ کي حضور سے مقرر نهوں حلف اور اقرار صالح اُسي طور سے کرائے جائینگے جو که بالفعل مستعمل هی *

تشریح — درباب حلف اور اقرار صالح عدالت ریگارڈر رنگون اور عدالت مطالبه خفیفه رنگون کے رنگون کا صاحب ریکارڈر حسب معني دفعه هذا کے هائي کورٹ تصور کیا جائیگا *

دفعه ۸ اگر کوئي فریق یا گواه کسي کار روائي عدالت کا کسي ایسے طور کے حلف یا اقرار صالح پر جس کا پاس و لحاظ اُس قوم یا مذهب کے اشخاص جس سے که وه متعلق هی واجب سمجھتے هوں اور خلاف قاعده عدالت یا شرم و حیا کے نهو اور اُسمیں ایسا مضمون نهو جو کسي اور شخص پر مؤثر هوتا هو اداے

شہادت کرنا چاہئے تو عدالت کو اختیار ھی کہ باوجود کسی عبارت کے جو قبل ازیں ایکٹ ھذا میں مندرج ھی اگر مناسب سمجھے اُس سے ایسا حلف یا اقرار صالح کرائے *

دفعہ ۹ اگر کوئی فریق کسی کارروائی عدالت کا یہہ بیان کرے کہ اگر اُس طور کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر دفعہ ۸ میں کیا گیا فریق ثانی یا کوئی گواہ کارروائی مذکور میں کرے تو مجھپر پابندی اُسکی لازم آئیگی تو اس صورت میں عدالت کو اختیار ھی کہ اگر مناسب جانے اُس فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائے کہ تم ایسا حلف یا اقرار صالح کروگے یا نہیں *

مگر شرط یہہ ھی کہ کوئی فریق یا گواہ عدالت میں اصالتاً محض اسلیئے جبراً حاضر نکرایا جائیگا کہ وہ ایسے سوال کا جواب دے *

دفعہ ۱۰ اگر وہ فریق یا گواہ اُس طور کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو عدالت کو اختیار ھی کہ اُس سے وہ حلف یا اقرار صالح کرائے یا جس حالمیں کہ وہ حلف یا اقرار صالح اس قسم کا ھو کہ زیادہ سہولت کے ساتھہ عدالت سے باھر لیا جاسکتا ھو تو عدالت کو اختیار ھی کہ کمیشن کسی شخص کے نام اُس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لیئے جاری کرے تاکہ وہ شخص ایسا کرائے اور اُس شخص کو اجازت دے

جس سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائیگا اُسکي شہادت
لیکر عدالت میں بھیج دے *

دفعہ ۱۱   جو شہادت کہ اس نہج پر ادا کي جاے
بمقابلہ اُس شخص کے جس نے کہ حسب متذکرہ بالا
اسکو واجب التعمیل ہونا اپنے اوپر تسلیم کیا اُس معاملہ
میں جو کہ بیان کیا گیا ہو ثبوت قطعي ہوگي *

دفعہ ۱۲   جس حال میں کہ وہ فریق یا گواہ اُس
حلف یا اقرار صالح متذکرہ دفعہ ۸ کے کرنے سے انکار کرے
تو اُسپر جبر نہ کیا جائیگا لیکن عدالت اپني کارروائیوں
میں یہہ بات قلمبند کریگي کہ اس قسم کا حلف یا اقرار
صالح کرانا چاہا گیا تھا اور نیز یہہ کہ اُس سے پوچھا گیا
تھا کہ وہ ایسا حلف یا اقرار صالح کریگا یا نہیں اور
اُس نے انکار کیا معہ اس وجہہ کے جو کہ اُس نے اپنے
انکار کے واسطے بیان کي ہو *

فصل ۵ — متفرقات

دفعہ ۱۳   کسي حلف یا اقرار صالح کا نہ لیا جانا
اور اُن میں سے ایک کے بجاے دوسرے کا لیا جانا اور
کوئي بے ضابطگي جو حلف یا اقرار صالح قسم مذکور کے
طریق میں واقع ہو باعث ناجوازي کسي کارروائي یا
نا منظوري کسي شہادت کي نہوگي جسمیں یا جس کي
بابت وہ ترک یا تبدیل یا بے ضابطگي وقوع میں آئي ہو

اور نہ مخل اُس پابندي کي هوگي جو کہ گواہ پر راست بیان کرنے کے لیئے هی *

دفعہ ۱۴ جو شخص کہ کسي عدالت یا ایسے شخص کے روبرو جسے از روے ایکٹ هذا حلف اور اقرار صالح کرانے کا اختیار هی نسبت کسي امر کے اداے شہادت کرے اُسپر واجب هی کہ اُس امر کي نسبت راست راست بیان کرے *

دفعہ ۱۵ مجموعہ تعزیرات هند کي دفعات ۱۷۸ و ۱۸۱ کے معني ایسے سمجھے جائینگے کہ گویا بعد لفظ حلف کے لفظ یا اقرار صالح کا بھي اُن میں داخل تھا *

دفعہ ۱۶ برعایت احکام دفعات ۳ و ۵ کے کسي شخص پر جو کسي عہدہ پر مقرر کیا جاے یہہ لازم نہوگا کہ اپنے عہدہ کي خدمات کا انصرام شروع کرنے سے پہلے حلف کرے یا کسي طرح کا اظہار یا اقرار صالح کرے یا اُس پر اپنے دستخط کرے *

ضمیمہ

(دفعہ ۲ کو دیکھو)

حصہ ۱ — قوانین مصدرہ پارلیمنٹ

سنہ اور باب	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
سنہ ۹ جلوس جارج چہارم باب ۷۴	قانون نو بابت اصلاح انتظام عدالت فوجداري کے ملک هند میں	دفعات ۳۱ و ۳۲

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
سنہ ۳ و ۴ جلوس ولیم چہارم باب ۴۹	ایکٹ بغرض اِجازت اِس امر کے کہ اہالی فرقہ کوئیکر اور مورےویا تمام مقدمات میں جن میں کہ حلف لینا ضروری ہو اِقرار صالح کریں	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۳ و ۴ جلوس ولیم چہارم باب ۸۲	ایکٹ درباب اِجازت اِس امر کے کہ وہ لوگ جو سپریٹسٹ کے نام سے موسوم ہیں بجاے حلف کے اِقرار صالح کریں	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش اِنڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۵ و ۶ جلوس ولیم چہارم باب ۶۲	ایکٹ بہ تنسیخ ایکٹ مصدرہ اِجلاس حال پارلیمنٹ جسکا یہہ عنوان ہی ایکٹ بایں مراد کہ حلف اور اِقرار صالح جو سرکار کے مختلف صیغوں میں لیا جاتا ہی اور کرایا جاتا ہی باحسن وجوہ موقوف کیاجاے اور اُسکے بجاے اِقرار کرالیا جاے اور بایں مراد کہ جو حلف اور اقرار صالح بطور خود اور سواے امور متعلقہ عدالت کے کیا جاتا ہی اسکا انسداد کلی ہو اور حلف غیر ضروری کی موقوفی کے لیئے دیگر احکام منضبط کرنے کے باب میں	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش اِنڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۱ و ۲ جلوس ملکہ وکٹوریا باب ۷۷	ایکٹ باجازت اِس امر کے کہ بعض صورتوں میں بجاے حلف کے اِقرار صالح کی اِجازت دیجاے	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش اِنڈیا سے متعلق ہی

حصہ ۲ — ایکٹ

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
۹ سنہ ۱۸۳۶ع	متضمن اس کے کہ کمان افسر کو اختیار ہی کہ حلف لیا کرے	کل

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہو
۲۱ سنہ ۱۸۳۷ع	در باب حلف اور اقرار صالح متعلقہ عہدہ	جسقدر کہ منسوخ نہیں ہوا تھا
۵ سنہ ۱۸۴۰ع	ہندو اور مسلمانوں کے حلف اور اقرار کی بابت	ایضا
۱۵ سنہ ۱۸۴۳ع	متضمن اس کے کہ عدالت میں بہ نسبت سابق زیادہ عہدہ دار غیر متعہد بھرتی کیئے جائیں	دفعہ ۲
۱۵ سنہ ۱۸۵۲ع	بغرض ترمیم قانون شہادت	دفعہ ۱۲
۱۲ سنہ ۱۸۵۶ع	ایکٹ جس سے یہہ مقصود ہی کہ جو قانون پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ میں اس حکم سے جاری ہی کہ محکمہ جات دیوانی کے حکام امدا مقرر کریں اسمیں اصلاح دی جاوے	دفعہ ۳
۷ سنہ ۱۸۵۷ ع	پریزیڈنسی مدراس کے صیغہ مال اور عدالت میں زیادہ عہدہ دار غیر متعہد بھرتی کیئے جائیں	دفعہ ۲
۱۲ سنہ ۱۸۵۹ع	متضمن اس کے کہ پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ میں پٹیات جہاز کی عدم بجاآوری کارخدمت کے مقدمات کی تجویز عمل میں آئے	دفعات ۱۲ و ۱۳
۱۸ سنہ ۱۸۶۳ع	یہہ ایکٹ درباب کارروائی دفتر ماسٹر ہائی کورٹ فورٹ ولیم بنگالہ کے ہی اور نیز بموقوفی حلف ہندو اور مسلمانوں کے عدالت مذکورہ میں اور بترمیم مجموعہ ضابطہ دیوانی بابت اجرای حکمنامجات عدالت مذکور بحیثیت اختیار عدالت ابتدائی کے	دفعہ ۹

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
۳ سنہ ۱۸۶۶ع	ایکٹ مشعر اصلاح انضباط عدالت چیف کورٹ پنجاب و ممالک تابع پنجاب کے	دفعہ ۵
۲ سنہ ۱۸۶۹ع	بغرض تقرر صاحبان جسٹس آف دي پیس کے	دفعات ۷ و ۸
۳ سنہ ۱۸۷۱ع	بغرض اجتماع و ترمیم قوانین متعلقہ کارونر کے	دفعہ ۱۷ اور دفعہ ۳۸ کي یہہ عبارت یعني اور ڈپٹي مذکور عدالت العالیہ هائي کورٹ کے حاکم واحد کے روبرو اِس امر کا حلف کریگا کہ وہ اپنے عہدہ کے امورات بدیانت انجام دیگا
۶ سنہ ۱۸۷۱ع	قانون درباب اِجتماع و ترمیم اُن قوانین کے جو دیوانی کي عدالتہاے ضلع و عدالتہاے ماتحت واقع بنگالہ سے متعلق هیں	دفعہ ۱۳
۶ سنہ ۱۸۷۲ع	ایکٹ بغرض ترمیم قوانین متعلقہ حلف اور اقرار صالح کے	کل
۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع	ایکٹ بغرض ترمیم قانون شہادت مجریہ هند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع	دفعہ ۱۲

حصه ۳ — قوانین

نمبر اور سنه	عنوان	کسقدر منسوخ هوا
قانون ۳ سنه ۱۷۹۳ ع مجموعه بنگاله	قانون درباب سماعت و تجویز و انفصال اُن مقدمات یا نالشات کے جو قابل سماعت عدالتهاے دیوانی مقررۂ اضلاع و شهرهاے پٹنه و ڈهاکا و مرشد آباد قرار دی گئیں	اُس قدر عبارت دفعه ۲ کی جو که منسوخ نهیں هوئی هی
۳ سنه ۱۸۰۳ ع	قانون درباب سماعت و تجویز اور انفصال مقدمات یا نالشات قابل ارجاع عدالتهاے دیوانی کے جو اُن ممالک کے تمامی اضلاع میں جنهیں نواب وزیر نے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے تفویض کیا هی مقرر کی گئیں	اُس قدر عبارت دفعه ۷ کی جو منسوخ نهیں هوئی تهی اور دفعه ۸
۹ سنه ۱۸۳۳ ع	قانون بهترمیم بعض اجزاء قانون ۷ سنه ۱۸۲۲ ع اور قانون ۳ سنه ۱۸۲۸ ع اور متضمن احکام کے بنظر جلد تر اور قرار واقعی انفصال پانے مقدمات قابل تجویز حاکمان مال مامورۂ بندوبست کے جو حسب قوانین مذکور عمل میں آئے اور باین مراد که حساب دیهه بهتر پیش کرایا جاوے اور سررشته مال میں اهالیان هند کی ماموری کو زیاده وسعت دی جاوے اور درباب دعوی مالکانه کے توضیح معنی دفعه ۵ قانون ۷ سنه ۱۸۲۲ ع کی هو	دفعه ۱۹